التماس

جناب مولف مرحوم نے سلاطین ترکی کا ذکر نہایت مجمل تحریر فرمایا تھا اور
چاہتے تھے کہ بروقت موقع اوسکو بہ تفصیل مناسب تکمیل فرماوینگے زمانہ نے
مہلت ندی اور یہ ارادہ بھی اوسی ذکر کے ساتھہ ناتکمیل رہ گیا
جناب ممدوح کے ارادہ کیموافق اوسکی تکمیل کردی گئی ہے او
کل خلفا و سلاطین کا بتصریح نام و ولادت و مدت سلطنت
فہرست بھی اسمین اضافہ کردیا ہے چونکہ تالیفات ایک قسم کی ...
لہذا مناسب معلوم ہوا کہ جناب مولف مرحوم کی سوانح عمری ...
لکھی ہوی موجود ہے بطور مختصر عنوان کتاب مین شامل ...
تاکہ زیادہ تر اونکی آئندہ نسلونکے لئے یادگار و باعث ...
امید ہے کہ بروقت مطالعہ مولف اور خاکسار کو بدعا ...
غلطی ملاحظہ مین گذرے جو مقتضائے بشریت ہے تو ...

والعذر عند کرام الناس مقبول

خاکسار

محمد اکرم الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ

نمکخوار سرکار

اولصاحب کو خدمت سفارت سے علیحدہ کردیا۔

سفارت کا نتیجہ کچھہ ہی ہو مگر اس مین کوئی شک نہین کہ مولوی صاحب نے اپنی شائستہ

ایک عالم کو اپنا ہمدرد اور اپنی مظلومیت کا نوحہ خوان بنا لیا تھا بہت سے رسالہ اور

ن اودہ اور غدر ہندوستان پر اوس زمانہ مین آپنے چھپوائے ملک کے معزز جلسون کی

ت کے لئے پر زور تحریکین ہوئین پارلمنٹ کے اعلی اور معزز ممبر اور ارباب اقتدار آپکے طرفدار

ایت مین نہایت شہرت و عزت حاصل کی شہنشاہ و قیصرہ ہند دام ملکہا کی باریابی دربار

شرف ملازمت نہایت توقیر کے ساتھہ میسر ہوی بلکہ دعوت شبینہ پر بھی مدعو ہوئے تھے وزرا اور امرا سلطنت

سوا آنریبل گلیڈ اسٹون وزیر اعظم کی صحبتون اور شبینہ دعوتون مین ہمیشہ شریک ہوتے رہتے مراسلات مین

انڈیا آفس اور سکریٹری آف اسٹیٹ کے دفتر سے آپکے نام پر ہوتی تھی اور عموماً تحریرات مین آپکے نام

ساتھہ ہز اکسلنسی لکھا جاتا تھا۔

علیحدگی سفارت کے بعد بھی آپکو کئی سال تک لندن مین رہنے کا اتفاق ناخواستہ پیش آگیا

آپنے اپنی بعض انگریز دوستون سے ضرورتاً کچھہ روپیہ قرض لیا تھا اور چند قطعات استامپ

آخر کار آپنے ماہ نومبر ۱۸۶۳ء مین لندن سے مراجعت فرمائی اور چند مصر و اسکندریہ مین سلطانی و مصری مہمان سراؤنمین سلطان و خدیو مصر کے مہمان رہے اور وہان سے حرمین شریفین تشریف لے گئے جہان قریبًا دو سال آپنے قیام فرمایا اور اوس زمانہ کو بھی آپنے بیکار نہین چھوڑا علم حدیث کی سند حاصل کرتے رہے و حج سے مشرف ہوئے۔

۲۳ ڈسمبر ۱۸۶۵ء کو آپنے وطن مین معاودت فرمائی اور اپنا اکثر وقت تاریخ انگلستان کی تالیف مین جو نہایت نادر و مفید کتاب ہے اور حفظ کلام مجید مین صرف فرمایا قریب بیس بائیس سیپارہ کے حفظ بھی کرلئے تھے مگر علالت اور قضا نے تکمیل کی مہلت نہ دی اسی عرصہ مین آپ کو نواب ٹونک و رامپور کے مصاحبت مین بھی رہنے کا اتفاق ہوا۔

الغرض مولوی صاحب نے ابتدا سن شعور سے زمانہ وفات تک اپنا وقت کبھی رائگان نہین کیا آپکے تالیفات مین مفتاح الرشاد لکنوز المعاش و المعاد اور جدول طلوع وغروب اور تاریخ انگلستان اور شرح خطبہ شقشقیہ اور تاریخ الخلفا حالات خلفاے بنی امیہ و عباسیہ اور تاریخ فارسی ہندوستان وا دوہ یادگار ہین آپ کے خیالات اگرچہ گذشتہ صدی کے تھے مگر بالکل نئے اور علیحدہ تھے مگر آ[illegible] راسخ و مضبوط تھے جسکی تصدیق خو[illegible]

نقشۂ اسماے خلفا بہ تصریح سالہاے ولادت وجلوس ووفات وغیرہ

نقشۂ اول درحال خلفاء دمشق خلفاے بنی امیہ

صفحۂ کتاب	نمبر	نام خلیفہ	تاریخ ولادت مع سنہ	تاریخ جلوس مع سنہ	تاریخ وفات مع سنہ	مدت سلطنت	مدت عمر	وجوہ وفات مع مرض	مقام دفن	کیفیت
۱۳	۱	معاویہ بن سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف	۰	۲۵ ربیع الثانی سنہ ۴۱ھ	رجب سنہ ۶۰ھ	۱۹ سال ۳ ماہ	۷۰ سال ۳ ماہ ۱ یوم	مرض موت	دمشق درمیان باب جابیہ و باب صغیر	
۴۵	۲	یزید بن معاویہ	سنہ ۲۵ تا ۲۶	رجب سنہ ۶۰ھ	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ھ	۳ سال ۸ یوم	۳۷ سال	ذات الجنب	دمشق مقبرہ باب صغیر	مقام حوران میں [illegible] دمشق [illegible]
۷۷	۳	معاویہ بن یزید	۰	ربیع الاول سنہ ۶۴ھ	سنہ ۶۴ھ	۳ ماہ ۲۲ یوم	۲۱ سال	مرض [illegible]	[illegible]	انکی مدت سلطنت میں اختلاف ہے بعضوں نے ۳ ماہ اور بعضوں نے چالیس دن لکھی ہے

۲۰۱	۱۲	یزید بن ولید بن عبد الملک	۰	جمادی الثانی سنہ ۱۲۶	۲۰ ذیحجہ سنہ ۱۲۶	۵ ماہ ۶	۳۶ سال	موت	۰	علامہ سیوطی نے وجہ موت مرض طاعون تحریر کی
۲۰۴	۱۳	ابراہیم بن ولید بن عبد الملک	۰	۲۰ ذیحجہ سنہ ۱۲۶	دوشنبہ ۱۴ صفر سنہ ۱۲۷	۲ ماہ ۲۴ یوم	۰	۰	اوسکو خلافت سے خلع کیا اور مروان حمار سے بیعت کی	
۲۰۶	۱۴	مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن عبد الشمس بن عبد مناف	سنہ ۷۲	سنہ ۱۲۷	۲۷ ذیحجہ سنہ ۱۳۲	۵ برس ۱۰ ماہ ۷ یوم	۶۹ سال	جنگ میں مقتول ہوا	موضع بوصیر متعلقات مصر بلند	سنہ ۱۳۲ میں جنگ میں مقتول ہوا

نقشہ دوم در احوال خلفاء اسپین ۲۰۸

بموجب کتاب سیکلو پیڈیا اسپین میں مسلمانوں کی چار عہد ہوئے عہد اول ۲۱۱ و ۲۱۳ طارق سے شروع ہوا جو ۹۲ ھ مطابق ۲۳ اپریل ۷۱۱ ع سے تا بابت ۷۵۶ ع رہا اس عہد میں ۲۱ امیر منظوری والیان افریقہ و مصر ہوئے اور اونکو استحکام خلیفہ کی منظوری سے ہوتا تھا۔ عہد دوم دسمبر ۷۵۶ ع سے سنہ ۱۰۳۶ تک رہا جسمیں حسب ذیل خلیفہ ایک بعد دوسرے کے جانشین ہوئے

۲۱۳	۱	عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک	۰	دسمبر سنہ ۷۵۶ ع	۲۹ ستمبر سنہ ۷۸۸ ع	۳۱ سال ۹ ماہ	۰	قضا کی	۰	سبائک الذہب میں تاریخ جلوس ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹ لکھی ہے اور مبارہ میں مدت سلطنت ۳۳ سال اور وفات ماہ جمادی الثانی لکھا
۲۱۵	۲	ہشام بن عبد الرحمن ملقب بہ راضی	۰	۳۰ ستمبر سنہ ۷۸۸ ع	جون سنہ ۷۹۶ ع	۷ سال ۹ ماہ	۰	"	۰	سبائک الذہب میں ماہ صفر سنہ ۱۸۰ میں قضا کرنا لکھا ہے۔

۲۱۶	۳	حکم بن ہشام	•	جون ۷۹۶ء	مئی ۸۲۲ء	۲۷ سال ۱۱ ماہ ۱۹ یوم	•	"	•	ایضاً ذی الحجہ ۲۰۶ھ میں قضا کرنا لکھا ہے۔
۲۱۷	۴	عبدالرحمن بن حکم بن ہشام	•	مئی ۸۲۲ء	اگست ۸۵۲ء	۳۰ سال	•	"	•	مورخ ابن حبیب بابت الثانی ۲۳۹ھ میں قضا کی
۲۱۹	۵	محمد بن عبدالرحمن دوم بن حکم	•	اگست ۸۵۲ء	جولائی ۸۸۶ء	۳۴ سال ۱۱ ماہ	•	"	•	ایضاً صفر ۲۷۳ھ میں قضا کی
۲۲۰	۶	منذر بن محمد بن عبدالرحمن دوئم	•	جولائی ۸۸۶ء	جولائی ۸۸۸ء	دو سال ۱۱ ماہ	•	قتل کئے گئے	•	ایضاً صفر ۲۷۵ھ میں
[illegible]	۷	عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن دوم	[illegible]	جولائی ۸۸۸ء	[illegible] ۹۱۲ء	[illegible]				۳۰۰ھ قضا کی اور انکا نام عبدالملک لکھا ہے۔
۲۲۱	۸	عبدالرحمن سوم بن محمد بن عبداللہ بن محمد	•	اکتوبر ۹۱۲ء	۱۶ اکتوبر ۹۶۱ء	۵۰ سال	۳۰ سال	"	•	ایضاً ۳۵۰ھ
۲۲۵	۹	حکم دوم بن عبدالرحمن سوئم	•	۱۶ اکتوبر ۹۶۱ء	اکتوبر ۹۷۶ء	۱۵ سال	•	"	•	
۲۲۷	۱۰	ہشام دوم بن حکم دوم بن عبدالرحمن سوئم	اکتوبر ۹۶۵ء	اکتوبر ۹۷۶ء	۱۰۰۹	۳۳ سال	۴۴ سال	"	•	انکی عہد سے بہت اختلاف شروع ہوا جو ملاحظہ کتاب سے واضح ہو گا
۲۲۹	۱۱	محمد دوم بن ہشام بن عبدالجبار بن عبدالرحمن سوم	•	۱۰۰۹ء	۱۰۱۰ء	۱ سال	•	قتل کئے گئے	•	

۲۲۹	۱۲	سلیمان بن حکم دوم بن عبد الرحمن سوم	.	سنہ ۴۰۰ھ	سنہ ۴۰۶ھ	۶ سال	.	لڑائی میں مارے گئے		
۲۳۰	۱۳	عبد الرحمن چہارم ملقب بہ مرتضی				ان چاروں خلفاء نے مجموعی ۱۳ سال خلافت کی				
"	۱۴	عبد الرحمن پنجم								
"	۱۵	محمد سوم								
۲۳۲	۱۶	ہشام سوم								

تیسرا عہد - جو سنہ [illegible]

۲ چوتھا عہد - صرف سلطنت غرناطہ سے متعلق ہے اور یہ سلطنت سنہ ۱۲۳۸ سے سنہ ۱۴۹۲ تک قائم رہی اور ۱۹ بادشاہ اس سلطنت میں ہوئے سنہ ۱۴۹۲ء میں تمام اندلس میں عیسائی بادشاہت ہوگئی

نقشہ سوم متعلق خلفاء بغداد دار السلطنت بنی عباس

۲۶۱	۱	عبد اللہ السفاح بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس	سنہ ۱۰۸ھ	پنجشنبہ ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲	یکشنبہ ۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶	۴ سال ۹ ماہ	۲۸ سال	بعارضہ چیچک	انبار ہاشمیہ	موضع حمیمہ نواحی بلقا میں پیدا ہوئے

نقشۂ چہارم متعلقہ خلفاء مصر وغیرہ جو برائے نام خلیفہ رہے جنکو سلطنت سے کچھہ سروکار نہ تہا صرف تبرکاً والیان مصر و شام وغیرہ کے ظاہر فرضی خلیفہ کئے گئے تہے

۵۱۲	۱	ابو القاسم احمد ملقب المستنصر باللہ بن ظاہر ۳۵ من خلفاے عباسیہ	.	۱۳ رجب ۶۵۹ھ	۳ محرم ۶۶۰ھ	۳ سال ۵ ماہ ۲۰ یوم	.	جنگ میں مفقود الخبر ہوگئے یا شہید ہوئے	.	
۵۱۳	۲	ابو العباس احمد الحاکم بامر اللہ بن محمد بن حسن بن علی بن ابی بکر بن مسترشد	.	۶۶۰ھ	شب جمعہ ۱۸ جمادی الاول ۷۰۱ھ	۳۹ سال کچھہ مہینہ	.	.	.	
۵۱۵	۳	ابو الربیع سلیمان المستکفی باللہ بن نمبر ۲	۱۵ محرم ۶۸۴ھ	۹ جمادی الاول ۷۰۱ھ	شعبان ۷۴۰ھ	۳۹ سال نو ماہ چند یوم	۵۶ سال ۶ ماہ چند یوم	.	قوص قریب قاہرہ	
۵۱۶	۴	ابراہیم بن محمد بن نمبر ۲	.	شعبان ۷۴۰ھ	۲۰ ذیحجہ ۷۴۱ھ	یکسال ۴ ماہ	.	معزول ہوئے	.	
ایضاً	۵	احمد حاکم بامر اللہ بن نمبر ۳	.	یکم محرم ۷۴۲ھ	۷۵۴ھ	۱۲ سال چند مہینہ	.	قضا کی	.	سیوطی نے سال وفات ۷۵۳ھ لکھا ہے
ایضاً	۶	ابو بکر المعتضد باللہ بن نمبر ۳	.	۷۵۴ھ	جمادی الاول ۷۶۳ھ	۹ سال	.	"	.	سیوطی نے سال جلوس ۷۵۳ھ لکھا ہے۔
۵۱۷	۷	ابو عبد اللہ محمد المتوکل علی اللہ بن نمبر ۶	.	جمادی الاول ۷۶۳ھ	شب شنبہ ۲۰ رجب ۸۰۸ھ	۴۵ سال	.	"	.	

۵۱۷	۸	ابو الفضل العباس المستعین باللہ بن نمبر ۷	۰	چہارشنبہ ۲۸ رجب ۸۰۸ھ	سنہ ۸۱۰ھ	۸ سال چند ماہ	۰	خلع ہوئے	۰	بروایت سیوطی ۸۱۵ھ مین خلع ہوئی اور جمادی الثانی ۸۳۳ھ مین مرض طاعون مین وفات پائی
ایضاً	۹	ابو الفتح داؤد المعتضد باللہ بن نمبر ۶	۰	سنہ ۸۱۰ھ	۴ ربیع الاول ۸۴۵ھ	قریب ۳۵ سال	۰	قضاکی	۰	بروایت سیوطی ۸۱۵ھ مین تخت نشین ہوئے
ایضاً	۱۰	ابو الربیع سلیمان المستکفی باللہ بن نمبر ۷	۰	۴ ربیع الاول ۸۴۵ھ	جمعہ ۲ محرم ۸۵۵ھ	۹ سال ۱۰ ماہ	۶۳ سال	”	۰	بروایت سیوطی سلخ ذیحجہ ۸۵۴ھ مین وفات پائے
۵۱۸	۱۱	ابو البقا حمزة القایم بامر اللہ بن نمبر ۶	۰	۳ محرم ۸۵۵ھ	۸۵۹ھ مین خلع ہوئے	۴ سال چند ماہ	۰	”	شقیقہ مستعین	۸۶۳ھ مین قضاکی۔
ایضاً	۱۲	ابو المحاسن یوسف المستنجد باللہ بن نمبر ۷	۰	۸۵۹ھ	شنبہ ۲۴ محرم ۸۸۴ھ	تقریباً ۲۵ سال	۰	مرض فالج سے قضاکی	مدفن خلفا جوار مشہد نفیسی	
ایضاً	۱۳	ابو العز عبد العزیز المتوکل علی اللہ بن یعقوب بن متوکل نمبر ۷	سنہ ۸۱۹ھ	۲۵ محرم ۸۸۴ھ	چہارشنبہ سلخ محرم ۹۰۳ھ	۱۹ برس ۲۵ یوم	۰	۰	۰	بروایت سیوطی سال وفات سنہ ۹۰۳ھ

نقشۂ پنجم متعلقہ سلاطین عثمانیہ قسطنطنیہ

۵۲۰	۱	عثمان بن ارطغرل ابن سلیمان ن قبا الپ	سنہ ۶۵۷	سنہ ۶۹۹	۱۰ رمضان سنہ ۷۲۶	۲۷ سال	۶۹ سال	انقضائی	قلعہ برصہ	
۵۲۱	۲	اورخان بن نمبر ۱	سنہ ۶۸۰	سنہ ۷۲۶	سنہ ۷۶۱	۳۵ سال	۸۱ سال	”	٠	مدت عمر مین اختلاف ہے-
۵۲۲	۳	سلطان مرادخان بن نمبر ۲	سنہ ۷۲۸	سنہ ۷۶۱	سنہ ۷۹۱	۳۰ سال	۶۳ سال	میدان جنگ مین ایک زخمی نے ہلاک کیا	قلعہ برصہ	ایضاً بعض تاریخ مین سال وفات مختلف ہے
۵۲۴	۴	یلدرم بایزید بن نمبر ۳	سنہ ۷۶۱	سنہ ۷۹۱	۴ شعبان سنہ ۸۰۵	۱۳ سال	تقریباً ۴۴ سال	٠	٠	
۵۳۰	۵	محمد خان بن نمبر ۴	٠	سنہ ۸۱۶	سنہ ۸۲۴	۸ سال	٠	اسہال دموی	٠	
۵۳۲	۶	مراد ثانی بن نمبر ۵	سنہ ۸۰۴	سنہ ۸۲۴	سنہ ۸۵۵	۳۰ سال	۵۱ سال	انقضا	برصہ	سال ولادت مین بعض تاریخ سے اختلاف ہے-
۵۳۴	۷	محمد خان ثانی بن نمبر ۶	سنہ ۸۳۴	سنہ ۸۵۵	جمادی الاول سنہ ۸۸۶	۳۱ سال	۵۲ سال	”	بلدۂ ازنیکمید	
۵۳۶	۸	بایزید ثانی بن نمبر ۷	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۸۶	سنہ ۹۱۸	۳۲ سال	۶۶ سال	بعارضۂ نقرس	٠	
۵۳۸	۹	سلیم خان اول بن نمبر ۸	سنہ ۸۷۲	سنہ ۹۱۸	۸ شوال سنہ ۹۲۶	۹ سال	۴۵ سال	٠	٠	
۵۴۲	۱۰	سلیمان خان بن نمبر ۹	سنہ ۹۰۰	سنہ ۹۲۶	سنہ ۹۷۴	۴۸ سال	۷۴ سال	وجع مفاصل	قسطنطنیہ	
۵۴۵	۱۱	سلیم خان ثانی بن نمبر ۱۰	سنہ ۹۲۹	سنہ ۹۷۴	۲۴ شعبان سنہ ۹۸۲	۸ سال	۵۰ سال	تپ محرقہ	مسجد ایا صوفیہ قسطنطنیہ	ظاہر مدت عمر یا سال ولادت مین غلطی ہے
۵۴۷	۱۲	مراد خان ثالث بن نمبر ۱۱	٠	سنہ ۹۸۲	سنہ ۱۰۰۳	۲۱ سال	٠	٠	٠	سال وفات مین اختلاف ہے-

۵۴۷	۱۳	سلطان محمد خان ثالث بن نمبر ۱۲	سنہ ۹۷۵	سنہ ۱۰۰۳	سنہ ۱۰۱۲	۹ سال	۳۷ سال	۰	۰	
۵۴۸	۱۴	سلطان احمد خان اول بن نمبر ۱۳	سنہ ۱۰۰۱	سنہ ۱۰۱۲	سنہ ۱۰۲۶	۱۴ سال	۲۵ سال	۰	۰	مدت عمر یا سال ولادت مین کچھہ غلطی ہے۔
۵۴۹	۱۵	مصطفی خان اول بن نمبر ۱۳	۰	سنہ ۱۰۲۶	سنہ ۱۰۲۸ خلع کیا گیا	دو سال	۰	خلع کیا گیا	۰	
۵۵۰	۱۶	عثمان خان ثانی بن نمبر ۱۴	۰	سنہ ۱۰۲۸	سنہ ۱۰۳۱	۳ سال	۰	فوج نے قتل کیا	۰	
۵۵۱	۱۷	سلطان مراد خان چہارم بن نمبر ۱۴	سنہ ۱۰۱۴	سنہ ۱۰۳۲	۱۶ شوال سنہ ۱۰۴۹	۱۷ سال	۳۵ سال	بخار	۰	
۵۵۳	۱۸	ابراہیم بن نمبر ۱۴		سنہ ۱۰۴۹	۲۸ رجب سنہ ۱۰۵۸	۹ سال	۰	امراے سلطنت نے قتل کیا۔	۰	
۵۵۵	۱۹	محمد خان چہارم بن نمبر ۱۸	۰	۲۸ رجب سنہ ۱۰۵۸	سنہ ۱۰۹۹ خود خلع ہوے	۴۱ سال	۰	۰	۰	
۵۵۹	۲۰	سلیمان خان ثانی بن نمبر ۱۸	سنہ ۱۰۵۲	سنہ ۱۰۹۹	۲۶ رمضان سنہ ۱۱۰۲	۳ سال ۹ ماہ	۵۰ سال	مرض استسقا	۰	
۵۶۰	۲۱	سلطان احمد بن نمبر ۱۹	۳ رمضان سنہ ۱۰۸۲	سنہ ۱۱۰۲	۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۶	۳ سال ۸ ماہ	تقریباً ۲۲ سال	"	۰	
۵۶۱	۲۲	مصطفی خان ثانی بن نمبر ۱۹	۰	سنہ ۱۱۰۶	سنہ ۱۱۱۱ مین خود سلطنت سے علحدہ ہوے	۴ سال	۴۰ سال ۹ ماہ ۷ یوم	۰	۰	

۵۶۲	۲۳	احمد خان ثالث بن نمبر ۱۹	۰	سنہ ۱۱۱۰	محرم سنہ ۱۱۴۳ میں فوج نے معزول کیا	۲۲ سال	۶۷ سال ۴ ماہ ۱۰ یوم	۰	۰	مدت عمر اور جلوس میں اختلاف ہے
۵۶۴	۲۴	محمود خان بن مصطفیٰ خان ثانی نمبر ۲۲	سنہ ۱۱۰۸	سنہ ۱۱۴۳	سنہ ۱۱۶۷	۲۴ سال	۵۸ سال	قضا کی	۰	
۵۶۷	۲۵	عثمان خان ثالث بن نمبر ۲۲	سنہ ۱۱۱۲	سنہ ۱۱۶۷	۵ اصفر سنہ ۱۱۷۱	۳ سال	۰	"	۰	
"	۲۶	مصطفیٰ خان ثالث بن نمبر ۲۳	۰	۵ صفر سنہ ۱۱۷۱	۵ ذیقعدہ سنہ ۱۱۸۷	۱۶ سال ۹ مہینہ	۰	۰	۰	
۵۶۸	۲۷	عبد الحمید خان بن نمبر ۲۳	سنہ ۱۱۳۷	۵ ذیقعدہ سنہ ۱۱۸۷	سنہ ۱۲۰۳	۱۵ سال	۶۳ سال	"	۰	بعض تاریخ سے ...
"	۲۸	سلیم خان ثالث بن نمبر ۲۶	سنہ ۱۱۷۵	سنہ ۱۲۰۳	سنہ ۱۲۲۲ میں فوج انکشاری نے معزول کیا	۱۸ سال	۴۸ سال	۰	۰	وہابیوں نے انکے وقت میں خروج کیا
۵۷۱	۲۹	مصطفیٰ خان چہارم بن نمبر ۲۷	سنہ ۱۱۹۳	سنہ ۱۲۲۲	۴ جمادی الاول سنہ ۱۲۲۳ میں معزول	۰	۰	۰	۰	
۵۷۳	۳۰	محمود خان ثانی بن نمبر ۲۷	۰	۴ جمادی الاول سنہ ۱۲۲۳	دوشنبہ ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۵۵	۳۱ سال	۵۵ سال	قضا کی	مسجد سلطان احمد	تاریخ وفات اور مدت سلطنت اور وجہ وفات میں اختلاف ہے۔
۵۷۴	۳۱	عبد المجید خان بن نمبر ۳۰	۱۰ شعبان سنہ ۱۲۳۷	دوشنبہ ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۵۵	۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۷	۰	۰	۰	ایضاً	
۵۸۰	۳۲	عبد العزیز خان بن نمبر ۳۰	۹ جولائی سنہ ۱۸۳۰ء	۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۷	۰	۰	۰	۰	۰	
۵۸۲	۳۳	سلطان مراد خان خامس	۰	۷ جمادی الآخر سنہ ۱۲۹۳	۰	۰	۰	بوجہ جنون ... معزول	۰	۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ء کو شیخ الاسلام اور ارکین کے مشورہ سے خلع کیا
ایضاً	۳۴	سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ	۱۵ شعبان سنہ ۱۲۵۸	۱۲ شعبان سنہ ۱۲۹۳	۰	۰	۰	۰	۰	ابھی تک تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر اوس خالق بیچون وچرا کا جسنے زبان کو طاقت گویائی اور قلم کو یارائے صفحہ آرائی عطاکی اس ناچیز ضعیف البنیان انسان کے تحریر اور تقریر سے ادا ہونا محال ہے اور قصد ادا کا اوس محال کے مجاز کا دعوا سے باطل کرنا ہے لاجرم سب سے بہتر راہ اوسکی یہ ہے کہ تشبث بدامن پاک اور مطہر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کرکے بموجب ارشاد فیض بنیاد زبان ناطقہ کو یون لال کیجے ربنا لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک عز جارک وجل ثنائک اور درود نامحدود اوس سرور عالم فخر بنی آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اوسکے آل اور اصحاب پر اور اوسکے اخیار امت پر بہیج کر عاصی

مسیح الدین کاکوری لکھتا ہے عجب شان کبریائی ہے ایزد تعالی
نے اپنے بندگان عاصی اور مطیع کو ہر طرح سے بواسطہ انبیا اور اولیا
کے راہ ہدایت کی دکھلائی اور ضلالت سے باز رکھا اور جنکی چشم
بصیرت اور بصارت کھلی ہے اونکی واسطے ہر حادثہ اور انقلاب
زمانیکا موجب عبرت ہوتا ہے اور ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اگر
کہتی ہیں کہ یہ عالم عالم جزا اور سزا نہیں ہے مطلب اوسکا یہ ہے
کہ موضوع جزا اور سزا کیواسطے نہیں ہے یا یہ کہ خداوند تعالی
کیطرف سے ہر مطیع اور عاصی کو یہاں صاف صاف اطلاع نہیں دیجاتی
کہ یہ تیرے حرکات نیک اور بد کی جزا اور سزا ہے با وصف
اسیکے کہ یہاں بھی حرکات نیک اور بد کی جزا اور سزا ملتی ہی کلام اللہ
العظیم صاف ناطق ہی کہ پچھلی امتوں میں لوگوں کو اونکے حرکات
ناشایستہ کی سزا ملا کی ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
چونکہ پیغمبر رحمت تھی اونکی امت پر وہ حوادث ہلاکت اور تباہی
کے جو پچھلی امتوں پر نازل ہوا کیے ہیں بہت کمتر وقوع ہوئے ہیں
اسکے ساتھہ بھی مظالم شدیدہ اور ماتم سے بڑھکر ظہور شان قہری
اور جلالی اور اخیار ناس کے صدق و صلاح پر ناموری اور فلاح
تمنا سلہ اب بھی مسدود نہیں ہے اور ارباب ہوش اور بصیرت
کے ہمیشہ تجربہ میں آتی ہے واقعہ صعب اور ظلم شہادت حضرت

امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ اور حادثہ عظیمہ واقعہ حرہ اور شہدایے کربلا کے بعد جو مصایب قتل وخون کے واقع ہوئے کتب تواریخ کے دیکھنے سے صاف عیان ہوتا ہے کہ کس شدت کے ساتہہ شان قہری نے ظہور کیا تہا چونکہ ظلم وستم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر صرف بنی امیہ کے عروج کے حسد سے ہوا تہا اور اسی وقوع جدال وقتال اور تباہی اور ہلاکت اور مذلت عام قریب سوا سو برس کے اللہ تعالی نے خلافت اور سلطنت اور حکومت انہیں بنی امیہ مین قایم رکہی اور چونکہ مروان کا عروج خلیفہ ثالث مظلوم کے عہد مین زیادہ تر لوگون کے آنکہون مین کہٹکتا تہا اور اوسی حسد سوجب اوس ظلم شدید کا ہوا اوسکی اور اوسکی اولاد پر خلافت بنی امیہ کی منحصر ہوگئی کہ باستثنا تین خلیفہ اول کے مروان سے لیکر تا خاتم خلافت بنی امیہ اوسکی اولاد خلیفہ رہے اور اکثرون نے اون خلفا مین سے اور اونکی اتباع نے بنظر انتقام کے مظالم شدیدہ کے مرتکب ہوئے الغرض جب اونکے مظالم نے ترقی کی بنی عباس اون پر مسلط ہوئے پہر اونکے مظالم کے بعد کفار مسلط ہوئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد دو راے وقوع ہلاکت اور تباہی عام اونکے قتل ظلمہ کا نام ونشان باقی نہ رہا اکثر منقطوع النسل ہوگئے

یہان تک کہ سیکڑون برس سے اقوام اہل اسلام مین کوئی اپنے لڑکونکا نام یزید اور شمر اور زیاد نہین رکہتا ہمارے اس عہد مین حادثہ ظلم جو بیچارے مولوی امیر علی مرحوم پر مقتدران سلطنت اودہ کیطرف سے بتائید اہلکاران ناتجربہ کار سلطنت انگریزیہ ہوا اور ہندوستان کے لوگون مین سے کسی فردنکو اوس ظلم و ستم سے نہ بچایا پہلے اودہ کی سلطنت خاک مین ملکئی اونکے مقتدرون پر ذلت اور تباہی نازل ہوئی پہر ساری ہندو پرستشتہ ۵۷ء کے غدر سے جو قہر الہی نازل ہوا وہ کسی پر مخفی نہین ہے ایسی سلطنت حکیمانہ باشوکت و ابہت انگریزیہ چند اہلکاران ناتجربہ کار کے بدولت بہی قہر الہی سے محفوظ نہ رہی و دائیے ہزارون قومی وجاہت اور گذشتہ انگریزون کے قتل و خون کے ایسٹ انڈیا کمپنی جو سوا سو برس سے ہندوستان پر حاکم تہے وہ مٹ گئی الغرض جمیع حوادث اور انقلابات اس عالم پر ارباب بصیرت اور بصارت کو خوص کی نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ ہر انقلاب اور حادثہ عظیم خواہ عام کسی مملکت پر واقع ہو یا خاص ایک کسی خاندان یا احاد ناس پر ضرور کسی واقعے کی جزا یا سزا مین کارکنان آسمانی کے طرف سے واقع ہوا ہے یہان ہم نے ارادہ کیا تہا کہ ایک تاریخ مختصر خلفائے بنی امیہ اور خلفائے بنی عباس کی لکہین

اوس سے پیشتر قلم نے ایسی جولانی کہ وہ تحریر طولانی نتایج حوادث
عالم کی حقیقی ہویدا اقفا ئی صرف اپنے سمجھ کے موافق لکھا الی اب برسبیل
مطلب آئی واضح ہو کہ اول خلفا بنی امیہ یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ ہین چونکہ اونکی خلافت راشدہ تہی اونکو ہمنے سلسلہ خلفائے بنی
امیہ نہین لکہا جیسا دلین ارادہ ہے اگر مقدر بہی ہوچکا ہے ویسی ہی
ایک تاریخ مختصر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے خلفائے
راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی انشاء اللہ تعالی ہم لکھینگے لیکن
شروع خلافت بنی امیہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کی
تو وہ پہلے خلیفہ بنی امیہ اوس عہد سے مقرر ہوئے جب حضرت سبط اکبر
امام حسن رضی اللہ عنہ و سلام اللہ علیہ نے مصالحتاً اونکو خلافت سپرد
کی اور خود اوس سے دستبردار ہوئے اور اونکی بیعت کی اور
اوس سے پیشتر وہ متغلب بعضونکے نزدیک مخطائے اجتہادی
تہی اور راقم آثم کے عقیدے مین مطابق آرائے جمہور علمائے
اہل سنت جماعت کی جب تک حضرت سبط اکبر سلام اللہ علیہ
نے اونکو خلافت نہین سپرد کی اور سب اونکے معین اور مددگار
باغی اور طاغی تہے قطع نظر اونکی خروج کے امام برحق واجب الطاعت
پر جسکے ساتہہ کسیطرح کی اونکو مناسبت اور مماثلت نہ تہی حدیث
صحیح جسمین خبر بغیب عمار یاسر رضی اللہ عنہ کی قتل کی ہے وہ صاف دلیل واضح

ہے کہ وہ اور سب اونکے ہمراہی باغی تہے صحیح مسلم مین مروی ہے عن
ابي قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعمار حين يحفر الخندق
فجعل يمسح راسه ويقول بوس ابن سمية تقتلك الفئة الباغية
سمیہ عمار یاسر کے مان کا نام ہے جنکو ابوجہل نے شہید کیا تہا ترجمہ
اس حدیث کا یہ ہے ابوقتادہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق رسول اللہ صلی الله
علیہ وسلم نے فرمایا عمار سے جب وہ غزوہ خندق مین خندق کہودتے
تہے آپ نے اونکا سر سہراتے ہوئے فرمایا آہ محنت اور مشقت سمیہ کے
بیٹے کی قتل کریگا تجہکو گروہ باغی انتہی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے معجزات مین ہے کہ خبر بغیب عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کی
دی تہی اور بموجب اوس خبر کے جنگ صفین مین وہ مارے گئے صفین
اوس مقام کا نام ہے کہ جہان حضرت اسد اللہ الغالب غالب کل غالب
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور معاویہ ابن ابی سفیان سے لڑائی
ہوئی تہی قاموس مین ہے صفین کسجین ع قرب الرقة بشاطي الفرات
كانت به الواقعة العظيمة بين علي ومعاوية غرة صفر سنه ۳۷ فمن
ثم احترز الناس السفر في صفر ترجمہ اسکا یہ ہے صفین سجین کے وزن پر
ایک گاؤن ہے قریب رقہ کے دریائے فرات پر جسمین جنگ عظیم مابین
علی اور معاویہ کے غرہ صفر ۳۷ ہجری مین واقع ہوئے پس اسی سبب
سے لوگون نے احتراز کیا ہے سفر کرنے سے صفر کے مہینہ مین محدثین لکہتے

ہین کہ اس حدیث کے اسناد کی جو عمار کے قتل کی خبر بغیب دیتی ہے اوطرق کثیرہ ہین جسسے وہ مرتبہ شہرت اور تواتر کو پہچی ہے اس صورت مین کوئی یہہ بہی نہین کہہ سکتا کہ اخبار احادیہ چندان قابل وثوق نہین ہے ارباب سیر لکہتے ہین جب عمار یاسر مقتول ہوئے تب عمرو عاص نے جاکے معاویہ سے کہا بڑی مشکل ہوئی کہ عمار ہمارے ہاتہہ سے مارے گئے اور ہم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تہا کہ تم کو گروہ باغی قتل کریگا معاویہ نے بات بنا نے کیواسطے کہا کہ اونکو ہمنے نہین قتل کیا علی نے قتل کروایا اسواسطے کہ وہی اونکو لڑنے کو لائے تہے راقم کے دانست مین یہ تقریر عمرو عاص کی نذکر تشویش عمار کے قتل سے للہیت سے نہ تہی اگر للہیت ہوتی اور خبر غیبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کرکے خوف خدا دلمین آیا ہوتا تو معاویہ سے اوسکے ذکر کی کیا حاجت تہی فوراً اوٹہہ کہڑے ہوتے اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی لشکر مین جاکے توبہ کرتے اور اونکی مخالفین کے ساتہہ لڑنیکو آمادہ ہوتے اور اگر معاویہ سے اوسکا ذکر کیا تہا تو بہ نصیحت اور اندرز ذکر کیا ہوتا کہ اس گناہ عظیم بغاوت سے مین تایب ہوا تم بہی توبہ کرو جب یہ نہوا اور پہر برابر مخالفت پر آمادہ رہے اور نہایت عذر کیا پہر للہیت کہان رہی اسصورت مین وہ ذکر کرنا معاویہ سے دو وجہ سے معلوم ہوتا ہے ایک اثبات اپنے

حق اور احسان کا معاویہ پر ہوگا کہ باوصف اس گناہ کبیرہ بغاوت کے ہمیشہ تمہارا ساتھہ دیا اور دوسری شاید یہ وجہ ہوگی کہ مبادا بسبب شہرت اس خبر غیبی کے لشکر باغی مین بھر بھنڈ پڑ جاوے اسکی روک کی تدبیر سوچنا چاہیی اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہے ویجوز تقلد القضا من السلاطین الجابرة کما تقلد کثیر من الصحابة من معاویة والحق کان فی ید علی فی نوبته اسکا ترجمہ یہ ہے عہدہ قضا کا قبول کرنا ظالم بادشاہون کیطرف سے جایز ہی جیسی بہت سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے جانب سے وہ عہدہ قبول کیا تھا حالانکہ حق علی رض کے جانب تھا اونکے اپنے عہد خلافت مین تو صاحب ہدایہ نے بسبب تسلط اور غلبہ ناحق کے معاویہ کو سلاطین ظلمہ مین داخل کیا ہے مراد اوس سے وہی بغاوت ہے اور مولوی جامی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے مثنوی آنخلافے کہ داشت باحیدر * ذرخلافت صحابی دیگر * حق درانجا بدست حیدر بود * جنگ با او خطاے منکر بود * آنخلاف از مخالفان میسند * ایک از لعن طعن لب دربند * گر کسے را خدائے لعنت کرد * نسبت لعن من تو اش درخورد * ورنفضل خدائے شد ممتاز * لعن ما جز ببا نگردد باز * ان اشعار مین اگرچہ مولوی جامی کا وہی زمانہ بغاوت سے ذکر کا ہے مگر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ نے اون اشعار کے سبب سے مولوی جامی کا

تخطیہ کیا ہے کہ طرز بیان اوسکا موجب بی ادبی کا حضرت معاویہ کے
شان مین ہے مطلب حضرت مجدد کا شاید یہ ہو کہ اون اشعار مین استثنا
اونکے اپنے خلافت کی لینے بعد سپردگی حضرت سبط اکبر کے نہین
نکلتی یا شاید حضرت مجدد کے نزدیک وہ مجتہد مخطی ہون
اون کو باغی نکہتے ہون اور ہمارے عقیدہ مین با وصف معاویہ کے
بغاوت کے امام بر حق سے جناب سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
وسلام اللہ علیہ نے اونکے ساتہہ مصالحہ کیا خود خلافت سے بیت بردار ہوئے اور
خلافت اونکو سپرد کی اور اونکے ہاتہہ پر بیعت کی اور ہمیشہ اونکے
پیچہے نماز پڑہتے رہے اونکے جوایزاو صلات قبول کرتے رہے
اب وہ اونکا قصور بغاوت سابق کا جو ایک گناہ کبیرہ تہا امید
قوی ہے کہ اللہ تعالی عفو کریگا جب حضرت امام نے عفو کیا سلاطین
اہل اسلام کو باوصف اونکے ابتلا کے ہزارون مظالم اور معاصی
مین کوئی شخص اونکو دایرہ اسلام سے خارج نہین کرتا بلکہ اونکو
بدعائے مغفرت یاد کرتے ہین پس حضرت معاویہ جنکے بعضے حالات
اور اوصاف ہم نقل کرینگے جس سے اونکی توبہ اور ندامت گناہون
سے ثابت ہوتی ہے اور بالخصوص جب حضرت امام نے اونکا قصور
عفو کیا پہر اونکو بد کہنے کی کیا وجہ ہے ہم مقلد حضرت امام حسن
مجتبی علیہ السلام کے ہین حضرات شیعہ کے ہم مقلد نہین ہین جو

افعال ائمہ اطہار کے تقیے پر حمل کرین و اقعہ مصالحہ حضرت امام کا
جو ہم ذکر کرینگے اوس سے صاف ثابت ہے کہ کسیطرحکا جبر اور اکراہ
حضرت امام پر مصالحے کیوا سطے نہین ہوا تہا جو انہون نے بہ تقیہ بیعت
کی ہو بلکہ قریب ایک لاکہہ فوج کے آپ کی تبعیت مین موجود تہی اور
معاویہ کے ساتہہ جنگ کرنیکو آمادہ تہے ایسی حالت مین اونکے تئین
تقیہ کی نسبت کرنا کمال جبن اور وقاحت کی نسبت ہے جس سے دامن
عصمت حضرت امام کا پاک تہا کہ ساری عمر اوسمین مبتلا رہے بلکہ حضرت
امام نے پیشتر مصالحے سے اعلام کر دیا تہا کہ ایک کسی مسلمان
کے خون کا قطرہ بہی لڑائی مین نکلنا مجہے پسند نہین ہے اسواسطے
مین خلافت سے دست بردار ہون اور دوسرے مدعی خلافت
کے ہاتہ مین بیعت کرتا ہون وہی آپ نے کیا پس ہمارے نزدیک حضرت
معاویہ کے واسطے صرف بہ برکت صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور شرف منصب کاتب یعنے منشی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہونے سے اور شرف قرابت اور خویشی سے
آنحضرت کے ساتہہ بالخصوص بسبب بہائی ہونے ایک ام المومنین
کے یعنے حضرت ام حبیبہ اونکے بہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ازواج مطہرات مین تہین جب حضرت سبط اکبر نے اونکا قصور تعاون
عفو کیا اب عقبی مین اونکے واسطے وہ متوقع ہے جو اور کسی

مسلمان اونکے مساوی رتبہ کہوا سیطے نہین ہیے علاوہ اسکے کتاب
صحیح بخاری جو ارباب حق کے نزدیک اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہی
اوسمین ابی بکرہ صحابی سیے مروی ہیے قال رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی المنبر والحسن ابن علی الی جنبہ وھو یقبل الی الناس
مرۃ وعلیہ اخری ویقول ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان
یصلح بہ بین فئتین عظمتین من المسلمین ترجمہ حدیث کا یہ ہیے
کہا اونہین ابی بکرہ نیے دیکھا مین نیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر اور حسن ابن علی آپ کے پہلو مین تہی اور آپ ایکدفعہ قوم
کیطرف متوجہ ہوتیے تہی اور ایکدفعہ اونکے طرف اور فرماتیے ہتیے
یہ بیٹا میرا سردار ہیے اور تمنا ہیے کہ اللہ تعالی اوسکے سبب سیے
مصالحہ کرا دیے دو بڑیے گروہ مسلمانونمین یہ حدیث اخبار بالغیب
ہیے جو داخل ہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین
توحضرت نیے باوصف بغاوت اوس گروہ کیے مسلمانونہن
اونکو داخل رکہا دایرہ اسلام سیے اونکو خارج نہین کیا اور بہاری
دالنت مین بغاوت اونکے قبل مصالحہ کیے اونکے اپنیے اقرار
سیے ایک خطبہ مین جو انہون نیے بعد مصالحہ کیے مجلس مین پڑہاتہا
ثابت ہیے جب سارا لشکر ہمراہی حضرت امام حسن علیہ السلام
کا وہان جمع ہوا تہا اور اونکے تبعیت کی تہی ایک فقرہ اوس

خطبے کا جو دلالت الترامی اوس اقرار پر دلالت کرتا ہے یہ ہے
واللہ انی ماقاتلتکم لتصلوا ولا تصوموا ولا تحجوا ولا لتزکوا
انکم لتفعلون ذالک وانما قاتلتکم لاتامر علیکم وقد اعطانی اللہ
ذالک وانتم کارہون یہ فقرہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ
مین روایت کیا ہے اور لکہا ہے کہ اعمش نے عمرو ابن مرہ سے اور
اونہون نے سعید بن سوید سے روایت کی ہے اور کہا اونہون نے
ہمارے ساتہہ نماز پڑہی معاویہ نے نخیلہ مین جمعے کے دن تب
خطبہ پڑہا اور اوس خطبے مین یہ کہا قسم ہے خدا کی نہین قتال
کیا مین نے تمہارے ساتہہ تاکہ نماز پڑہو تم اور روزہ رکہو اور حج
کرو اور زکات دو تحقیق وہ سب تم کرتے ہو صرف میرا قتال
تمہارے ساتہہ اسواسطے تہا تاکہ مین امارت کرون تمہارے
اوپر سو وہ امارت اللہ تعالی نے مجھکو عطا کی اور تم لوگ اوسی کارہ تہے
انتہی یہ صاف اقرار ہے ہمارے نزدیک کہ میری لڑائی تمہارے
ساتہہ بنا بر ارکان اسلام نہ تہی اسصورت مین لازم آیا کہ
امام برحق پر جسکی خلافت پہ اجماع ہوچکا تہا خروج ہوا پہر اوسی ابن ابی الحدید
نے لکہا ہے عبدالرحمن ابن شریک جب اوس روایت کو نقل کرتی
تہے تو کہتے تہے ھذا واللہ ھو التھتک صراح مین تہتک کی معنی
لکہے ہین (رسوا شدن) تو عبدالرحمن ابن شریک کا مطلب یہ تہا

معاویہ نے یہ خطبہ پڑھکے اپنے تئین رسوا کیا اب ہم بیان کوائف تاریخی خلیفہ اول بنی امیہ کیا لکھتے ہین مگر اوس سے پیشتر ضرور ہے کہ کیفیت مجملہ مصالحہ حضرت سبط اکبر سلام اللہ علیہ کی لکھین تاکہ حال اجماع عام سارے مسلمین کا اوس خلافت پر معلوم ہو۔ ذکر خلافت خلیفۂ اوّل بنی امیہ یعنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جو با جماع عام اہل اسلام بہ تفویض حضرت امیر المومنین امام حسنؑ مجتبےٰ علیہ السلام قرار پائے ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغت مین لکہتا ہے ابو الفرج یعنے ابن جوزی راوی ہے کہ جب بعد شہادت حضرت امیر المومنین علیؑ مرتضی کرم اللہ وجہہ و سلام اللہ علیہ کے بموجب وصیت جناب ممدوح کے حضرت سبط اکبر کے ہاتھ پر لوگون نے بیعت کی تب آپ نے معاویہ بن سفیان کو ایک خط لکہا خلاصہ مضمون اوس خط کا یہ تہا کہ تم جانتے ہو کہ مین احق بخلافت ہون بہ نسبت تمہارے اور سب مسلمانون نے میرے ہاتہہ پر بعد شہادت حضرت والد ماجد کے بیعت کی ہے تمکو لازم ہے کہ بغی اور عدوان سے باز آؤ اور جس امر مین سب مسلمانون کا اجماع ہوا ہے تم بہی اوسمین شریک ہو اور جنگ و جدل سے اور مسلمانونکی خون ناحق بہانے سے باز آؤ معاویہ نے اوسکا جواب اپنے دانست مین بہت بلاغت لکہا جسکا خلاصہ یہ ہے

کچھ شبہہ نہین ہیے کہ تم احق بخلافت تہے لیکن میری حکومت اور ولایت
تمہاری حکومت اور ولایت سیے بہت بڑی ہیے اور بہ نسبت
تمہارسیے مین اس امت کا بڑا تجربہ کار ہون اور عمر مین تم سیے زاید
ہون پس تمکو لازم ہیے کہ تم میرسیے ہاتہہ پر بعیت کرو اور بعد میرے
مرنیکے تم احق بخلافت ہو اگر مجھکو یقین ہوتا کہ تم انتظام رعایا
اور خلافت کا مجہہ سیے بہتر کر سکوگے اور سیاست مدن مین مجھسیے
احسن ہو اور بیت المال جمع کرنے مین قوی تر اور اعدائیے دین پر
ذی رعب تر ہو تو مین خواہ مخواہ تمہاری بعیت کرتا لیکن ابہی بسبب
صغر سن کیے وہ امور تم مین مفقود ہین مناسب اور ضرور ہیے کہ تم
میری اطاعت قبول کرو اس صورت مین عراق کیے بیت المال مین
جو کچہہ نقد وجنس جمع ہو کتنا ہی زیادہ ہو سب تم لیلو اور جہان چاہو
اوٹہالیجاؤ اور خراج جس ملک کا عراق سیے پسند کرو وہ سال
بسال تمکو پہنچے الغرض اسوقت طرفین نیے ایک دوسریکا لکہنا
نہ قبول کیا اور دونو طرف سیے سامان جنگ کا شروع ہوا اور
ہر ایک نیے اپنیے مرکز سیے کوچ کیا تا میدان جنگ مین مجتمع ہون
پس حضرت امیر المومنین امام حسنؑ رضوان اللہ علیہ سوار ہو کیے
نخیلہ کیطرف روانہ ہوئیے اور اپنیے غلام کو حکم کیا کہ سارسیے ضروریات
سیکیے اسباب لیکیے وہان آویے اور سب امرا اور ارکین معہ اپنیے

اپنے عساکر کے وہان جمع ہونا شروع ہوئے سب سے پہلے عدی
ابن حاتم مع اپنے ہمراہیونکے پہنچے اور قیس بن سعد عبادہ انصاری
اور معقل بن قیس الریاحی اور زیاد بن صعصعہ تیمی وغیرہ داخل ہوئے
اور لوگون کو تحریص اور ترغیب شروع کی اور حضرت امام کے
حضور مین سبھون نے با الاتفاق عرض کیا کہ ہم سب لوگ حضرت
کی اطاعت مین اعدا سے لڑنے کیوا سطے تیار اور موجود ہین پس
حضرت امام نے ارشاد فرمایا تم سب راست گو ہو اللہ تعالی تمہارے
اوپر رحمت کرے مین ہمیشہ سے تم لوگونکی صدق نیات سے
واقف اور آگاہ ہون اور صدق و صفا اور محبت اور وفا سے اللہ تعالی
نے تمہارا خمیر کیا ہے خداوند تعالی تم سب کو جزائے خیر دے
اور دونو جہان مین سرخرو کرے آلغرض حضرت امام نے مغیرہ
بن نوفل بن حرث بن عبد المطلب کو جو کوفے کا امیر تھا اپنا نایب
مقرر کیا اور اونکو حکم کیا کہ جہان تک ممکن ہو تحریص اور ترغیب کرکے
سپاہ کو نخیلہ کے طرف روانہ کرین اس تدبیر سے ایک لشکر
عظیم قریب ایک لاکھ آدمی کے آپکی رکاب مین مجتمع ہوا تب
آپ نے عبید اللہ بن عباس کو بارہ ہزار سپاہ پر امیر مقرر کرکے
روانہ کیا کہ وہ مقدمۃ الجیش ہون اور اونکو حکم دیا کہ اوس سپاہ
کی خاطرداری اور پاسداری مین کسیطرح کا قصور نکرین کہ بقیہ معتمدان

امیرالمومنین حضرت والد ماجد کے ہین اور اس لشکر کے ساتھ تم

نہر فرات پر معسکر کرو اور وہان سے اوس نہر سے عبور کر کے

معاویہ سے لشکر کے روبرو ہو لیکن جنگ شروع نکرنا جب تک

کہ مین وہان نہ پہونچون مین بھی عنقریب تمہارے پیچھے آتا ہون اور

چاہئے کہ ہر روز کے اخبار ضروری سے مجھکو اطلاع کرتے رہو اور

ہر امر مین قیس بن سعد اور سعد بن قیس سے مشورہ کرو اس عرصہ مین

اگر معاویہ صف جنگ کے سامنے ہو جائین تو تم مقابلہ شروع

نکرنا جب تک اونکے طرف سے شروع نہو تم بادی جنگ کے

نہونا جب وہ مقابلہ شروع کرین تب تم مدافعت پر آمادہ ہو جاؤ

اگر باقتضاء تقدیر تم کو شہادت نصیب ہو جائے تب قیس بن

سعد امیر عسکر ہون اگر وہ بھی درجہ شہادت پاوین تب سعد

بن قیس امارت کرین بالجملہ عبید اللہ بن عباس روانہ ہوئے

اور متعاقب اونکے حضرت امام بھی معہ لشکر جرار کے روانہ ہوئے

اب اس مقام پر ہم ایک حدیث بخاری کی معہ اوسکے ترجمہ کے

نقل کرتے ہین جو باعث حضرت امام کے صلح کرنے کی ہوئی وہ

حدیث یہ ہے باب قول النبی صلی اللہ علیہ للحسن بن علی

ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین

وقولہ فاصلحوا بینھما حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا

سفیان عن ابي موسی قال سمعت الحسن یقول استقبل واللہ
الحسن بن علي معاویة بکتایب امثال الجبال فقال عمرو بن العاص
اني لاری کتایب لا تولی حتی تقتل اقرانها فقال له معاویة و
کان واللہ خیر الرجلین اي عمرو ان قتل هولاء هولاء وهولاء
هولاء من لي بامور الناس من لي نسبائهم من لي بضیعتهم فبعث
الیه رجلین من قریش من بني عبد شمس عبد الرحمن بن
سمرة وعبد الله بن عامر فقال اذهبا الی هذا الرجل فاعرضا
علیه وقولا له واطلبا الیه فاتیاه فدخلا علیه فتکلما وقالا
له وطلبا الیه فقال لهما الحسن بن علی انا بني عبد المطلب
قد اصبنا من هذا المال وان هذه الامة قد عاثت في
دمائها قالا فانه یعرض الیک کذا وکذا ویطلب الیک
ویسالک قال فمن لي بهذا قالا نحن لک به فما سالهما
شیئا الا قالا نحن لک به فصالحه اسکے بعد بخاری
نے کہا قال الحسن ولقد سمعت ابا بکرة یقول رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی اخرہ وہ حدیث جسکو اوپر ہم ذکر کر چکے
ہیں اور بخاری نے اوسکے واسطے باب قرار دیا اور اوسکے مقدمہ
میں اوس حدیث کا مضمون نقل کیا ترجمہ حدیث کا باب قول نبي صلی اللہ
علیہ وسلم واسطے حسن ابن علي کے یہ بیٹا میرا سردار ہے رجا ہے

راقم کہتا ہے یہ کہ صلح کرنے اور تولی نسبت اوسکے درمیان دو گروہ عظیم
کے ہوا باب قول اوسکی اللہ تعالیٰ کے اور صلح کرو درمیان اونہیں
دونون کے بیچ آیت کلام اللہ کی یہ ہے جسکا وہ قول نقل ہوا و
ان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما فان بغت
احداهما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ
فان فاءت فاصلحوا بینهما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب
المقسطین بخاری روایت کرتا ہے حدیث کہی ہم سے عبد اللہ بن
محمد نے کہا اونہون نے حدیث کہی ہم سے سفیان نے اونہون نے
روایت کی ابی موسی سے کہا اونہون نے سنا مین نے حسن بصری
کو وہ کہتے تھے استقبال کیا قسم خدا کی حسن بن علی نے معاویہ
کا ساتھ فوج کے مثل پہاڑون کے پس کہا عمرو بن عاص نے
معاویہ سے تحقیق میں البتہ دیکھتا ہون افواج کو کہ نہ پھرینگی
جبتک قتل نکرینگی اپنے مقابل کو پس کہا اوس سے معاویہ
نے اور تھا وہ قسم ہے خدا کی بہتر دونو آدمیون مین — راقم
کہتا ہے یہ قول حسن بصری کا ہے یعنی معاویہ بہتر تھے عمرو عاص سے
اس سبب سے کہ عمرو ترغیب جنگ کی کرتے تھے اور معاویہ
مصالحہ چاہتے تھے بسبب قرب قرابت کے خاندان نبوت سے
اگر عمرو اگر قتل کیا اسنے اونکو اور اوسنے اونکو پس کون ہے

میرے پاس انتظام کرنیوالا حاجی اللہ کے کا مونکا کون ہے میرے پاس حفاظت کرنیوالا اونکی عورتونکا کون ہے میرے پاس پرورش کرنیوالا اونکے بچونکا پس بھیجے اونکے پاس دو آدمی قریش کے اولاد عبد شمس کی عبد الرحمن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر پس کہا اون سے جاؤ تم اس مرد کے پاس یعنے امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس اور تم دونو عرض کرو اونپر صلح اور کہو اونسے اور طلب کرو اونکو طرف اوسی صلح کے پس آئے وہ دونو ہان اور پہنچے اونکے پاس پس گفتگو کی اونہین دونونے اور کہا اون سے اور طلب کیا طرف اوسی صلح کے پس کہا اون سے حسن بن علی نے بتحقیق ہم اولاد عبد المطلب کے ہین بتحقیق پہنچا ہم کو یہ مال یعنے بیت المال غنیمت اور بتحقیق اس امت نے فساد کیا ہے اپنے خونون مین مطلب یہ ہے چونکہ عبد المطلب عرب کے سردار تہے ہم اونکے اولاد مین ہین اس سبب سے مستحق سردار کے ہین اور مال کے ذکر کو مقدم کیا خلافت پر اوسی سبب سے کیا ہے کہ بدون مال کے انتظام خلافت ہو نہین سکتا اور اگر مین اس بیت المال سے اور خلافت سے دست بردار ہوتا تو احتمال مفاسد کا تہا اسواسطے کہ یہ امت آمادہ جنگ پر اور اپنے خون بہانے پر ہے کہا اونہین دونونے پس بتحقیق تمسے وہ صلح کیا چاہتا ہے ان ان شرایط پر اور تمکو ملتا ہے اوسی صلح کیطرف

اور تیسرے یہ پوچھا ہے کہ وہ شرائط انکو منظور ہیں یا نہیں پس کہا اونہوں نے کون شخص ضامن ہے ایفا اون شرائط کا اون دونوں نے کہا ہم ضامن ہیں پس جو کچھ سوال کیا اونہوں نے اون دونوں سے دونوں نے کہا ہم اوسکے ضامن ہیں مطلب یہ ہے کہ جو شرائط حضرت امام نے اونکے شرائط پیش کی ہوئی ہیں بربنائے اون دونوں نے کہا اسکے ایفا کے بہی ہم ضامن ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ معاویہ نے ایک سادہ کاغذ مہر کرکے اونکو سپرد کیا تہا کہ جو شرائط حضرت امام چاہیں اوسپر لکہہ لیں پس مصالحہ حضرت امام نے قبول کر لیا یہاں تک ترجمہ حدیث کا تہا جو ترجمہ لفظی نہیں ہے خلاصہ ترجمہ مع شرح کے لکہا گیا اور جو آیت کلام اللہ کی صلح کے بابمیں ہمنے نقل کی اوسکا ترجمہ یہ ہے اور اگر دو فریقے مسلمانونکے آپسمیں لڑ پڑیں تو دونمیں ملاپ کروا دو پہر اگر چڑہا جاوے ایک اونمیں دوسرے پر یعنے لڑکونکے مصالحے اور ملاپ کرانیکو نمانے یا شرائط ملاپ کے قبول کرکے پہر جانے تو سب ملکے لڑو اوس چڑہائی والے سے جب تک پہر آوے اللہ کے حکم پر پہر اگر پہر آیا تو ملاپ کراؤ اونمیں برابر یعنے ایک کسیکی طرفداری سے کسیکے حق میں کم اور زیادہ نکرو اور انصاف کرو بیشک اللہ کو خوش آتے ہیں انصاف والے انتہی۔ بالجملہ اس مصالحے کے بابمیں روایات ارباب سیر کے مختلف ہیں شرائط مصالحے میں بہی اختلاف ہے بعضے لکہتے ہیں معاویہ نے ایفائے شرائط کیا کوئی لکہتا ہے کہ حضرت امام نے مجبوری سے صلح کی اسواسطے کہ اپنے سپاہ پر اعتماد کلی نہ تہا

ہمارے ہیں والسنت ہیں بہت سے روایتیں اصحاب کی غیر معتبر زور بنائی ہوئی اونکی ہیں جو حضرت امام کے صلح کرنے سے راضی نہ تھے اور اپنے تین خیر طلب اور دوست حضرت امام کا کہتے تھے حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت امام کو ہرگز جنگ منظور نہ تھی لوگو نکے کہنے سے آمادہ ہوئے تھے اور قریب ایک لاکھ آدمی کے آپ کے رکاب میں جان دینے کو موجود تھے مگر جب طرفثانی نے درخواست مصالحے کی کی فوراً آپنے قبول کرلیا تاکہ مخالفت اوس آیت کے مضمون سے ہو چنانچہ غالباً بعد پیغام صلح کے آنیکے اور شرایط مصالحہ طے ہو جانیکے ایکدن آپ نے صبح کی نماز کیواسطے لوگونکو جمع کیا اور بعد نماز کے منبر پر جاکے یہ خطبہ پڑھا جسکا ترجمہ خلاصہ مذکور ہوتا ہے بعد حمد اور صلوٰۃ کے ارشاد کیا الحمدللہ کہ میری نیت میں نہایت مستحکم ہے کہ خلق خدا کا ناصح اور دوست رہوں اور کسی مسلمان کی طرف سے میرے دل میں کینہ اور عداوت نہیں ہے اور نہ کسیکا میں بدخواہ اور دشمن ہوں آگاہ ہو جو تمکو ناگوار ہے سارے جماعت مسلمانونکا آپس میں ملجانا وہ بہتر ہے تمہارے واسطے الگ الگ رہنے سے جسکو تم دوست رکھتے ہو اور بہ تحقیق میں تمہارے بہتر کو دیکھتا ہوں اور تم خود اپنے واسطے بہتری نہیں دیکھتے پس تمپر واجب ہے کہ میرے حکم کی جو میں حکم کروں مخالفت نکرو اور میری عقل اور رائے کو پھیرو اللہ تعالیٰ مغفرت کرے میری اور تمہاری اور راہ راست دکھلاوے

مجھکو اور تمکو وہ راہ جسمین اوسکی خواہش اور رضا ہو الغرض انشاء اللہ تعالی یہ خطبہ پڑھکے آپ منبر پر سے اوتر آئے یہ خطبہ اور جو اوسکے بعد واقع ہوا جسکو ہم بہ تفصیل ذکر کرینگے صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ ساری فوج اور امرا آپ کی ہمراہی کے ہرگز مصالحہ نہین چاہتے تھے اور لڑنے پر مستعد تھے مگر آپ نے اپنی راے واحد سے مصالحہ کرلیا بالجملہ جب آپ منبر پر سے اوتر آئے ہر ایک آدمی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کیا اور آپسمین پوچھا کیا سمجھے تم انکا کیا ارادہ ہے لوگون نے جواب دیا معلوم ہوتا ہے کہ اونکو معاویہ کے ساتھ مصالحہ منظور ہے اور خلافت اوسیکو سپرد کرکے آپ برکنار ہوجائینگے خوارج نے کہنا شروع کیا (نقل کفر کفر نباشد) واللہ یہ مرد کافر ہوگیا مثل اپنے باپکے پھر سب گھس پڑے اپکے خیمے مین اور سارا اسباب لوٹنا شروع کیا یہانتک کہ مصلی جسپر آپ بیٹھے تھے وہ بھی آپ کے نیچے سے کھینچ لیا اور عبدالرحمن بن عبداللہ بن جعال ازدی نے آپ کو پکڑ کے کندھے پر سے چادر اوتار لی مگر آپ مجبوری سے چپکے بیٹھے رہے ننگے ہوگئے صرف تلوار حضرت کے ہاتھہ مین رہی تب آپ کے خواص اور شیعہ جو تھے اونہون نے لوگون کو روکا اور منع کیا مگر طعن اور ملامت آپ پر کرتے تھے پس حکم کیا آپ نے کہ قبیلہ ربیعہ اور ہمدان کو حاضر کرو جو خیر طلب اور وفا شعار رہتے تھے وہ سب لوگ آپہنچے

اور آپ گھوڑے پر سوار ہوئے اور سب لوگ آپ کے گرد و پیش روانہ ہوئے اور جو بدخواہ اور بداندیش تھے اونکو الگ کیا مگر اوس مجمع میں کچھ تھوڑے سے اعدا بھی تھے جب آپ ساباط کی تنگ اور تاریک گلیوں میں پہونچے ایک بدذات جسکو جراح بن سنان کہتے تھے اور اوسکے ہاتھ میں مغول تھا جسکو صراح میں لکھا ہے میخ کارد کہ درمیان عصا و تازیانہ دارند پس اوسنے لگام آپ کے گھوڑے کی پکڑی اور کہا نقل کفر کفر نباشد اللہ اکبر ای حسن تیرا باپ مشرک ہوگیا پھر تو بھی مشرک ہوگیا اور اوس مغول کا آپ کے اوپر وار کیا جو آپ کے ران پر گرا اور زخمی کیا ران کے جڑ تک پس آپ گھوڑے پر سے جدا ہو کے زمین پر آرہے مگر اوس شقی کو تلوار سے مجروح کر کے اوسکو لپٹ گئے اور دونوں گر پڑے پس عبد اللہ بن اخطل طائی دوڑے اور مغول اوس شقی کے ہاتھ سے چھین لیا اور اوس سے اوسکو مجروح کیا پھر ظبیان بن عمارہ نے اوسکی چھاتی پر چڑھ کے اوسکی ناک کاٹ ڈالی اور اون نیکبختون نے اینٹوں سے اوسکا سر توڑا یہاں تک کہ وہ مرگیا اور حضرت امام کو پلنگ پر اوٹھا کے شہر مداین پہنچایا جہاں سعد بن مسعود ثقفی آپ کی طرف سے حاکم تھے وہاں آپ نے اقامت کی اور جراحت کے اندمال کی تدبیر شروع کی اور اوس درمیان میں معاویہ کو پیغام قبول مصالحے کا حضرت امام کیطرف سے

بہیجا وہ اپنے معسکر سے روانہ ہوکے ایک گاؤن مین اوترے جسکو
حبو ضہ کہتے تہے اور عبید اللہ بن عباس نے مع اپنی جمعیت بارہ ہزار
فوج کے اونکے مقابل معسکر کیا دوسرے دن معاویہ نے اونکے
معسکر پر یورش کی عبید اللہ بن عباس نے اونکو مارکے ہٹادیا کہ
اونہون نے رجعت قہقری اپنے معسکر کی جب رات ہوئی تب
معاویہ نے عبید اللہ بن عباس کو پیغام بہیجا کہ حضرت امام حسن سے
اور مجہ سے مصالحہ ہوگیا اب اگر تم میری اطاعت قبول کروگے تو تم حاکم
ایک جمعیت کے اوسی طرح سے حاکم رہوگے ورنہ اوس حکومت
سے معزول کیے جاؤگے اور درصورت تمہارے قبول اطاعت
کے دس لاکہ درہم تمکو عطا کرونگا کہ نصف اوسکا جب تم میرے
پاس آؤ مین دونگا اور نصف کوفے مین پہنچ کے دونگا اس پیغام
کے آنے سے عبید اللہ بن عباس شب کو مخفی اپنی جمعیت سے
معاویہ کے پاس پہنچے اونہون نے فوراً نصف زر موعودہ اونکو
سپرد کیا اور یہان اونکی جمعیت مین صبح کو لوگ منتظر بیٹہے تہے
کہ عبید اللہ بن عباس آوین تو نماز جماعت کی قایم کرین اونکا نشان
مین کہین پتا نہ لگا تب قیس بن سعد بن عبادہ نے نماز پڑہائی بعد
اوسکے خطبہ پڑہا اور اوسمین بیان کیا کہ عبید اللہ بن عباس نے
ہم لوگون سے بیوفائی کی اونپر لعن اور طعن کرکے کہا کہ یارو صبر کرو

اور

اور خدا پر بھروسہ کر کے دشمن سے لڑو سبھون نے قتال قبول کیا
اس سبب سے کہ ابھی تک حضرت امام کے صلح کر لینے کی اونکو اطلاع
نہ تھی اور باتفاق آمادہ یورش پر ہوئے تب بشیر بن ارطاۃ
معاویہ کے لشکر سے باہر آکے اس جمعیت کے سامنے ہوئے
اور پکار کے کہنے لگے بڑا افسوس ہے تم لوگ ناحق اپنی جانین
دینے پر آمادہ ہوئے ہو تمہارا سردار ہمارے پاس ہے جسنے
معاویہ کے ہاتھہ پر بیعت کی اور تمہارے امام نے صلح کر لی پھر تمکو
لڑنے سے کیا فایدہ ہوگا تب قیس بن سعد نے اپنی جمعیت سے بیان کیا
کہ یارو دو باتون مین ایک بات اختیار کرو یا بغیر امام کے دشمنون سے
لڑو یا بیعت ضلالت قبول کرو پہلے لوگ آمادہ ہوئے لڑنے پر اور دفعتاً
اہل شام پر یورش مردانہ کی اور اونکو میدان جنگ سے ہٹا دیا
کہ اپنے معسکر کیطرف رجعت قہقری کر گئے پھر معاویہ نے مدارات
کی تحریر قیس بن سعد کو بھیجی اور اونکو طلب کیا قیس نے جواب دیا
کہ ہمارے اور تمہارے درمیان بجز تلوار کے اور کچھ نہین ہے
تب معاویہ نے تحریر سخت بلعن وطعن اور وعید اونپر اور اونکے باپ
پر بھیجی اونہون نے اوسکا جواب سخت تر اوس سے لکھا بعد
اوسکے قیس بن سعد معہ اپنی جمعیت کے معسکر سے اوٹھ کے
کوفے مین داخل ہوئے اور حضرت امام بھی وہان تشریف

لا ئیے اور مصالحہ دونو فریق مین مستحکم ہو گیا اور سب سردار
ہمراہی حضرت امام کے معاویہ کے پاس حاضر ہوئے اور اونکی بیعت
کی اگرچہ بعضے یا اکثرون نے بکرہ بیعت کی اور چونکہ منجملہ شرائط معاہدہ
کی ایک یہ دفعہ تہی کہ معاویہ جمیع سردارون ہمرائیان حضرت امام
کو امان دیوین اور کسی کے ساتہہ نیت انتقام کی نرکہین اور بغض
اور کینہ عمل مین نہ لاوین معاویہ نے ظاہر کیا کہ سب لوگ میری طرف
سے امن اور امان مین رہینگے مگر قیس بن سعد حضرت امام نے اصرار
اور استبداد کیا کہ وہ بہی مامون رہین اخرش وہ بہی معاویہ کی بیعت
کیوا سطے گئے پہلے دونو جانب سے گفتگو سخت شروع ہوئی مگر لوگون
نے رفع دفع کر دیا ابن جوزی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت
امام نے معاویہ کے ساتہہ صلح کرلی قیس بن سعد بہمراہی چار ہزار
سوار کے ظاہرا اپنی قوم سے گوشہ نشین ہوئے اور معاویہ کے
بیعت سے انکار کیا مگر جب اونہون نے سنا کہ حضرت امام نے بیعت
کرلی تب وہ حضرت کے پاس آئے اور پوچہا کہ آپ نے اپنی
بیعت سے مجہکو خلاص کیا آپ نے فرمایا ہان تب وہ بہ طلب معاویہ
کے پاس گئے معاویہ اپنے پلنگ پر بیٹہے تہے اور حضرت امام بہی
اونکے ساتہہ اوسی پلنگ پر تہے قیس بن سعد کیوا سطے ایک
کرسی بچہائی گئی وہ آکے اوسپر بیٹہے معاویہ نے پوچہا تم میری بیعت کروگے

اونہون نے کہا ہان مگر ہاتہہ اپنا دراز نہ کیا اپنی ران پر رکھہ لیا تب معاویہ نے پلنگ پر سے اوٹھہ کے اور اونکا ہاتہہ پکڑ کے اپنے ہاتہہ پر رکھہ لیا اسطرح سے اونکی بہی بیعت ہوگئی الغرض وہ سال بنام سال جماعت مشہور ہوا یعنے سارے مسلمانون کا اجماع ایک خلیفہ کی بیعت پر ہوگیا اور بعد شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اگرچہ حضرت اسد اللہ علیؑ ابن ابی طالب کی خلافت پر اجماع مہاجرین اور انصار کا ہوگیا تہا مگر شام کے مسلمانون نے معاویہ کے ہاتہہ پر بیعت کی تہی اگرچہ وہ بیعت ناجایز تہی مگر وہان کے مسلمان مختلف رہے اس سال جماعت مین سبکا اتفاق ہوگیا ابن جوزی نے دو واسطے سفیان بن لیل سے روایت کی ہے اونہون نے کہا جب حسنؑ بن علی نے معاویہ کے ہاتہہ پر بیعت کرلی تب مین اونکے پاس گیا اونکو مین نے اپنے گہر کے صحن مین بیٹہے دیکہا اور اونکے پاس ایک جماعت بیٹہی تہی مین نے کہا السلام علیک یا مذل المومنین یعنے سلام ہے تجہپر اے ذلیل کرنیوالے مسلمانون کے آپ نے فرمایا وعلیک السلام یا سفیان پس جب مین اپنے اونٹ کو باندہ کے آپ کے پاس آبیٹہا آپ نے پوچہا کہ یہ کلام تمنے ہم سے کیون کیا مین نے کہا میرے مان باپ آپکے اوپر سے قربان ہون تم نے ہم سب مسلمانونکو ذلیل کیا جب

آپنے بیعت طاغیہ کی اور پسر آکلہ الاکباد کو خلافت سپرد کی حالانکہ
ایک لاکھ آدمی آپ کی رکاب میں جان دینے کو موجود تھے تاکہ
خلافت آپ کی مستحکم ہو جائے آپنے فرمایا یا سفیان ہم تحقیق ہم
اہلبیت سے ہیں جو امر حق ہمکو معلوم ہوتا ہے اوسپر ہم عمل کرتے
ہیں بعد اوسکے آپنے ایک حدیث روایت کی جسکا خلاصہ
مطلب یہ ہے کہ عنقریب اس امت کی حکومت ایک شخص کے
ہاتھ میں جائیگی جو نہایت حریص اور طامع دنیا ہوگا کھائیگا اور سیر
نہوگا اور اللہ تعالی اوسکو نہ دیکھیگا یعنی بنظر رحمت اور وہ نمریگا
جب تک کہ آسمان اور زمین پر کوئی اوسکا مددگار نرہیگا اور میری
دانست میں ہر آئینہ وہ معاویہ ہے اور جو اللہ تعالی نے مقدر کیا
ہے وہ خواہ مخواہ واقع ہوگا انتہی ہمکو نہیں معلوم ہے یہ حدیث
صحت اور سقم میں کیسی ہے ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ
میں ابن جوزی سے روایت کی ہے غرض ہماری اوسکے نقل سے
صرف یہ ہے کہ وہ ساری روایت اور جو کوائف ہمنے پیشتر
نقل کیئے ہیں وہ صاف مثبت بطلان اوس روایت کے
ہیں کہ حضرت امام کو اعتماد اپنے ہمراہیوں پر نہ تھا اسواسطے
آپنے مصالحہ کیا حقیقت یہ ہے کہ آپنے صرف اپنے ارادے سے واسطے
سے مسلمانونکے آپس کی قتال اور جدال بچانیکے واسطے صلح کرلی

اور یہ کہ معاویہ کو خلافت سپرد کی اس سبب سے ہمارے عقیدہ میں حضرت
معاویہ کی خلافت اور امارت صحیح تھی گو خلافت راشدہ نہ تھی اب
ہم کوائف اونکی خلافت کے نقل کرتے ہیں اور اوس سے پیشتر
کچھ حالات ذاتی بھی اونکے لکھنا مناسب معلوم ہوا لکھتے ہیں کہ حضرت
معاویہ معہ اپنے باپ ابی سفیان کے فتح مکے کے روز ایمان لائے
اور غزوہ حنین میں شریک تھے اور وہ دونو مولفۃ القلوب
میں تھے مگر بعد اوسکے حضرت معاویہ کا ایمان کامل ہو گیا اور
وہ ایک کاتب یعنی منشیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے تھے ایکسوترسٹھ حدیث اونہوں نے روایت کی ہے ایکجماعت
اصحاب کی اور تابعین کی اون سے روایت کرتے ہیں دانشمندی
اور حلم کے ساتھہ موصوف تھے یہانتک کہ عرب میں وہ حلم
میں ضرب المثل ہیں اور نووی نے تہذیب الاسما میں جو حضرت
معاویہ کے باب میں لکھا ہے اوسکو ہم بعینہ یہان نقل کرتے ہیں و
ذکروا ان عمر بن الخطاب لما دخل الشام فرای معاویة
قال هذا کسری العرب ولما حضرته الوفاة اوصی ان
یکفن فی قمیص کان رسول الله صلی الله علیه وسلم کساه
ایاه وان یجعل مما یلی جسده وکان عنده قلامة
اظفار رسول الله صلی الله علیه وسلم فاوصی ان تسحق

وتجعل فی عینیه و فمه وقال افعلوا ذالك بي وخلوا
بيني وبين ارحم الراحمين ولما نزل به الموت قال
يا ليتني كنت رجلا من قريش بذي طوي واني لم
ال من هذا الامر شيئا وروينا عن عبد الرحمن بن
ابي عميرة الصحابي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال لمعاوية اللهم اجعله هاديا مهديا رواه الترمذي
وقال حديث حسن وفي صحيح البخاري في كتاب المناقب
عن ابي مليكة قال قيل لابن عباس هل لك في
امير المومنين معاوية ما اوتر الا بواحدة قال
اصاب انه فقيه انتهى ما في تهذيب الاسماء

ترجمہ لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جب عمرؓ بن الخطاب
ملک شام مین تشریف لیگئے تب دیکھا معاویہ کو جو اونکی طرف
سے وہان حاکم تھے - فرمایا یہ کسری عرب کا ہے راقم کہتا ہی
کسری بادشاہ ذی حشمت وجاہ عجم کا تھا جسکو نوشیروان
کہتے ہین یہ تمثیل حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے نے بنظر معاویہ
کے تنعم اور تحشم کے دی ہے جو اونکی عادت مین تھا نووی
کہتے ہین اور جب معاویہ قریب مرگ کے ہوئے اونہون نے
وصیت کی اونکو ایک قمیص مین کفنا دین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے اونکو پہنہایا تہا یعنے عطا کیا تہا اسطرح سے کہ اونکی
جسم مین لگا رہے یعنے قمیص مین اور جسم مین فرق نہو راقم کتہا ہی
کہ مین نے کسی کتاب مین دیکہا ہے جسکا نام مجہے اسوقت یاد نہین
ہے کہ وہ چادر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر کو
قصیدہ بانت سعاد کے صلے مین عطا کی تہی وہ معاویہ نے بعد
اونکے وفات کے اونکے لڑکون سے بیس ہزار دینار دیکے
خرید کی تہی پس راقم کا اپنا تفرس ہے کہ اوس چادر مین کفنانے
کی وصیت شاید اس سبب سے نہ کی ہو کہ عوض اوسکا جو دیا
گیا تہا بیت المال کا روپیہ تہا اونکی اپنی ملک کا نہ تہا چنانچہ وہ چادر
مبارک جو ملبوس خاص تہی خلفا کے خزانے مین تبرکات رہی
اور خواب سا یاد پڑتا ہے کہ کسی سے سنا ہے یا کہین لکہا دیکہا
ہے کہ اب تک وہ چادر سلطان روم کے خزانے مین موجود
ہے پہر نووی کہتے ہین اور تہی اونکے پاس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ناخون کے ٹکڑے وہ وصیت کی کہ اونکو پیس کے
اونکی آنکہون اور مونہہ مین بہر دئے جائین اور کہا جب یہ سب
کر چکو تب مجہکو میرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چہوڑ دو۔
ظاہرا مراد اوس سے قبل دفن کے ہے۔ اور جب مرنے کے
قریب ہوئے تب کہا کاش مین ایک مرد ہوتا یعنے احد من الناس

قریش کا ذی طوی میں ہوتا اور کسی خبر ہے اس امر کے بیعت
خلافت کے میں شمس ہوتا اور ہم تک روایت پہنچی ہے عبد الرحمن
بن ابی عمیرہ صحابی سے کہ وہ راوی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ بہ تحقیق آپ نے فرمایا معاویہ کیواسطے یا اللہ کر تو اوسکو راہ
دکہانیوالا اور راہ پانیوالا روایت کی ہے یہ حدیث ترمذی نے
اور کہا ہے وہ حدیث حسن ہے اور صحیح بخاری کی کتاب المناقب
میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا کہ ابن عباس
سے کسی نے کہا کیا آپکو امیر المومنین معاویہ میں کچھ چاہئے کلام
کہ وہ وتر کی نماز ایک رکعت کے سوا نہیں پڑھتے اونہوں نے کہا
اچھا کرتے ہیں بہ تحقیق وہ فقیہ ہیں یعنی احکام شرعیہ کے عالم اور
ماہر ہیں راقم کہتا ہے وصیت اونکی مرتے وقت کی دلالت
کرتی ہے ایمان کامل پر اور ندامت اور توبہ پر پچھلی حرکات سے
اور وہ حدیث بخاری کی جو تہذیب الاسما سے منقول ہوئی مشکوۃ
میں ابن عباس سے روایت کی ہے پہر وہ حدیث لکہکے انہ فقیہ تک
رو سہین لکہا ہے قال ابن ابی ملیکۃ اوتر معاویۃ بعد العشاء
برکعۃ وعندہ مولی لابن عباس فاخبرہ قال دعہ فانہ
صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری ترجمہ
اوسکا یہ ہے اور ایک روایت میں کہا ابن ملیکہ نے معاویہ نے

عشا کے بعد صرف ایک رکعت وتر کی پڑہی اور اونکے پاس ایک
غلام ابن عباس کا تہا پس اوسنے آکے اونکو اطلاع کی ابن عباس
نے کہا چہوڑو اونکا ذکر یعنے اونپر کچہ اعتراض اور اونکا تخطیہ نکرو
کیونکہ اونکو صحبت رہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیخ
عبد الحق دہلوی نے مشکوٰۃ کی شرح مین ان دونو حدیثونکا ترجمہ کرکے
لکہا ہے جاننا چاہئے کہ ایک رکعت وتر کی جو معاویہ پڑہتے تہے یا وے
صرف ایک رکعت بغیر ایک دوگانہ اوس سے پہلے پڑہنے کے
پڑہتے تہے تب وہ بیشک محل اعتراض اور انکار ہے جسکو
بتیرا کہتے ہین یعنے ابتر کہ وہ منہی عنہ ہے باتفاق مجتہدین کے
یا اوس ایک رکعت سے پہلے ایک دوگانہ پڑہکے صرف ایک رکعت
اور کی نیت کرکے اور پڑہکے سلام پہیرتے تہے جیسا سارے
ائمہ مجتہدین کا مذہب ہے تب کچہ قباحت نہ تہی راقم کہتا ہے کہ
سارے ائمہ مجتہدین سے ہماری امام اعظم مستثنی ہین اونکے
نزدیک وتر تین رکعت ایکہی سلام سے چاہئے پہر شیخ عبد الحق
لکہتے ہین ظاہرا معاویہ کا وہی مذہب تہا جو سارے مجتہدین کا ہے جیساکہ
ابن عباس کی تصویب سے بسبب صحبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نکلتا ہے اسواسطیکہ سنت کے موافق وہی ہے
اور یہہ بہی احتمال ہے کہ ایک ہی رکعت مستقلہ بغیر تقدیم دوگانہ

سے کے پڑہتے ہون جیسا کہ ابن عباس کے تصویب سے بنظر فقاہت
کے نکلتا ہے یعنے ممکن ہے کہ اونکي رائے اجتہادي یہي ہو کہ موارد سنت
سے اونہون نے استنباط کیا ہو اور ابن عباس شاگرد امیر المومنین
علیؑ کے تہے علم اونہین سے اونہون نے اخذ کیا تہا باوجود اوسکے
مراعات معاویہ کیجانب اور مدارات اونکے ساتہ ہمیشہ کرتے رہے
اور بارہا اونکي نزاع کیجالتین علیؑ کے ساتہ کہا کرتے تہے جلدي مت کرو
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچہ وعدہ یا اشارہ کیا ہے یعنے تمہاري
خلافت کا تو صبر کرو اور اوسوقت کے منتظر رہو اور اگر نہین تو نزاع
اور خلاف کیا مناسب ہے جیسے ہمکو آنحضرت نے بشارت دي ہے
خلافت کي ہماري اولاد مین ہم منتظر اوسي بشارت اور وعدے کے
ہین کہ کب وہ وقت آویگا واللہ اعلم انتہی مضمون کلام شیخ عبدالحق
راقم کہتا ہے کہ شیخ عبدالحق کا یہ کلام کہ اگر معاویہ ایک ہي رکعت
وتر کي بدون تقدیم ایک دوگانے کے پڑہتے تہے تو البتہ محل انکار ہے
اس امر کا موہم ہے کہ اونکے نزدیک معاویہ مجتہد نہ تہے اور ایک ایہام
طعن کا ابن عباس پر بسبب مراعات اور مدارات معاویہ کے بہي اونکي
تحریر سابق سے ہوتا ہے اسي جنس کي اونکي تحریرات سے اونکا لقب لوگون
نے ٹہرایا ہے سني سست و حنفي چست اور سفر السعادت مین جو لکہا ہے
کہ در باب فضایل معاویہ ابن سفیان حدیثي ثابت نشدہ تو ہم کہتے ہین

وہ حدیث ترمذی کی جو اوپر نقل ہوئی اوس سے کہ فضیلت نہیں نکلتی صرف
وہ اونکے حق میں ایک دعا ہے شاید اوس انکار صاحب سفر السعادت
سے اور احادیث موضوعہ مراد ہوں جو اونکے اعوان اور انصار سے
بنائی ہوں اور بعضے شراح سفر السعادت نے لکھا ہے کہتے ہیں جو ثابت
ہوا ہے معاویہ کے باب میں وہ یہ ہے کہ وہ ایک منشیوں میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تھے اور کتابت وحی کی بھی اونکی ثابت نہیں ہوئی کذا فی
جامع الاصول اور ہمارا عقیدہ بہ تقلید اکثر علماے اہلسنت کے یہ ہے کہ بعد
استقرار خلافت کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر جب حضرت سبط
اکبر حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ وسلام اللہ علیہ نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی
کسی حرکت بد قابل انکار کا اون سے صادر ہونا بروایت صحیح متواتر یا مشہور
ثابت نہیں ہے الا دو امر ایک بعد وفات حضرت سبط اکبر علیہ السلام کے
یزید کا اپنے حالت حیات میں ولیعہد مقرر کرنا باوصف اوسکے ابتلا کے
معاصی میں تو ممکن ہے کہ وہ اونکی حیات میں معاصی کا مرتکب نہو یا محبت
فرزندی نے اوسکے عیوب سے نابینا کر دیا ہو اور دوسری امر کے ذکر کا
ہرگز جی نہیں چاہتا مگر منصب واقعہ نگاری جو اختیار کیا ہے اوس نے اوسکی
ذکر پر مجبور کیا ہے یعنی معاوضہ اور بدلے ہیں جو سب اور لعن کی خلفوں نہیں
غیر مستحقین پر اونہوں نے راہ نکالی جو طریقہ سارے خلفاے بنی امیہ میں
عمر بن عبد العزیز رحمتہ اللہ کے وقت تک جاری رہا البتہ نہایت قابل

نفرت اور انکار ہیے اور ہمکو یقین ہیے کہ وہ اپنے دلمین خوب سمجہتے تہے
کہ بموجب مضمون حدیث شریف کے سب اور لعن غیر مستحق پر خود سب
اور لاعن پر پلٹ آتی ہیے باوصف اسکے شدت طبع خلافت اور
سلطنت اور مصلحت عظمی اوسکی جو اونکے دلمین تہی اونسے اس طرح کی
غیر قلبی سب ولعن کے عیب سیے اونکو اندہا کر رکہا تہا یعنے اونکی سمجہ یہ تہی
کہ اگر وہ عوض نہ لینگے تو اونکے معاون اور انصار مبادا یہ سمجہین کہ وہ مستحق
سب اور لعن کے ہین بخلاف طرف ثانی کے تو سلطنت اور حکومت
مین فتور واقع ہوگا اب یہان ہمکو سخت تعجب ہیے کہ جناب امیر المومنین
اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کیون سب ولعن
اعدا پر اور مخالفین پر فرمائی جنکو سزا اونکے حرکات کی دینی اپنے قابو
مین نہ تہی اور اس آیت کے مضمون پر کیون عمل نہین فرمایا لا تسبوا
الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم
اور خود آپ نے اپنی مواعظ مین ارشاد فرمایا ہیے من واجہ الناس
بما یکرہون قالوا فیہ مالا یعلمون یعنے جو شخص سامنا
کریے آدمیونکا اوس چیز سیے جسکو وہ بد جانتے ہین کہینگے اوس
سامنے کرنیوالیکو وہ باتین جو نہین جانتے مطلب یہ ہیے کہ اوسپر
بہتان باندہینگے اور باطل اور لا یعنی کلام کرینگے بار خدایا مگر حضرت کو
اوسوقت اوسمین ایسی غلطی معلوم ہوئی ہو کہ اب ہماری سمجہ مین

نہین آسکتی شاید ایسا ہوا ہو کہ بسبب حرکات بد اعدا اور مخالفین کے
جب تدارک عمل نہوا دو چار مرتبہ غصۂ بشریت سے دعائے بد متضمن سب
اور لعن آپ نے کی مگر جب مآل کار یعنے اعدا کے انتقام کا تصور ہوا تب آپنے
سکوت کیا یا ایسا ہوا ہو کہ آپ کے لشکرین صغیر اور کبیر کی عادت سب
اور لعن کی ہو گئے ہو جسکے انتقام مین اعدا نے زبان درازی شروع کی
چنانچہ اس امر پر ایک نصیحت آپ کی جو نہج البلاغت مین منقول ہے دلالت
کرتی ہے اور آپ نے اپنے ذات سے ہرگز سب اور لعن کسی مسلمان پر
نہین کی جب لشکریونکی عادت سب اور لعن کی ہو گئی تب آپ نے تاکید
اوسے منع فرمایا ہرگز ذہن اس امر کو قبول نہین کرتا کہ آپ خود لعن کرتے
ہے اور لشکریونکو منع فرمایا اور اس حکم الہی پر لم تقولون ما لا
تفعلون عمل نہین فرمایا یعنے کیون کہتے ہو وہ بات جو خود نہین کرتے -

قال فی نہج البلاغة ومن کلام له علیه السلام وقد سمع قوما
من اصحابه یسبون اهل الشام ایام حربهم بصفین انی اکره
لکم ان تکونوا سبابین ولکن لو وصفتم اعمالهم وذکرتم حالهم
کان اصوب فی القول وابلغ فی العذر وقلتم مکان سبکم ایاهم
اللهم احقن دماءنا ودماءهم واصلح ذات بیننا وبینهم
واهدهم من ضلالتهم حتی یعرف الحق من جهله ویرعوی
من الغی والعدوان من لهج به ترجمه اسکا یہ ہے صاحب نہج البلاغت

کہتا ہے اور منجملہ کلام اوسی علیہ السلام کے ہے جو اوس وقت سنا اوسی علیہ السلام نے ایک قوم کو اپنے اصحاب مین سے کہ گالیان دیتے تھے اہل شام کو جن دنون مین وہ لڑائی کرتے تھے صفین مین بہ تحقیق مین مکروہ جانتا ہون واسطے تمہارے یہ کہ تم گالیان بکنے والے ہو لیکن اگر تم بیان کرو اونکے اعمال کو اور ذکر کرو اونکے حالات کا تو اچھی بات ہے اور معقول عذر ہے اور گالیون کے عوض یہ کہو یا اللہ محفوظ رکھہ تو ہمارے خون اور اونکے خون اور صلح کروا دے تو ہمارے اور اونکے درمیان مین اور ہدایت کر تو اونکو گمراہی سے تاکہ ظاہر ہو جاوے حق جو جہالت مین اونکی مخفی ہے اور باز آوے گمراہی سے اور حد سے گذر جانے سے جو اوسکا حریص ہو گیا ہے ارباب انصاف پر جنکی آنکھہ تعصب سے بھر اور بصیرت سے بند نہین ہے صاف واضح ہے کہ یہ کلام بدلالت التزامی اسپر دلالت کرتا ہے کہ اہل شام کو وقت محاربہ صفین کے حضرت امیر المومنین علیہ السلام رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام سے خارج نہین جانتے تھے اور اسیطرح سے یہ کلام ہمارے دالست مین مبنی اسکا ہے کہ آپ نے بذات خود اہل شام پر سب اور طعن نہین کی واللہ اعلم بالصواب لکہتے ہین چونکہ حدیث مین خبر بغیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تہی الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ یعنی خلافت راشدہ میرے بعد تیس ۳۰ برس رہیگی اور جب شہادت حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کی ہوئی تو چھہ مہینے اوس میعاد مین

با قاتہي اوسکو حضرت سبط اکبر حسن مجتبي سلام اللہ علیہ نے پوراکرکے
خلافت چہوڑ دي تاکہ خلافت غیر راشدہ کا اطلاق آپ پر نہو بالجملہ
حضرت معاویہ رضي اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو اونہون نے انتظام اوسکا
بطور سلاطین کے شروع کیا ایک قصر سلطنت تعمیر کیا اوسکا نام
مقصورہ رکہا جسمے کي نماز اوسمین پڑہتے تہي اور برید ایجاد کیا یعنے
سوارونکي ڈاک مقرر کي جسمین نامہ اور پیغام ممالک بعیدہ سے جلد پہنچین
اسیطرح سے اور ترتیبات اور انتظامات مستحسنہ عمل مین لائے جو پیشتر
نہتي ایک روایت اور سني ہے مگر کیفیت اوسکے صحت اور سقم کي
نہین معلوم ہوئي اسواسطے کہ فن حدیث سے یہ روسیاہ جاہل ہے
یعنے ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کو ایک خط لکہنے
کیواسطے طلب کیا خبر آئي کہ کہانا کہاتے ہین پہر دومرتبہ آدمي بلانیکو گیا
وہي خبر آئي تب آپ نے فرمایا کہ لاشبع اللہ بطنہ یعنے خدا اوسکا
پیٹ نہ بہرے کہتے ہین معاویہ کو حرص اور طمع دنیا کي اور حب جاہ اسي
دعا سے ہوئي تہي شیخ اکبر یعنے محي الدین عربي رحمتہ اللہ نے مسامرہ مین
لکہا ہے معاویہ بن سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبد
مناف جو جد مشترک ہین اونکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر
ظاہر امسامرہ مین ناسخ کي غلطي سے سفیان بن صخر لکہا ہے یا خود شیخ کو
غلط معلوم ہوا ہو اسواسطے کہ صخر نام سفیان کا تہا اونکا باپ حرب تہا

جیسا سبایک الذہب فی نسب العرب مین لکہا ہے پہر مآثر مین لکہا
اور معاویہ کی مان ہندہ بنت ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف تہین بیچ
ربیع الاول ۴۱ھ ہجری مین بعد مصالحے کے حضرت امام حسن رضی اللہ
عنہ کے ساتہہ لوگون نے اونکے ہاتہہ پر بیعت کی اونکی مہر مین کہدا تہا
رب اغفر لی - منشی اونکے عبد اللہ بن اوس غسانی اور حاجب
اونکا اونکا غلام زیاد بن نوف تہا اور قاضی اونکے عہد کے فضالہ بن
عبد اللہ انصاری ہتہے نماز اونکے جنازے کی یزید نے پڑہائی اور بعضے
کہتے ہین ضحاک بن قیس نے پڑہائی دمشق مین مابین باب الجابیہ اور باب
الصغیر کے دفن ہوئے ۶۰ھ ہجری مین اونہون نے اٹہتر برس نو مہینے
ایکدن کی عمر مین قضا کی اور ایام خلافت پیشتر بیس برس سے زیادہ
امیر شام رہے راقم کہتا ہے ابتدائے سلاطین اسلام مین حاجب
بہت بڑا منصب معزز اور با اختیار تہا اوسیکے ذریعہ سے سارے کام
سلطنت کے طے ہوتے تہے خلفا کے پاس وہی سب کام پیش کرتا تہا
اور اونکے احکام وہی جاری کرتا تہا وزیر اعظم اور سب وزرا اوسکے
دست نگر رہتے تہے خلیفہ سے ملاقات اوسیکے ذریعہ سے ہوتی تہی جب
انتظام اختیارات وزرا ہوا اور دیوان اور اہل دفاتر مقرر ہوئے
تب حاجب کا رتبہ بتدریج گہٹتا گیا یہانتک کہ آخر زمانے مین اوسکا نام
عوض بیگی اور داروغہ دیوان خانہ ہوگیا جو ہمارے زمانہ مین ہے روسا کے

یہان بھی لقب ہے اور کام اوس عہد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے یہان بھی ایک
شخص کے حوالے رہتا تھا مگر وہ اختیار جو خلفاے بنی امیہ اور خلفاے
عباسیہ کے حاجب کے سپرد تھا وہ نہ تھا اسواسطے کہ وہان مطلق روک
ٹوک دربار مین نہ تھی ہر شخص اعلی اور ادنی خود اپنے مطالب پیش
کر کے اپنا کام نکال لیتا تھا اور سلاطین تیموریہ مین جو شخص سلاطین اور
روسائے مطیع سلطنت کے پاس اونکے ممالک مین رہتا تھا اوسکا لقب بھی
حاجب ہوتا تھا جیسے انگریزی سلطنت ہندوستان مین رزیدنٹ اور
اجنٹ کہلاتے ہین بالجملہ معاویہ نے بعد استقرار کے سریر خلافت پر
اور بعد قضا کرنے حضرت سبط اکبر حسن مجتبی سلام اللہ علیہ کے امر مکروہ
و زشت جیسا کہ مذکور ہوا یہی کیا کہ یزید پلید کو اپنی حالت حیات مین ولیعہد
مقرر کیا اور کوئی دقیقہ جہد و کوشش کا لوگون سے بیعت کرانے مین اوسکی
مہمل اور نا مرعی نہین چھوڑا ہزارون نہین بلکہ لاکھون روپیہ بیت المال کا
تالیف قلوب کے واسطے صرف کیا اور وعد و وعید اور تخویف اور
تہدید بیشمار بوساطت اپنے عمال دنیا طلب کے اور بالخصوص خود مدینہ
منورہ اور مکہ معظمہ مین جا کے بالمشافہہ عمل مین لائے تب سارے اہل
اسلام دور اور نزدیک کے اور ساری اولاد مہاجر اور انصار کی
اکثر بطمع دنیا اور بعضے کرہا بخوف عزت و آبرو اور جان و ناموس کے

اوس فاسق اور فاجر کی بیعت پر راضی ہوئے وقایع اوسکے مفصل
کتب سیر میں مندرج ہیں اونسکا نقل کرنا بخیال طوالت اور کراہت
مضامین کے راقم کو مصلحت نہ معلوم ہوئی مگر چیار ترکو اوسنے باوصف
ہر جلس وعد وعید اور تخویف اور تہدید کے اپنے تئین اوس بیعت سے بچایا
اور ان چاروں کا یعنی حضرت سبط اصغر حسین بن علی اور عبد اللہ بن عمر
اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین
اور معاویہ نے ہر چند زبانی بہت کچھ تہدید اور تخویف ان بزرگوارونکو
کی مگر کسیطرح کی اذیت دینا اور اہانت کرنی اونکی جایز نہیں رکھی اور
ملاقات کے وقت اونکی تعظیم اور تکریم بیت بحسب مراتب ہر ایک کے
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا بلکہ وصیت یزید کو بھی بتاکید اونکی
پاس ولحاظ اور اونکے ساتھہ رعایت اور مراعات کی کر گئے لیکن
اوسکے ساتھہ یہ بھی کہہ گئے کہ ان چارو بزرگواروں سے ڈرتے
رہیو اگر خار تمہارے چمنستان خلافت کے ہیں تو یہی چاروں ہیں جنمیں
عبد اللہ بن عمر گوشہ نشین اور تارک ہیں اپنی ذات سے میل
خلافت کیطرف اونکو نہوگا اور عبد الرحمن بن ابی بکر کا بھی معاملہ سہل
ہے کہ وہ شایق صحبت نسا ہیں اونکی تائید سے اس خواہش میں
اونکی ذات سے بھی چنداں احتمال مضرت نہیں ہے محل خوف
امور خلافت میں صرف حسین بن علی اور عبد اللہ بن زبیر ہیں

اور اون ناروا ناگوں کی حیات تنگ قلوب عامہ اہل اسلام کے اوسنہیں
کیطرف راجع رہین گے اگرچہ ظاہر میں بدنیا طلبی اور رعب سے تمہاری شوکت
اور وجاہت کے تمہاری اطاعت کریں پس عبد اللہ بن عمرؓ سے اور
عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے تو ہرگز متعرض ہونا اور عبد اللہ بن زبیرؓ کو
بہ تدابیر عاقلانہ کہ منحرف وکیطرف نہو جسطرح سے ممکن ہو زندہ چھوڑنا مگر زنہار
حسینؑ بن علیؑ کو کسیطرح کی اذیت اور اہانت نہ پہنچانا کہ اوس سے دین اور
دنیا دونو کی تباہی کا احتمال ہے مراعات اور مدارات اونکے ساتھ ہر
طرح سے مرعی رکہنا مگر اونکی تدابیر سے اور لوگونکی رجوع سے اونکیطرف
غافل نہ رہنا روضۃ الصفا میں یہ آخر وصیت حضرت معاویہ کی یزید سے
بڑی تفصیل سے لکہی ہے منجملہ اور امور کے لکہا ہے جب معاویہ کی وصیت
میں نام حضرت سبط اصغر سلام اللہ علیہ کا آیا تب آہ آہ کرکے کہا کہ ہرگز
ہرگز امام حسنؑ کو رنج نہ پہنچانا اگر اونکے طرف سے کچھ مخالفت ظہور میں
آوے تو صرف وعید اور تہدید پر اختصار کرنا اور ہرگز ہرگز اپنے تئین
اوس جماعت میں داخل نکرنا کہ اونکے گردنوں پر خون امام حسینؑ کا ہو
جب بمواجہہ حضرت باریتعالی کے پہنچیں جہانتک ممکن ہو اونکی حرمت نگاہ رکہنا
اگر کوئی اونکے اہل سے تمہارے پاس آوے تو اوسکو صلہ اور عطایا ئے
ارجمند سے مخصوص کرنا اور ایسا بندوبست کرنا کہ منتسبان خاندان نبوت
بہر طور رفعت اور عزت کے ساتھ زندگانی کریں ابن عباس نے مجہسے

روایت کی ہے کہ حالت نزع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ آنحضرت
کے بالین پر گئے دیکھا کہ حضرت امام حسینؑ کو آپ اپنے سینے میں لگائے
ہوئے فرماتے تھے یہ فرزند میرا ابرار میری عترت کا اور اخیار میری ذریت کا
ہے یا اللہ برکات اوس شخص سے اوٹھا لے جو میری وفات کے بعد اوکی
حرمت نگاہ نہ رکھے اس گفتگو کے بعد وہ بیہوش ہو گئے پھر جب ہوش
میں آئے تو چند کلمات یزید کی تالیف کے کہکے کہا میں نے خود مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن جبرئیل نے آپکے
مجھ سے کہا کہ اس تمہارے بیٹے کو تمہاری امت کے لوگ قتل کرینگے
اور قتل کرنیوالا اوسکا لعین اس امت کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خود بھی قاتل امام حسینؑ پر لعنت کی ہے الغرض معاویہ نے ایسی
جنس کی باتیں تعظیم اور تکریم امام حسینؑ کی یزید کو وصیت کرکے ضحاک
بن قیس اور مسلم بن عقبہ جو اونکے متوبان دولت میں سے اوسوقت حاضر
تھے انکی طرف مخاطب ہوکے کہا تم لوگ گواہ رہو اس وصیت کے
جو میں نے یزید کو کی ہے انتہیٰ راقم کہتا ہے کہ معاویہ کی اس وصیت
کے درمیان میں غشی سے ہوش میں آنیکے بعد جو ہم نے لکھا ہے کہ چند
کلمات یزید کی تالیف کے کہکے کہا وہ کلمات جو روضۃ الشہدا چھپے کے
چھاپے کی ہمارے زیر نظر ہے اوسمیں یوں لکھے ہیں مجھکو تیرے قاتل
کے ساتھ روز قیامت کے مقاومت اور خصومت ہوگی اور میرا

دل خوش ہے کہ قیامت کے دن مین خصم اوس شخص کا ہوگا کہ تجھکو
قتل کرے تیرے ساتھہ جنگ کرکے فقط ظاہر مین یہ خطاب یزید کیطرف
معلوم ہوتا ہے مگر امام حسینؑ کی تعظیم اور تکریم کی وصیت کی بیچمین خطاب
اون کلمات کا یزید کیطرف نہایت بیجوڑ ہے ہمارے والسنت مین اس مقام
پر کچھ ناسخ کا تصرف ہوا ہے یعنے اور انکشد کی جگہہ پر تو را نکشد
وعلی ہذالقیاس دوسرے مقام مین یا تو جنگ کرده تو را نکشد کی
جگہہ پر یا او جنگ کرده او را نکشد تہا اسواسطے تو را خلاف محاوره
معلوم ہوتا ہے چاہئیے تہا ترا بغیر واو کے ہو اور اگر وہی تحریر اصل مصنف
کی ہے تو ہوسکتا ہے کہ معاویہ نے بعد ہوش مین آنے کے غشی
سے حضرت امام حسینؑ کو حاضر تصور کرکے ان کلمات مین اونہین کیطرف
خطاب کیا ہے نہ کہ یزید کیطرف اور اوسمین ایک قسم کی بلاغت
ہے کہ غایب سے حاضر کیطرف رجوع ہو جیسے ایاک نعبد و
ایاک نستعین - **ذکر سلطنت یزید پلید جو نامرد نجلیفہ**
دوم بنی امیہ کے قوم کا تہا اس نابکار کا ذکر بالخصوص حسن
اوسکی شوکت و شان نکلی سخت ناگوار ہے لیکن واقعہ نویسی اختیار
کی ہے قلم مجبور ہوا لکہنے پر اور حادثہ صعبہ شہادت شہدائے کربلا رضوان
اللہ علیہم اجمعین اور واقعہ ہائلہ حرہ اوسکے عہد ضلالت مہد مین
واقعہ ہوا جسکا لکہنا ضرور تہا خاصتاً بہی دونو حادثے موجب اوسکی

سلطنت سے ذکر کی ہوئی اب آپ سبیہ لکھتے ہیں اوسکی کنیت
ابو خالد تہی سنہ ۲۵ یا ۲۶ ہجری اوسکی ولادت ہوئی وہ بہت موٹا اور
کبیر الجسم اور کثیر الشعر تہا اوسکی ماں کا نام میمون بنت بجدل کلبیہ تہا
جسکا اوپر ذکر ہو چکاہے اوسکے باپ نے اپنی حیات میں لوگوں سے
اوسکی بیعت کروائی لکہتے ہیں بڑا فصیح اور بلیغ شاعر تہا قصیدہ قافیہ
اوسکا ایک مشہور ہے جسکا ایک شعر یہ ہے ادر کاساً وناولہا الا یا ایہا الساقی جسکو اولٹ کے حافظ شیرازی نے اپنی
دیوان کے سر مطلع کا مصرع اول کر دیا ہے ہمیشہ ہونا اوسکا معاصی
میں مشہور ہے اور ظلم اور سفاکی میں جیساکہ تہا رعب اوسکا قلوب
میں حد سے زیادہ تہا اور وہ تو ایک طبیعی امر ہے سلاطین ظلمہ کی
سفاکی اور قتل و خون سے قلوب میں ڈر پیدا ہو جاتا ہے اسواسطے
سلاطین عادل اور باورع اور تقوی بہی کبہی حد سے تجاوز کر جاتے ہیں
مگر شریعت نے اوسکا نام سیاست رکہا ہے ظلم اور ستم کا لفظ
اوسپر اطلاق نہیں کیا جاتا اسواسطے کہ بغیر رعب سلاطین کے
انتظام سلطنت کا ممکن نہیں ہے اور رعب قلوب میں بدون سیاست
کے نہیں ہوتا چنانچہ یہ مسئلہ شریعت کا ہے الضرورات تبیح المحذورات۔ صرف فرق یہ ہے کہ سلاطین ظلمہ کا تجاوز حد سے
اوس ضرورت پر نہیں مقتصر ہوتا جسکو شریعت اور عقل شرعی ضرورت

سمجھے وہ ضرورت اپنی ہوا اور ہوس کی تراشا کرتے ہیں مثلاً
خیال کرنا چاہیے کہ حکم جہاد کا اہل اسلام میں اور اوسکے سارے احکام
بظاہر متجاوز از حد ہیں مگر ضرورت شرعی نے اوسکو جاری رکھا چنانچہ
بعض علما اور محققین کے نزدیک فرضیت جہاد کی بعد فتح مکہ معظمہ کے ساقط
ہوگئی اس واسطے کہ ضرورت شدید جو موجب اوس حکم کی تھی وہ باقی
نہ رہی ابن حجر مکی نے نووی کے چہل حدیث کی شرح میں سقوط فرضیت
جہاد کو بھی حدیث کی شرح میں نقل کیا ہے تو خیال یہ غالب ہے اونکا
مطلب یہ ہے کہ بعد فتح مکہ کے اگر پھر ویسی ہی ضرورت شدیدہ
تجویز کرے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں
تھی یعنی کثرت کفر زندقہ و فسق و فجور و ظلم و ستم و نا حق اموال
ونفوس و عزت و آبرو ہو جاوے تو جہاد مباح ہوگا فرض نہوگا یا
شاید یہ مطلب ہو کہ بعد فتح مکہ کے جہاد فرض عین نہیں رہا بلکہ بضرورت
شدیدہ شرعی فرض کفایہ ہوگا یہ ہماری تحریر جہاد کی مسئلے کے ایک
جملہ معترضہ تھا کہ بیضرورت قلم سے نکل گیا یزید پلید کے رعب کا یہ
حال تھا جب بعد وفات اپنے باپ کے اوسنے تجدید اپنی بیعت
کی کروائی تو بعضے محتاط لوگوں نے کہا کہ ہم بیعت کرتے ہیں اس
شرط پہ کہ خدا اور رسول کے حکم پر چلو اوسنے کہا نہیں میرے ہر حکم
کی اطاعت کرو خواہ موافق خدا اور رسول کے حکم کے ہو یا مخالف

خواہ مخواہ میرا حکم بجا لاؤ کسیکو چارہ نہین ملا بجز اوسکی بیعت کے
مگر مدینہ منورہ مین پانچ چھہ بزرگون نے بیعت نہین کی نہ اوسکے باپ کے
حیات مین اور نہ بعد اوسکے مرنے کے مثل حضرت امام حسینؑ اور
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اور یزید پلید کے اور معاصی سے
قطع نظر اوسکی رضا بشہادت شہدای کربلا اور حادثہ جانکاہ
حرہ سب معاصی پر فوق ہتی اگرچہ بعضے علما ثبوت اوسکی رضا سے
منکر ہین اور جو اخبار موید اوسکی رضا کے ہین اوسکو کہتے ہین وہ
اخبار احاد ہین قابل وثوق کے نہین ہین اور ایک دلیل اوسکی
عدم رضا کی یہ لکہی جاتی ہے کہ جب سر مبارک حضرت امام
شہید کا اور مقیدان اہل بیت سلام اللہ علیہم اجمعین اوسکے
پاس پہنچے تو اوسنے کہا مین ابن زیاد سے اوسوقت خوش ہوتا کہ وہ
حضرت امام کو یہان زندہ پہنچاتا اور اہل بیت کی اوسنے کسیطرح سے
اہانت نہین کی بلکہ تعظیم و تکریم کرتا رہا اور خاتونان اہل بیت خصوص
حضرت زینب علیہا السلام اوسکو گالیان دیتی رہین اور سخت
کہتی رہین مگر وہ ساکت اور متحمل رہا اور حکایات بہی اسی قسم
کے اہلبیت کی خاطر داری اور مراعات کے منقول ہین راقم کہتا ہے
یہ سب اخبار بہی احاد ہین اور اخبار اوسکی رضا بشہادت حضرت
امام کے اگر مشہور یا متواتر بالمعنی ہون تو عجب نہین ہے اور تعظیم

اور تکریم اہلبیت کی خبرین بہی اگر متواتر بالمعنی ہوان تو اونسے عدم رضا شہادت
نہین نکلتی اور وہ تعظیم اور تکریم بہ مصلحت ہتی اگر نکرتا تو احتمال تہاکہ بہت
لوگ جو اوسکے اعوان اور انصار تہے وہ بگڑ جاتے اور سلطنت مین فتور
واقع ہوتا اور جزئیت اور قرابت قریبہ بہی اوسکی باعث تہی باقی رہا
مسئلہ سب اورلعن کا اگر کوئی کہے لعنۃ اللہ علی قاتل الحسین والراضی
بہ تو شاید کسیکو اسمین تمام انکار نہوگا اور یہ قول علمائے اہل سنت
وجماعت کا موافق عقل سلیم سکے ہے کہ اگر کوئی اپنی عمر بہر مین شیطان
پر لعنت نکرے تو وہ عقبی مین ماخوذ نہین ہوگا اور چونکہ کسیکی عاقبت
کا حال معلوم نہین ہے اسواسیطے کسی مشرک اور ملحد پر بہی نام لیکے لعنت
مناسب نہین ہی شاید وہ تایب مرا ہو والتآیب من الذنب کمن
لا ذنب لہ اور یہ روسیاہ محمد علی اپنی علم اور دانست کا نہین ہے مگر
میرے نزدیک جواز لعن کا یزید پر کلام اللہ العظیم سے ثابت ہی جہان
فرمایا ہے فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض
وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنهم الله فاصمهم
واعمی ابصارهم ترجمہ اسکا یہ ہی پہر تمسے یہ بہی توقع ہے اگر تمکو
حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک مین اور توڑ و اپنے ناتے ایسے لوگ
وہی ہین جنکو لعنت کی اللہ نے یعنی اونکو پہٹکارا پہر کردیا اونکو بہرے
اور اندہی اونکی آنکہین میری سمجہ ہین گو کسی کے نزدیک ناقص ہو یہ

آتا ہے کہ کوئی فساد زمین پر واقعہ حرہ اور حادثہ کربلا سے زیادہ نہوگا اور نوٹنا
ناتے کا شامل اون دونو حادثون سے کہین کمتر ہوا ہوگا کہ سیکڑون اقربای
قریب یزید پلید کے اون دونو حادثون مین قتل ہوئے اور اوسکی اہل عیال کی
بالخصوص واقعہ حرہ مین ایسی بیحرمتی ہوئی جو قابل زبان قلم پر آنیکے نہین ہے
یعنی لکہتے ہین کہ واقعہ حرہ کے بعد مدینہ طیبہ مین بہت سے عورات عفیفہ فجار کی
زنا بالجبر سے حاملہ ہوگئین فلعنة الله علی فاعلی تلك المعاصی السیئة
والراضی بها اور جناب باری تعالی شانہ نے اکثر احکام وعیدی کے بعد
استثنا کی ہے الا من تاب وغیرہ سے اس آیت مین وہ استثنا بہی
نہین ہے اس سبب سے بفرض محال اگر یزید پلید تایب بہی مرا ہو اسی و سیلہ
کا یہ عقیدہ ہے لعنت بر یزید واعوان وانصار او بر افعال بد او اب ہم
کیفیت حادثہ عظیمہ کربلا کی بترجمہ سر الشہادتین مولفہ مولانا حضرت شاہ
عبد العزیز قدس سرہ لکہتے ہین واضح ہو کہ پہلے اوس رسالے مین یہ تمہید
کی ہے کہ ہمارے پیغمبر آخر الزمان متصف جمیع فضایل او کمالات کے تہی جو
پہلے پیغمبرونکو حاصل ہوئے تہی مگر فضیلت شہادت جو بعضے پیغمبرونکو نصیب
ہوئی وہ آپ کو حاصل نہین ہوئی تہی اسی سبب سے اللہ تعالی نے
وہ فضیلت آنحضرت کے دونو فرزندونکو عطا کی اور اسکے اثبات کیلئے
واسطے بہت احادیث نقل کیے ہین کہ اون دونو صاحبزادونکی شہادت حقیقت
مین آنحضرت ہی کی شہادت تہی اور اوسکے ضمن مین بہت سے

احادیث دونو صاحبزادونکے فضایل اورکمالات کے نقل کرچکے لکھتے ہیں
شہادت دو قسم ہے ایک شہادت سری اور دوسری شہادت
جہری سو فضیلت شہادت سری کی اللہ تعالی نے حضرت سبط اکبر
کو عطا کی یعنی اونکی ایک زوجہ نے جسکا نام جعدہ بنت اشعث بن
قیس تہا یزید پلید کے اغوا سے زہر دیدیا تو وہ شہادت سری تہی
کہ زہر کے اثر سے آپ کو اسہال کبدی ہوگیا اور اوسی مرض میں
آپ نے قضا کی لکہا ہے کہ یزید نے جعدہ سے وعدہ کیا تہا کہ میں تیرے
ساتہ نکاح کرلونگا جب اوسنے ایفا ئے وعدہ کی درخواست کی تب یزید
نے جواب دیا کہ تیری صحبت حسنؑ کے ساتہ جبکہ ناگوار تہی بہلا اسکو
کیا ہم تیری صحبت قبول کرینگے پس وہ نالایق عورت خسران الدنیا و
الاخرہ کا مصداق ہوئی لکہا ہے جب حضرت سبط اکبر قریب قضا کے
تہے حضرت سبط اصغر سلام اللہ علیہما نے استفسار کیا کہ آپ کو زہر کسنے
دیا آپ نے پوچہا کیا تمہارا اوسپر قصاص جاری کرنیکا قصد ہے اونہو
نے کہا ہان آپ نے فرمایا اگر زہر اوسی نے دیا جسپر میرا گمان ہے
تو بڑا منتقم حقیقی اللہ تعالی ہے اور اگر میرا گمان غلط ہو تو میں نہیں چاہتا
کہ ایک بیگناہ پر قصاص جاری ہو پہر مجہکو زہر کئے مرتبہ دیا گیا تہی مگر
یہ اخیر زہر بہت ہی سخت تہا پس آپ نے اپنا گمان جسپر تہا وہ
ہی نہ بتایا منظر کمال حلم کے جو آپ کے جبلت میں تہا اور اصل غرض یہ تہی

که شهادت سري بجميع شرائط و وقوع مين آوے آپ روايت صحيح مين
نصف شعبان سنه ۴ هجري مين پيدا هوئے اور بعضونكے نزديك
آپ كي ولادت رمضان مين واقع هوئي اور وفات آپ كي سنه ۴۹ هجري
مين بروايت ارجح پهلي ربيع الاول كو اور آخر صفر مين بروايت مشهور
واقع هوئي پينتاليس برس چهه مهينے چندروز كي عمر شريف هوئي اب حال
شهادت جهري كا لكها جاتا هے جو حضرت سبط اصغر كو عطا هوئي جو اكثر وقايع
مشهوره سے هي اور سبب اوسكي شهرت كا يهي هے تاكه شهادت جهري هوجاے
لكهتے هين جب يزيد پليد مالك ملك اور بادشاه هوا اور جب سنه ۶۰ هجري
كو شهر دمشق مين لوگون نے اوسكي بادشاهت قبول كي سب ملكونمين اوسنے
اپنے عمال كو لوگون سے اپني بيعت لينے كيواسطے حكم لكها اور وليد بن عقبه
جو اوسكا عامل مدينے مين تها اوسكو حكم لكها كه حضرت امام حسين عليه السلام
سے بهي بيعت قبول كروائے پس آپ نے بيعت نه كي اسواسطے كه وه
فاسق اور دايم الخمر اور ظالم تها پس حضرت چوتهي شعبان سنه ۶۰ هجري كو
مدينه منوره سے بعزم مكه معظمه روانه هوئے جب آپ وهان پهنچے اور اقامت
وهان اختيار كي تب يه خبر كوفے كے لوگون كو پهنچي ايك جماعت كثير نے
وهان كے بيوفا لوگونمين سے حضرت امام حسين عليه السلام كو كوفے مين
طلب كيا اور لكها كه هم سب اپنے جان اور مال سے حاضر هين كه آپ كي بيعت
كرين اور اس امر مين حد سے زياده مبالغه كيا اور قريب ڈيڑه سو خط آئے

لكهون

مضمون کے نامے تو تو آپ کے نام پر بطلب کے جدا جدا پہنچے تب حضرت
امام نے مسلم بن عقیل اپنے چچا کے بیٹے کو کوفے کیطرف روانہ کیا اور
اون لوگونکو جواب لکھا کہ تمہارے صداقت اور ارادت کی دلیل یہ ہی کہ
میرے چچا کے بیٹے کی مدد کرو جب مسلم بن عقیل کوفے مین پہنچے مختار
بن عبیدہ کے گہر مین اوترے اور اونکے ہاتہہ پر بہ نیابت حضرت امام
حسین علیہ السلام کے ایک انبوہ کثیر نے جو بارہ ہزار سے زیادہ تہے
بیعت کی نعمان بن بشیر از زمرہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو یزید پلید کیطرف سے کوفے کے حاکم تہے وہ خبر مسلم بن عقیل کی ہاتہہ
پر بیعت کی سنکے لوگونکو تہدید اور وعید زبانی کی اور اوسی پر اختصار
کیا اور کسیطرح کا تعرض کسی سے نہین کیا اس واقعے کی اطلاع یزید کو مسلم
بن یزید حضرمی اور عمارۃ بن ولید بن عقبہ نے کی اور مفصل حال مسلم بن
عقیل کا اور لوگونکا بیعت کرنا اونکے ہاتہہ پر اور میلان قلوب اہل کوفیکا
اونکی طرف اور کیفیت تغافل نعمان بن بشیر کی اس حادثہ سے لکہہ بہیجی
یزید پلید نے فوراً نعمان بن بشیر کو ولایت کوفے سے معزول کیا
اور اونکی جگہ پر ابن مرجانہ یعنی عبید اللہ بن زیاد کو مامور کیا جو بصرے
کا حاکم تہا وہ بہیجا فوراً وہان سے جنگل کے راستے سے روانہ ہو کے شب کو
کوفے مین پہنچا چونکہ اندہیرا تہا اور وہ اہل حجاز کا لباس پہنے تہا کوفے کے
لوگونکو گمان ہوا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف لائے ایک

خلق کثیر استقبال کیو اسطے نکلی او سے سلام کیا اور بہ نکلی سواری کے
ساتھ چلے اور ہر ایک پکار پکار کر کہتا تھا مرحبا یا ابن رسول اللہ قدمت
خیر مقدم یعنی خوب ہوا جو آپ تشریف لائے اے فرزند رسول اللہ تعالی
مبارک کرے ابن مرجانہ سنی ان سنی کر گیا اور ساکت او رصامت
دارالامارہ میں پہنچا جب صبح ہوئی تب لوگونکو جمع کر کے اپنے حکومت او
ولایت کی سند لوگونکو سنائی اور سب کو یزید کے مخالفت کرنیسے
ڈرایا اور تدبیر سے مسلم بن عقیل کے ہاتھ پر جنہون نے بیعت
کی تھی سب کو توڑ لیا اور مسلم بچارے ہانی بن عروہ کے گھر میں جا کے چھپے
اور ابن مرجانہ نے ایک جمعیت فوج کی ہمراہ محمد بن اشعث کے ہانی بن
عروہ کے گھر میں بھیجے اونکو طلب کیا اور اونکو بہت مارے روئے
کے قید کیا یہ خبر جب مسلم کو پہنچی تو اونہون نے اپنے اوس لشکر
کے جمع کر قرار پائے تھے ساری جمعیت کو جنہون نے اونکے ہاتھ پر
لیا تھا حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیعت کی تھی بلایا لکھتے ہیں کہ
فوراً چالیس ہزار آدمی جمع ہوگئے اور قصر دارالامارہ کا محاصرہ کیا
یہ سنکے ابن مرجانہ نے روسائے مقیدین کو حکم دیا کہ اپنے اپنے گروہ
سے گفتگو کر کے مسلم بن عقیل کی رفاقت سے منع کریں سب نے
اس حکم کی تعمیل کی پس ساری جماعت متفرق ہوگئی شام تک مسلم
کے ساتھ صرف پانسو آدمی رہ گئے جب اندھیرا ہوگیا وہ جماعت

بقیہ بہی جلدی اور مسلم بچارے اکیلے رہ گئے وہ ایک عورت کی گہر پر
جو اسکے دروازہ پر کہڑی تہی آکے پانی پینے کا مانگا اوسنے پانی پلا کے اونکو اپنے
گہر مین بیٹہلا لیا اوس عورت کا بیٹا محمد بن اشعث کا چیلہ تہا اوسنے جاکے
اوسکو اطلاع کی محمد بن اشعث نے ابن مرجانہ کو مطلع کیا اوسنے عمرو بن
حریث کو جو کہ کوتوال کو اور اوسی محمد بن اشعث کو بہیجا کہ مسلم کو
لے آوین جب وہ دونو وہان پہنچے مسلم تلوار لیکے مقابلے کیو اسطے تیار ہوا
محمد بن اشعث نے وعدہ امان کا دیکے اونکو دارالامارہ مین لے آئے ابن
مرجانہ نے پیشتر دیوڑہی پر حکم دے رکہا تہا کہ فوراً مسلم کے دیوڑہی پر
پہنچے سے اونکو قتل کرنا بیوفا لوگون نے اوسکی تعمیل کی اور ہانی بن
عروہ کو بہی قتل کر کے سولی پر چڑہا دیا اور لاش حضرت مسلم کی لوگونکے
سامنے رکہوا دی یہ واقعہ حسرت انگیز حضرت مسلم کی شہادت کا تیسری
ذیحجہ سنہ ہجری کو ہوا اور بعد اوسکے حضرت مسلم کے دو لڑکے جنکا
نام محمد اور ابراہیم تہا اوسی ابن مرجانہ بیحیا نے شہید کیا رضیہم اللہ
وارضاہم اور عجب اتفاق ہے کہ حضرت مسلم بن عقیل کے ہاتہہ پر جب
ہزار دن بیوفا کوفے کے لوگون نے نیا تیا بیعت کی اونہون نے حضرت
امام حسین علیہ السلام کو لکہا کہ ساری خلایق یہانکے آپ کے قدوم
میمنت لزوم کی منتظر ہے اور جان اور مال آپ پر فدا کرنے کو تیار ہے
جسقدر جلد ہو سکے تشریف لائیے اس تحریر کے پہنچنے پر اوسی تیسری

تاریخ ذیالحجہ کی جسدن ابن مرجانہ نے حضرت مسلم اور اونکے دونو بچوں کو
شربت شہادت چکھایا آپ مکہ معظمہ سے بعزم کوفہ روانہ ہوئے
اور بعضے روایتوں میں حضرت امام کی روانگی مکہ معظمہ سے یوم الترویہ کو
ہوئی یعنی آٹھویں ذالحجہ کو اور جب آپ نے سامان روانگی کا شروع کیا
عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمرؓ اور جابر اور ابو سعید خدری اور
واقد لیثی سب جمع ہوکر باتفاق مانع ہوئے اور اہل کوفہ کی بیوفائی
آپ کے والد ماجد اور آپ کے بڑے بہائی سے ساتھہ بیان کرکے عرض
کیا کہ وہ لوگ ہرگز اعتماد کے قابل نہیں ہیں اور بعضوں نے شاید یہی
کہا ہو کہ حدیث میں وارد ہوا ہے اذا بویع خلیفتین فاقتلوا
الاخیر منہما یعنے جب دو خلیفہ کی بیعت لوگ کریں تو دوسرے
خلیفہ کو یعنی جسکی بیعت پیچہے ہو اوسکو قتل کرڈالو پس اگرچہ یزید
پلید کی بیعت اوسکے فسق و فجور کے سبب سے ناجایز ہو لیکن چونکہ
اول اوسکی بیعت ہوچکی ہے ایسا نہو کہ دشمن لوگ اس حدیث کی
سند سے لوگونکی قلوب جو آپ کے اعانت پر آمادہ ہوئے ہیں پہیر دیں
لیکن چونکہ قضا و قدر نے آپکی شہادت جری لکہہ رکہی تہی آپ نے
ناصحین مشفقین کی نصیحت کو قبول نفرمایا بلکہ بعضوں نے یہ بہی کہا کہ اگر
آپ نے عزم روانگی کا اس دارالامان سے مصمم کرلیا ہے تو اہل و عیال
کو ہمراہ نہ لیجایے چونکہ اذن سبکی رحمت اور الکہا اسکے ہاتھہ سے رہوائی

اور سبکی مقسوم ہو چکی تہی یہ مشورہ بہی آپ نے قبول نفرمایا کہ شہادت جہری بحیبہ
شہ الہی پڑی ہو اور آپ نے عذر نصیحت قبول نہ کرینگا یہ کیا کہ میں نے اپنے
والد ماجد سے سنا ہی کہ اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا کہ آپ نے فرمایا ایک مینڈہے کے ذبح کرنے سے حرم کے اندر
ہتک حرمتی ہو گی میں ڈرتا ہوں کہ وہ مینڈہا میں نہ بنجاؤں اسواسطے
یہ دار الامان میں چھوڑتا ہوں راقم کہتا ہے مصداق اس حدیث
کے عبد اللہ بن زبیر ہوئے جسکی حکایت اپنے مقام پر ہم ذکر کرینگے
الغرض حضرت امام معہ بیاسی آدمیونکے اپنے اہلبیت اور رفقا اور
خدام کے ساتھہ مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے رستے میں خبر حضرت مسلم کی
شہادت کی اور ترک رفاقت اون لوگونکی جنہوں نے نیا نیا اونکی
ہاتھہ پر بیعت کی سنکے آپ نے ارادہ مراجعت کا فرمایا حضرت عقیل کی
اولاد میں سے جو لوگ ہمراہ تہے اونہوں نے قسم کہائی کہ ہم ہرگز نہیں
پہرینگے جب تلک اپنے بہائی مسلم کا بدلا نہ لیں یا ہم بہی اونہیں کے
طرح سے شہید ہوں حضرت امام نے فرمایا خیر تمہارے بعد زندگی میں کچہ
لطف نہیں ہے ہرچہ بادا باد متوکلا علی اللہ چلو اور بعزم عراق روانہ ہوئے
دو منزل کوفے سے باقی رہے تہیں کہ حر بن یزید ریاحی بمعیت ایکہزار
سوار ابن مرجانہ کی ہمراہی کے سبب تیار رہنے آکے ملے اور حر نے حضرت
امام سے کہا کہ عبید اللہ بن زیاد نے ہمکو مامور کیا ہے کہ ہم آپ کا ساتہہ

نچھوڑینگے جب تلک ہم آپ کو اونکے پاس نہ لیجائیں اور قسم ہے خدا کی
کہ میں اس حکم کی تعمیل سے کار وہ ہوں مگر مجبور ہوں حضرت امام نے فرمایا
میں نے اس شہر کا قصد نہیں کیا جب تلک کہ یہاں کے لوگوں کے خطوط
اور پیغامبر بااصرار میرے طلب پر نہیں پہنچے اور تم سب لوگ بھی اونہیں میں کے
پس اگر تم لوگ قایم رہو اپنی بیعت پر جو میرے نایب کے ہاتھ پر تم لوگوں نے کی تھی تو بہتر
ہے نہیں تو میں پلٹ جاؤنگا حر نے جواب دیا قسم ہے خدا کی کہ اون
خطوط اور پیغامبروں کی جسکا آپ ذکر فرماتے ہیں مجھے کچھ خبر نہیں ہے
اور میں کوفے میں پھر کے بھی نہیں جا سکتا جب تلک کہ آپ کو ساتھ نہ لیجاؤں
الغرض اسی جنس کی گفتگو باہم طول ہوئی پس حضرت امام کوفے کی راہ
سے پھرے اور دوسری محرم سنہ ۶۱ ہجری کو کربلا میں منزل کی اور جب آپ
وہاں اوترے تو اوس جگہ کا نام پوچھا کربلا نام سنکے آپ نے فرمایا یہ مقام
کرب اور بلا کا ہے یعنے رنج اور بلا کا ہے اور حر بھی مع اپنے جمعیت کے
اوسی ناحیہ میں حضرت امام کے مخیم کے سامنے اوترے اس عرصہ میں ایک
خط ابن مرجانہ کا حضرت امام کے نام پر آیا جسمیں اوسنے لکھا تھا کہ آپ یزید کی
بیعت کیجیے والا آپ کے حق میں بہتر نہوگا آپ نے خط پڑھکے پھینک دیا اور
قاصد سے فرمایا میرے پاس اسکا جواب نہیں ہے قاصد خالی ہاتھ پلٹ
گیا ابن مرجانہ وہ جواب سنکے بہت افروختہ ہوا اور حضرت امام سے مقاتلے
کیواسطے ایک فوج آراستہ کی اور اوسپر عمر بن سعد کو جو رے کا حاکم تھا

سردار مقرر کیا پہلے عمر نے حضرت امام کے ساتھہ قتال کرنے سے انکار کیا
تب ابن مرجانہ نے اوسکو تخویف معزولی کی ری کی حکومت سے کی وہ نالایق
بہ طمع دنیا ولی یک نطفے کا شیطان ہوگیا یعنی سعد بن ابی وقاص جو عشرہ مبشرہ
بجنت مین سے تھے عمر اونکا بیٹا ایسے جابرانہ حکم کی تعمیل پر راضی ہوا اور دین
کو دنیا کے بدلے بیچڈالا اور حضرت امام کے ساتھہ قتال کیوا سطے روانہ ہوا اور
ابن مرجانہ نے علی التعاقب والتوالی بارہ ہزار سپاہ اوسکے ہمراہ کی جسمین اکثر
لوگ وہی تھے جنہون نے حضرت مسلم کے ہاتھہ پر بہ نیابت حضرت امام کے
بیعت کی تھی اور آپ کو باصرار طلب کیا تھا وہ ساری سپاہ دریاے فرات کے
کنارے پر اوتری اور دریا مین اور آپ کی جمعیت کے بیچمین حایل ہوگئے تاکہ
پانی کی رسد بند کردیوین جب حضرت امام کو قوم کی آمادگی کا قتال پر یقین
ہوگیا تب آپ نے اپنے مخیم کے گرد ایک خندق کہدوائی اور صرف ایک
رستہ باقی رکہا جدہر سے قتال کا جواب دیا جائے پس اعدا کے لشکر نے
نرغہ کر کے حضرت امام کے مخیم کو گہیر لیا اور ظالمانہ پانی بند کر کے قتال
شروع کیا حضرت امام کے رفقا اور ہمراہی ایک کے بعد ایک داد شجاعت
کی دیکے شہید ہوئے جب کچھ اوپر بچاس آدمی شربت شہادت پی چکے
تب حضرت امام نے باہر نکل کے باواز بلند فرمایا ایا کوئی فریادرس نہین
ہے جو ہماری فریاد کو پہنچے ایا کوئی بچانے والا نہین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حرم محترم کو بچاوے یہ آواز جگرخراش حضرت امام کیا

سبکے کسی جہنمی پر اثر نہوا لیکن اللہ تعالی نے صرف حر بن یزید ریاحی کو سعادت
توفیق عطا کی کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے حضرت امام کے پاس آئے
اور عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ میں نے شیطان کی اعانت سے
پہلے آپ پر خروج کیا تھا اور اب اپنی اوس حرکت نالائق سے میں توبہ کی
اور آپ کی غلامی میں حاضر ہوں مجھے حکم دیجئے کہ آپ کی نصرت اور
اعانت پر مقتول ہوں شاید اللہ تعالی اسکے عوضمیں آپ کی جد کی
شفاعت مجھے نصیب کرے یہ کہکے اعدا کی لشکر پر اونہوں نے حملہ کیا
اور خون کے ندیاں بہادیں اور بہتونکو فی النار والسقر کرکے وہ خود
اور ایک اونکے بھائی اور ایک بیٹا اور ایک غلام [illegible] شہید ہوئے
رحمہم اللہ [illegible] اوسکے قتال نے طول کیا یہانتک کہ سارے رفقا حضرت
امام کے اور اونکے ایک صاحبزادے اور سب بھائی اور چچا کے بیٹے شہید
ہوگئے اور حضرت امام حسین علیہ السلام تن تنہا رہگئے پس آپ بقبضہ
شمشیر باہر نکلے [illegible] جو آپ کے مقابلے پر آیا اوسکو فی النار والسقر کیا
اور بہت سے اعدا [illegible] بھگئے مگر آپ زخموں سے چور چور ہوگئے
ہر طرف سے تیروں کی بارش جسم مبارک پر ہونے لگی اسمیں شمر
ذی الجوشن سکونی بیحیا ایک جمعیت فوج کے ساتھ آیا اور حضرت
امام کے اور آپ کے مخیم کے بیچمیں جسمیں سارے اہلبیت تھے حائل ہوگیا
اور حرم محترم کیطرف قصد بیحیا نہ کیا حضرت امام نے پکار کے فرمایا

اوگروہ شیطان کے مقاتلہ تو مین کر رہا ہون حرم سے کیون متعرض ہوتی ہو
ارباب حرم تو مقاتلہ نہین کرتے تب اون شیاطین کے سردار نے
پکارا عورتون سے متعرض نہو اور اس مرد کو لو وہ ظالم اظلم حضرت
امام کیطرف پہر پڑے اور تیرونسے اور نیزونسے حضرت کو شہید کیا اور آپ
گہوڑے پر سے زمین پر آرہے نصر ابن خرشہ نے ارادہ [illegible] قصد
حضرت کے سر کاٹنے کا کیا ظاہرا اوسکے ہاتھ کانپ گئے کہ کاٹ سکا
تب خولی بن یزید بیحیا نے سر مبارک تن سے جدا کیا [illegible] ایک روایت
ہین شمر بدبخت نے اپنے اصحاب الشیاطین سے کہا کہ ہے اب کیا
دیکھتے ہو زخمون نے تو اس شخص کو چور چور کیا ہے تب وہ سب
جہنمی نیزے اور تیرونکی ساتھ آپ پر پل پڑے اور ایک شقی کا تیر
حضرت کے تالو پر لگا تب آپ گہوڑے پر سے جدا ہوئے اور شمر
نابکار نے چہرۂ مبارک پر تلوار ماری اور سنان بن انس نخعی نے ایک
نیزہ مارا اور خولی بن یزید اوترا کہ سر مبارک کو تن سے جدا کرے
اوسکے ہاتھ کانپنے لگے تب اوسکا بہائی شبل بن یزید اوترا اور سر
کاٹ کے اپنے بہائی خولی کو دیا بعد اوسکے خیمہ محترم میں وہ اشقیا
گہسے اور بارہ لڑکے بنی ہاشم اور جو عورتین وہان تہین سب کو مقید
کیا پس عمر بن سعد بیحیا وشمر نامعقول دونو جہنمی نے چند سوارونکو حکم
کیا کہ جسم شریف کو گہوڑونکے پاؤن سے روند ڈالا اور سر مبارک کو

انکے لشکر میں مارے گئے اور خولی بن یزید کے ہمراہ ابن مرجانہ کے شہید بائیس
حضرت امام کے ہمراہ پانچ آپ کے علاتی بھائی یعنی عباس اور عثمان اور محمد اور
عبداللہ اور جعفر اور چار حضرت امام کے بھتیجے یعنی قاسم اور عبداللہ
اور عمر اور ابوبکر حضرت سبط اکبر امام حسن علیہ السلام کے صاحبزادے
اور دو حضرت امام حسین کے صاحبزادے یعنی علی اکبر علیہ السلام جنہوں
نے اعدا کے ساتھ قتال کرکے اور بہتوں کو فی النار والسقر کرکے شہید
ہوئے اور عبداللہ جنکو علی اصغر کہتے ہیں نہایت صغیر السن حضرت
امام کے گود میں تھے مشہور ہے کہ حضرت امام نے اعدا کے سامنے
کرکے کہا کہ اس بچے کی پیاس پر رحم کرو اور تھوڑا پانی اوسکو
پلاؤ اوسکے جواب میں ایک شقی جہنمی کا تیر آیا اور اوس بچے کو شہید کیا
اور محمد اور عون دو صاحبزادے عبداللہ بن جعفر کے اور عبداللہ اور عبدالرحمن
اور جعفر تین بیٹے عقیل بن ابی طالب کے بھی معہ بقیہ رفقا کے جو مکہ معظمہ
سے ہمراہ آئے تھے سب داد شجاعت کی دیکر شہید ہوئے الغرض
یہ حادثہ ہائلہ عاشورہ کے روز سنہ ۶۱ ہجری میں واقع ہوا حضرت امام کی
چھپن برس پانچ مہینے پانچ دن کی عمر تھی سر الشہادتین میں لکھا ہے
کہ شہرت شہادت جہری حضرت سبط اصغر علیہ السلام کی پہلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے بواسطہ حضرت
جبرئیل اور اور فرشتوں کے ہوئی پھر اونہیں وسایط سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کربلا کا نام بتلایا جہاں شہید ہونگے وقت وقوع کا
اور زمانہ وقوع اس واقعہ ہیبت ناک کا بتلایا یعنی سنہ ستین ہجری کے
خاتمے پر بعد اوسکے حضرت امیر المومنین علیہ السلام جب صفین کیطرف
روانہ ہوئے تب آپ کی زبان سے وہ خبر مشتہر ہوگئی پھر جب وہ خبر
غیبی پوری ہوچکی تب مٹی جو فرشتوں نے لا کے دی تھی اونکے خون
ہوجانے اور آسمانسے خون برسنے سے اور غیب سے آواز مرثیہ کی آنے
سے اور جنات کے نوحہ اور بکا سے اور جو درندوں نے جسم مبارک
کی حفاظت کی اور قاتلین کی ناکوں مین مرنے کے بعد سانپوں کے گھس جانے
سے اور ایسی جنس کے بہت سے اسباب سے شہرت اوسکی انتہا کو پہنچی
کہ حاضر اور غایب سب اوس سے مطلع ہوئے بلکہ یہ طریقے اس امت مرحومہ
مین ہر سال اسباب تذکار اس واقعہ ہایلہ کے تازہ کرنیکے اور رنج اوس
کا دایم اور مستمر کے پیدا ہوئے ہین جو معلوم ہوتا ہے تا قیام قیامت
رہینگے غرض ایسی شہادت جہری کے ہوئے ہین سر الشہادتین
مین اسکے بعد بہت سی احادیث نقل ہوئی ہین جنمین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اخبار بغیب اس واقعہ ہایلہ کی بیان کئے ہین جسکو دیکھنا ہو
اوسمین دیکھے اب ہم کیفیت سانحہ دردناک حرہ کا جذب القلوب
الی دیار المحبوب شیخ عبد الحق دہلوی سے نقل کرتے ہین اونہون نے
بہت بہ تفصیل کئی تاریخون سے بروایات مختلفہ وہ واقعہ نقل کیا ہے

ہم جہان تک ممکن ہے باختصار بغیر مخل نقل کرتے ہین پہلے اونہون نے
بہت سی احادیث جنمین اس واقعہ ہائلہ کی خبر تھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دی ہے وہ نقل کر کے لکھتے ہین قرطبی کہتا ہے کہ یزید
پلید نے مسلم بن عقبہ مری کو ایک لشکر اہل شام ناہنجار کے
ساتھ واسطے قتال اہل مدینہ منورہ کے مامور کیا اوس نالایق بیدین
نے مقام حرہ طیبہ مطہرہ مین اکثر اہل مدینہ کو نہایت شناعت اور قباحت
کے ساتھ قتل کیا تین دن تک ہتک حرمت حرم نبوی صلی اللہ علیہ
وسلم کی عمل مین لایا وہ واقعہ مقام حرہ مین جو ایک میل مسجد نبوی
سی ہے واقع ہوا ایکہزار سات سو آدمی نقبا یعنی مہاجرین اور انصار
اور علمای تابعین اخیار کے اوس حادثہ جانکاہ مین شہید ہوئے اور
عام باشندہ بلدہ مطہرہ مین سے دس ہزار بیگناہ آدمی سوا ان کے
عورتون اور لڑکون کے قتل ہوئے جنمین سات سو حفاظ اور حاملان
قرآن مجید اور ستانوے آدمی قریش کے قوم کے تھے مسلم ملعون کی تیغ ظلم
سے مارے گئے فسق و فجور اور زنا بالجبر اون بیدینون نے ایسے متبرک
مقام مین مباح کیا اسی حد تک کہ بعد اس واقعہ کے ایکہزار عورت کے
پیٹ سی اولاد زنا پیدا ہوئی گھوڑیکو مسجد نبوی مین باندہا مابین
منبر شریف اور قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑون نے پیشاب
اور لید سے نجس ہوا ایسے مقام کیواسطے حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے

کہ ابن

که ایک روضه هے ریاض جنت کا القصه لوگونپر جبر کرکے یزید پلید کی بیعت

شهید هوے و بیعت کروائی تهی اسمین وه عذر هے پهر که جنکو یزید پلید چاهتا هے قتل

خلاف هر نیکی هیچ تو اسلیے چنانچه عبد الله بن مطیع کیا اپنی تو گر بیعت کا بموجب

حکم قرآن اور سنت نبوی یزید کے سامنے کیا تها انکو شهید کر ڈالا

یهانتک قرطبی کا کلام تها اور طبرانی نے باسناد علما سے حدیث لکهی هے

اوسنے ایک طول طویل اسی حادثه کی خبر مین روایت عروة بن الزبیر

یون لکهی هے که جب یزید پلید اهل اسلام پر مسلط هوا عبد الله بن زبیر

نے اوسکی بیعت نه کی اور اوسپر زبان لعن وطعن کی دراز کی جب

اوس پلید کو اسکی خبر پهنچی تو اوسنے قسم کهائی که عبد الله بن زبیر

کو بغیر گلے مین طوق ڈالے هوے مین نه دیکهونگا اور ایک شخص انکے

بهیجا که اوس طرح سے انکو لاوے اونکے خیر طلبون نے صلاح

دی که ایک چاندی کا طوق گلے مین ڈالیے اور اوپر سے کپڑے پهنکے یزید

کے پاس جاؤ تا که اوسکی قسم پوری هو اور کچه صدمه تمکو نه پهنچے

اونهون نے جواب دیا الله تعالی اوسکو اس قسم مین سچا نکریگا مین

اوسکے اس امر ناحق سے هرگز ڈرتا نهین هون اور لوگون کو دعوت

اپنی اطاعت کیا شروع کی یزید پلید نے مسلم بن عقبه کو سپه سالار

ایک بهاری لشکر اهل شام پر مقرر کرکے روانه کیا که پهلے اهل مدینه

مطهره کو قتال و جدال سے تباه کرے پهر مکه معظمه مین جاکے ابنا رو

کر دیوے اور عبد اللہ بن زبیرؓ کا کام تمام کر دیوے جب وہ نالائق مدینہ منورہ میں
پہنچا باقی اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین جو وہاں تہے سب وہاں سے
بہاگ گئے اور اوس روسیاہ نے ایسا اودہم کیا ہوا ساری باشندگان
اوس بلدۂ مطہرہ کے جیتے جی شہید کئے بعدہ حرم بیت اللہ کے
خراب کرنیکے نیت سے روانہ ہوا مگر اوسکی اجل نے فرصت ندی راہ
میں ساتہ ہلاکت پر گرا اور فی النار والسقر ہوا مگر مرتے وقت حصین بن
نمیر کندی کو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اوسکو وصیت کی کہ کوئی دقیقہ منجنیق آتشین
یعنی قلاخن چلانے میں اور حرم محترم کے جلانے میں اوٹھا نرکہیں لیکن جب حصین
بن نمیر نے خبر یزید پلید ملعون کی جہنمی ہونیکی سنی وہ بہاگ کہڑا ہوا اور وہ
شیطانی مہم اوسوقت انجام کو نہ پہنچی بعد اس روایت طبرانی کے جذب
القلوب میں ابن جوزی سے نقل کیا ہے کہ جب سنہ ۶۳ ہجریہ وغ ہوا یزید پلید
نے عثمان بن محمد بن ابی سفیان اپنے چچا کے بیٹے کو مدینہ مطہرہ میں بہیجا کہ وہان
کے لوگون سے اوسکی بیعت کرادے عثمان نے ایک جماعت کثیر کو وہانکے اعزہ
سے یزید پلید کے پاس روانہ کیا اون لوگون نے دمشق مین جاکے بیعت کیا
مگر جب پہر کے اوس بلدہ مطہرہ مین آئے باتفاق سب نے باظہار یزید پلید کے
فسق و فجور علانیہ کے وہ بیعت توڑ ڈالی کسی نے نشان اوس توڑنیکا سر سے
عمامہ اوتار کے سے بیان کیا کسی نے جوتا پاؤن سے اوتار کے سے بیان تک کہ
مسجد نبوی عمامون سے اور جوتون سے بہر گئی مسجد اون لوگون کے ایک منذر

تھے جنہون نے بیان کیا کہ اگرچہ یزید پلید نے مجھکو ایک لاکھ درہم صلہ دیا ہے
مگر مین امر حق کے اظہار مین زبان بند نکرونگا واللہ وہ شارب خمر اور تارک
صلوۃ ہے اسیطرح سے جتنے لوگ دمشق مین گئے تھے سبھون نے باتفاق
یزید کو گالیان دینا شروع کین اور نسبت پلید کی دیتی اور شرب خمر کی اور
ارتکاب ہر طرح کے فسق و فجور کا اور کتون کے ساتھ کھیلنے کا اوس ملعون کیطرف کرنے
لگے یہانتک کہ جو لوگ وہان نہین گئے تھے سبکو اوس سے متنفر کیا
اور باتفاق علی العموم سب لوگون نے اوسکی بیعت توڑ ڈالی اور عثمان
بن محمد جو حاکم اوسکیطرف سے مدینہ منورہ مین تھا اوسکو وہانسے نکال
دیا اور عبد اللہ بن حنظلہ صحابی کے ہاتھ پر باتفاق سبھون نے بیعت کی
اور ایک روایت سے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن مطیع کو قریش پر اور عبد اللہ
بن حنظلہ کو انصار پر والی مقرر کیا جتنے بنی امیہ وہان تھے سب مروان کے
گھر مین جمع ہوئے اور دونو گروہ نے باتفاق مروان کے گھر کا محاصرہ کیا اونہون نے
اس واقعہ کی یزید پلید کو اطلاع دی اور فوج اپنی اعانت کے واسطے
طلب کی یزید پلید نے پہلے ابن مرجانہ کو حکم لکھا تھا کہ عبد اللہ بن زبیر
کے فساد کے دفع کیواسطے مکہ معظمہ کیطرف جلد روانہ ہو اوسنے قسم کھائی
کہ واللہ اس فاسق کیواسطے ایک گناہ قتل فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا مین کرچکا اب بیت اللہ کی خرابی کیواسطے مین نجاونگا اور بیماری کا
حیلہ کرکے اوس حکم کے تعمیل سے انکار کی تب اوس بیحیا نے مسلم بن

شخص کو نامزد کیا اور وہ نامشدنی باوصف پیری کے ضعف سے اور استسقا
فالج کے مرض میں تخریب حرمین شریفین پر آمادہ ہوا اور بارہ ہزار فوج
لیکر روانہ ہوا اور عجائب مذکور ہو چکا ہے فسق اور فساد میں مبتلا ہو کر جہنم واصل
ہو گیا کہتے ہیں جب یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو قتال حرمین شریفین پر مامور کیا
اوسکو حکم دیا کہ مدینہ منورہ میں پہنچ کے تین مرتبہ میری بیعت کی دعوت کر اگر
قبول کریں تو کسی سے متعرض مت ہونا ورنہ جنگ و جدال پر آمادہ ہوجیے
ہو کے جب تو غالب ہو جائے تو تین دن حرم مدینہ منورہ کی لوٹ مباح کر دینا
اور جو مال و اموال اور اسلحہ اور کھانے پینے کی چیزیں ملیں لشکریوں کا حق ہو
تین دن کے بعد پھر لوٹ بند ہو اور علی بن حسین سلام اللہ علیہما کو میں نے
معتبر سنا ہے کہ وہ وہاں کے لوگوں کے فساد میں شریک نہیں ہیں
ان سے ہرگز متعرض نہ ہونا مسلم بن عقبہ نے بموجب مذکورہ سابق کے
وہاں پہنچ کے داد الحاد اور زندقہ کی دی اس روایت کے بعد جذب
القلوب میں روایت واقدی کی اور تفصیل سے اس حادثہ قیامت زا حرم
محترم نبوی کی لکھی ہے طول کے سبب سے ہم نے نقل نہیں کیا مگر ایک جملہ اوسکی
روایت کا لکھنا مناسب معلوم ہوا لکھتا ہے کہ مسلم جب اس بلدہ مطہرہ کے
شہیدوں کو دیکھکے کہتا تھا کہ اگر اللہ تعالی با وصف ان لوگوں کے قتل کے
مجھکو جہنمی کریگا تو عالم میں کوئی مجھ سا زیادہ بدبخت نہ ہوگا مجھے یقین ہے
کہ ان لوگوں کے قتل سے سوا میرے تمام صغایر اور کبایر اللہ تعالی عفو کریگا

بعد اوسکے کہتا ہے کہ ذکوان جو مروان کے غلاموں مین سے تہا روایت
کرتا ہی کہ مسلم نا ہنجار نے بسبب بیماری کے جسمین مبتلا تہا ایک دوا اپنی
تورکر کہانا مانگا طبیب معالج نے کہا تہوڑا اتوقف کرو دوا کچھ اثر کرلے تب
کہانا کہانا اوس بے صبر بے جہنمی نے جواب دیا مجھکو اب تمنا اپنی زلیت
کیا نہین ہے جسکی آرزو صرف تہا تا انتقام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے
بدلا لینے کیواسطے تہی سو لے لیا اب مرنا ہی بہتر ہے راقم کہتا ہے
کل حزب بما لدیھم فرحون کوئی شخص اپنی حرکت بد کا
قبح اپنی انکہون سے نہین دیکہتا اگر فرض کیجیے کہ ایک قرن پیشتر کے جرم
مین بعض یا اکثر لوگ اوس بلدہ طیبہ کے شریک ہون وہ سب یا اکثر
اونہین سے مرکب گئے اب اونکی اولاد اور اہل وعیال اونکے جرم مین
کیونکر ماخوذ ہو سکتی تہے کلام اللہ ناطق ہے لا تزر وازرۃ وزر اخری
یعنی کوئی شخص دوسرے کی گناہ مین نہین پکڑا جائیگا اگر کوئی مجرم ایک قرن
پچہلے کا وہان باقی بہی ہو بغیر تحقیقات جرم کے ایک کے ساتہہ دس ہزار
بیگناہ کو قتل کرنا اور انکی اہل وعیال کی بیحرمتی جیسی مذکور ہوئی کرنا اوسی مسلم
جہنمی احمق اوجاہل کی عقل بہیمی نے تجویز کی تہی حالت جنگ مین کسی مشرک
او رکافر کی اہل وعیال کی ہتک حرمت اور اونکی عورتون اور بچونکا قتل
شریعت اسلام مین بتاکید ممنوع ہے چہ جائیکہ اہل وعیال مسلمانون کے
اور مسلمان بہی اوس بلدہ طیبہ دارالامن حرم محترم نبوی کے بغیر تبدیل

اور ملحد یکہ ایسے لوگون پر سفاکی اور ظلم وستم کون کریگا اور حقیقت تو یہ ہے
کہ انتقام ظلم وستم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر صرف نام ہی نام تہا ایک
فاسق ملحد بادشاہ ظالم سفاک کی اطاعت اور بیعت سے جو اخیار امت نے
انکار کیا اوسکی جلدوہین وہ سفاکی ملحدانہ عمل مین آئی ایک معجزہ نبوی کی بعد
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن جوزی نے سند صحیح سے نقل
کی ہے کہ سعید بن المسیب صحابی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ایسے واقعہ
نایلہ حرہ مین مسجد نبوی مین سوا میرے کوئی نہین رہتا تہا بالکل خالی پڑی
تہی اور جب نماز کا وقت آتا تہا تو حجرہ شریف مین سے آواز اذان اور اقامت
کی سنتا تہا اور اوسی اذان اور اقامت سے نماز پڑہتا تہا اور منجملہ اور قبایح
اور شنایع اس حادثہ عبرت افزا کے ایک یہ تہا کہ لوگون نے حضرت ابو سعید
خدری صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکہا کہ اونکی سارے داڑہی کے بال نچ گئے تہے
لوگون نے پوچہا کیا آپ اپنے داڑہی کے ساتہ کہیل کرتے ہین یہ سب بال
کیسے ہو گئے اونہون نے کہا یہ اثر ظلم وستم اہل شام کا ہے ایک جماعت
اونکی میرے گہر مین گہسی جو کچہ مال اور متاع گہر مین تہا لیگئی دوسری جماعت
آئی جب اوسنے کچہ نہ پایا غصے مین آکے ہر ایک نے میری داڑہی نوچنا شروع
کی اور اس جماعت کو پہنچایا اسی واقعہ پر اوس جماعت کے ظلم اور ستم کو
قیاس کرنا چاہیے الغرض مورخین لکہتے ہین کہ واقعہ نایلہ حرہ ستائیسوین
یا اٹہائیسوین ذی الحجہ بروز چہارشنبہ سنہ ۶۳ ہجری مین واقع ہوا اور موت مسلم بن عقبہ کی

صفرہ محرم سنہ ٦٢ ہجری میں ہوئی شیخ اکبر محی الدین بن العربی نے اپنی مسامرات
کے حال میں مسامرہ میں لکھا ہے اوسکی چاندی کی مہر تھی ... تہا
حبشی اوسکا عمرو بن سعد اشرف تہا حاجب اوسکا اپنا غلام صفوان تہا
اور بعضے کہتے ہیں اوس غلام حاجب کا نام خالد تہا قاضی اوسکے عہد کا
ابو ادریس خولانی تہا وہ ناپاک ذات الجنب کے عارضے سے مقام
حوران میں مرگیا لاش اوسکی دمشق میں نقل ہوئی اوسکے بہائی خالد
نے اور بعضے روایت میں خالد کے بیٹے نے جنازہ کی نماز پڑہی باب
صغیر کے مقبرہ میں دفن ہوا اسیتیس برس کی عمر میں بروایت صحیح ہتیسری
ربیع الاول سنہ ٦٤ ہجری کو اللہ تعالی نے اوسکو فی النار والسقر کیا
تین برس بارہ دن مسلمانون پر وہ بیدین مسلط رہا اور حبیب ایک
انساب میں لکہا ہے خالد جو یزید پلید کا ایک بیٹا تہا اوسکی اولاد بنام
بنو خالد کہلاتی ہے اور وہ نسل بنی امیہ کا ایک جدا علی ہے حمدانی
نے ذکر کیا ہے کہ اوس نسل کے کئی قوم ہاشمیونمین متعلقات مصر میں
موجود ہیں راقم کہتا ہے کہ اگر اب بہی ایسی قوم موجود ہو تو یزید پلید کا
نام فنا ہوگیا وہ بنو خالد کہلاتے ہیں اور کیا عجب ہے اب وہ ساری
قوم بہی معدوم ہوگئی ہو اب یہان ایک حکایت لطیف کا ذکر مناسب
معلوم ہوا جو شرح اہل الادب فی امثال العرب میں مذکور ہے اس مثل کی
شرح میں دب ساع لقاعد بعضے کہتے ہیں پہلے یہ مثل معاویہ بن سفیان

ہی زمانہ پرہیزگاری تہی اوسکی حکایت یون لکہی ہے کہ جب اوسنے
یزید پلید کی بیعت اپنی حیات مین لوگونسے کروائی تب اوسسے
پوچہا کہ اب تو کوئی ہوس لینی باقی نہین رہی اوسنے جواب دیا
ایک ہوس اب تک باقی ہے چنانچہ آنحضرت نے کہا ہے کہ ام خالد زوجہ عبد اللہ
بن عامر بن کریز کی میری منکوحہ محبوبہ ہووے اوس عرصہ مین وہ مدینہ منورہ
کے مدینہ مطہرہ تہانتہی معاویہ نے وہان سے اونکو طلب کیا اور چند روز
بہت خاطر اور مدارات کرکے ایکدن خلوت مین اون سے درخواست
کی کہ ام خالد اپنی زوجہ کو طلاق دو اور اوسکے عوض مین کل محاصل
مملکت فارس کا پانچ برس کیواسطے اونکی جاگیر مین لکہدینے کا وعدہ
کیا ظاہرا حکومت وہان کی بہی اونکی نامزد ہوئی ہوگی وہانکی آمدنی
اوس عہد مین ہمارے گمان مین کروڑ روپیہ سال سے کم نہوگی
یا کچہ اوس سے کم و زیادہ ہو اور غالبا اوسکا حصہ اوسمین سے بعد
مصارف حکومت اور تحصیل اور فوجی خرچ کے ٹہرا ہوگا بغیر
اوسکی منہائی کے اسکی تشریح اور تفصیل نزہتہ الادب مین نہین
لکہی ہے الغرض جب معاویہ سے اور عبد اللہ بن عامر سے باہم اس امر کا
فیصلہ ہوا اور باہم عہدنامہ لکہا گیا تب عبد اللہ بن عامر نے بطمع دنیا
خلاف شرافت اور حمیت کے جو اس زمانے مین اہل اسلام
مین سے ام خالد کو مطلقہ کیا بعد اوسکے معاویہ نے ولید بن عقبہ اپنے

عامل کو جو مدینہ مین تہا لکہا کہ ام خالد کو مطلع کرو کہ اونکے شوہر عبد اللہ
بن عامر نے اونکو طلاق دی وہ عدت مین بیٹہین اور جب ایام عدت پوری
ہو گئے تب معاویہ نے ابوہریرہ کو ساٹہہ ہزار دینار جو اوس زمانیکے
اشرفی تہی سپرد کرکے روانہ کیا کہ ام خالد کو یزید کے ساتہ
نکاح کرنے پر راضی کرکے ہمراہ لے آوین بیس ہزار مہر مقرر کرکے اور
بیس ہزار علاوہ مہر کے ہمگی چالیس ہزار نقد اونکو سپرد کرین اور
بقیہ بیس ہزار مین اونکا اپنا حصہ اور آمد و رفت کا خرچ مقرر ہوا ہوگا
اور ابوہریرہ کو ایما ہوئی کہ ام خالد کو بخوبی سمجہا کہ یزید ولیعہد خلافت
ہے اور سخی اور کریم اور خوش مزاج ہے غرض جسطرح سے ممکن
سمجہا بجہا کے یہان لے آوے بالجملہ ابوہریرہ رات کیوقت مدینہ منورہ
مین پہنچے دوسرے دن صبح کو پہلے زیارت مرقد مطہر اور مسجد نبوی
علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کیوا بیٹھے گئے وہان سبط اکبر حضرت
امام حسن سلام اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی آپ نے سبب اونکی آنیکا
پوچہا اونہون نے مفصل سب کیفیت بیان کر دی حضرت امام نے فرمایا
ام خالد سے ہماری خواہش بہی بیان کرکے ہمارے طرف سے بہی خطبہ یعنی
منگنی کی درخواست کرنا بعد اوسکی حضرت امام حسین اور عباس بن علی
اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن مطیع بن
اسود رضی اللہ عنہم اجمعین اون سے دوچار ہوئے ان پانچو صاحبون
نے بہی پیغام اپنے ساتہ منگنی کرنے کا دیا جب ابوہریرہ ام خالد کے

پاس پہنچے پہلے اونہون نے جس مطلب کیواسطے آئے اوسکو ام خالد
سے بیان کیا بعد اوسکے ان چھہ بزرگونکا بھی پیغام پہنچادیا ام خالدنے
کہا میری تو یہ نیت ہے کہ اب تعلق نکاح کا کسیکے ساتھہ نکرون اور بیت اللہ
مین مجاورہ ہوکے بیٹھہ رہون تاکہ بقیہ عمر یاد الہی مین بسر ہو آگے جو تم
صلاح دوگے اوسپر عمل کرونگی ابوہریرہ نے کہا یہ ارادہ تمہارا اچھا نہین
اسواسطے کہ ابھی تم جوان ہو غربت اس عمر مین مصلحت نہین ہے
ام خالدنے کہا اچھا تم مشورہ بتاؤ کسکے ساتھہ نکاح کرون اونہون نے کہا
یہ بات خود تم سوچو کہ بنظر منافع دین اور دنیا کے مصلحت تمہارے حق مین
کسکے ساتھہ نکاح کرنیکی ہے یہ بات مجھہ سے نہ پوچھو ام خالدنے کہا مین
بغیر تمہارے صلاح کے کسیکے ساتھہ نکاح نکرونگی اونہون نے کہا اگر خواہ مخواہ
تمکو میری صلاح پر اصرار ہے تو میرے نزدیک مصلحت تمہارے حق مین
یہ ہے کہ دونو سردارون جوانان جنت مین سے ایک کے ساتھہ نکاح
کرو ام خالدنے کہا بہتر ہے حضرت امام حسن کو مطلع کیجیے مین اونکے ساتھہ
نکاح کرونگی ابوہریرہ نے آپ سے اطلاع کی اوسیدن نکاح ہوگیا اونہون
نے شام مین واپس جاکے جو روپیہ معاویہ کے پاس سے لائے تھے وہ اونکو
پھیر دیا معاویہ کو اس واقعہ کی اطلاع اونکے پہنچنے سے پیشتر ہو گئی تھی اونہون
نے اون سے کہا ارے میان ہمنے تمکو منگنی کرنیکے واسطے بھیجا تھا محتسب
بناکے نہین بھیجا تہا جو تم نے للہیت صرف کی اونہون نے جواب دیا ام خالدنے

باصرار ہم سے مشورہ پوچھا والمستشار موتمن یعنی یہ حدیث ہے اوسکا ترجمہ یہ ہے جس شخص سے کوئی مشورہ پوچھے وہ امانت دار ہے مطلب یہ ہے کہ جو نیک مصلحت پوچھنے والے کے حق میں ہو وہ بتاوے ورنہ امانت میں خیانت ہوگی ہمارے دانست میں مصلحت اونکی حق میں وہی تھی جو ہمنے مشورہ دیا تب معاویہ نے کہا اسلمی ام خالد رب ساع لقاعد واکل غیر حامد اس مثل کا تو مطلب یہ ہے بہت ایسے محنت کرنیوالے ہیں کہ نتیجہ اونکی محنت کا گھر بیٹھنے والے کو بے محنت ملتا ہے لیکن ان تینوں مصرعہ کا ترجمہ یہ ہے جیتی رہی تو ام خالد بہت محنت کرنیوالے ہیں گھر بیٹھنے والیکے واسطے جو کہانیوالے ہیں ناشکری کے ساتھ۔ اب معاویہ کا مطلب یا یہ کہیے کہ محنت کرنیوالے سے مراد ابوہریرہ ہیں اور شکر کہانیوالے اونہیں کی صفت ہو یعنی احسان صلات کا جو اونپر ہوتا تھا وہ نمانا جس کام کو بہیجا تہا وہ دوسرے کی واسطے کیا جو اپنے گھر میں بیٹھا تہا مگر اس صورت میں مثل کا مطلب پورا نہیں ہوتا یا اونکا مطلب یہ ہو کہ محنت کرنیوالے وہ خود تہے جسکا نتیجہ گھر بیٹھنے والیکو ملا اور ناشکر کہانیوالا صفت اوسی گھر بیٹھنے والے کی ہے یعنے محنت کرنیوالے کا احسان جو صلات سے اونپر ہوتا تہا اوسکا خیال نکیا اور اوسکی محنت کا نتیجہ آپ لے لیا اگرچہ ٹہیک مطلب مثل کا یہی ہے مگر ہمارے دانست میں حضرت امام علیہ السلام کا احسان معاویہ کیسے اوپر اون

وریہ کا ہے کہ اونکی کسی مذمت سے ادا نہین ہو سکتا یعنی خلافت
اور سلطنت اونکو سپرد کردی اس فریبی کو یعنے ابن عامر کا طلاق دینا
ام خالد کو اور اونکا نکاح حضرت امام کے ساتھہ ابن ابی الحدید نے
نہج البلاغتہ کی شرحین مختصر یون لکھا ہے نام ام خالد کا ہند بنت سہیل
بن عمر لکھا ہے کہ وہ عبداللہ بن عامر بن کریز کے پاس تھین اونہون
نے طلاق دی پس معاویہ نے ابیہریرہ کو لکھا کہ یزید پلید کیواسطے منگنی
ٹھہراوین جب وہ اس کام پر آمادہ ہوئے تب حضرت امام حسن
علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپ نے پوچھا کہان جاتے ہو اونہون
نے کہا یزید کی منگنی کیواسطے ہند کے ساتھہ حضرت امام نے فرمایا ہماری
خواہش بھی منگنی کی اونکے ساتھہ کہدینا جب ابیہریرہ ہند کے پاس گئے
تب دونون منگنیونکا اونہون نے ذکر کیا ہند نے کہا تم جسکے ساتھہ کہو
وہ مجھے قبول ہے اونہون نے حضرت امام کے ساتھہ نکاح کرنیکا مشورہ
دیا وہ نکاح ہو گیا بعد نکاح کے عبداللہ بن عامر مدینے مین آئے اور حضرت
امام سے کہا کہ ہند کے پاس میری کچہ امانت ہے اجازت دیجئے کہ مین
اون سے ملاقات کرون آپ اونکو اپنے ساتھہ گہر مین لیگئے ام خالد اگر
عبداللہ بن عامر کے سامنے بیٹھین اوسوقت ابن عامر کو نہایت شدت کی رقت
ہوئی تب حضرت امام نے فرمایا اگر پہر تمہاری خواہش نکاح کی انکے
ساتھہ ہو تو مین اونکو طلاق دون مجھسے بہتر اونکو حلال کرنیوالا تمہارے

اوپر دوسرا نہ ملتا یعنی چونکہ تین طلاق بائنہ کے بعد عورت پہلے خاوند پر حلال نہیں ہوسکتی جب تک دوسرے کے ساتھہ نکاح کرکے اوسے صحبت کرکے اوس سے طلاق نہ لیوے تو آپ کا مطلب یہ تہا کہ اگر دوسرا کوئی نکاح کرتا تو تمہارے خاطر سے اوسکو طلاق دینا یہ ارشاد آپ کا دلالت کرتا ہے کہ کسقدر مزاج میں مروت اور رحم اور احسان تہا القصہ ابن عامر نے کہا میں آپ کا ممنون ہوا لیکن اب مجھکو نکاح کرنا اوسکے ساتھہ نہیں منظور ہے بعد اوسکے ام خالد سے کہا میری امانت دو اونہوں نے دو صندوق نکالکے اونکے سامنے رکھدیئے جسمیں کچھہ جواہرات تہے اونہوں نے دونو کو کہولا اور ایک صندوق میں سے جو کچھہ تہا وہ نکال لیا اور دوسرا اونہیں کے حوالے کیا یہ قصہ ابن الحدید نے ابوالحسن مداینی کی روایت سے لکہا ہے اور اوسی سے ظاہر ہوا یہی روایت کی ہے کہ قبل عبداللہ بن عامر کے ام خالد عبدالرحمن بن عتاب بن اسید کی نکاح میں تہیں اور وہ کہا کرتی تہیں تینوں خاوندوں میں امام حسن سبکے سردار تہے اور عبداللہ بن عامر سب میں سخی تہے اور تینوں میں مجھکو پیارے عبدالرحمن بن عتاب تہے یہ امر ام خالد کی نہایت مروت اور عفت پر دلالت کرتا ہے کہ اول خاوند سب میں محبوب تر تہے جنکے قضا کرنے کے بعد دوسرا نکاح ظاہر کیا ہوگا واللہ اعلم

تیسرے خلیفہ بنی امیہ قوم کے یزید بن معاویہ رحمہ اللہ

بین یزید پلید تھے وہ باپ کے وصیت سے خلیفہ مقرر ہوئے
مگر یہ روایت صحیح ہی کہ جب لوگ اون سے بیعت کرنیکو آئے تب
اونہون نے کہا کہ حقیقت مین خلافت حق اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے سب کو لازم ہے کہ حضرت امام زین العابدین بن
حسین بن علی سلام اللہ علیہم کے ہاتھ پر بیعت کرو مگر بنی امیہ نے
اور شام کے لوگون نے نمانا تب اونہون نے اپنی بیعت قبول کی اور
بعضی روایت مین یہ ہے کہ وہ بیمار تھے جب اونکی بیعت ہوئی چند
روز کے بعد اونہون نے لوگون سے کہا مین خلافت سے دست بردار
ہوتا ہون اگر سب مسلمان امام زین العابدین کو خلیفہ کرین مگر لوگون
نے قبول نہ کیا عجب شان الہی ہے اس دار دنیا مین کبھی ولی کے
نطفے سے شیطان پیدا ہوتا ہے اور کبھی شیطان کے نطفے سے ولی
یزید پلید ملعون کا ایسا بیٹا حقانی اور حق پرست ہوا کیسا تعجب کا مقام ہے
الغرض معاویہ بعد بیعت کے گھر سے باہر نہین نکلے نہ کبھی مسلمانونکو
نماز جماعت کی پڑہائی نہ کوئی کام خلافت کا کیا اور بیعت ہونے سے
چالیس دن کے بعد قضا کر گئے اور بعضے روایت سے دو مہینے کے بعد
قضا کی لیکن یزید کے مرنے کے بعد اہل حجاز نے عبد اللہ بن زبیر کو خلیفہ
مقرر کیا اور عراق عرب اور عراق عجم خراسان تک اونکی تصرف
مین تھا اور معاویہ بن یزید کے قبضہ مین ممالک شام اور مصر اور

جو ممالک افریقیہ کے اور اوسکے متعلقات کے اہل اسلام نے اوس عہد تک فتح کیے تہے وہی رہے کنیت معاویہ بن یزید کی ابو عبدالرحمن تہی اور بعضون نے ابو زید لکہا ہے اور بعضون نے ابو لیلی لکہا ہے وہ بہت جوان صالح تہا مرتے وقت لوگون نے اون سے کہا آپ وصیت کیجیے بنی امیہ مین سے آپ کے بعد کون خلیفہ ہو اونہون نے جواب دیا مین نے حلاوت خلافت کی نہین پائی اوسکی تلخی کا مین کیون متحمل ہون مسامرہ مین شیخ اکبر نے لکہا ہے ماں معاویہ بن یزید کی ام خالد بنت ابی ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف تہین اونکی مہر مین کندہ ہوا تہا الدنیا غرور منشی اونکے ریان بن مسلم اور حاجب اونکا اپنا غلام مسلم بن عناب تہا وہ نہایت عابد اور زاہد تہے اور دنیا سے بہت متنفر بعد خلیفہ ہونیکے اونہون نے غور کیا کہ بجز جنگ و جدل اور قتل اور خون کے کام نچلیگا تب اونہون نے لوگونکو جمع کیا اور خطبہ پڑہا اوسمین بیان کیا اے جماعت مسلمین کی مین نے جو غور کیا تمہارے امور مین تو مجہے معلوم ہوگیا کہ مجہکو طاقت امور خلافت کے انتظام کی نہین ہے اسواسطے مین نے اپنے تئین خلافت سے خلع کیا تم لوگونکو اختیار ہے جسکو چاہو خلیفہ مقرر کرو اتنا کہکے ممبر سے اوتر آئے اور اپنے گہر مین چلے گئے تب سارے بنی امیہ اونکے پاس جمع ہوئے اور اون سے درخواست کی کہ آپ ہی کسیکو خلیفہ مقرر کر دیجیے اونہون نے

جواب دیا مین تلخی اوسکی نہین اوٹھاونگا جسکی شیرنی ساری بنی امید
چکھین چونکہ وہ نہایت عابد اور زاہد تھے راقم کے نزدیک اوسکی تلخی
سے مراد یہ تھی کہ جسکو مین متقرر کرونگا وہ ظلم کریگا وبال اوسکا عاقبت
مین میری گردن پر ہوگا الغرض بنی امیہ کو جواب دیکے اونہون نے
اپنی گہر کا دروازہ بند کرلیا اور چند روز کے بعد قضا کی صرف اکیس برس کی
عمر پائی عبد الرحمن اونکے بہائی نے جنازہ کی نماز پرہی اور دمشق مین باب
الجابیہ کے باہر دفن ہوئے اور بعضے لوگون نے روایت کی ہے کہ پہلے
اونکی جنازہ کی نماز ولید بن عتبہ بن ابی سفیان نے شروع کی تہی اور قبل
نماز تمام کرنیکے صرف دو تکبیرین کی تہی کہ مرگ مفاجاۃ سے وہ گر پڑے اور
مرگئے شاید بعد اوسکے عبد الرحمن نے از سر نو پہر نماز پڑہی ہو اور ولید
بن عتبہ کی نماز جنازہ کی مروان نے پڑہائی اور اونکو اونہین معاویہ بن یزید
کے پہلو مین دفن کیا تین مہینے پانچس دن معاویہ رحمہ اللہ نام کے خلیفہ رہے
اور مروان نے اونکی دفن کرتے وقت یہ شعر کہا انی اری فتنۃ *
تغلی مراجلھا والملک بعد ابی لیلی لمن غلبا آخر مصرع اول مین
مراجل جمع مرجل کی ہے تانبے کی دیگ کو کہتے ہین ترجمہ اس شعر کا یہ ہے
مین دیکھتا ہون فتنے اور فساد کو کہ جوش کررہی ہین دیگین اوسکی اور ملک
بعد ابی لیلی کے یعنے معاویہ بن یزید کے بعد اوسکے قبضہ مین ہوگا جسکو غلبہ ہو

چوتہا خلیفہ بنی امیہ کا مروان ناپاک اور پیچیدا دشمن

اہلبیت علیہم السلام کا تہا - مورخین لکھتے ہین جب یزید پلید ہلاک ہوا اہل حجاز اور اہل یمن و خراسان نے عبد اللہ بن زبیر کے ہاتہہ پر بیعت کی صرف شام اور مصر کے لوگون نے اوسسے بیعت نہین کی اونہون نے معاویہ بن یزید کو خلیفہ مقرر کیا اون کے قضا کرنیکے بعد وہانکے لوگون نے بہی عبد اللہ بن زبیر کے ہاتہہ پر بیعت کی مگر تہوڑی مدت کی بعد مختار نے خروج کیا اور کوفے اور عراق پر اور خراسان مین وہ مسلط ہوا مگر مصعب بن زبیر نے اوسکا کام تمام کیا وہ ایک شخص دنیا طلب تہا بحیلہ انتقام کشتہ گان شہداے کربلا کے وہان خوب اوسکا تسلط ہو گیا تہا اور محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کا اپنے تئین خلیفہ مشہور کیا اور جعلی اونکے خطوط سارے رؤساے اطراف کے نام پر مشتہر کئے تہے اور ایک خط حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کا سر بمہر ایک مجمع عام مین ایک شخص اجنبی سے لاکے اوسکو دیا اوسکو کہولا تو اوس مین گویا حضرت نے بکرامات وقوع واقعہ ہایلہ کربلا دریافت کر کے مختار کے نام پر حکم انتقام لینے کا سارے دشمنان اہلبیت اور کشندگان شہداے کربلا سے لکہا تہا ان خطوط جعلی سے ایک جم غفیر افواج جرار اہل شام اور اہل عراق کے اوسکے ساتھہ جمع ہو گئے اِس سبب سے اوسکا تسلط اون ممالک مین خوب ہوا لیکن انتقام حقیقت مین اوسنے خوب لیا لکہتے ہین ساٹھہ ستر ہزار آدمی دشمنان اہلبیت کو اوسنے تہ تیغ کیا جو جنگ مین

مارے گئے سو مارے گئے اور بقیہ سردار اور سپاہ شام جو معرکۂ کربلا مین شریک
تھے اونکو چن چن کے جہنم واصل کیا چنانچہ ابن مرجانہ یعنے عبید اللہ بن زیاد
اور عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن وغیرہ کو مارا اور اونکے لاشونکو جلا دیا یا کتونکو
کھلایا جسمین شمر ناپاک ایک روایت مین مختار کا داماد اور ایک روایت مین
اوسکا بہنوئی تھا اوسکو بھی نہین چھوڑا اور کچھہ قرابت قریبہ کی رعایت
نہین کی یہانتک کہ شمر ملعون کا بیٹا جو اوسکا اپنا نواسا یا بھانجا تھا اوسکی
گردن مارنے کا بھی حکم کیا جب اوسنے عذر کیا کہ مین تو معرکۂ کربلا مین
شریک نہ تھا تب مختار نے کہا ہان شریک نہ تھا لیکن فخر کیا کرتا تھا کہ اوس شخص
کے باپ نے حسین علیہ السلام کو شہید کیا ہے پھر اوسکو بھی ذبح کروایا۔
الغرض اوسنے بناء اوس حیلہ کا یعنے انتقام لینا دشمنان اہلبیت سے جو
اوسنے کیا تھا خوب کیا آخرش مصعب بن زبیر کے ساتھہ خوب جنگ
کرکے مختار مارا گیا روضۃ الصفا مین ایک روایت لکھی ہے جب مصعب
بن زبیر کی فوج سے اوسکو ہزیمت ہوئی تب وہ دار الامارۃ کوفی مین
متحصن ہوا اوسوقت کسی ایک شخص اوسکے رفیق نے کہا لوگون نے
یہ مشہور کر دیا ہے کہ آپ نے انتقام کا دشمنان اہلبیت سے صرف
حیلہ کیا تھا دراصل آپ کی نیت مین طلب امارت تھی مختار نے جواب
دیا حقیقت حال تو یہی ہے کہ مین نے دیکھا کہ فلان اور فلان جو حسب اور
نسب مین کسیطرح سے میرے مساوی نہین تھے اطراف مین امارت

کرتے

کرتے ہین اور ہم خانہ نشین ہین حمیت شرافت نے جوش کیا کوئی حیلہ
بہتر اِس حیلہ سے طلب امارت کیواسطے نپایا جب تک اقبال غالب رہا
خوب بن پڑی اب ادبار آیا تو اوس سے چارہ کیا ہے اوسی سبب
سے مختار کا لقب کذاب ہو گیا ہے - بالجملہ مصعب بن زبیر نے دارالامارہ
کوفہ کو محصور کیا اور پھر بھی لڑ بھڑ کے وہ مارا گیا بعد اوسکے اوسکے بچانیکے
چھہ ہزار آدمیون نے اوسکے ہمراہیون سے مصعب بن زبیر سے امان
طلب کی اونہون نے امان دی مگر اونکی فوج کے سردارون نے نمانا
اور کہا اِن لوگون کے ہاتھ سے ہزارون ہمارے اقربا مارے گئے ہم انکو
زندہ نچھوڑینگے اور سب کو نخشا کر کے جانوران ماکول کیطرح سے ذبح کیا -
راقم کہتا ہے عجب نہین ہے کہ اِن چھہ ہزار آدمیون
مین اکثر وہ ہون جنہون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو بلا کے اونکے
ساتھہ بیوفائی کی تھی اور بعد اوسکے اپنی اِس حرکت بیہودگی کے سبب سے
اودہر اونہون نے بڑی پشیمانی سے اوس حرکت سے توبہ کر کے مختار کے ساتھہ انتقام لینے کو
دشمنان اہلبیت سے آمادہ ہوے اور حتی المقدور انتقام لیا بھی مگر توبہ اونکی اللہ تعالیٰ
نے قبول نکی جیسا کہ مثل قاصیان بنی اسرائیل کے وہ قتل ہوا نہ یہ جملہ
مختار کے تسلط کا تو معترضہ تھا - اب اوسی مروان کے تسلط کے ذکر کیطرف
ہم رجوع کرتے ہین مورخین لکھتے ہین جب عبد اللہ بن زبیرؓ نے بعد
وفات یزید کے دعواے خلافت کیا اور حجاز اور عراق وغیرہ پر تو اونکا

تسلط ہو ہی گیا تہا بعد معاویہ بن یزید کے مرنیکے مصر اور شام مین بھی اونکا
اقتدار کچھہ ضعف کے ساتھہ ہوگیا اِس عرصہ مین مروان بن حکم نے خروج
کیا اور چونکہ شام کے لوگ بنی امیہ کے خیر طلب تھے سب اوسکیطرف
رجوع ہو گئے اوسکے بعد ممالک مصر پر بھی اوسکا غلبہ ہوا ان دونو
ممالک مین ۶۵ سنہ ہجری تک اوسکا تسلط رہا اوسی سال مین اوسنے
قضا کی اور اپنے بیٹے عبد الملک کو وصیت اپنے قایم مقامی کی کرگیا
سبایک الذہب مین سیوطی سے منقول ہے کہ ذہبی نے لکھا ہے
اصح یہ ہے کہ مروان نامعقول امراء مومنین مین نہین شمار ہوتا بلکہ
وہ باغی تہا کہ عبد اللہ بن زبیرؓ پر اوسنے خروج کیا تہا اسی سبب سے
اوسکی وصیت قایم مقامی عبد الملک کی بھی ناجائز تھی جب عبد الملک کو
غلبہ ہوا اور معرکۂ جنگ مین عبد اللہ بن زبیرؓ مقتول ہوے تب علی العموم مسلمانون
نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اوسوقت سے البتہ وہ امیر المومنین مقرر ہوے۔

راقم کہتا ہے کہ یہ تحریر سیوطی کی صاف دلالت کرتی ہے کہ عبد اللہ
بن زبیرؓ خلیفہ تھے مگر مسامرہ مین شیخ محی الدین بن العربی نے اوسکے خلاف لکھا ہے
کہ وہ نقل کرتے ہین مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
بن عبد مناف تہا ماں اوسکی امینہ بنت علقمہ بن صفوان بن امیہ بن
محرف الکنانی تھی رجب ۶۴ سنہ ہجری مین لوگون نے اوسکے ہاتھہ پر بیعت
کی سارے امت نے اوسکی خلاف پر اتفاق کیا بجز عبد اللہ بن زبیرؓ کے

کہ وہ مکے مین مدعی خلافت تہے۔

راقم کہتا ہے چونکہ شیخ اکبر ممالک اندلس کے رہنے والے تہے
اور اوس ممالک کے سبب اسلام بنی امیہ کے خیر طلب تہی اسواسطے کہ وہ ممالک
اونہین بنی امیہ نے مسخر اور فتح کیے تہے تو وہان کے سب مسلمانون کو بنی امیہ
کیطرف رجوع ہوگی اور اونہون نے مروان سے بیعت کی ہوگی مگر شیخ اکبر کی
تحریر دلالت کرتی ہے کہ عبد اللہ بن زبیر خلیفہ تہے اور علماء سلفین کی آرا
سے منحرف تہے اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین
مین لکہتے ہین کہ امام مالک سے منقول ہے کہ عبد اللہ بن زبیر بہ نسبت اونکے خصمون
کے احق بخلافت تہے بعد اوسکے اوسی کتاب مین وہ لکہتے ہین کہ عبد اللہ ضعیف کو
اس رائے پر امام مالک کے اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ حضرت فاروق
اور حضرت ذی النورین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت
کی ہے جو دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ تسلط ابن زبیر سے استحلال حرم
کعبہ کا وقوع مین آیا یعنے حرم کے اندر قتال اور جدال کا واقع ہونا اونکی باعث
سے ایک مصیبت عظمی امت پر ہوئی وہ دونو حدیثین احمد بن حنبل نے
روایت کی ہین۔ اور قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن زبیر عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور درخواست کی مجہکو جہاد پر مامور کیجئے حضرت
عمر نے فرمایا اپنے گہر مین بیٹہو پس بہ تحقیق تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جہاد
کر چکے ہو یعنے غازیونکی فضیلت تم کو حاصل ہو چکی ہے وہ تمہارے واسطے

یافعی کی تاریخ مراۃ الجنان سے لکہین وہ لکہتے ہین ۷۳ ہجری مین حجاج قبحہ اللہ
جمعیت کثیر کے ساتہہ مکہ معظمہ مین نازل ہوا اور ابن زبیرؓ کا محاصرہ کیا اور منجنیق ابی
قبیس پہاڑ پر قایم کیا اور کئے مہینے تلک آتش قتال گرم رہی اور حرم محترم مین وہ
بہیجا اشیا محرقہ پہینکتا رہا یہان تک کہ پردہ خانہ کعبہ کا جل گیا پس عبد اللہ
بن زبیرؓ امیر المومنین فارس یعنی شہسوار قریش کے اور بیٹے حواری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتول ہوے اور وہ اسلام مین بعد ہجرت
کے اول مولود تہے جو مسلمان کے گہر مین پیدا ہوے اور سب سے
پہلے اونکے پیٹ مین دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داخل ہوا
اور حنک کیا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خود آنحضرت
نے اونکا نام رکہا عبد اللہ اور وہ تہے صوام اور قوام یعنے کثرت سے
روزے رکہتے تہے اور کثرت سے نمازین پڑہتے تہے اور بڑے فصیح
اور بلیغ اور نہایت مشہور اور شجاع تہے یہان تک کہ اونکے حالت
سجدہ مین گرم پتہر منجنیق کا اونکے لباس مین آکے لگتا تہا اور وہ سر نہین
اوٹہاتے تہے اپنے سفر مین مدینے سی مکے تک جو دس بارہ دن کا راستہ ہی ایک
مرتبہ کہانا کہاتے تہی ظاہرا روزے پر روزے رکہتی تہی اور اس بدعت
کے دفعیہ کیواسطے شام کو تہوڑا سا پانی پی لیتے ہونگے اور جب محاصرہ
اونکا بہت طول ہوا اور سب معین اور مددگار اونکے متفرق ہو گئے
تب وہ اپنی مان اسما بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور مشورہ

پوچھا کہ سب ہمراہی متفرق ہو گئے اور دشمن لوگ امان دیتے ہین اس
شرط پر کہ عبد الملک کی راے پر چلو اپنے تئین سپرد کر دو وہ جو چاہین
تیرے ساتھ عمل مین لاوین خواہ قتل کرین یا قید رکھین یا آزاد کرین انہون
نے جواب دیا اے میرے بیٹے اگر تو نے یہ قتال اور جدال خدا کیواسطے نہین کیا
بلکہ بہ طمع دنیا کیا ہے تب تو تو ہلاک ہوا دنیا اور آخرت دونوین اور لوگونکو
ہلاک کیا اور اگر تیرا قتال للہ تہا تب اپنے تئین بنی امیہ کے ہاتھ مین
نہ سپرد کر کہ تجھکو لعبت بنا دین اور جو تو کہتا ہے کہ سب ہمراہی متفرق
ہوے پس قسم ہے مجھکو اپنے عمر کی کہ تو معذور ہے لیکن شان کرام یہ ہے
کہ جسطرح سے جیتے رہے اوسیطرح سے مرین یعنی بعزت و آبرو مرین پس
وہ اپنی ماں کے پاس سے باہر آے تو دیکھا کہ فوج اعدا کی بلندی مکہ پہ چڑھ
آئی پس اونھون نے یورش کر کے اونپر کہا اگر ایک بھی مجھ سا جری
اور ہوتا تو مین اس فوج کیواسطے کافی تہا اوس فوج مین سے ایک
شخص نے جواب دیا کہ بیشک اسمین شبہہ نہین ہے غرض وہ برابر لڑتے رہے
یہانتک کہ ایک تیر آکے انکے سر پہ بیٹھا اور سر توڑ دیا زبیر کے اولاد کا
ایک غلام اونکے قریب تھا اوسنے غل مچا کے رونا شروع کیا اور کہا وا
امیراہ ہاے میرا امیر اوسکی اس شور و غل سے مخالفین نے جانا کہ وہ مقتول
ہوے سب دوڑے والا چونکہ وہ اسیطرح سے اوس حالت جراحت مین
لباس جنگ پہنے کھڑے تھے کسیکو جرات اونکے قریب آنیکی نہین ہوتی

تھی وہ آواز غلام کی سینکے تو انھون نے سب طرف سے حملہ کر دیا اور اونکا
کام تمام کر دیا حجاج بھی وہان پہنچا اور اوسکے ساتھ ایک اور امیر بھی
تھا اوسنے کہا یہہ امیر تھا کہ آدم کے لڑکون مین سے آج تک ایسا
جوانمرد اور شجاع کوئی نہین جنا حجاج نے کہا تم ایسے شخص کے حق مین
ستے مخالفت کی امیر المومنین سے اور اونکی طاعت سے باہر ہوا اس
جنس کا کلام کرتے ہو اوس امیر نے جواب دیا ہی میرا کلام عذر ہوگا
امیر المومنین کے پاس اس امر کا کہ مہینون تک اونکا محاصرہ رہا اور
ہم اونپر غالب نہو سکے شیخ محی الدین نواوی نے مسلم کی شرح مین کہا ہی
کہ مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ ابن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اونکے ہمراہیون
نے اونپر خروج کیا تھا راقم کہتا ہے کہ اس کلام مین نواوی کے
تصریح اسکی نہین ہے کہ ابن زبیرؓ خلیفہ برحق تھے مگر یہ کہیے کہ حجاج کے
خروج سے اونکی اولیت لازم آتا ہے پھر یافعی لکھتے ہین کہ روایت ہے
کہ جب ابن زبیرؓ پیدا ہوئے تھے تب سارے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تھے اور جب وہ مقتول ہوئے
تب اہل شام نے تکبیر کہی اسپر عبد اللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہ نے
کہا جن لوگون نے اونکی ولادت پر تکبیر کہی وہ بہتر تھے اون سے
جنھون نے اونکی قتل پر تکبیر کہی اور وہ بتحقیق مالک ہو گئے تھے حجاز اور
یمن اور عراق کے شیخ ابو اسحاق نے کہا ہے خلافت کی بیعت اونکی

ہاتھہ پر کی گئی اور بیعت خلافت کی نہین کیجاتی مگر اوس شخص کے ہاتھہ
پر جو فقیہہ اور مجتہد ہو اور جب وہ خلیفہ مقرر ہوئے تو ضحاک ابن فیروز
کو یمن کا حاکم مقرر کیا پہر اونکو معزول کر کے عبد الرحمن بن خالد بن ولید
مخزومی کو صنعا پر حاکم کر کے بہیجا پہر ایک جماعت کو ایکے بعد ایک کو
بہیجا بر آقسم کہتا ہے اسیطرح سے عراق مین اور کوفے مین ایکے بعد ایک
کو بہیجے رہے اخیر مین کوفے پر مصعب بن زبیرؓ اپنے بہائی کو مامور کیا
تہا جنہون نے بڑی لڑائی کے بعد مختار بن ابی عبید اور اوسکی جرار
ہمراہیونکو شکست دیکے قتل کیا بعد اوسکی عبد الملک نے بذات خود بڑی
فوج اہل شام کی ہمراہ لیکے اونسے مقابلہ کیا اور مصعب بن زبیرؓ بہت
قتال اور جدال کے بعد اوس لڑائی مین مقتول ہوئے مورخین کی تحریر
سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن زبیرؓ کے مزاج مین تلون تہا اور اعتماد
اپنے رفقا اور حکام ماتحت پر بہ استقلال نہین کرتے تہے تعجب نہین ہے
کہ اسی سے اونکی ترقی دولت جیسی چاہیے وہ نہوئی حقیقت مین بادشاہ
اور حاکم اعلی کی تلون مزاجی بہت بڑا عیب ہے کہ نتیجہ مضار شدیدہ
ہوتا ہے بعد اوسکی یافعی نے لکہا ہے حجاج بہیجا نے جب عبد اللہ
بن زبیرؓ کو قتل کیا تو مقام مقابر مین اونکو سولی چڑہایا جس مقام کا
نشان یافعی کے زمانے تک موجود تہا اسواسطے کہ اوسکی نشان کیواسطے
وہان کوئی علامت قایم کی گئی تہی اوسکے بعد حجاج قبحہ اللہ نے بعضے

اپنے اعوان کو اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما والدہ عبد اللہ بن زبیر کی مان
کے پاس بہیجا کہ اونکو اوسکے پاس لے آوین وہ لوگ گئے اور اسما
سے کہا ہمارے ساتھ چلو تمکو حاکم نے بلایا ہے اونہون نے انکار کیا اور
کہا اگر تمکو حکم ہوا ہے کہ زبردستی کہینچ کے مجھے لیچلوگے تو کہینچ لیجاؤ اپنی
خوشی سے اور اپنے پانون سے نہین جاونگی وہ لوگ پہر گئے اور حجاج
سے اونکا جواب بیان کیا تب حجاج اپنی نعلین پہنکے خود اوٹھا اور اونکے
پاس آیا اور اونسے آتے ہی کہا دیکہا تمنے مین نے تمہارے بیٹے کے
ساتھ کیا کیا اونہون نے جواب دیا او مسکین کیا کیا تو نے اونکی دنیا خراب کی اونہون
نے تیرا دین خراب کیا اور بہ تحقیق خبر دی ہے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ثقیف مین ایک کذاب اور ایک مبیر پیدا ہوگا پس کذاب کو
تو ہم دیکہہ چکے اور لیکن مبیر پس لا اخالک تو ہے وہ جو اونہون نے
کہا ہم دیکہہ چکے اوس سے مراد مختار بن ابی عبیدہ تہا اور مبیر کے معنے مہلک
یعنی ہلاک کرنیوالا بولتے ہین اباده اللہ ای اہلکہ اور یہ بہی بولتے ہین
رجل حایر بایر اور صحاح مین لکہا ہے بور بضم باء موحدہ مرد
فاسد اور ہالک جسمین مطلق نیکی نہو اور ہم کہتے ہین انہین معنون مین
کلام اللہ مین آیا ہے وکنتم قوما بورا اور علما کا اتفاق ہوا ہے
کہ اوس حدیث مین کذاب کا لفظ جو آیا ہے اوس سے مراد وہی
ابن عبیدہ ہے اور مبیر سے مراد حجاج بن ابی یوسف جیسے مختار مذکور تہا

جھوٹھہ بولتا تہا اور کہا کرتا تہا کہ جبرئیل علیہ السلام اوسپر نازل ہوتے
ہین اور احکام الہی پہنچاتے ہین اور عبد اللہ بن زبیرؓ کے ساتھہ عبد اللہ بن
صفوان بن امیۃ الجمحی جو مکے کی بہت بڑے سرداروں اور دولتمندوں مین
سے تہے مقتول ہوئے جب معاویہ مکے مین آئے تہے تب اونہین
ابن صفوان نے دو ہزار بکری اونکی دعوت کیواسطے گذرانی تہین اور نامور
مقتولین حرم مین سے عبد اللہ بن زبیرؓ کے ساتھہ منجنیق کے پتھر سے
عبد اللہ بن مطیع بن اسعد العدوی تہے اور نامور مقتولین عبد الرحمن بن
عثمان بن عبید اللہ تیمی تہے جو حدیبیہ کے روز اسلام لائے تہے الغرض
اسما بنت ابی بکرؓ عبد اللہ بن زبیرؓ کی مان نے رضی اللہ عنہم اپنے
بیٹے کی مصیبت قتل کی دیکہہ کے تہوڑے رہے دنونکی بعد قضا کی اور وہ مہاجرات
اول سے تہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بہ ذات النطاقین
ملقب کیا تہا قصہ اوسکا یہ ہے جو حدیث مین مشہور ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے ہجرت کی تو جس برتن مین ناشتہ اونکا
اور اونکے اپنے باپکا تہا اوسکو جو دوپٹہ وہ اوڑہے تہین پہاڑ کے
اوسمین باندہا تہا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکی عوض مین
تمکو دو دوپٹے جنت مین ملینگے جب سے اونکا لقب ہوگیا ذات النطاقین
نطاق کہتے ہین بڑی چادر کو جو عورتین عرب کی ایک طرز خاص سے اوڑہتی
ہین آجکل کے محاورہ مین ظاہرا اوسیکو ملایا کہتے ہین یا ملایا کوئی دوسری

پوشاک ہی یہ امر کسی عرب سے تحقیق کرنا ہے پانچوان خلیفہ بنی امیکا
عبدالملک بن مروان تھا یافعی نے مراۃ الجنان مین لکہا ہے
اور سب مورخین اوسی پر متفق ہین کہ خلافت عبدالملک کی بعد قتل عبداللہ
بن زبیرؓ کے اجماع عام مسلمین سے قرار پائی کہ تیرہ برس اور چند مہینے
وہ خلیفہ رہے اور وہی یافعی روایت کرتے ہین کہ نافع نے کہا ہے کہ
مین نے دیکھا اہل مدینہ کو بڑے بڑے جوان اور شجاع تھے مگر کوئی اونمین
افقہ اور اقرء کتاب اللہ کا مثل عبدالملک کے نہ تھا پہر وہی یافعی لکہتے ہین
کہ یہ مشہور بات ہی کہ عبدالملک نے خواب مین دیکھا کہ مسجد کی محراب
مین اونہون نے چار مرتبہ پیشاب کیا اسکی تعبیر اونہون نے سعید بن مسیب
سے پوچھی اونہون نے یہ تعبیر کہی کہ تمہارے بیٹون مین چار آدمی خلیفہ
ہونگے وہی واقع ہوا کہ ولید اور سلیمان اور ہشام اور یزید اونکے چار
بیٹے بعد اونکے خلیفہ ہوئے اور بعض کہتے ہین یہ خواب دیکھا تھا کہ مسجد کے
چارو کونون مین پیشاب کیا انتہی روایۃ الیافعی بالجملہ جیسا اوپر ذکر
ہو چکا ہے باپ کی وصیت سے جن ملکون مین اوسکا قبضہ تھا عبداللہ بن
زبیرؓ کے عہد حکومت مین وہان کے لوگون نے عبدالملک کے ہاتھ پر
بیعت کی بعد اوسکی جنگ وجدل سے عراق پر اور اوسکے متعلقات پر
قبضہ رہا مگر جب تلک عبداللہ بن زبیرؓ قتل نہین ہوئے وہ متغلب
اور باغی مذہب صحیح مین شمار ہوا اور جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے

بعد قتل عبد الله بن زبیرؓ کے علی العموم مسلمانوں نے اوس سے بیعت
کی اور اوسکی خلافت پر اجماع ہوگیا سبایک الذہب فی قبایل العرب
ایک کتاب زمانہ حال مین بغداد مین چھپی ہے جسمین بطور نقشوں کے مجمل
حالات قبایل عرب کے معتبر کتابوں سے نقل کئے ہین اوسمین لکھا
ہے بروایت احمد بن عبد الله العجلی عبد الملک گندہ دہن تھا اور مان
کے پیٹ سے چھہ مہینے مین وہ پیدا ہوا تھا پھر اوسی کتاب مین ابن
سعید کے روایت سے لکھا ہے کہ قبل خلافت کے وہ بڑا عابد اور ناسک
مدینہ منورہ مین تھا سترہ بیٹے بعد مرنے کے اوسنے چھوڑے تھے اور ابو
العباس ولید کے خلافت کی اور بعد ولید کے ابو ایوب سلیمان
دوسرے بیٹے کے خلافت کی اوسنے وصیت کی تھی اور روضتہ
الصفا مین لکھا ہے کہ ایکدن عبد الملک خطبہ پڑھتا تھا جب مقام اوس
عادت خبیثہ کا آیا جو خلفائے بنی امیہ نے لعن کی مقرر کی تھی تب اوسکی
زبان لڑکھڑا گئی جب خطبہ سے اوسنے فراغت کی تب عمر بن عبد العزیز
نے پوچھا یا امیر المومنین خطبہ پڑہتے ہین آپ کی زبان کیون لڑکھڑائی
تھی اوسنے جواب دیا ظاہری مصلحت و بناوی اس دنیائے دونکی
طمع سے جو خلاف دینداری ہم لوگون کے زبان سے نکلتا ہے اوسمین
زبان کیون نہ لڑکھڑائے ایک حکایت عجیب عبد الملک کے خلافت کی
حیوۃ الحیوان مین لکھی ہے جسکا نقل کرنا ہم نے مناسب جانا بعد عبد الملک

کی خلافت سے پیشتر ممالک عرب میں کوئی دار الضرب نہ تھی سارے
فرنگستانی روپیے پیسے وہاں جاری تھے عبد الملک نے نئی دار الضرب
جاری کی اور حکم عام دیا کہ ہمارے ممالک اہل اسلام میں بجز ہمارے سکہ
مضروب کے دوسرا سکہ ممالک غیر کا مقبول نہو اس حکم سے فرنگستان کے
تجار کا بہت نقصان ہوا انہوں نے قیصر سے اوسکی شکایت کی قیصر نے
عبد الملک کو نامہ بہت ضراعت اور لجاجت سے لکھا کہ ہمارے ممالک
کے سکے معاملات تجارت میں بدستور سابق قبول ہوا کریں اس صورت میں
ایک مقدار معین سالیانہ یہاں سے خزانہ دار الخلافت میں پیشکش ہوا
کریگی جو مقدار رقم کو سہو ہو گئی عبد الملک نے اس درخواست
کے قبول کرنے سے عذر اور انکار کیا تب قیصر نے دوسرا نامہ بہ تہدید اس
امر کے لکھا کہ اگر ہماری درخواست مرسلہ پیشین نہ قبول ہوئی تو ہم اپنے
ممالک میں ایک نیا سکہ جاری کرینگے جسمیں دشمنان پیغمبر اسلام
اور خلفائے راشدین پر سب و شتم کندہ ہو گی عبد الملک کو اول اس
امر سے بہت تشویش ہوئی سب علما اور فقہا اور امرا کو جمع کر کے
اس امر میں استشارہ کیا سبھوں نے باتفاق جواب دیا اللہ تعالی
نے اس دین کی ترقی روز افزوں کا وعدہ کیا ہے قیصر نے جو کچھ لکھا ہے
ہرگز کر نہیں سکتا تب قیصر کو جواب لکھا گیا ہمکو تمہارے تہدید لغو کی کچھ پرواہ
نہیں ہے اگر تم ایسا کروگے تو بہت جلد اوسکے مکافات کے منتظر رہو

الغرض اس تحریر سے قیصر کو جرأت اوسکی نہوئی جنگ کی اوسنے تخویف
کی تھی اور ایک اور حکایت اوسی حیوٰۃ الحیوان میں لکھی ہے کہ مہدی
باللہ خلیفہ عباسی نے قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے درخواست
کی کہ کوئی نصیحت خاص اپنے تجربے کی غیر منقول اور معقول مجھے فرمائیے اونھوں
نے کہا عبد الملک نے اپنے مرنے کے بعد گیارہ بیٹے چھوڑے جنکو متروکہ پدری
سے ایک ایک لاکھ درہم پہنچی تھی اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے
سترہ بیٹے چھوڑے تھے انکے بیٹوں کو متروکہ پدری میں سے ایکسو
سترہ درہم ہر ایک کو ملے تھے آج فلانا شخص عمر بن عبد العزیز کی اولاد
میں سے تمہارے نامور امراؤں میں سے ہے جسکے اصطبل میں پانسو
گھوڑا بندھا ہے علاوہ اور تمول اور شوکت وشان امیرانہ کے اور عبد الملک
کی اولاد میں سے فلانا شخص بغداد کے گلیوں میں بھیک مانگتا پھرتا ہے
مہدی باللہ یہ سنکے بہت روئے اور اونسے پوچھا اسکا سبب کیا
ہے اونھوں نے جواب دیا عبد الملک کا اعتماد اور تکیہ روپیے پر تھا
اور روپیے کو ثبات نہیں ہے اور سخت بیوفا ہے کام بھی جب آتا ہے
جب ہاتھ سے نکل جائے اور عمر عبد العزیز کو بھروسہ خدا پر تھا اوسکی
دولت اور ثروت کبھی گھٹتی نہیں ہے اور مسامرہ میں شیخ اکبر نے
لکھا ہے ابو الولید عبد الملک کی ماں کا نام عائشہ تھا بنت معاویہ بن
مغیرہ بن ابی العاص بن امیہ وہ عائشہ البیضاء مشہور تھیں جدشا

اونکی باپ مروان نے قضا کی اور سیدن اونکی استخلاف کے
سبب سے اونکی ہاتھہ پر بیعت ہوئی اونکی مہر مین نقش تھا امنت
باللہ مخلصا قاضی اونکے عہد کے ابوادریس خولانی تھے اور
منشی اونکی روح بن زنباع اور بعد اونکی قبیصہ بن ذویب الخزاعی
مقرر ہوئے حاجب اونکی اونکا اپنا غلام ابویوسف یعقوب اور صاحب
شرطہ یعنی کوتوال اونکی عہد کے کعب بن خولید نہبی تھے
اکسٹھہ برس کی عمر مین اور ایک روایت مین ستاون برس کی عمر میں
اونہون نے قضا کی اونکے بیٹے ولید نے جنازیکی نماز پڑھائی اور دمشق
مین ابین باب جابیہ اور باب صغیر کے وہ دفن ہوئے خلافت
اونکی عبداللہ بن زبیر کے قتل تک سات برس آٹھہ مہینے رہی
اور بعد قتل عبداللہ بن زبیر کے تیرہ برس تین مہینے اٹھائیس
دن مجموع اکیس برس سترہ دن ہوئے اور اوپر ہم لکھہ چکے
ہین کہ عبدالملک عبداللہ بن زبیر کے قتل تک موافق روایت سیوطی کی
ذہبی سے لغات مین شمار تھا شیخ اکبر کی راے اوسکی خلاف ہے
مسامرہ جو شیخ اکبر محی الدین بن العربی کی کتاب ہے وہ ایک
کشکول ہے جسمین اکثر وقایع بے ترتیب ادہر کے اودہر لکھے گئے
ہین خلفاے بنی امیہ کا ذکر اور خلفاے بنی عباس کا صرف نام اور
اونکی مذہب اور ولادت اور موت اور بہت مختصر کوائف ایک جگہ

ہیں اور بعضے وقایع بعضے خلفا کے عہد کے مختلف مقامات میں مذکور ہیں
ہم نے اس تاریخ میں جو اونہوں نے خلفا کے ذکر میں لکھا ہے سب
نقل کیے ہیں اور بعضے اونکو الیف بھی مختلف مقامات سے نقل کیے
گیے مگر عبد الملک کی خلافت کے وقایع بالخصوص اونکی ماموری افواج
جرار کی واسطے تسخیر قسطنطنیہ کے جو بڑی تفصیل سے ہیں اور بسط سے ہیں
جب ہم عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے خلافت کے وقایع لکھتے تھے
نظر پڑی اونکا نقل کرنا ہمکو بہت ضرور معلوم ہوا اسواسطے اوسکو ہم نے
اونہیں عبد الملک بن مروان کے خلافت کے ذکر کے آخر میں قبل
ذکر ولید کی خلافت کی ملحق کیا وہ یہ ہے - **ذکر جہاد مسلمہ بن
عبد الملک بن مروان بن الحکم کا اور جو عجب کی
امور روم کے شہر میں اور اونکے داخل ہونے میں
قسطنطنیہ میں پیش آئے بہت ہیں اور کامل روایتوں
سے مذکور ہوتا ہے** راقم کہتا ہے اوپر ہم نے ایک روایت
حیات الحیوان سے لکھی ہے کہ بادشاہ روم نے دار الضرب کے بابت
جو عبد الملک نے جاری کی تھی ایک تخویف کی تھی اغلب ہے کہ فوج
کشی بلاد روم پر اوسی بنا پر ہوئی ہوگی وہ جیسے شیخ نے بطور حدیث
کی روایت کی معنعن لکھے ہیں جسمیں اونکی روایت تین آدمیوں سے
ہے وہ تینوں باتفاق ایک ہی شخص سے راوی ہیں یعنی ابن اطلس

اور

اور ابو الیمن اور ابو الفرج اور سب سے اخیر راوی عبد اللہ بن سعید بن
قیس ہمدانی ہیں جو مسلمہ کے ہمرا ہیوں میں تھے وہ نقل کرتے ہیں جب
عبد الملک بن مروان نے ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے مسلمہ کو بلاد روم کی
چڑہائی پر بہیجے تب منادی نے ندا کی لوگونکے جمع ہونیکے واسطے اور
عبد الملک نے حجاج بن یوسف حاکم عراق اور خراسان کو حکم بہیجا کہ
وہان کے سردارونکو دار الخلافت میں روانہ کر دے اور عمر بن عثمان
بن عفان جو حجاز کے حاکم تہے اونکو حجاز کے روسا کے بہیجنے کا حکم ہوا
اور عبد الملک کے بہائی محمد بن مروان جو بصرے کے حاکم تہے اونکو بذات
خود حاضر ہونیکا حکم ہوا مع بصرے کے سردارونکے اور علقمہ بن مروان کو
جو یمن کا حاکم تہا حکم وہان کے سردارون کے بہیجنے کا ہوا جب وہ سب
سردار ہر طرف سے آکے جمع ہوئے تب عبد الملک نے ایک خطبہ
پڑہا جسمین اللہ تعالے کا حمد و ثنا بیان کر کے کہا او لوگو دشمن نے
تمہارے ایذا پر کمر باندہی ہے اور طمع کے دانتونکو تیز کر رہا ہے اور تم
اوسکی نظرونمین حقیر ہو گئے جب اوسنے جہاد کرنیکی کمر نہین باندہی
اور حق اللہ عز و جل کا اور شغل جہاد فی سبیل اللہ کا تمنے استخفاف کیا
حالانکہ تم جانتے ہو کہ دشمن کے ساتہ جہاد کرنمین اللہ تعالی نے
کیا وعدہ کیا ہے اور یہ تحقیق میں نے ارادہ کیا ہے کہ تم لوگونکی ذریعہ
سے بہت بزرگ اور شریف جہاد ساتہ الیون صاحب روم کے

گردن اوسکا اور اللہ تعالی تمہارے ہاتھ سے اونکو ہلاک کرنیوالا ہے
اور اونکی جمعیت کا توڑنے والا ہے اور نہیں ہے توانائی اور قوت
مگر اللہ علی العظیم کو اور اگر وہ مسلمان ہوئے تو سب لوگ صاحب
دبدبہ اور رعب اور صاحب شجاعت اور مردانگی اور دلیری کے
ہوئے پس بتحقیق تمہارے اوپر حق اللہ ہے کہ آمادہ ہو واسطے پہچاننے
حق اللہ کے اور حق اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکی دینکی
نصرت سے اور بتحقیق مین نے امیر مقرر کیا ہے تمہارے اوپر اپنے
بیٹے مسلم کو پس سنو اوسکی بات اور تابعداری کرو اوسکی
حکم کی پس راہ راست پاؤ گے تم اور توفیق دیئے جاؤ گے پس
اگر وہ شہید ہو جاوے پس امیر ہوگا تمہارے اوپر عمار بن خالد
بن ولید مخزومی اور اگر وہ بھی شہید ہو جاوے تو امارت کریگا محمد
بن عبد العزیز اور اسوا ان غنیمت پر مین نے مقرر کیا ہے ابن حیات کو
اور اونکو امین مقرر کیا مسلمہ پر اور مین نے والی مقرر کیا قوم تمیم پر
محمد بن احنف بن قیس کو اور قوم ہمدان پر عبد اللہ بن سعید بن
قیس کو جو راوی اس وقایع کے ہین وہ کہتے ہین تب مین نے عرض
کیا یا امیر المومنین مین نے عہد کیا ہے کہ مین کبھی کسی قوم پر امیر نہونگا
محکوم رہنا مجھے پسند ہے تب اونہون نے صدقہ بن یمان ہمدانی کو
ہمدان پر امیر کیا اور قوم ربیعہ پر محمد عبد الرحمن بن صعصعہ کو اور قوم

طی اور لخم اور جذام پر عبد الله بن عدی بن حاتم طائی کو اور قوم قیس پر ضحاک بن مزاحم اسدی کو اور بنی امیہ اور بنی تغلب پر محمد بن مروان بن حکم اپنے بھائی کو اور قوم کندہ اور غسان پر اصبع بن اشعث کندی کو اور اہل حجاز پر عبید الله بن عبد الله بن عمر کو اور اہل جزیرہ اور اہل شام پر بطال کو اور اہل مصر پر یزید بن مرہ قبطی کو اور اہل کوفہ پر ہیثم بن اسود نخعی کو اور اہل بصرہ پر سلیمان بن ابی موسی اشعری کو اور اہل یمن پر جابر بن جبیر حجی کو اور اہل جبال پر عبد الله بن جریر بن عبد الله بجلی کو بعد انتظام تقرر امرا کے اپنے بیٹے مسلمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے میرے بیٹے میں نے والی مقرر کیا تجھکو اس افواج کا اس جمعیت کے ساتھہ روانہ ہو اور یہ لوگ خدا کے دشمن اور دشمن ابیوں روم کے کیے ہیں اور مسلمانوں کا باپ اور رحیم رہنا اور مہربانی کرنا اونپر اور اونکی تیمار کرنا اور زنہار زنہار ظالم اور دشمن اونکا نہو جانا اور ہرگز مختال اور فخور یعنی مغرور اور اترایا نہونا پھر فوج کی عرض لینا جسمیں سے اسی ہزار صاحب رعب اور دلیر کے منتخب کرنا اور تیس ہزار سوار جرار انتخاب کرنا مقدمۃ الجیش پر محمد بن احنف بن قیس کو اور میمنہ پر محمد بن مروان کو اور میسرہ پر عبد الرحمن بن صعصعہ کو اور ساقہ یعنی پیچھے کی فوج پر محمد بن عبد العزیز کو اور خود تو قلب لشکر پر یعنی وسط میں رہنا اور طلایہ لشکر

یعنے فوج خبر گیران کے واسیطے بطال کو مامور کرنا اور اونکو حکم دینا
کہ رات کو لشکر کی چوکیداری اور کوتوالی کریں اسواسطیکہ وہ بڑے
امین اور معتمد اور تجربہ کار لڑائی کے اور شجاع ہیں پس جب پہنچ جاو
بلاد روم میں تو ایک ہی حیلے سے بے اندیشہ یورش کرو تاکہ دشمن
کے قلوب میں رعب تمہارا بیٹھے اور اونکی پانو اوکھڑ جائیں اور متفرق
ہو جائے اونکی جمعیت اور اندیشہ ناک ہو جائیں تم سے سلاطین
اور روسا اونکے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور جانتو کہ دشمن
تیری مدافعت پر جمعیت کثیر کے ساتھ امادہ ہوگا پس ہرگز ہرگز اوس سے
خوف نکرنا پس بتحقیق اللہ تعالی اونکو ذلیل کریگا اور وہ منہہ کی کہا ئینگے
اور جانتو اے بیٹے میرے میں نے اس امر اہم پر تیری نامور کیواسطے
تجہے مامور کیا ہے تاکہ تیری شجاعت کا ذکر ابد الاباد زبانوں پر رہے پس یا
ہرگز ہرگز نامردی نکرنا اور زنہار مقابلہ سے منہہ نموڑنا اگر خدانخواستہ
ایسا کیا تو نے تو اللہ تعالی کا عذاب تجہپر ہوگا اور نفرین خدا تجہے نصیب
کریگی اور فرشتے تجہپر لعنت کرینگے اور جانتو اے بیٹے میرے کہ اگر
تو نے عذاب کیا دشمن پر اور بلا ڈالی اونپر قتل کیا اور تیر انداز کیا
اونکو تو وہ تو نے نہیں کیا وہ سب اللہ تعالی کیا ہے وہی اونکا قاتل ہے
اور ذلیل کرکے اونکی پیٹھونکو پہیرنے والا ہے راقم کہتا ہے یہ اخیر
قول اقتباس ہے وما رمیت اذ رمیت فان اللہ رمی کا

راوی کہتا ہے پہر عبد الملک سب لوگون کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا اے
میرے بہائیو اور میرے مددگارو یہ مسلمہ میرا بیٹا میری تلوار اور میرا
تیرا ور میرا نیزہ ہے اور میرا امین ہے تمہارے اوپر اوسکو مین نے
امیر کیا اور اوسکے ذریعہ سے مین نے دشمن پر اور روم پر تیر اندازی
کی ہے اور تم جانتے ہو وہ پہل ہے میرے دلکا اور میری جان ہے
میرے نطفے سے تمہاری اپنی اولاد سے نہین ہے مین نے اوسکو اللہ
عز و جل کو نذر کیا اور اوسکا خون اور گوشت اور پوست مین نے خرچ
کیا اللہ تعالی کی رضامندی کیواسطے پس اعانت کرو اوسکی تم لوگ اور اوسکے
بازو ہو اور اوسکو مدد دو جب وہ بڑہے تم بہی بڑہو اوسکے ساتھ
برانگیختہ کرو اوسکو اگر پیٹ پہرے شجاعت سکہاؤ اوسکو اگر نامردی
کرے جگاؤ اوسکو اگر سووے آگاہ کرو اوسکو اگر بہولے اور
کسیطرح سے اوس سے غافل نہ رہو ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
بعد اوسکے عبد الملک نے مسلمہ کو گلے لگایا اور کہا السلام علیک یا حبیبی
وثمرۃ قلبی اور دو تلوارین اونکے کمر مین دین ایک اونہین کی اپنی تلوار
اور ایک عبد الملک نے اپنی تلوار دی اور ایک اشہب گہوڑے پر اونکو
سوار کیا پس مسلمہ پہلی رجب جمعے کے دن بعد ظہر کے دمشق سے نکلے
اور عبد الملک نے شہر کے دروازے تک مشایعت کرکے رخصت
کیا راوی کہتا ہے پس ہم سب وہان سے روانہ ہوکے طرسوس مین

پہنچے وہاں کچھ تھوڑے سے مسلمان تھے مسلمہ نے اونکو حکم دیا کہ بدستور وہاں
مقیم رہیں ڈیڑھ سال اونہیں کچھ تغیر اور تبدیل نہیں کی وہاں سے
روانہ ہوئے ہم قریب عموریہ کے پہنچے جب شمعون عموریہ کے حاکم کو
معلوم ہوا کہ عرب کے لوگ جہاد پر آمادہ ہیں تب اوسنے ہر چہار جانب
اپنے ممالک سے فوج جمع کرنا شروع کی اور مدافعت پر تیار ہوا
مسلمہ نے اپنے افواج کی ترتیب مقدمہ اور میمنہ اور میسرہ اور ساقہ
اور قلب اور طلایہ کی جسطرح سے عبد الملک نے بتادی تھی کر کے جہاد
پر آمادہ ہوا اور خود بموجب اوسی ترتیب کے قلب کی فوج میں قایم
ہوا راوی کہتا ہے کہ وہ بھی اونہن کے ہمراہ قلب کی فوج میں تھا پس
مسلمہ نے بطال کو جو طلایہ کی فوج کا افسر تھا یورش کا حکم دیا اوسنے لورٹس
کی فوج کیطرف ایک سپہ سردار جسکو لطریق کہتے تھے مدافعت کے واسطے
مستعد ہوا طلایہ کی فوج نے بڑی جوانمردی سے قتال کیا اور اوس
بطریق کو شکست واقع ہوئی اور وہ بھاگا اور ہم سب طلایہ کی فوج
کی ساتھ ملحق ہو گئے بعد اوسکے محمد بن احنف جو سپہ سردار مقدمے
کی فوج کا تھا اوسنے یورش کی اور ہم سب اونکی اعانت پر پہنچے سارا
دن اور ساری رات گھمسانکی لڑائی ہوئی جب صبح ہوئی مسلمہ نے
نماز صبح کی پڑھکے ہمکو یورش کا حکم دیا اودھر سے شمعون مدافعت
کیواسطے نکلا راوی کہتا ہے میں نے بطال کو دیکھا کہ اوسنے یورش کی

اور غنیم کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا بعد اوسکے عبدالرحمن بن صعصعہ میمنہ
کے سپہ سردار نے یورش کی خوب قتال کیا اور بہتونکو قید کر لیا پہر عبداللہ
بن جریر اہل جبال کے سپہ سردار نے یورش کی اور خوب لڑے
پہر محمد بن مروان نے حملہ کر کے خوب نیزہ بازی کی اور اپنے معسکر
مین پہر آئے اسیطرح محمد بن عبدالعزیز نے یورش کر کے سیکڑونکو
قتل کیا بعد اوسکی مسلمہ خود اوٹھہ کہڑے ہوے خوب ہی قتال کیا
اور بہتونکو قید کر لیا جب بطال نے مسلمہ کو دیکہا کہ بنفس خود قتال کر رہے ہین
وہ اور محمد بن احنف اور عبدالرحمن بن صعصعہ سب پیادہ پا ہو گئے اور جان
چہوڑ کے لڑتے رہے شمعون کے ساتہہ ایک لاکہہ بیس ہزار فوج تہی
اتنے مین دیکہا کہ عبدالرحمن بن صعصعہ نہایت پیاسے دوڑے اتے ہین
اونہون نے آکے کہا اے امیر شمعون مارا گیا اب شہر پہ یورش کیجے
مسلمہ نے پوچہا تمنے کاہے سے جانا اونہون نے کہا مینے ایک سرہنگ
کو قید کیا اور اوس سے پوچہا شمعون کہان ہے اوسنے جواب دیا وہ
اپنے فوج کے آگے تہا اب اونکا پتا نہین ملتا وہ گم ہو گئے یہ کہہ رہے
تہے کہ بطال شمعون کا سر لیکے آپہنچے مسلمہ نے اوسیوقت سجدۂ شکر کیا
پہر ہم سب لڑتے رہے جب رات ہو گئی تب ہم لوگون نے شہر عموریہ
یورش کی ارادے سے کوچ کیا اور ایک دروازے پر شہر کے معسکر
کیا بقیہ فوج غنیم نے شہر کو خالی کر دیا اور دوسرے دروازے کی طرف سے

بہاگے ہم لوگ شہر میں داخل ہوے صرف عورتین اور لڑکے ملے سب کو
قید کیا غنیمت کے مال میں ایک لاکہہ اٹہاسی ہزار دینار نقد جواوسوقت کی اشرفی
تہی اور بارہ ہزار بکریاں اور سولہ سو گہوڑے ملے ظاہرا گہوڑونکو مسلمہ نے
عبد الملک کے پاس روانہ کیا بعد اوسکی عرض لشکر کی پس معلوم ہوا چہہ سو
ستیس آدمی مسلمانونکے شہید ہوے مسلمہ نے اس فتح کا مفصل حال عبد الملک
کو لکہہ بہیجا اور استجازت آگے بڑہنے کی اور مال غنیمت کو پوچہا کہ کیا کیا جاے
وہان سے حکم دیا کہ اموال غنیمت مسلمانونکو تقسیم کرو چنانچہ رجا بن حیات نے
موافق حکم کے اوسکو تقسیم کیا وہان سے مسلمہ نے حکم دیا آگے بڑہنے کا
پس ہم پہنچے شہر تقفوریہ کے قریب اوسکا محاصرہ کیا تقفور اکبر وہانکا حاکم
تہا جسکے ساتہہ ساٹہہ ہزار سوار تہے پیادے کی فوج بالکل وہان نہ تہی وہ
شہر سے نکلا اور ہمارے اوپر سخت یورش کی یہان تک کہ ہمکو اپنے معسکر
چہوڑنا پڑے اور ہم پیچہے ہٹے تب مسلمہ کہڑے ہوے اور پکار کر
کہنے لگے یا اہل شام کہان تک بہاگو گے پس شام تمہارے ہاتہہ سے گیا
اگر اہل روم کا غلبہ تمہارے ملک پر ہوا اور اے اہل عراق کہان تک پیچہے
ہٹو گے پس عراق تمہارے ہاتہہ سے گیا اگر تمنے پیٹ پہیرے روم کے گبرونکی
آج اللہ تعالے تمہارا صدق تقین معلوم کریگا بعد اوسکے رجا بن حیات اوٹہے
اور اونہوں نے پکار کے کہنا شروع کیا اوگروہ مسلمانونکی اور اہل
عراق او اہل دین اور اہل صدق کے صیب کے اور ثبوتکے پیچہے والونکے

کہان تک

کہان تک بہاگو گے کیا پہر جہاد کی رغبت نکرو گے کیا پہر نہ پلٹو گے ٹہرو اللہ تعالی
رو سکے گا تمہاری قدم اتنے مین ایک جوان کو غیب کا یہ آیت پڑہتا سنا نکلا
ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم یعنے اگر تم اللہ کی مدد کروگے
تو وہ مدد کریگا تمہاری اور ثابت رکہیگا تمہارے پانو راوی کہتا ہے تب
ہم سب پہر پہرے اور مقتل پر آکے موجود ہوئے اور یورش کی بطال پیادہ
پا ہو کے دوڑا اور خود مسلمہ اور محمد بن مروان اور محمد بن احنف اور بہت
سے لوگون نے پیادہ پا ہو کے یورش کی اور غنیم کے طرف نقفور لعنۃ اللہ
علیہ نے آکے مسلمہ پر ایک تلوار کا وار کیا جو کارگر ہوا اور مسلمہ بیہوش
ہو کے گر پڑے اور کفار کی یورش سے پہر مسلمانون کے پانو اوٹہ گئے
اور سب بہاگے اور عبد الرحمن بن صعصعہ گہوڑے پر سوار ہو کے اور محمد
بن عبد العزیز مسلمہ کے پاس آئے اور اونکو اوٹہایا جب مسلمہ کو ہوش
آیا تو اونہون نے پکار کے کہا او مسلمانو آج اللہ تعالی تم سے راضی ہوگا
مین مسلمہ موجود ہون فضل الہی سے مین مارا نہین گیا تب پہر پڑے سب
مسلمان اور کافرون کے پشت پر یورش کی راوی کہتا ہے لاشین غنیم کے
لشکر کے جمع ہو کے تودے سے نظر آتے تہے اب رات ہو گئی اور بطال نے
مع اپنی جمعیت کے شہر کے دروازے پر قبل غنیم کے داخل ہونیکے معسکر کر لیا
اور آگے اور پیچہے دو نو طرف سے غنیم پر یورش کی یہان تک کہ خود نقفور
اور اکثر اعوان اور انصار مقتول ہوئے اور جب بقیہ لشکر غنیم نے شہر میں

داخل ہونیکا ارادہ کیا بطال نے بہتونکو قتل کیا اور بہتونکی مشکیں باندہ لیں
اور رات کو غنیم کی لاعلمی میں ہم شہر میں پہنچ گئے خوب لوٹا عورتوں کو اور
بچوں کو قید کیا جب صبح ہوئی مسلمہ نے فوج کی عرض لی معلوم ہوا ایک سو آدمی شہید
ہوئے رجا بن حیات نے غنایم کو جمع کیا سوا ہے اور اموال منقولہ کے
چہ لاکہہ دینار نقد نکلی انکو بموجب حکم مسلمہ کے مسلمانوں پر تقسیم کیا بیس رات
عموریہ میں اقامت ہوئی وہاں سے کوچ کرکے سماوہ کبری کا محاصرہ کیا
وہ بہت بڑا شہر ہے اوسمیں چار دروازے لوہے کے ہیں اوسکا
حاکم ایک عظیم الشان بطریق تہا جسکا نام ایقریطون تہا وہ قلعہ بند ہوا اور
ہم نے چاروں طرف سے اوسکا محاصرہ کیا غنیم نے برج اور بارہ پر منجنیق قایم کیے
اور ہمارے طرف سے بہی مسلمہ نے منجنیق کہڑے کیے چالیس دن تک دونوں
طرف سے دور دور کی لڑائی ہوا کی اسمیں ایک بطریق نے ایقریطون کے
بطریقوں میں سے مسلمہ کو خط لکہا اور درخواست کی کہ اگر مجہکو امن دو تو میں ایک
دروازہ شہر کا کہول دونگا مسلمہ نے بطال کو بہیجا -
اور اوس بطریق کو امن دے دی جب رات ہوئی تب اوس بطریق نے
حسب وعدہ ایک دروازہ شہر کا کہول دیا پس بطال شہر میں داخل
ہوگیا اور بہت سخت قتال کیا ایک اور دروازہ کہولدیا اور تمام مسلمہ داخل ہو
اور ایقریطون ایک اور دروازے سے باہر نکل گیا اور شہر خالی کردیا [illegible]
ہوا [illegible] تیسرا شہر تہا اوسمیں دم لیا مسلمانوں نے [illegible]

کیا اور عورتونکو اور لڑکون کو اور بوڑہونکو قید کیا ہمارے طرف بہگین فوریطہ
تمام ہوئے بہت کثرت سے مال غنیمت کا علاوہ ہان سے نکل کے ہماری فوج نے
شہر مسیحیہ کا قصد کیا راستے مین شماس نام افریطون کا مقدمہ فوج کا
سردار اسی ہزار آدمی لیکے مدافعت کے واسطے ملا اور خود افریطون اوسی
مسیحیہ مین مقیم تہا شماس نے بڑی جرات اور جلادت سے جنگ کی یہانتک
کہ مسلمانون کے پانو اوکہڑ گئے اور ہم نے سماوہ مین رجعت قہقری کی
پہر ہم باہر نکلے اور غنیم بہی آپہنچا دونو طرف سے بڑی بڑی جنگین ہوئین
اوسدن گیارہ سو مسلمان شہید ہوئے اور شماس بہی مارا گیا پہر
افریطون بذات خود مسیحیہ سے نکلا مسلمہ نے بذات خود اوسپر یورش کیا
اور نیزہ سے زخمی ہوئے بعد اوسکے عبد الرحمن بن صعصعہ اور عبد اللہ بن سعید اور
محمد بن عبد العزیز اور محمد بن مروان اور محمد بن احنف نے ایک کے بعد
ایک نے حملہ کیا اور وہ سب اوسکے نیزہ سے مجروح ہوئے پہر بطال نے
بڑی دلاوری سے حملہ کیا اونکے سر پر تلوار کا زخم آیا اور وہ بیہوش ہوکے
گر پڑے پہر عبد اللہ بن جریر بن عبد اللہ البجلی بہی حملہ کرکے نیزہ سے زخمی
ہوئے پہر رجا بن حیات نکلے اور بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا اور ضحاک
بن یزید سلمی نے بڑی شجاعت سے مقاتلہ کیا آخرش اونکے پیٹ مین نیزہ
لگا اور وہ شہید ہوئے پہر محمد بن عبد العزیز کو پہلے زخم سے افاقہ ہوا
بڑی جرات اور جلادت سے پہر اونہون خوب مقاتلہ کیا یہانتک کہ اونکا

گهوڑا مارا گیا اور افریطون نے اوسپر حمله کرکے ایک نیزه بهت کاری مارا که وه
بهی شهید هوے اور اوسنے اونکا سر کاٹ کے مسلمانونکی طرف پهینکدیا
اونکی شهید هونے سے اور ضحاک بن یزید سلمی کے جو دونو بڑے
شجاع سردار تهے مسلمانون کے دل بهت شکسته هوگئے اسکے بعد
مسلمه اور بطال کو زخمون سے افاقه هوا دونو نے اکٹها یورش کی اور
بطال نے ایک وار تلوار کا نهایت کاری افریطون کے سر پر دیا اوسیسے
وه مقتول هوکے گرپڑا بطال نے تکبیر کهی اور سب مسلمانون نے اونکی اواز سنکے
تکبیر کی مسلمه نے بهی تکبیر کی اور دفعتًا بهیت اجتماعی هم سب نے حمله کیا اوسپر
افریطون کا نیزه پر بلند کیا غنیم کی فوج بقیه جو هماری قتال سے رهی تهی
بهاگی اور شهر مسیحه خالی کردیا هم لوگ شهر مین داخل هوے وهان بهی
خوب قتال هوا عورات اور لڑکے قید هوئے دس لاکهه بائیس هزار دینار
نقد سواے اور اسباب منقوله کے مال غنیمت ملا اور سب مسلمانون میں
تقسیم کیا گیا مسیحه بهت بڑا شهر فرات کے کنارے پر هے روم کے
شهرونمین وه سب سے زیاده آباد تها اوسمین آٹهه دروازے تهے
اور بهت سے باغات نهایت سرسبز مسیحه تک جتنے شهر اور آبادیان
فتح هوئین بلاد شام مین ملحق کی گئین جسپر حکومت مسلمه کی تهی چهه مهینے
مسیحه مین اقامت هوئی اور مسلمه نے سب کو الف فتوح کے یهان سے
عبد الملک کو لکهے اونهون نے آگے بڑهنے کا حکم بهیجا بموجب اوس حکم کے

ہمنے کوچ کیا مسلمہ سے اور بوشش کے شہر میں پہنچے وہ چھوٹا شہر ہے مگر بوشش نے الیون سے مدد طلب کی اوسنے بڑی فوج سوار اور پیادونکی بہیجی ایک شبانہ روز ہم وہان ٹہرے اور بوشش کے ساتھ چہ ہزار آدمی تہا اوسنے ہمسے مدافعت کی اور مقاتلہ کیا بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی جسمین بوشش مارا گیا اور اوسکے ہمراہی سب بہاگ گئے اور شہر خالی کر دیا ہم لوگ شہر میں داخل ہوئے عبداللہ بن سعید راوی اس ہو کہ سے کہتے ہین اس چھوٹے سے شہر مین سے انتہا اموال غنیمت ملا نقد چھ لاکھ اوقیہ سونا تہا رجا بن حیات نے کل مال سب مسلمانون پر تقسیم کیا وہان سے ہم قسطنطنیہ کیطرف روانہ ہوئے یہان تک کہ سمندر کے کنارے پر پہنچے وہان آٹھ مہینے توقف ہوا اور مسلمہ نے اپنے عاملونکو جو اہل روم سے تہے کشتیون اور جہازونکے جمع کرنیکو حکم بہیجا راقم کہتا ہے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ جو جو شہر بلاد روم کے فتح ہوئے مسلمہ نے وہین کے لوگون کو وہان کے حکام اور منتظم مقرر کیا تہا اور یہی دستور سارے بلاد مفتوحہ مین مسلمانون نے اختیار کیا تہا الغرض جہازات جمع ہوئے اور ہم لوگ سوار ہوئے تین دن تک جہازونکی لڑائی ہوئی غنیم کے جہازونپر اور دریائی قلعونپر فتح پا کے اوس جزیرہ مین جہازونکا لنگر ہوا جسمین شہر قسطنطنیہ کا واقع تہا کل وہ جزیرہ آٹھ فرسنگ کا تہا اور بیچ مین چار فرسنگ پر شہر تہا اوس جزیرے پر ہم لوگ اوترے اور مسلمہ نے وہین کے عمال کے ذریعہ سے ایک نیا شہر اوس جزیرے سے بنا دو فرسنگ طول

اور دو فرسنخ عرض کا آباد کیا اور اوسکا نام مسلمہ نے مدینۃ القہر مقرر کیا
اسواسطیکہ غنیم کو اوس سے مقہور کیا تہا اور اوسمین ایک بہت بڑی
مستحکم جامع مسجد بنائی جسکا ذکر آگے آویگا بالجملہ شام سے لیکی قسطنطنیہ تک
سارے بلاد روم کے مسلمہ کے قبضے مین آگئے اور خراج وہان کا برابر بیت المال
مین داخل ہونا شروع ہوا اور رومیون نے شہر کے برج و بارونپر
بڑے بڑے فلاخن جنگی مدافعت کیواسطے قایم کیئے الغرض ہم لوگون نے
سات برس برابر محاصرہ قسطنطنیہ کا رکہا عبد اللہ بن سعید بن قیس راوی
اس معرکہ کے کہتے ہین کہ ہم لوگون نے سیب اور ناشپاتی کے بیج
بوے اور اوسکی پہل کہائے سات برس برابر دونو طرفین سے جدال
وقتال ہوا کیا اور شب کو محاربین اپنے اپنے معسکر مین مراجعت کرتے
تہے ایک مرتبہ ہم لوگ قسطنطنیہ کے دروازے پر پہنچے اور سات دن
برابر وہان قیام رہا اور اپنے مدینۃ القہر مین مراجعت نہین کی مسلمہ بذات
خود قتال کرتے تہے بطال نے ایسا ہی سلسلہ ہوا دیہونکے قتل کیئے
اوس سات دنکی عرصہ مین غنیم کے جتنے سوار تہی مارے گئے جب محاصرہ
وہان کا بہت طول ہوا تب بادشاہ روم نے ہمارے امیر کو ایک
خط لکہا اسطرح سے بنام مسلمہ بن عبد الملک امیر عرب اور شام
ولیون اما بعد بہ تحقیق تمنے برباد کیا ہمارے شہرونکو اور قتل کیا
ہمارے مبارزین سرہنگونکو اور مجہکو معلوم ہے کہ تمہاری تشریف

اور ہماری زحمت اور اذیت تمہا کو پہنچائے اور ہمنے عزم مصمم کیا تھا
کہ ساری روم کی فوج جمع کرکے دفعتۃً تمہپر یورش کرون اور پریشان
کردون تمہاری جماعت اور کم کردون تمہارے اصحاب مددگار اور
متفرق کردون تمہاری جمعیت لیکن بعد اسکے مین نے اپنی رائے بدل
ڈالی اور تم سے صلح کرنیکا قصد کیا تاکہ تمہارے اور ہمارے لوگون کا
خون ناحق نہو لیس مین صلح کرنا تمہارے ساتھ اس شرط پر چاہتا ہون
کہ تم یہان سے پلٹ جاؤ اور شہر مسیحیہ مین قیام کرو اس صورت مین
مین ہر سال دس ہزار اوقیہ چاندی اور چھہ ہزار اوقیہ سونا اور پانچ ہزار رطل
تمکو پیشکش کرونگا تاکہ ہمارے اور تمہارے بیچ مین کوئی منازعت نرہے
اسکا جواب مسلمہ نے یون لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم از جانب مسلمہ
بن عبدالملک بنام الیون روم کے کتے کے اما بعد وہ جو تو نے لکہا
کہ تیرا ارادہ تمہارے روم کے لوگون کے جمع کرنیکا لیس اگر تجہکو
قدرت ہوتی اوس جمع کرنے پر تو خواہ مخواہ تو جمع کرتا لیکن اللہ تعالی
تجہکو ہلاک کرنیوالا ہے انشاء اللہ تعالی اور عنقریب میری اعانت کے
واسطے شام سے فوج آنیوالی ہے جو لوگ بڑے ذی رعب اور صاحب
شدت اور قوت اور تجربہ کار جنگ اور پیکار ہین اور بڑے دیندار
اور اصحاب قرآن ہین صرف اونکا ارادہ تیرے قتال کا ہے کہ اوس سے
وہ طالب جنت کے ہین اور ہرگز وہ طمع دنیا کی اور سونے کی اور چاندی کی

نہیں رکھتے اور نہ اونکو اہل دنیا پسند ہین جیسے تجھکو محبت ہی زندگی کی
اوس سے زیادہ اونکو محبت ہی موت کی جس سے اونکو بہشت اور نجات
نعیم ہاتھہ لگین گی اور جو تو نے صلح کا ذکر کیا ہے پس مین نے قسم کھائی ہے
کہ مین ہرگز اپنے وطن کیطرف مراجعت نکرونگا جبتلک کہ شہر قسطنطنیہ
مین داخل ہوون اور اوسپر قبضہ نکرون پس اگر تو نے میری قسم
پوری کی تو بہتر ہے ورنہ مین اس شہر کے دروازے پر اقامت کرونگا
یہانتک کہ یا مین مرجاون یا اللہ تعالی اوسکو میرے ہاتھہ پر فتح کرے
اور جو تو نے شرائط صلح مین مال کے ادا کرنے کا ذکر کیا ہے پس
وہ میرے نزدیک سب حقیر اور ذلیل ہے اگر وہ تیرے آنکھہ مین
بہت معلوم ہوتا ہے میرے نظر مین اوسکی کچھہ حقیقت نہین ہی اصل
مطلب میرا اس شہر پر قبضہ کرنا ہے یا جنت حاصل کرنا راوی کہتا ہے
جب الیون نے یہ خط پڑہا وہ قسطنطنیہ کے دروازے پر آیا اور پکارا
کے کہا مین الیون ہون مسلمہ کہان ہین میرے قریب آوین جب مسلمہ
قریب گئے تو اوسنے کہا مین نے تمہارے راضی ہونیکی واسطے بلکہ تمہاری
رضامندی سے زیادہ اداے پیشکش قبول کیا پس لازم ہے کہ تم کوچ
کرو اور میرے قتال مین جلدی نکرو مسلمہ نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ تمکو حاکم
کی فوج خوب ظاہر ہوگی سامنے آوے جب ہمارے ساتھہ ہزار سپاہ
دروازے سے ... الیون بہت مرعوب ہو گیا اور

مسلمہ سے کہا تمہارا ارادہ کیا ہے اونہون نے جواب دیا مین ہرگز یہان سے
مراجعت نکرونگا جب تلک اس شہر مین داخل نہون الیون نے کہا اچہا
مین تمکو امان دیتا ہون تم اکیلے اس شہر مین چلے آو مسلمہ نے کہا بہت
خوب اس شرط پر کہ بطال معہ اپنے ہمراہیون کے دروازے پر کہڑے رہین
اور جب تک مین معاودت نکرون دروازہ بند نکیا جاے الیون نے یہ شرط
قبول کی اور بڑا دروازہ قسطنطنیہ کا کہول دیا جو سات برس سے بند تہا
مگر جب شہر کی فوج پورش کرتی تہی تب کہلتا تہا اور اوسکی مراجعت
کے بعد بند ہو جاتا تہا الغرض مسلمہ نے حکم کیا کہ سب فوج تیار کہڑی رہے
اور بطال سپہ دار مقدمہ فوج کا دروازے پر مع اپنے جمعیت کے ٹہہرے
اگر عصر کے نماز کے بعد مین معاودت نکرون تو سمجہو کہ میرے ساتہہ غدر ہوا
فوراً شہر مین داخل ہو کے قتال کرو اور محمد بن مروان میرے بعد امیر
مقرر ہو یہ حکم دیکے مسلمہ سبزی گہوڑے پر سوار ہوئے اور بادشاہ روم نے
دو رویہ اونکی راستے پر اوس دروازہ شہر سے کنیسہ اعظم کے دروازے
تک فوج کہڑی کی اور مسلمہ دو تلواریں کمر مین اور ایک نیزہ ہاتہہ مین سفید
پوشاک پہنے اور عمامہ سر پر شہر مین تنہا بے خوف و خطر داخل ہوئے
لوگ اونکی شجاعت اور جرات سے بہت متعجب تہے جب الیون کے
قصر کے قریب وہ پہنچے خود الیون نکلا اور اونکے ہاتہہ پر بوسہ دیا مسلمہ نے
پوچہا الیون تم ہی ہو اوسنے کہا ہان پہر اونہون نے پوچہا بڑا کنیسہ کہان ہے

لوگون نے لیا تہا وہ او سبط حسی گہوڑے پر سوار کنیسے کے اندر گیے اس سے
وہان کے لوگون کو بہت رنج ہوا مگر کوئی کچہہ نہ سکا اونہون نے دیکہا کہ
ایک بہت عمدہ صلیب سونے کی مرصع ایک سونے کے کرسی پر رکہی تہی
جسمین دو یاقوت قیمتی انگہونکی جگہہ پر اور ایک بہت عمدہ زمرد کی تہی وہ
مسلمہ نے اوٹہائی اور اپنے زین کی خرجی مین رکہہ لی وہان کے پادریونے
الیون سے کہا ہم یہ صلیب نہ دینگے الیون نے مسلمہ سے کہا یہ پادری لوگ
راضی نہین ہین کہ تم یہ صلیب لیجاؤ مسلمہ نے قسم کہائی کہ مین بغیر اس صلیب
کے باہر نہین نکلونگا پس الیون نے پادریون سے کہا جانے دو مین ایسے کے
قتل نکرو اور نہ ہونے دونگا چہوڑ دو دیکہو کہ وہ شہر سے نکل جائین والا بطال جو دروازے
پر مقیم ہے شہر مین داخل ہوکے آفت مچا دیگا الغرض مسلمہ اپنے گہوڑے
پر سوار اور الیون بہی ساتہہ ساتہہ راہ تہا دکہاتا جاتا تہا جب وہ وسط شہر مین
پہنچے تب وہ صلیب خرجی سے نکال کے اپنے نیزے پر چڑہالی وہ
دیکہہ کے دفعتاً اہل روم نہایت برافروختہ ہوگئے اور قصد اونسے
قتال کا کیا پہر سوچے کہ شہر ناحق برباد ہو جاویگا سبہون نے سر جہکالی
اور مسلمہ او سبط حسی صلیب کو نیزہ پر چڑہائے بعد عصر کے دروازہ سے
باہر ہوگئے وہان بطال وغیرہ آمادہ شہر مین یورش کرنیکو تہے جب ہم نے
مسلمہ کو دیکہا دفعتاً ہم سب نے تکبیر کی آواز ایسی بلند کی جس سے قریب تہا
کہ زمین دہس جائے اور مسلمہ کو دیکہہ کے ہم سب لوگ بہت خوش ہوئے

اور اپنے شہر قہر میں مراجعت کی سات دن بڑی مسرت اور خوشی کے
ساتھہ وہان ٹھہرے اور منتظر تھے کہ جس پیشکش کا الیون نے وعدہ کیا تھا
وہ آوے جب اوسکی آنے مین کچہ توقف ہوا تب مسلمہ نے الیون
کو ایک خط لکھا اس مضمون کا بعد بسم اللہ کے از جانب مسلمہ
بن عبد الملک بنام روم کے کتے الیون کے اما بعد پس بتحقیق اللہ تعالی
نے ظفر دی مجھکو تیرے اوپر اور اونچا کیا مجھکو تجھپر اور کر دیا اللہ تعالی نے
میرے سامنے تیرا رخسارہ نیچے پس حمد اور شکر کثیر ہے اللہ تعالی کا
اور اللہ تعالی پر بہروسہ کر کے دوسرے دفعہ میرا قصد متعلق ہوا ہے کہ
یا فوراً جس اموال پیشکش کا تو نے وعدہ کیا ہے وہ بھیجدے والا
تیرے شہر پر میں یورش کرونگا اور نہیں ہے توانائی اور قوت مگر اللہ علی
و عظیم کو اس خط کے پہنچنے سے الیون نے یون جواب لکھا بنام امیر
مسلمہ بن عبد الملک از جانب عبد ذلیل الیون اما بعد پس بتحقیق میں نے
ارسال کیا ہے آپ کے پاس پانچ ہزار رکہ یعنی نر و دنی گھوڑیان اور
دس ہزار اوقیہ چاندی اور چھہ ہزار اوقیہ سونا اور ایک تاج مرصع
موتیون اور یاقوت کا وہ خاص آپ کیواسطے بھیجا ہے اور میں درخواست
کرتا ہون مثل درخواست عبد ذلیل کے کہ آپ اس جزیرے کو چھوڑ دیجیے
اور یہان سے کوچ کر کے اگر ارادہ قیام کا ان بلاد میں ہو تو جس شہر میں
ہمارے شہروں سے مصلحت معلوم ہو وہاں اقامت فرمایئے جب

بیہ تحفہ اور سب مال پیشکش کا پہنچا تب مسلمہ سینے اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کی
اور بعد اسکے عرض لشکر کی لی چوالیس (۴۴) ہزار آدمی شمار ہوے تھے جنہوں سینے
تنہا کی محنت اور مشقت کی تہی مسلمہ نیے سارا مال پیش کش کا مسلمانونکو
تقسیم کر دیا اور تاج الیون سینے خاص اونہیں کو بہیجا تہا وہ اونہون نیے
الیون کیے ایک سرہنگ کے ہاتہہ ایک لاکہہ دینار کو بیچا اور وہ بہی روپیہ
سب مسلمانون کو تقسیم کر دیا بعد اسکے مسلمہ نیے ایک خطبہ پڑہا جسمین
اللہ تعالی کی حمد اور ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجکے کہا
او لوگو بہ تحقیق مین اس سات برس کیے عرصہ مین بہت شدائد موت
مین مبتلا رہا اور تم لوگون کو اوسکی اطلاع کرنا مناسب نہین سمجہا
کہ مبادا تم لوگ دل چہوڑ دو اور دشمن پر جہاد کرنے مین سستی کرو ایسے
سات برس ہوئے تمہارے خلیفہ عبد الملک سینے قضا کی اور ولید بن
عبد الملک خلیفہ ہوئے اونکا خط میرے پاس آیا اوسمین دن کا لکہا
ہوا تہا جس دن اونہون سینے بہی قضا کی اور سلیمان بن عبد الملک خلیفہ مقرر
ہوئے لوگون سینے اونکے ہاتہہ پر بیعت کی اور جسدن ہم لوگ جزیرہ مین پہنچے
رجا بن حیات کو بموجب حکم ولید کے مین سینے روانہ کیا سب لوگ
یہ خبر سنکے روئے اور کہا اے امیر آپ مستحق خلافت کے ہین سلیمان
سے زیادہ اپنا ہاتہہ دراز کیجیے کہ ہم سب بیعت کرین مسلمہ نے جواب
دیا کہ تم سینے باتفاق تم لوگون سیکے مشرکین سیکے ساتہہ جہاد کیا اور آج

ہیں مسلمین کے عصا کو پہاڑوں اور اونسے مخالفت کروں یہ مجہہ سے نہوگا
میں نے سلیمان کی بیعت کی تم سب لوگ بہی بیعت کرو پس سب
لوگوں نے مسلمہ کے ہاتہہ پر سلیمان بن عبد الملک کی بیعت کر لی بعد اوسکے
ہم لوگ جزیرہ قسطنطنیہ میں تین مہینے واسطے ہم پہنچانے جہازات و غیرہ
اسباب روانگی کے اور متوقف رہے پہر مسلمہ نے الیون کو ایک خط لکہا
اسکا مضمون کا بعد بسم اللہ کے امیر مسلمہ بن عبد الملک کیطرف سے بنام
الیون بادشاہ روم کے اما بعد اب میں نے قصد یہ کیا کہ تمہارے شہر کو
میں چہوڑدوں اور بموجب تمہارے درخواست کے تمکو امن دوں لیکن میں
تمہارے پاس ایک امانت چہوڑتا ہوں وہ ہماری مسجد جامع ہے جو
شہر قہر میں ہم نے تیار کی ہے زنہار زنہار ایک پتہر اور ایک لکڑی
بہی اوس سے جدا نہ کیجیئے میں قسم خدا کی کہاتا ہوں اگر اب یا سوا اسکے
پہر میں مراجعت کرونگا اور ایسی یورش کرونگا جیسے اللہ تعالی تمکو ہلاک
کریگا اور رسوا کریگا اور سوا مسجد کے اور شہر قہر کی عمارات اور بناؤں
سکو اختیار ہے چاہو باقی رکہو یا منہدم کرو مگر جب تک میں تمہارے شہر میں
ہوں کوئی بنا بہی ویران کیجیئے نہایت احتیاط کرو اس امر میں والا
تمہارے طرف سے نقض عہد ہوگا پہر میرا کوئی عہد امن وامان کا قایم
نہ رہیگا اسکے جواب میں الیون نے لکہا بنام امیر مسلمہ بن عبد الملک عبد ذلیل
الیون کے طرف سے اما بعد میں نے آپ کے خط کا مطلب سب سمجہا

مجھے سر انکھون پر آپ کا حکم منظور ہیے جب تک آپ ہمارے شہر مین
ہین مین ہرگز شہر قدر مین نجاؤنگا اور قسم ہی رب مسیح کی اور رب صلیب
کی جبتک مین زندہ اور با اختیار ہون ایک پتہر اوس مسجد کا منہدم
نہوگا اور کوئی لکڑی اوسکی توڑی نجائیگی اور نہ اوسمین کوئی جانے
پائیگا جب تک مین زندہ ہون اور مین نے ایک ہزار رکہ اور ہزار اوقیہ
سونا اور ہزار تہان ہدا کوئی آپ کو تحفہ بہیجا ہیے اوسکو قبول فرمائیے
جب یہہ خط اور ہدیہ آیا مسلمہ نے اوسکو قبول کیا اور مسلمانون پر برابر
تقسیم کردیا اور ایک درہم یا دینار اورونسے زیادہ آپ نہین لی بعد
اوسکی بطال کو حکم دیا کہ فوج جہازون پر سوار کرین اور جزیرہ قسطنطنیہ سے
عبور کرین اور جب تک ساری فوج نے عبور نہین کیا صرف سو سوار جنگی
ہمراہی سے خود شہر قدر مین مقیم رہیے جب سب لوگ روانہ ہوگئے تب
بذات خود شہر قسطنطنیہ کے دروازے پر جا کے الیون کو بلایا اور
اوس سے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون اگر تمکو کچھ ضرورت ہو یا کچھ
تمہارا کام میرے انجام کرنے پر موقوف ہو تو مین اوسکو انجام کرون
الیون سامنے آیا اور مصافحہ کرنے کو چاہا اونہون نے ہاتھ نہین دیا
تب اوسنے اونکی پاؤن پر بوسہ دیا اور اوس قول سے اونکی بہت
اظہار امتنان کیا بعد اوسکی الیون نے کہا مجھے اجازت دیجے کہ مین
آپکے ساتھ چلون مسلمہ نے انکار کیا راقم کہتا ہیے کہ ظاہرا الیون کا

ارادہ متابعت کا تہا یا خداجانے ظاہرداری سے براے دوام ہمراہی کا
ارادہ کیا تہا اور جو واقعہ سلیمان کے عہد خلافت مین روضۃ الصفا سے
نقل ہوا ہے کہ سلیمان نے مسلمہ کو بہمراہی والیون یا بالیون جو اندر
پایتخت سے آیا تہا اور فتح قسطنطنیہ کا بیڑا اوٹہایا تہا بہیجا تہا اور پہر مسلمہ کو اوسنے
فریب دیا اوسکی کچہ اصلیت ان وقایع سے نہین معلوم ہوتی اور مسلمہ تو
عبدالملک کے عہد مین روانہ ہوے تہے اونہون نے پہر مراجعت نہین کی
جو پہر سلیمان کے عہد مین گئے ہون مگر والیون یا بالیون قریب قریب
لیون کے نام کے ہے خداجانے وہ الیون وہی ہے جو اندر پایتخت
سے دارالخلافت مین آیا تہا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال بعد اوسکے مسلمہ نے جزیرہ
قسطنطنیہ سے عبور کیا جب کنارے پر پہنچے اونہون نے اور مسلمانون نے تکبیر کہی
سات دن ساحل بحر پر توقف ہوا وہان سے روانہ ہوکے مسیحیہ مین
پہنچے بعد ہماری روانگی کے الیون شہر قہر مین گیا سب شہر کو ویران
کر دیا مگر مسجد سے مطلق تعرض نہین کیا شہر مسیحیہ مین طاعون واقع ہوا
پندرہ ہزار مسلمان اوس سے ضایع ہوے مسلمہ کو اس واقعہ سے شدت
ملال ہوا اور ظاہر اتنی فوج کے ضایع ہونے سے مسیحیہ کے لوگون کو
جرأت ہوئی کہ وہ آمادہ غدر پر ہوے تب مسلمہ نے سارے شہر کو
ویران کر دیا مردونکو وہان کے قتل کیا اور عورتون اور بچون کو قید کرکے
ہمراہ لیگئے اور وہان سے کوچ کرکے شہر تقفوریہ مین پہنچے یہان

فوج کي جو عوض لي کل پچيس ہزار آدمي باقي رہ گئے تہے اس سبب سے
مسلمہ کو نہايت رنج والم پيدا ہوا وہان رجاء بن حيات کا خط دار الخلافت
سے پہنچا جسکا ذکر اور تتمہ اس روايت کا عمر بن عبد العزيز کے حالات
مين لکہا جائيگا - **چہٹا خليفہ بني اميہ مروانيہ کا ابو العباس**
وليد بن عبد الملک تہا منتصف شوال ۸۶ھ ہجري مين بعد
عبد الملک کي وفات کے بموجب اوسکي وصيت کے وليد خليفہ مقرر
ہوا اور عبد الملک نے يہ بہي وصيت کي تہي کہ بعد وليد کے اوسکا
دوسرا بيٹا سليمان مقرر ہو مگر وليد نے بہت تدابير کيے کہ سليمان
کو ولايت عہد سے معزول کرکے اپنے بيٹے کو وليعہد مقرر کرے
ليکن امراء کا اتفاق اس پر نہوا يہانتک کہ وليد نے قضا کي يافعي نے
مرآة الجنان مين لکہا ہے کہ وليد باوصف اسکے کہ نہايت ظالم اور سفاک
تہا مگر کلام اللہ کي تلاوت مين بہت مشغول رہتا تہا کہتے ہين تين دنمين
ختم کرتا تہا اور رمضان شريف مين سترہ ختم کرتا تہا سعادت دنياوي
وليد کي بہت بڑہ گئي تہي اور امور ديني سے اوسکي يادگار جامع دمشق
ہے ہندوستان کے اکثر شہر اور ترک کے ممالک اور اندلس
وليد کے عہد مين مفتوح ہوئے اور صدقات اوسکے بہت کثير تہے
اور اوسکا يہ قول مشہور ہے کہ اگر کلام اللہ مين ذکر فعل بد قوم لوط کا
نہوتا تو اوسکے گمان مين کوئي شخص اوس فعل کا مرتکب نہوتا اوسکي

نامی امرا اونمین جو اوسکی باپ کے عہد سے تہے اور اونکی سعی اور کوشش سے بہت سے بلاد اور ممالک فتح ہوئے حجاج بن یوسف ثقفی ظالم سفاک تہا اور قتیبہ بن مسلم باہلی اور موسی بن نصیر حجاج کے ظلم اور سفک دما کے قصے نہایت موجب عبرت ہین لکہتے ہین کہ سواے اونکی جو حالت جنگ مین اوسکے ساتہہ قتل ہوئے ایک لاکہہ کئی ہزار آدمیونکو جلادون کے ہاتہہ سے اوسنے قتل کروایا منجملہ اونکی حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فقہاء تابعین سے تہے کہ بعد اونکو شہید کرنیکی پہر اللہ تعالی نے اوسکو قدرت کسیکے قتل کی ندی یعنے ملک الموت نے اوسکو جہنم مین پہنچایا سعید بن جبیر کے کمالات خارج از حد بیان ہین بعضون نے کہا ہے تابعین مین سے سعید بن مسیب طلاق کے مسایل کے اعلم تہے اور عطا حج کے مسایل کے بڑے جاننے والے تہے اور طاؤس حلال اور حرام کے مسایل خوب جانتے تہے اور مجاہد تفسیر کلام اللہ کے بڑے عالم تہے اور سعید بن اون چارون فنون مین طاق اور اونکے جامع تہے اونہون نے علم ابن عباس سے اور ابن عمر سے حاصل کیا تہا پس ابن عباس نے اونکو اجازت دی کہ اب تم حدیث روایت کرو اونہون نے کہا کہ آپ کے موجود ہوتے ہوئے مین حدیث روایت کرون ابن عباس نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالی کی نعمت ہے تمہارے اوپر کہ میرے ہوتے ہوئے حدیث کی روایت کرو اگر صحیح روایت کی فبہا اور اگر خطا کچہہ ہوگئی تو مین صحیح کردونگا روایت ہے کہ بیت الحرام مین سعید بن جبیر نے ایک رکعت مین

کلام اللہ ختم کیا ہے اور بعض سلف سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر
رمضان میں تراویح کیوا سطے ہمارے امام ہوتے تھے تو ایک شب کو ابن
مسعود کی قرات سے قران پڑہتے تھے دوسری رات کو زید بن ثابت
کی قرات سے اور تیسری رات کو کسی اور قرات سے راقم کہتا ہے
ظاہر عبارت اس روایت کی دلالت کرتی ہے کہ ہر شب کو ایک
قران ختم کرتے تھے اگرچہ تصریح اوسکی نہیں ہے اور تائید اس گمان کی
وفا ابن ایاس کی روایت سے ہوتی ہے اونہوں نے کہا سعید بن
جبیر نے مجھ سے کہا بیٹھو جب تک قران پڑہلوں پس بغیر ختم کیے ہوئے
مجلس سے نہیں اوٹھے لکھتے ہیں کہ کسی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا
کہ حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اونہوں نے کہا یا اللہ اس ثقیف
کے فاسق کو اس جہان سے اوٹھا لے قسم ہے خدا کی کہ اگر علی العموم
سب رہنے اہل مشرق اور اہل مغرب سعید بن جبیر کے قتل میں شریک
ہوتے تو اللہ تعالی سبکو جہنم واصل کرتا اور امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ حجاج نے ایسے شخص کو قتل کیا کہ روی زمین پر کوئی شخص نہیں
ہے جو اونکے علم کا محتاج نہوتا یعنے سعید بن جبیر کو اور بعضوں نے لکھا ہے
جب حجاج نے ارادہ اونکے قتل کا کیا تو اونسے پوچھا تمہارا نام کیا ہے
اونہوں نے کہا سعید کہ بیٹے کہا جبیر کے حجاج نے کہا شقی بن کسیر
اونہوں نے کہا خدا کو علم ہے جسنے مجھے پیدا کیا حجاج نے حکم دیا اونکو

روبقبلہ کرکے قتل کرو اونہون نے پڑہا وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين اوس ظالم نے کہا قبلہ سے منہہ پہیرو تب اونہون نے پڑہا فاينما تولوا فثم وجه الله الغرض اونکو شہید کیا رحمہ اللہ کہتے ہین جب حجاج مرنے لگا تو اوسکو بار بار غش آتا تہا اور بار بار افاقہ ہوتا تہا اور وہ افاقہ کی حالت مین کہتا تہا مالي ولسعيد بن جبير کیا ہے میری وا سطے اور سعید بن جبیر کوا سطے کہتے ہین بعضے لوگون نے حجاج کے مرنیکی بعد اوسکو خواب مین دیکہا اوس سے پوچہا اللہ تعالی نے تیرے ساتہہ کیا کیا اوسنے جواب دیا اللہ تعالی نے ہر قتل کے عوض ایک مرتبہ مجہکو قتل کیا اور سعید بن جبیر کے عوض ستر مرتبہ قتل کیا اور وہ اپنے مرض موت مین جب سو جاتا تہا تو دیکہتا تہا کہ سعید بن جبیر اوسکا دامن پکڑ کے کہتے ہین او دشمن خدا کے کس جرم مین تو نے مجہے قتل کیا تب وہ ترسان و لرزان چونک پڑتا تہا اور کہتا تہا مالي ولسعيد انتالیس برسکی عمر مین وہ شہید ہوئے واسط مین اونکی قبر شریف زیارت گاہ ہے رضي اللہ عنہ دوسرا امیر ولید کے عہد کا قتیبہ بن مسلم باہلی امیر خراسان تہا یافعی لکہتے ہین کہ وہ بڑا شجاع اور مشہور اور با شہامت اور نہایت آزمودہ کار جنگ اور پیکار کا تہا مکرر لڑائیون مین کفار کو اوسنے ہزیمت دی خوارزم اور سمرقند اور بخارا اور فرغانہ کو کفار کے

ہاتھہ سے اوسنے فتح کیا اور روضۃ الصفا میں سمرقند کے فتح ہونیکا
حال یوں لکھا ہے پیشتر باجمال مذکور ہوچکا ہے کہ قتیبہ بن مسلم کے ہاتہہ سے
ولایت ماوراء النہر میں فتوحات لاتعد و لاتحصی ہوئے لیکن سمرقند کی
فتح چونکہ ایک طرز غریب سے ہوئی اسواسطے اوسکا حال مفصل لکھا جاتا ہے
ابو حنیفہ دینوری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ صول حاکم ماوراء النہر کا
قتیبہ بن مسلم سے ہزیمت پا کے بہاگا قتیبہ نے بعد فتح بخارا کے اور ضبط
اوسکی متعلقات کے سمرقند کی تسخیر پر ہمت باندہی اور اوسکو محاصرہ
کیا لیکن چونکہ حصار اوس شہر جنت نشان کا بہت مستحکم اور قلب تہا
مدت محاصرہ کی بہت طول ہوئی نایب صول کا جو اوسکیطرف سے اوس
شہر میں تہا اوسنے قتیبہ کے پاس پیغام بہیجا کہ اگر تمام عمر تم اس شہر کو
محصور رکہوگے ہرگز تمہارے ہاتہہ پر فتح نہوگا اسواسطے کہ ہمارے
بزرگونکی کتابوں میں لکہا ہے کہ یہ شہر جو شخص فتح کریگا اوسکا نام پالان
قتیبہ نے جواب کہلا بہیجا میرا نام پالان ہے قتیبہ کیوں کہتے ہو اسواسطے کہ
عربی میں قتیبہ پالان کو کہتے ہیں نایب نے کہا مجکو یقین ہے تم وہ شخص
نہیں ہو قتیبہ نے جب دیکہا کہ فتح اوس شہر کا دشوار ہے تب اوسنے
ایک حیلہ سوچا یعنی بہت سے صندوق بنوائے جنکے اوپر کا پٹ اور
نیچے کا دونو کہلتے تہے مگر نیچے کا پٹ اندر سے بند ہوسکتا تہا اور اوپر کا
پٹ باہر سے اور اوس نایب کے پاس کہلا بہیجا کہ میں مصلحت ملکی

طرف جانیوالا ہون اور ہمارے لشکر مین بہت اموال اور اسباب ہے
کہ سب ساتھ نہین جاسکتا اگر کچھ تہوڑے سے صندوقونکا تم ذمہ کرو کہ حفاظت
سے ذمہ کروگے اور جب ہم پہر کے اوین بجنسہ ہمین واپس دو تو بڑی
مہربانی ہوگی نایب نے قبول کیا اونہون نے ہر صندوق مین ایک آدمی
مسلح بٹہلایا کہ اوسنے اندر سے پٹ بند کرلیا اور اوپر کا پٹ بند کرکے
اوسمین قفل لگا دیا اور بہت سے صندوق اندہیری رات مین شہر مین
داخل ہوگئے جب سب صندوق وہان اوتار دیے گیے تب ہر صندوق
سے لوگ مسلح نکل پڑے سمرقند کے لوگونکو مارنا شروع کیا اور
شہر کا دروازہ کہولدیا قتیبہ بہی معہ بقیہ فوج کے شہر مین درآیا اور
سمرقند سا شہر قلب اس حیلے سے فتح ہوگیا اور سارا ماوراء النہر
اہل اسلام کے قبضہ مین آگیا ستیرا امیر ولید کے عہد کا موسی بن نصیر تہا
جو افریقیہ مین سنہ ۸۹ ہجری مین مامور ہوا اور بعضی کہتے ہین سنہ ۷۹ ہجری مین
عبد الملک کے عہد مین وہ مامور ہوا تہا بہت سے بربر کے ممالک
اوسنے فتح کیئے یافعی نے مرآۃ الجنان مین لکہا ہے کہ ابو شعیب صدفی
نے کہا کہ جسقدر موسی بن نصیر کے عہد مین بربری قیدی جمع ہوئے
کبہی اہل اسلام مین کسی سپہ سردار کے پاس اتنے قیدی نہین جمع
ہوئے تہے الغرض اوسنے بلاد انتہاء بربر کے لوگون کو قتل کیا اور خلق
کثیر وہانکی مقید ہوئی یہانتک کہ سوس تک پہنچ گیا کسیکو وہان طاقت

اوسکی مدافعت کی باقی نرہی باقی اہل بربر نے امان طلب کی اور اوسکی
اطاعت اور تبعیت پر راضی ہوئے وہان اونپر اوسنے ایک حاکم مقرر
کیا اور خود فرمانروا مصر کا رہا ایک اوسکا غلام طارق بن زیاد البربری تہا
اوسکو طنجہ جو اضلاع مصر سے ہے اوسپر حاکم مقرر کیا اور نہایت عمدہ انتظام
کیا کہ کوئی اونکا منازع اہل بربر سے اور اہل روم سے نرہا اور بہت سی
عرب کے لوگون کو اوسنے مقرر کیا کہ اہل بربر کو قرآن شریف کی تعلیم دیتے
تہے اور اوامر و نواہی اسلام سکہاتے تہے جب اودہر کے انتظام سے
فراغت پائی تب طارق اپنے غلام کو جو طنجہ کا حاکم تہا اندلس کے تسخیر پر مامور
کیا طارق بموجب امر کے ایک فوج بربری جسمین عرب کے لوگ بہی تہے
چند سے تہی لیکر روانہ ہوا دریا کے رستہ سے اور ایک جزیرہ ملک
اندلس کا تہا جسکو جزیرہ خضرا کہتے ہین وہان اوترا اور وہان سے ایک پہاڑ
پر چڑہ گیا جو آجکل جبل طارق کہلاتا ہے راقم کہتا ہے کہ آجکل سے مراد وہ
زمانہ ہے اور اب ہمارے زمانہ مین اسکو جبرالٹر کہتے ہین یہ پہاڑ نہایت
مشہور دریا مین واقع ہوا ہے اہل اسلام نے جب اندلس پر قبضہ کیا
تب اس پہاڑ کو ایک مستحکم قلعہ بنا دیا کہ وہان سے فوج فرنگستان کی
بحر روم سے بحر عرب کے طرف بسبب اوس قلعہ کے حفاظت کے نجا
سکتی ہے پس وہ پہاڑ ایک شہر اہل اسلام کا ہو گیا مگر بعد زوال دولت
اسلام کے اب نام اسلام کا وہان نہین رہا زبان اب تک وہان کی

ابل

عرب ہے اگرچہ ساکن سب نصرانی ہوگئے یہی حال سارے بلاد
اور جزایر فرنگستان کا ہے جو متعلق قرطبہ اور اندلس او صقلیا
جسکو آجکل سسلی کہتے ہین وغیرہ سے تہے مگر رسم برقع اوڑہنی کی
عورتون مین اب تلک وہان باقی ہے الغرض یافعی لکہتے ہین کہ طارق
سے روایت ہے کہ وہ جبل الطارق پر سوتا تہا اوسنے خواب مین دیکہا
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع خلفاء راشدین رضوان اللہ
علیہم سفر دریا کر رہے ہین جب طارق کو زیارت نصیب ہوئی تب
اوسکو بشارت اندلس کے فتح کی دی اور فرمایا کہ مسلمانون کے
ساتہ رفق اور مروت سے پیش آنا اور جس سے جو عہد کرنا اوسکو
پورا کرنا طارق اس بشارت سے مطمئن ہوا اور مع اپنے فوج ہمراہی کے
پہاڑ پر سے اوترا طلیطلہ ظاہرا ایک شہر بہت وسیع اندلس کا تہا وہانکی
بادشاہ کا زریق نام تہا اور اوسکا نایب تہا تدمیر نام جو اوس شہر کا حاکم
تہا اوسکو طارق نے محاصرہ کیا اوس نایب نے اپنے بادشاہ کو اطلاع
کی کہ ہمارے اوپر ایک قوم نے یورش کی ہے خدا جانے وہ آسمان
سے اوتری یا زمین کے اندر سے نکلے ہین زریق بہمراہی ستر ہزار سوار
کے نہایت عظم وشان کے ساتہ طارق کے مدافعت کیواسطے آیا
بار برداری کے جانور اوسکی بیل تہے جنپر اموال اور اثقال لدا تہا اور
وہ خود ایک تخت پر سوار تہا جسکی داہنی اور بائین دو نشان تہے

اور اوسکی سر پر ایک چہتر مرصع موتیون کا اور یاقوت اور زمرد کا گہوتا
تہا جب وہ معہ اپنی فوج اور لشکر کے طارق کے مقابلہ پر آیا تب طارق
نے اپنے ہمراہیون سے نصیحتاً کہا دیکہو اب آگے ہمارے تو دشمن ہے
اور پیچہے دریا ہے تمکو کوئی مفر نہیں ہے بجز جان دینے کے فتح
کرنیکے چاہیے تہا تمہارا صرف یہ تلواریں ہیں تو میان سے اور خدا پر
توکل کر کے حملہ کرو الغرض طارق نے معہ اپنے شجاعان نبرد آزما کے
سیدہی بادشاہ کی تخت کیطرف یورش کی جسکی آگے بڑے بڑے تنو مند
والے محافظ تخت تہے اور تخت کے سامنے ایک پردہ دیباج کا لٹکا
تہا طارق کے حملہ سے سارے محافظین تخت کے سامنے سے ہٹ گئے
اور طارق فوراً ذریق کے تخت تک پہنچا اور ایک وار تلوار کا اوسکے
سر پر ایسا کیا کہ اوسکے تخت پر دو ٹکڑے ہوا سارا لشکر
دشمن کا بعد اوسکے بادشاہ کے مرنیکے بہاگ کہڑا ہوا اور طارق کو
فتح عظیم نصیب ہوئی بعد اوسکے وہ برابر ایک مملکت اور شہر کو بعد
دوسرے کے فتح کرتا چلا گیا اور موسی بن نصیر طارق کا خاوند بہی بہت سی
فوج لیکے اوسکی اعانت کیوا سطے آکے شامل ہوگیا بالجملہ سارے
ممالک اندلس کے اہل اسلام کے قبضہ مین آئے انتہی یافعی مرآة الجنان
راقم کہتا ہے قریب آٹہ سو برس کے بڑی شوکت اور شان سے وہان
اسلام قایم رہا جہان بڑے بڑے عرفا اور علما اور محدثین گذرے ہے

ہین ہوا ہے حسرت اور ہاے افسوس اب وہان اسلام کا نام باقی
نہین رہا اولاد اور احفاد اون سب بزرگان متقدمین مین عیسائیت
شایع ہوگئی کچھ عمارتین امارات اسلام سے وہان باقی ہین چنانچہ منجملہ
اونکے ایک عمارت نہایت نامی دار العدالت ہے جسکی کچھ نقل لندن
مین شیشے کے قصر مین جسکو کرسٹل پالیس کہتے ہین بنی ہے اصل
نام اوس عمارت کا خدا جانے کیا ہی اب وہان اوسکا نام الحمرہ مشہور
ہی اور عمارت کی صورت کی اللہ کو علم ہے بعینہ نقل ہے یا نہین لیکن
در و دیوار پر سارے آیات قرانی لکھے ہوے ہین اور یہ قریب
کو ساری زمین پر بہی آیات کندہ ہین جو زمین ظاہرا قصر کے اندر ہے
مگر گرد اوسکے قصر کے کونوں تک آدہ گز کے قریب جگہہ چہوٹی
ہوئی ہے کہ اوسپر کچھ کندہ نہین ہے بہت سے انگریزون نے
مجہہ سے کہا کہ دیکہو ہندوستان کے اہل اسلام جہالت سے کہتے ہین کہ کوئی
لکہا ہوا کاغذ خصوص آیات قرانی پانو کے نیچے لانا منع ہی اور پچہلے مسلمانون
کے دار العدالت کے زمین مین یہ آیات کندہ ہین جسپر ہزارون پانو پڑتے
ہین لا محالہ خدا کیجانب سے اسکا جواب میرے دل مین گذرا اور زبان پر آیا
کہ دار العدالت وہ جگہ ہے جہان ہر شخص کو روکنا اپنے جانے سے
نہین چاہیے اور جب روک ہوگی تو مجمع خلایق کا اسقدر ہوجاویگا کہ حکام
اور عمال کو کام کرنا دشوار ہوگا اسواسطے یہ آیات کندہ کیے ہین کہ لوگ

از جو وہان مجمع نکرین اور تہوڑیسی جگہہ جو گرد چہوٹی ہوئی ہے اوسمین صرف ایکہی شخص جو مطلوب ہون ہی جا سکین روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ ولید بن عبد الملک نے جمادی الاول سنہ ۹۶ ہجری مین قضا کی نو برس چہہ مہینے اوسنے سلطنت کی اور مدت حیات اوسکی انچاس برس کچہ اوپر تہی اونیس بیٹے اوسنے چہوڑے اور اہل شام کا اعتقاد یہہ ہے کہ وہ افضل خلفاے بنی امیہ تہا اسوا سیطے کہ کتنے بنای خیر اوسکی یادگار ہین مسجد جامع دمشق کی اوسنے بنائی جو بجامع بنی امیہ نامزد ہے اور مسجد نبوی مدینہ منورہ کی اوسنے بنا وسیع کی اور مسجد اقصی بیت المقدس کی تعمیر جدید کی سوا اسکے اوسنے حکم عام دیا کہ جو شخص اپاہج یا نوسے چلنے سے معذور ہو اوسکے ساتہہ ایک خادم رہے اور جو اندہا ہو اوسکے ساتہہ بہی ایک خادم رہے اور جتنے لوگ مرض جذام مین مبتلا ہین اونکی سکونت اصحا سے الگ کرکے اونکی مدد معاش بیت المال سے مقرر کی راقم کہتا ہے معلوم نہین یہہ حکم عام سارے ممالک اہل اسلام مین جاری ہوا تہا یا خاص دار الخلافت مین اگر عام تہا تو حقیقت مین بہت عمدہ خیر جاری ولید کے عہد کی تہی اور چونکہ ابتدا ے اسلام سے خلفاے راشدین کے عہد تک کوئی شخص مسلمان بے معاش نہین رہتا تہا سبکو بیت المال سے بقدر گذران حصہ ملتا تہا یہی سنت ظاہرا ولید کے عہد تک یا اوسکے بعد بہی کسی عہد تک رہی کہ جو لوگ

خدمتگذار خلافت تھی اونکو حق خدمت ملتا تہا اور جو خانہ نشین تہے اونکو حسب لیاقت اور درجہ کے وجہ گذران مقرر ہو جاتی تہی چنانچہ اسباب میں زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں ایک معاملہ پیش ہوا تھا جسکا ہم ذکر کرتے ہیں جناب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم جاری فرمایا تہا کسی مسلمان کا لڑکا جب تک شیر خوار ہے اوسکی معاش کیواسطے بیت المال سے کچھ مقرر نہیں ہوگا جب وہ دودہ چہوڑیگا تب وہ مستحق اپنے حصہ کا بیت المال سے ہوگا اور آپ کا دستور تہا کہ شبکو حفاظت کیواسطے خود شہر مدینہ میں اکثر گشت کرتے تہے ایک مقام پر دیکہا کہ ایک اعرابی اپنے دستور کے موافق کمل وغیرہ کا سایہ کرکے اوترا تہا اوسمیں سے ایک لڑکے کے رونے کی آواز آتی تہی آپ نے قریب جاکے پوچھا یہ لڑکا کیوں روتا ہے اوسکی ماں نے کہا اسکا دودہ چہڑا دیا گیا ہے اسواسطے روتا ہے آپ نے پوچھا اسکی عمر کیا ہے ماں نے کہا چھہ مہینے کا ہے آپ نے فرمایا اتنی تہوڑی سی عمر میں دودہ کیوں چہڑایا لڑکے کی باپ نے کہا ہم نہایت مفلس ہیں اور امیر المومنین نے حکم دیا ہے کہ جب تک لڑکے کا دودہ نچھوٹے اوسکو بیت المال سے کچھ نہ ملیگا اسواسطے دودہ چہڑا دیا ہے آپ وہاں سے غمزدہ پہرے اور صبح کو روتے ہوئے دار الخلافت میں تشریف لائے اور فرمایا عمر نے مسلمانوں کے لڑکونکو مار ڈالا جو یہ حکم دیا کہ شیر خوارہ

لڑکوں کا بیت المال میں حصہ نہیں ہے اوس حکم کو منسوخ کیا اور نیا حکم
جاری کیا کہ مسلمانوں کے گھر میں جب لڑکا پیدا ہو اوسیوقت سے بیت المال
سے اوسکو حصہ ملے اور اوس اعرابی کو بلا کے تاکید کی جب تک
دنوں ایام کو تمہارا لڑکا نہ پہنچے تب تک دودھ نہ چھڑاؤ بالجملہ روضۃ
الصفا میں مذکور ہے کہ عہد دولت ولید میں بلاد ماوراء النہر فرغانہ
تک اور دیار کابل ملتان تک فتح ہوئے اور اوسکو تعمیر عمارت کا
بہت شوق تھا اس سبب سے اوسکے عہد علی العموم لوگوں کی ہمت
عمارت ہی بنانے کیطرف مصروف تھی اور رات دن آپسمیں
اسی کا چرچا رہتا تہا اور سلیمان بن عبد الملک کے عہد میں ہمت لوگونکی
کہانے کی طرف اور نکاح کرنیکیطرف مصروف رہتی تھی چونکہ اوسکو بادشاہ
عہد کو کہانے کا اور ازدواج کا بڑا شوق تہا اور ایام خلافت عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ میں بالاسم ذکر فرایض اور نوافل کا ہوا کرتا اور اوسیکی
اوامیں لوگ مصروف رہتے تہے اس سبب سے کہ خلیفہ عہد حریص
عبادات کے تہے پس مضمون الناس علی دین ملوکھم ان
بادشاہوں کے عہد میں خوب ظاہر ہوا مسامرہ میں شیخ محی الدین بن العربی
نے لکہا ہے ولید کی ماں ولادہ بنت عباس بن حزن عبسی تھی مہر
میں اوسکی کندہ تہا بالله لا اشرك به شيئا اور بعضوں نے
کہا ہے اوسکی مہر کا کندہ تہا یا ولید انت میت و محاسب

راقم کہتا ہے کیا عجب ہے کہ دو مہریں ہوں یا ایک کو منسوخ کرکے دوسری
بنائی ہو اور حاجب اوسکا اپنا غلام تھا سعید اور قتادہ بن تمیم بلید
عبسی معلوم نہیں دونو حاجب ایک ساتھہ تھے یا ایک کو موقوف کرکے
دوسرے کو مقرر کیا ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ولید کے مزاج میں تلون
بہت تھا دو مہروں کا کندہ ہونا اور دو حاجبوں کا ہونا بالخصوص منشیوں کی
تغیر اور تبدیل سے یہ امر ثابت ہوتا ہے یعنی پہلے ابو شریک منشی
تھے پھر قبیضہ مقرر ہوئے اونکے بعد ذویب ہوئے پھر ضحاک بن
دیر اونکے بعد یزید بن ابی کبشہ اونکے بعد عبید بن بلال الغرض ولید نے
دیر حران میں قضا کی وہاں سے اوسکا جنازہ آدمیوں کے گردن پر دمشق
میں آیا عمر بن عبد العزیز نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور باب الصغیر میں
دفن ہوئے مسامرہ کی روایت سے نصف جمادی الثانی ۹۶ھ ہجری
میں قضا کی اور مدت خلافت نو برس ساڑھے آٹھہ مہینے تھی اور
اونچاس برس کی عمر ہوئی اور سبایک الذہب کی روایت سے اکاون
برس کی عمر ہوئی ساتواں خلیفہ بنی امیہ مروانیہ

کا ابو ایوب سلیمان بن عبد الملک بن مروان

تھا ۔ سبایک الذہب میں لکھا ہے کہ سلیمان بنی امیہ کے نیک لوگوں میں
تھا اپنے باپ کی وصیت سے بعد ولید کے خلیفہ مقرر ہوا روضۃ الصفا
میں مذکور ہے کہ سلیمان کو جب لوگوں نے خلیفہ کیا تو وہ انتظام ملک

مین مشغول ہوا یزید بن مہلب کو عراق اور اوسکے متعلقات کا والی مقرر
اور قتیبہ بن مسلم چونکہ ولید بن عبد الملک کی رائے کے ساتھہ درباب
عزل سلیمان کے ولایت عہد سے متفق ہوگیا تہا اوسکی خلیفہ ہونے سے مشوش ہوا
خراسان مین اپنی ماتحت امرا کو سلیمان پر خروج کرنیکے واسطے ترغیب
دینا شروع کی مگر کسی نے اوسکی رائے کے ساتہہ اتفاق نہ کیا اور
تفقی سب نے مشورہ کر کے قتیبہ کو امارت خراسان سے معزول کر کے
وکیع بن اسود تمیمی کو والی مقرر کیا وکیع نے دار الامارۃ پر یورش کی چونکہ
لشکر سپاہ کے لوگ وکیع کے ساتہہ متفق ہوگئے تہے قتیبہ کے خاص بہائی
بندوں نے اوسکی مدافعت پہ کمر باندہی اور گیارہ آدمی اوسکی بہائی
اور بیٹون سے مارے گئے بعد اوسکی خود قتیبہ نے ہمت مدافعت پر کی
اور وہ بہی مقتول ہوا وکیع نے سر قتیبہ کا اور اوسکی بہائیون اور بیٹونکا
معہ عرضداشت کے سلیمان کے حضور مین روانہ کیا سلیمان نے باوصف
برگشتگی قتیبہ کے نہایت افسوس کیا اور کہا جو قتیبہ نے خراسان اور
ماوراء النہر مین شجاعت اور نبرد آزمائی کی ہے اور ایسے ممالک اور
قلعے قلب فتح کیئے دوسرے سے اوسکا عشر عشیر ممکن نہین ہے سنہ ۹۸
ہجری مین سلیمان نے دار الخلافت سے کوچ کر کے وابق مین جو متعلقات
قنسرین سے تہا نزول کیا اور مسلمہ بن عبد الملک اپنے بہائی کو سپہ سالار
افواج جرار کا مقرر کر کے قسطنطنیہ کی تسخیر کے واسطے مامور کیا

اور وا لیون یا بالیون نامی ایکشخص جو آذربائیجان سے آیا تہا اور اوسنے فتح قسطنطنیہ کا خلیفہ کے سامنے
بیڑا اوٹہایا تہا مسلمہ کے ہمراہ گیا مسلمہ نے جاکے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور لشکر کیواسطے بہت سا غلہ
جمع کیا اور لوگونکو حکم دیا کہ شہر کے باہر زمین افتادہ مین زراعت شروع کی اسے شہر کے لوگونکو معلوم
ہوا کہ محاصرہ بہت طول ہوگا مجبور ہوکے درخواست مصالحہ کی کی کہ جتنے آدمی شہر مین ہین ایک
ایک دینار آدمی پیچہے سے لیجئے اور محاصرے سے دست بردار ہو جئے یہ پیغام مسلمہ نے قبول نہ کیا جب
شہر کے لوگ مصالحہ سے مایوس ہوے تب بالیون کو اونہون نے پیغام دیا کہ ہم تمہاری سلطنت
کرنیسی یہان راضی ہین اگر کوئی ایسی تدبیر کرو کہ مسلمہ مع فوج کے یہانسے شام کو پہرجاے اس سبب سے
کہ وہانکے بادشاہ نے قضا کی تہی اور کوئی بادشاہ وہان مقرر نہین ہوا تہا بالیون نے مسلمہ سے
خدع کیا اونسے کہا کہ تمنے جو غلہ جمع کیا ہے اور زراعت کروائی اسے اس شہر کے ارباب اقتدار کے
دلمین ہے کہ تمکو طاقت لڑنے کی اور مقابلے کی اونسے نہین ہے صرف محاصرے مین ایام گذاری کرتے ہو
اسواسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب غلے جلا ڈالا جاے مسلمہ اوسے فریب کہا گئے اور سارے رسد کے
غلہ مین آگ لگادی اسکے بعد اونکو سخت فکر پیدا ہوئی کہ بسبب ساری رسد کے خالی ہو جانے کے
نہ تو وہان قیام کرسکتے تہے اور چونکہ خلیفہ نے بتاکید بلیغ حکم دیا تہا کہ بغیر قسطنطنیہ کے فتح کرنیکے
وہان سے حرکت نکرنا اس سبب سے محاصرے سے دست بردار بہی نہین ہو سکتے تہے اسی تشویش
مین تہے کہ سلیمان کے قضا کرنیکی خبر پہنچی اور عمر بن عبد العزیز جو خلیفہ ہوے اونہون نے حکم مراجعت کا
اونکو لکہا مسلمہ نے مع افواج کے رجعت قہقری کی۔

راقم کہتا ہے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ رومیون نے بالیون سے ایفای وعدہ کیا یا نہین
مزعوم یہ ہے کہ نہ کیا ہوگا اسواسطے کہ کسی تاریخ مین رومیون پر غیر قوم کے بادشاہ ہونے کا حال

جبتک کہ ترک نے قسطنطنیہ پر قبضہ نہین کیا دیکھنے مین نہین آیا بعد اس واقعے کے روضۃ الصفا مین
مذکور ہے چونکہ سلیمان نے یزید بن مہلب کو حاکم عراق مقرر کیا تہا اور خراسان اور ماوراء النہر کا انتظام
بھی اونہین کو سپرد کیا اور یزید بن مہلب کو فکر جرجان اور طبرستان کے فتح کرنیکی تھی جو مازندران
کی مملکت سے ہین — اوسکا حال یہ ہے کہ زمانہ خلافت خلیفہ سیوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
مین سعید بن العاص نے جرجان کا محاصرہ کیا تہا وہانکے حکام نے دولاکھہ دینار دیکے صلح کرلی سعید
بن العاص وہان سے پھر آئے اوس زمانے سے سلیمان کے عہد تک اہل اسلام اوسے متعرض
نہین ہوئے مگر قتیبہ جو حجاج کیطرف سے خراسان کا حاکم تہا اوسنے حجاج سے استجازت اوسکے فتح کرنیکی کی تھی
حجاج نے منع کیا کہ ممالک مازندران دشوار گذار ہین فوج کے تلف ہونیکا احتمال ہے اسواسطے قتیبہ نے
بیچمین اوسکو چھوڑ کے قومس کے راہ سے خراسان مین گیا تو جب اخبار فتوح ماوراء النہر کے قتیبہ کی کوشش سے
آتے تھے اور سلیمان اوسکی جرأت آزمائی کی تعریف کرتے تھے تب یزید بن مہلب کہا کرتا تہا ان فتوح سے
کیا فائدہ ہے جب ممالک مازندران یعنے جرجان اور طبرستان بیچمین چھوٹ گئے اس
نظر سے اب یزید بن مہلب کو اوسکے فتح کرنیکی بہت فکر ہوئی پہلے یزید بن مہلب ممالک
عرب سے دیار عجم مین گیا اور خراسان وغیرہ کا بہت اچھا انتظام کرکے مخلد اپنے بیٹے کو
وہان نائب مقرر کیا اور ایک لاکھہ فوج جمع کرکے جرجان کا محاصرہ کیا سخت لڑائی ہوئی
جرجانیون کو طاقت مقابلے کی نرہی وہ بھاگ کھڑے ہوے فوج اسلامی نے تعاقب کیا
ہزارون کو قتل اور قید کیا بعد اوسکے جرجان مین داخل ہوے اموال بیقیاس اور غنایم
بیشمار فوج اسلام کے قبضے مین آیا یزید بن مہلب نے خمس غنایم دار الحکومت کو روانہ کیا اور
خود طبرستان کا عزم کیا مگر ظاہرا حاکم جرجان کو بعد فتح کے مطلق العنان چھوڑا تہا جب

فوج

فوج اسلام کی نواحی طبرستان پر پہنچی وہانکے حاکم نے باعانت افواج دیالمہ بہت استوار
ورراہونکو مستحکم کیا اگرچہ یزید کی فوج نے مقدمہ لشکر غنیم کو بعد جنگ کے ہزیمت دی
یزید بن مہلب نے جو تسخیر طبرستان سہل تصور کی تہی وہ نہوئی اس سبب سے وہ پریشان
اس عرصہ مین حاکم طبرستان نے حاکم جرجان کو لکہا کہ اہل اسلام کی فوج مین
ہو اوسکو قتل کرو اوسنے وہان غدر کردیا اور ایک جمعیت کثیر جرجانیون کی
نائب یزید بن مہلب کا جو وہان تہا اوسپر حملہ کیا بعضے لوگ اہل اسلام کی فوج کے
مارے گئے اور بقیۃ السیف نے ایک مقام مستحکم کو امن بنایا یہ خبر جب یزید بن مہلب کو
پہنچی وہ زیادہ تر متفکر ہوا ایک شخص کو وہانکی رؤساءین سے بلایا جو مسلمان تہا
مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ پیشتر سے مسلمان تہا یا اب یزید کے ہاتھ پر ایمان لایا تہا اور اگرچہ
یزید نے اوسکو بہت تنگ کر کے دو لاکھ درہم اوسے وصول کئے تہے مگر اوسے کہا
اگرچہ تم مجھسے ناراض ہوگے لیکن مجھکو تمہارے صداقت ایمان اور اسلام پر نہایت
اعتماد ہی اس سبب سے مین تمہاری اعانت کا امیدوار ہون چونکہ جرجانیون نے بعد ہمارے
فتح کے جب ہمنے اونکو امن دی بغاوت پر کمر باندہی ہے اسواسطے مجھکو اونکی سزا دہی کے
واسطے جانا ضرور ہے جسطرح ممکن ہو حاکم طبرستان سے مصالحہ کروا دو اوہنون نے
قبول کیا اور حاکم طبرستان کے پاس گئے اور اوسکو سمجہایا کہ کچھہ پیشکش کر کے
صلح کرلو اوس حاکم نے کہا بڑا تعجب ہے مینے سنا ہے کہ یزید نے تمکو بہت ایذا دی ہے
اور اب جو وہ تمہارے ہاتھ سے تنگ ہوا ہے تب تم اوسکی خیرخواہی کے واسطے
ہمکو نصیحت کرنیکو آئے ہو اوہنون نے کہا جو تمنے سنا ہے وہ سچ ہے لیکن حقیقت حال

یہ ہی کہ یزید نے خلیفہ کو عرضداشت بہیجی ہے اور فوج کثیر طلب کی ہی جب وہ فوج یہان پہنچیگی
مثل تمہارے دس حصے لوگونکو طاقت مدافعت کی باقی نہ رہیگی تو حقیقت مین میری نصیحت
تمہاری خیر خواہی سے ہی نہ کہ یزید کی خیر خواہی سے یہ تقریر حاکم طبرستان سنکے راضی ہوا
اور قبول کیا کہ سات لاکہہ درہم اور چارسو غلام جنکے ہر ایک کے سر پر ایک طبق چاندی کا ہو
جسپر طیلسان اور شقہ ریشمی پڑا ہو وہ پیشکش کریگا اوس متوسط خوش عقیدہ نے یزید
بن مہلب کو آکے اطلاع کی وہ نہایت خوش ہوا اور اموال پیشکش کا لیکے با طیبان پہر
جرجان پر چڑہائی کی اور اوسنے قسم کہائی کہ جرجانیونکو اتنا قتل کرونگا کہ اونکے خون جاری
ہن چکی چلے اور اوسکے آٹے کی روٹی مین کہاؤن الغرض جب یزید کے پہر آنے کی خبر
جرجان مین پہنچی حاکم وہان کا بہاگا اور ایک قلعہ جو نہایت مستحکم اور قلب اوس نواح مین تہا
اوسمین جاکے محصور ہوا فوج اسلامی نے سات مہینے کامل محاصرہ رکہا کسی تدبیر سے اوسکی فتح
ممکن نہین معلوم ہوتی تہی قلعہ پہاڑ پر تہا اور کسیطرف سے راہ پہاڑ پر چڑہنے کی نظر نہین آتی تہی دفعۃً
ایک تدبیر غیبی معلوم ہوگئی یعنی ایک مصاحب یزید کا ایکدن اوس پہاڑ کے گرد گہومتا تہا اور
ایک کتا اوسکے ساتہہ تہا وہان ایک شکار نظر آیا جسکی طرف وہ کتا دوڑا اور وہ شخص اوسکے
پیچہے دوڑتا تہا ایک نہایت پتلا راستہ جسپر انبوہ درختو نکا تہا اوسیطرف وہ شکار
اور کتا جاتا تہا اس شخص نے یہ دانائی کی کہ اپنی پگڑی اور کپڑے پہاڑ پہاڑ کے درختونکی
شاخونپر لٹکاتا جاتا تہا کہ پہرتے وقت راستہ نہ بہول جاے الغرض قلعے کی دیوار کے نیچے جہان
دروازہ قلعے کا تہا پہنچ گیا تب وہانسے پلٹا اور یزید سے آکے کہا کہ اگر مین راستہ قلعے کا
بتادون تو کیا انعام دوگے اوہنون نے کہا جو مانگو اوس شخص نے چار ہزار درہم مانگے

یزید نے کہا دس ہزار درہم دونگا اوس شخص نے کہا چار ہزار تو اب نقد دیجئے باقی بعد فتح عنایت کیجئے یزید نے فوراً چار ہزار درہم حوالے کئے اور چودہ سپاہ ہمراہ کرتے تھے اوسنے راہ کی تنگی کے سبب سے صرف تین سو آدمی ساتھہ لئے اور تمام شب چلے دوسرے دن ظہر کے وقت اوس مقام پر پہنچکے تکبیر کی آواز بلند کی اور قلعے مین داخل ہو گئے یزید بھی وہان پہنچا عورتون اور لڑکون کو تو قید کیا اور اوس حاکم کو اور اوسکے ہمراہیونکو انواع عذاب سے قتل کیا اور اوس قلعے کو بالکل مسمار کر ڈالا وہانسے اوٹھہ کے شہر جرجان کا محاصرہ کیا اور جسطرح سے ممکن ہوا اوسکو بھی فتح کیا اور وہان قتل عام کا سوائے عورتون اور لڑکون اور بوڑھونکے حکم دیا بعضون نے فی کس چار آدمی قتل کئے اور اکثرون نے فی کس پانچ آدمی مارے اور بہتونکو قید کر لیا وہان قریب ایک ندی پر ایک پنچکی تھی جسکے پانی سے وہ چلتی تھی اوسی پانی کی دہار پر قیدیونکو جانورون کے مثل ذبح کرنا شروع کیا جبکا خون پانی کی دہار کے ساتھہ ملکے چکی کو چلاتا تھا اوس سے جو آٹا پیسا گیا اوسکی روٹی پکی اور یزید بن مہلب نے اپنی قسم اوتارنے کیواسطے اوسکو کہایا اور دو فرسخ تک سولیان گاڑین اور چار ہزار آدمیونکو اوسپر چڑہایا اموال اور اقمشہ بے پایان اور نفائس امتعہ اور لطائف غنایم یزید کو اور جمیع سرداران عجم اور امرائے عرب جو اوس معرکے مین یزید کے ہمراہ تھے ہاتہہ آیا فتح نامہ خمس غنایم کے ساتھہ دار الخلافت مین روانہ کیا یزید کے منشی نے جو سمنان بن مغیرہ ابن ابی قمرہ تہا عرض کیا کہ مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ ساری تفصیل غنایم کی نہ لکھی جائے یزید نے اِس مشورے کو نہ قبول کیا اور جو کچھہ وہان افواج کے ہاتہہ آیا تہا مفصل لکھہ بہیجا جب فتحنامہ سلیمان کے پاس پہنچا سلیمان نے اپنی سارے محافل اور مجالس مین یزید بن مہلب کی

تعریف اور توصیف شروع کی - اس عرصہ مین بعضے امرا یزید کے ہمراہی کی عرضیان لیے درپے آنی شروع ہوئین کہ یزید بن مہلب ارادہ خروج اور بغاوت کا رکھتا ہی سلیمان بہت متردد ہوے اور وزرا اور مشاورین سے استشارہ کیا سبھون نے بالاتفاق عرض کیا جس شخص کو اتنا تمول حاصل ہو جیسا اوسنے خود فتحنامون مین لکھا ہی اوسکے تمرد اور بغاوت کا کچھہ عجب نہین ہی اوسکے انسداد کی یہ تدبیر ذہن مین آتی ہے کہ قبل اسکے کہ اوسکی طرف سے امارات عصیان کی ظاہر ہون کسی معتمد کو اپنے اہلبیت مین سے اوس کے پاس بھیجئے کہ جو کچھہ اوسکے پاس نقد و جنس ہو سب کو ضبط کرلاوے اگر یہ تدبیر واقع ہوگئی پھر کسیکو جرأت اور ہمت اوسکی شرکت پر بغاوت مین باقی نہ رہیگی سلیمان اسی فکر مین تھے کہ عمر اونکی تمام ہوگئی اور اونھون نے قضا کی - کیفیت اونکی وفات کی اور تقرر ولیعہد کی اوسی روضۃ الصفا مین یون لکھی ہی کہ ۹۹ھ مین سلیمان نے موضع دابق متعلقہ قنسرین مین قضا کی جہان وہ بعزم تسخیر قسطنطینہ کے گئے تھے دو برس آٹھہ مہینے اونھون نے سلطنت کی اور اونکو لوگ مفتاح الخیر کہتے تھے اسواسطیکہ جب وہ تخت فرماندہی پر بیٹھے سارے قیدیونکو اونھون نے رہا کیا اور علی العموم لوگونکے ساتھہ نہایت مراعات اور سلوک سے زندگانی کی - اور غرائب وقائع سے ایک امر مروی ہے کہ شام کے ایک امیر کے جنازیکے ساتھہ اوسکو دفن کرنیکو گئے تھے اوسکی قبر کے کھودنے سے جو مٹی نکلتی تھی تھوڑیسی اوسمین سے اوٹھا کے سونگھی اور کہا کیا اچھی خوشبو اس مٹی مین ہے ایک ہفتے کے بعد اوسی قبر کی پہلو مین دفن ہوے ارباب تواریخ نے لکھا ہے کہ جب وہ بیمار ہوے اور اونکو یقین ہو گیا کہ وہ مرض الموت ہی خواہش کی اپنے ایک بیٹے کو ولیعہد مقرر کرین اور لڑکے اونکے جتنے تھے سب صغیر السن تھے ایک شخص نے اونکی مقرر ہونین سے

نصیحۃً کہا کہ اگر زمام اقتدار خلافت کا ایک کم سن لڑکے کو دیا جایگا غالب ہے کہ عہدہ برا نہو سکیگا اور یہ امر موجب فتور اور پراگندگی کا اہل اسلام مین ہوگا سلیمان نے کہا مجھکو بھی اسیکا کھٹکا ہے ایک بیٹا اونکا داؤد نام وہ فی الجملہ سن رشد مین تہا مگر وہ افواج کے ساتھہ قسطنطنیہ کی تسخیر کیواسطے مامور تہا اور دار الخلافت سے غائب تہا اوسکے بابین لوگون نے عرض کیا کہ اونکی حیات اور ممات کا علم نہین ہے اور انتظار کرنیمین احتمال فتور ہے تب سلیمان نے کہا کہ عمر بن عبد العزیز کے بابین کیا کہتے ہو سبہون نے بالاتفاق کہا کہ وہ اخیار مسلمانین مین متصف بورع وتقویٰ اور بلاشبہہ لایق خلافت کے ہین سلیمان نے کہا مین اونکو خلیفہ مقرر کرونگا اور بعد اونکے اپنے بھائی یزید بن عبد الملک کو اسے سب راضی ہونگے اور اگر تنہا عمر کو خلیفہ مقرر کرون تو میرے بھائیونکی طرف سے احتمال فساد کا ہے مشیرون نے یہ رائے پسند کی تب اونھون نے وثیقہ اس حکم کا لکھوایا اور اوسکو لفافہ مین بند کرکے مہر لی اور ایک کو اپنے مقربون مین سے حکم دیا کہ سارے بنی امیہ کو ایک مقام پر جمع کرے اور وہ وثیقہ سربمہر رجا بن حیات کو دیا اور کہا یہ وثیقہ اسیطرح سے سربمہر بنی امیہ کے مجمع مین لیجاؤ اور کہو کہ جسکا نام اس وثیقے مین لکھا ہے بغیر ظہور اوسکے نام کے اوسکے ساتھہ بیعت کرو اور جبتک مین زندہ ہون وہ وثیقہ کھولا نجاے اور خلیفہ کا نام ظاہر نہو۔

راقم کہتا ہے کہ حکم اخفاے نام کا اسواسطے ہوا ہوگا کہ شاید اوس مرض سے صحت ہوجاوے تو اوس وثیقہ کو منسوخ کرکے تبدیل کا اختیار باقی رہے۔

الغرض رجا بن حیات وہ وثیقہ بنی امیہ کے پاس لیگیا اور جو حکم تہا اوسکا انفاذ کیا سارے بنی امیہ نے کہا ہم خلیفہ کے بالمشافہہ بیعت کرینگے رجا نے سبکو

خلیفہ کے حضور مین لیگیا خلیفہ نے وہی حکم دیا کسیکو کچھہ چارہ بجز کاغذ کی بیعت کرنیکے نہوا سبھون نے بیعت کی - رجا بن حیات سے منقول ہے کہ جب سب لوگ متفرق ہوگئے عمر بن عبد العزیز اوسکے پاس گئے اور کہا اگر تمکو معلوم ہے کہ امیر المومنین نے یہ بوجھہ خلافت کا میرے سر پر ڈالا ہی تو مجھسے کہدو مین جاکے امیر کے پاس استعفا کرون مجھکو خواہش خلافت کی نہین ہے رجا نے جواب دیا مجھکو معذور رکھیے مین امیر المومنین کا رازافشا نہین کرسکتا عمر بن عبد العزیز بہت ناراض ہوکے چلے گئے بعد اوسکے ہشام بن عبد الملک رجا کے پاس گئے اور خلیفہ مندرجۂ وثیقہ کا نام پوچھا رجا نے وہی جواب دیا ہشام نے کہا کہ اگر امیر المومنین نے عبد الملک کی اولاد کو محروم کیا ہے تو بڑا فساد ہوگا - رجا بن حیات ناقل ہے کہ جب امیر المومنین نے قضا کی اوسنے ایک چادر سے اونکو ڈہپا کے لوگون کو تاکید کی کہ خبردار ابہی امیر کی موت کا ذکر زبان پر نہ آوے اور باہر آکے اوہنون نے ظاہر کیا کہ امیر المومنین نے حکم دیا ہی کہ سب لوگ مسجد جامع مین جمع ہون اعلی اور ادنی مین سے کوئی غیر حاضر نہو جب سب جمع ہوے تب رجا نے کہا کہ حکم صادر ہوا ہے کہ مجدداً لوگ مندرجۂ وثیقہ کے ہاتھہ پر بیعت کرین جب سب بیعت کرچکے تب رجا بن حیات نے وہ وثیقہ کھولا اور کہا امیر المومنین نے تقدیر الہی سے قضا کی اور وثیقہ کو پڑھا سب لوگون نے بظہور نام خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ کے ہاتھہ پر بیعت کرنا شروع کی مگر ہشام بن عبد الملک نے کہا ہمکو بیعت کرنے مین عذر ہے رجا بن حیات نے کہا اگر تم نے بیعت نہ کی ہم کو حکم ہوا ہے کہ اسیوقت تمہارا سرتن سے جدا کردینگے مجبور ہوکر اونہون نے بہی بیعت کرلی اور عمر بن عبد العزیز

باتفاق عام خلیفہ ہوگئے منقول ہے کہ سلیمان پوشاک بہت مکلف پہنتے تھے اور جو شخص میلے
اور برے کپڑے پہن کے دربار مین آتا تھا بہت ناراض ہوتے تھے اور کھانا بہت عمدہ کھاتے تھے
بعضے اقسام کہانونکے عرب مین اونکی ایجاد سے مروج ہین کثیر الاشتہا بھی تھے نقل ہے کہ ایکدن
تیس بکریونکے احشا بھونے ہوئے اونکے سامنے آئے تیس چپاتیون کے ساتھ سب کھا گئے
بعضے تواریخ مین لکھا ہے والعہدۃ علی الراوی کہ سلیمان سو رطل کھانا برطل عراقی ہر روز کھاتے تھے
جو قریب ایک من کے ئے سیر اور پرہندوستانی وزن سے ہوا اس تحریر مین جو روضۃ الصفا سے منقول ہے
نہایت مبالغہ معلوم ہوتا ہی اور یافعی نے مراۃ الجنان مین ایک روایت لکھی ہے اوسے کچھ بوئی مخالفت
کی اس روایت سے آتی ہی وہ لکھتے ہین ایک حکیم ممالک ہندوستان سے آیا اور اوسنے دعوے کیا کہ تین
دوائین میرے پاس ہین ایک قوت ہضم کی کہ جسقدر کہانا کہائے وہ ہضم ہو اور دوسری قوت
شہوت جماع کی کہ جتنی کثرت سے صحبت نسا کے ساتھہ کیجے سیری نہو اور تیسری دوا بالونکے
خضاب کی کہ ایکدفعہ استعمال سے پھر کبھی بال سفید نہون سلیمان نے کہا ان تینون دواؤنکے
طرف عاقل کو لازم ہی کہ رغبت نکرے کثیر الاشتہا ہونیمین اول مرتبہ یہ ہی کہ کثرت سے اجابت
ہوگی اور مکرر پائخانہ نہین جانا ہوگا اور ریاح خبیثہ متعفنہ کثرت سے وقوع ہونگے اور کثیر الشہوت
جماع کے ہونیمین اول مرتبہ یہ ہے کہ عورتونکی صحبت کا اسیر ہو جاے جو امر بالخصوص خلیفہ اور بادشاہ
کیواسطے بڑا عیب ہے اور بالون کا سیاہ کرنا نہایت بد ہے کہ جو نور اللہ تعالی نے مرد مسلم کی
بزرگی کیواسطے عطا کیا ہے اوسکو کالا کر ڈالے یہ اخیر قول اقتباس ہے حدیث شریف کا
من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ خلاصہ مضمون حدیث کا
یہ ہی مسلمانونمین جسکے بال بڑہاپے سے سفید ہو جائین وہ سفیدی قیامت کے دن ایک نور ہوگی۔

مسا صرہ مین لکھا ہے کہ مان سلیمان کی وہی تہین جو ولید کی مان تہین اونکی مہر کا نقش ... بالله وحده حاجب اونکے ابو عبیدہ تھے اور منشی اونکے چار تھے ابو سلیمان بن نعیم بن سلامہ اور یزید بن مہلب اور فضل بن مہلب اور عبد العزیز بن الحارث بن الحکم۔

راقم کہتا ہے کہ ظاہر تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ چارون منشی ایک وقت مین نہیے یا شاید ایک کے بعد ایک ہوے ہون اور کوتوال اونکے کعب بن خوید تھے اور قاضی اونکے عہد محمد بن حزم تھے ذات الجنب کے عارضے سے پینتالیس برس کی عمر مین اونہون نے قضا کی دو برس پانچ مہینے پانچ دن خلیفہ رہے ۹۶ سنہ مین والی مقرر ہوے اور ۹۹ سنہ مین قضا کی۔

آٹہوین خلیفہ بنی امیہ مروانیہ کے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ تھے

سبایک الذہب مین لکھا ہو وہ خلیفہ صالح خامس خلفائے راشدین تھی سفیان ثوری نے کہا ہے خلفاے راشدین پانچ ستے ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور عمر بن عبد العزیز اخراج کیا ہو اس روایت کو ابو داؤد نے اپنی سنن مین کنیت اونکی ابو حفص تھی حلوان ایک قریہ ہے مصر مین وہان وہ پیدا ہو جب اونکے باپ عبد العزیز بن مروان مصر کے حاکم تھے باختلاف روایت سنہ ۶۱ میں یا سنہ ۶۳ مین مان اونکی ام عاصم حضرت عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی پوتی تہین آپکے بیٹے عاصم کی بیٹی جب وہ متولی خلافت ہوے سارے مظالم جو پچھلے خلفائے بنی امیہ کی تھے اپنی عدالت اور انصاف سے دور کئے اور ساری زمین ممالک اسلام کی عدل سے پھر دی مناقب اونکے حد سے زیادہ ہین جسکی ذکر کی گنجایش اس مختصر مین نہین ہے دو برس پانچ مہینے خلافت کر کے جنت نصیب ہوے ـ اور شیخ اکبر نے مسامرہ مین اونکی مان کا نام ام عاصم قریبہ لکھا ہے اور شیخ ابن حجر نے اپنی کتاب تقریب مین یہی لکھا ہے کہ عمر بن عبد العزیز کی مان حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ کی پوتی تھین مگر شیخ اکبر نے مسامرہ مین خلاف اوسکے یون روایت کی ہی کہ جب
سلیمان نے قضا کی لوگون نے عمر بن عبد العزیز کے ہاتھہ پر بیعت کی بغیر سلیمان کے باپ عبد الملک نے انکے چچا کی وصیت کی
یعنی سلیمان نے اپنے بھائی یزید بن عبد الملک کی خلافت کیواسطے وصیت کی تھی لیکن یزید اونکے مرنے کیوقت
دار الخلافت مین نہ تہا اسواسطے سلیمان نے محمد بن شہاب زہری اور مکحول اور رجا بن حیات اور جو لوگ ارباب
حل و عقد سے اوسوقت حاضر تھے اونکو حکم دیا کہ تا ایام غیبت یزید کے مسلمانون سے جسکو چاہو انجام کام خلافت
کیواسطے مقرر کرلو۔ لوگون نے باتفاق عمر بن عبد العزیز کو مقرر کیا جب یزید بن عبد الملک شام مین داخل ہوا
تو اوسنے عمر بن عبد العزیز کو برقرار رکہا اور برضا و رغبت اونکے ہاتھہ پر بیعت کی مگر اس شرط پر کہ اونکے بعد
وہ خلیفہ مقرر ہو۔ اور یافعی نے مراۃ الجنان مین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا نام
بڑی تعظیم سے اسطرح سے لکہا ہے السید الفاضل الامام العادل امیر المومنین وخامس الخلفاء الراشدین
ابو حفص عمر بن عبد العزیز بن مروان الاموی اور سلیمان کے وثیقہ کا ذکر سربمہر متضمن وصیت
خلافت عمر بن عبد العزیز کے جسطرح سے روضۃ الصفا کی روایت سے لکہا گیا کچھہ تہوڑے سے فرق سے
اوس کتاب مین بہی ہے یعنی روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ خود سلیمان نے عمر بن عبد العزیز کو خلیفہ
کرنیکا ذکر کیا جسکو باتفاق لوگون نے پسند کیا اور وثیقہ سربمہر لکہنے کا خود اونہین نے حکم دیا اور
مراۃ الجنان مین لکہا ہے کہ رجا بن حیات نے عمر بن عبد العزیز کے تقرر کا مشورہ دیا جب
سلیمان نے کہا کہ ایسا نہو کہ میرے بہائیون کی طرف سے کچھہ فساد اوٹھے تب رجا بن حیات نے وثیقہ
سربمہر پر بیعت کرانے کا مشورہ دیا جسکو سلیمان نے قبول کیا اور بموجب اوسکے عمل مین آیا بعد
اوسکے یافعی لکہتے ہین مناقب عمر بن عبد العزیز کے بہت کثرت سے مشہور ہین بہت سے علمانے
صرف اونہین کے محاسن اور فضائل اور کمالات عجیبہ کے ذکر مین بڑے بڑے مجلدات لکہی ہین نانا اونکے عاصم بن عمر

بن الخطاب رضی اللہ عنہما تھے اور نانی اونکی وہ لڑکی تھی جسکو دودھ دہنے کیوقت اوسکی ماں نے کہا تھا اوسمین
پانی ملا دو اوسنے جواب دیا امیر المومنین نے دودھ مین پانی ملانے کو منع کیا ہے اوسکی ماں نے کہا کیا امیر المومنین
یہان کھڑے دیکھتے ہین تب اوس لڑکی نے کہا قسم خدا کی یہ مجھسے نہو گا کہ ظاہر مین اونکی تابعداری کرین
اور مخفی اونکی نافرمانی کرین اور جناب حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کہین قریب اون دونون کے
کھڑے تھے اور دونو کی باتین سن رہے تھے اوس لڑکی کی عقل اور فطانت سے بہت متعجب اور
خوش ہوے اپنے بیٹے عاصم کے ساتھ اوسکی منگنی کر کے نکاح کر دیا اوسی کے پیٹ سے ام
عاصم حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی ماں پیدا ہوئین رجا بن حیات راوی ہین کہ
ایک شب کو مین عمر بن عبد العزیز کی حضور مین حاضر تہا چراغ گل ہونے لگا تو مین اوٹہا کہ
اوسکو درست کردون اونہون نے مجھے قسم دی کہ تم بیٹہو اور خود اوٹہے اور چراغ کو درست کیا
تب مینے عرض کیا یا امیر المومنین خادم کے ہوتے ہوے مخدوم نے تکلیف اوٹھائی اونھون نے فرمایا
مجھسے کیا گھٹ گیا جب مین گیا تھا جب بھی عمر تہا اور پھر کے آیا اب بھی عمر ہون - اور
اونھین سے روایت ہی کہ اپنے ایام خلافت مین ایکدن خطبہ پڑہتے تھے اوسوقت جو پوشاک
پہنے تھے اوسکی قیمت لوگون نے لگای کل بارہ درہم ٹہیرے جسمین ایک قبا ایک عمامہ ایک قمیص
ایک سراویل ایک ردا چادر ایک جوڑا جراب کا اور ایک قلنسوہ تہا - اور روایت ہی کہ قبل خلیفہ ہونیکے کرتہ پائجامہ
ہزار درہم کی قیمت کی پوشاک پہنتے تھے اور فرماتے تھے کیا عمدہ پوشاک تھی اگر اوسمین خشونت ٹوپی
نہوتی اور جب خلیفہ ہوے تو پانچ درہم کے قیمت کی پوشاک پہنتے تھے اور فرماتے تھے
کیا عمدہ پوشاک ہی اگر اسمین تنعم نہوتا لوگون نے عرض کیا سبب اختلاف کا ان دونو حالتون مین
کیا ہی فرمایا میرا نفس لوامہ آفت کا پرکالہ ہے جو نعمت اللہ تعالے نے اوسکو دی اوسپر

هل من مزید کا خواہشمند رہا اور اللہ تعالی نے ہمیشہ اوسکی خواہش هل من مزید پوری
کی اب خلیفہ ہونیکی بعد بہی وہی خواہش هل من مزید باقی ہے اب دنیا مین تو اس خلافت سے
هل من مزید ممکن نہین ہے باقی رہی تمامے عقبی وہ بغیر دنیا چہوڑنے کے ملتی نہین اسواسطے
اوسکی خواہش هل من مزید نے دنیا چہڑوا دی - اور روایت ہے مسلمہ بن عبدالملک
ایک دن عمر بن عبدالعزیز کی عیادت کو گئے جب وہ بیمار تہی دیکہا کہ وہ کپڑے نہایت میلے
پہنے تہی اونہون نے اپنی بہن فاطمہ سے جو اونکی زوجہ تہین کہا کہ امیرالمومنین کے کپڑے
بدل دو اور جو پہنے ہین اونکو دہلواؤ فاطمہ نے کہا انشاء اللہ تعالی مین ایسا کرونگی پہر مسلمہ
کئی مرتبہ اونکی پاس آئے اور وہی میلے کپڑے دیکہی تب اونہون نے اپنی بہن کو ملامت کی
کہ تمنے وعدہ کیا تہا مگر کپڑے امیرالمومنین کے نہ دہلوائے اونہون نے کہا کہ مین کرون اونکے پاس
اوس جوڑے کے سوا دوسرا جوڑا نہین ہے جسکو پہنین کے وہ میلا اوتارین تب بہیجا جاوے
اور وہی رجا بن حیات راوی ہین جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے قبل اشتہار سلیمان کے
قضا کرنے کے سارے امرا اعلی اور ادنی کو جمع کرکے پہلی وثیقہ سربمہر کی مجدد ا بیعت
کروائی بعد اوسکے وثیقہ کہولکے پڑہا اور باعلان عمر بن عبدالعزیز کی سبہون نے بیعت کی
تب سلیمان کا جنازہ دفن کیواسطی نکالا گیا سب اولاد عبدالملک کی سوار ہوکے جنازے
کے ساتہ چلی مگر عمر بن عبدالعزیز پیادہ پا دفن تک گئے اور دفن سے فراغت کرکے جب
پہرے تب اپنی بی بیونکے پاس پیغام بہیجا جو تم مین سے دنیا کی طالب ہو وہ اپنے ماں باپ کے گہر
جاوے مین ایسی مصیبت مین پہنسا ہون کہ تمہاری خدمت دنیاداری کی اب مجہسے نہین ہوسکتی
ماں باپ کے گہر مین جانا اپنا بہ طلاق ہے سارے اونکی گہر مین رونے پیٹنے اور نوحے کی آواز بلند ہو گئی

انتهی ما فی مرآۃ الجنان ۔

اب کچھہ حالات خلافت عمر بن عبد العزیز کی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرنا مناسب
معلوم ہوا اوسمین لکہا ہی جو سلیمان کے دفن سے فراغت ہو چکی امراء نے خلیفہ کو اصطبل کے
تازی بہت عمدہ گھوڑے پیش کئے کہ جو اونمین مرغوب ہو اوسپر سوار ہون امیر المومنین
فرمایا کہ جو جانور میرا اپنا ہے وہی مجھکو پسند ہی اوسپر سوار ہو کے اپنے گھر کیطرف مراجعت
کی امرا نے عرض کیا اب آپ دار الخلافت مین قیام فرمائین سکونت کیواسطے قصر خلافت
موضوع ہی جواب فرمایا کہ سلیمان کے متعلق اور منتسب لوگ وہان مقیم ہین انہین وہان سے
نکالونگا میرا اپنا جھوپڑا میرے واسطے کافی ہے جب تلک سب اہل وعیال سلیمان کے
اپنی خوشی سے دار الخلافت سے نہین نکلے وہ اپنے گھر ہی مین انجام امور خلافت
کرتے رہے اور بعد اجلاس کے سریر خلافت پر سب سے پہلے ایک خط مسلم بن عبد الملک کو
لکہا جو تسخیر استنبول پر مامور تھا مضمون اوسکا یہ تہا کہ لوگون نے اپنی خوشی سے میرے
ہاتھہ پر بیعت کی اس شرط پر کہ بموجب خصائل ائمہ عادل کے مین عدل کرون اور
مسلمانونمین غنیمت کا مال بہ مساوات تقسیم کرون پس مین اللہ تعالے سے امیدوار ہون
کہ مجھکو توفیق عطا فرما دے تا کہ سارے میرے اعمال اور افعال بموجب اوسکی رضا کی وقوع مین
آوین تمکو لازم ہے کہ میری اطاعت اور بیعت قبول کرو اور راہ راست پر رہو تا کہ جناب
ایزد تعالے و تقدس تم سے خوش ہو اور زنہار مخالفت اور عصیان پر کمر نہ باندھو تا کہ جو
اعمال پسندیدہ تم سے صادر ہوے ہین وہ رائگان نہون اور بعد ورود اس میرے خط کے
تم مع سب مسلمانون کے جو تمہارے ہمراہ ہین محاصرہ استنبول کا چھوڑ کے اسطرف مراجعت کرو

جب یہ خط مسلمہ کو پہونچا اور مضمون سنا رسے امرا و اعیان سپاہ کو جمع کرکے سبکو وہ خط سنایا
اور سب سے مشورہ پوچھا کہ اطاعت حکم کی کرین یا نہ کرین باتفاق سب کی راے یہی ہوئی کہ
اطاعت اور فرمان برداری خلیفہ کے حکم کی لازم ہے مسلمہ نے اس راے کو پسند کیا اور مع
سپاہ کے وہان سے روانہ ہوا جب طبریہ مین سارا لشکر داخل ہوا سب ارباب فوج کو
حکم دیا کہ اپنے اپنے گھر مین جاؤ اور خود بہمراہی خواص امرا اور مقربون کے دار الخلافت
دمشق کے طرف روانہ ہوے جب وہان پہونچے بہت بڑے تجمل اور احتشام کے ساتھہ
قصر خلافت مین گئے مگر امیر المومنین نے ملاقات نہ کی کئی مرتبہ اوسی جلوس اور شوکت کے
ساتھہ گئے مگر دربار کا بار نہ پایا جب معلوم ہوا کہ شوکت اور شان امیر المومنین کو پسند نہین ہے
تب صرف ایک غلام ہمراہ لیکر دربار مین گئے خلیفہ نے بہت محبت اور تپاک سے ملاقات
کی منجملہ اور باتون کے خلیفہ نے فرمایا ای مسلمہ تم جہان کے گرد خوب گھومے اور بڑے بڑے
کام کئے اگر وہ سارے افعال اور حرکات تمہارے واسطی تقویت دین مبین اور موجب رضا
رب العالمین کے تھے تو تمکو مبارک ہون والا افسوس اور حسرت ہی تمہارے واسطی اللہ تعالی
ہمارے اور تمہارے گناہون کو بخشے ۔ نقل ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو خبر پہونچی کہ مسلمہ کے
باورچیخانہ مین ہزار درہم روز خرچ ہوتے ہین یہ امر اونکو بہت ناگوار ہوا ایک دن مسلمہ کو
پیغام دیا کہ آج کھانا ہمارے ساتھہ کھاو اور اوس دن بہت اقسام کے کھانے تکلف
پکوائے منجملہ اور کھانون کے آش مسور کی پیاز اور روغن زیتون مین بگھاری ہوئی بھی تھی
عمر بن عبد العزیز نے مسلمہ کو اتنا با تو نین لگایا کہ وہ نہایت بھوکے ہوسے اور پیشتر سے
خدام سے کہہ رکھا تھا کہ جب مین کھانا مانگون تو پہلے صرف مسور کی آش لے آنا اوس

حکم کے بموجب وہ آش پیش کی گئی مسلمہ نے بسبب کمال اشتہا کے وہ آش خوب
پیٹ بھر کے کہائی کہ گنجایش اور کہانے کی باقی نرہی اوسکے بعد جب اور اقسام
تکلف کے کہانے چنے گئے اور عمر بن عبد العزیز نے مسلمہ سے کہا کہ ہاتھ کیون کہینچا کہانا
تو اب آیا ہی اوہنون جواب دیا کہ مین خوب سیر ہو گیا اب گنجایش اور کہانے کی
باقی نہین ہے عمر بن عبد العزیز نے کہا ای ابو سعید سبحان اللہ تم صرف اس مسور کی
آش سے سیر ہو گئے جسمین ایک درہم کے خرچ سے دس آدمی سیر ہون پھر
ایک ہزار درہم جو تم ہر روز اپنے باورچیخانہ مین صرف کرتے ہو کتنا برا اصراف ہی ای
ابو سعید خدا سے ڈرو کہ قیامت کے دن تمہارا نام مسرفون مین لکہا جاے اگر وہ مال جو
اسطرح سے بیہودہ خرچ کرتے ہو ارباب احتیاج پر صرف کرو اور بہوکونکو کہلاؤ تو وہ صورت
رضاے سبحانہ تعالے سے قریب ہے مسلمہ نے عرض کیا حکم امیر المومنین کا بجان ودل
قبول ہے آئندہ انشاء اللہ تعالے ایسا ہی کرونگا جیسا ارشاد ہوا عمر بن عبد العزیز اونکی
گفتگو سے بہت راضی ہوے۔

واضح ہو کہ معاویہ بن سفیان کے عہد خلافت کے ذکر مین مذکور ہو چکا ہے کہ اوہنون نے
بانتقام رسم بدسب ولعن کے خطبون مین جمعہ اور جماعات کی اون بزرگون پر جاری کی
ہتی جو اوسکے مستحق نہ تھے اور وہ طریقہ مذمومہ سارے خلفائے بنی امیہ مین عمر بن
عبد العزیز کے عہد تک گویا واجبات سے شمار ہوتا تہا حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ کے
منجملہ اور کمالات اور فضائل کے ایک بڑی فضیلت یہ ہتی کہ اس بدعت شنیعہ کو
اوہنون نے موقوف کیا لیکن چونکہ ایسے امر کے موقوف کرنے مین جو اونکی خاندان مین

ضروری ہوتیب و دائم و قیام خلافت تصور ہوتا تہا البتہ اپنی بہائی بندونکا خوف لین ہوگا کہ مبادا باطل کردین اور یہ بہی تصور ہوگا کہ اگر ہم نے اپنے عہد مین موقوف کیا شاید بعد انکی پہر وہی رسم اعادہ کیجائے اسواسطے اوسکے واسطے اونہون نے ایک بہت بہتر تدبیر سوچی جسسے پہر کسیکو جرأت اوسکے ترک کے شکایت کی باقی نرہی اور وہ رسم مذموم ہمیشہ کیواسطے نیست ونابود ہوگئی وہ تدبیر یہ تہی کہ ایک یہودی طبیب جو کہا ہرادرباری اور مصاحب خلیفہ کا تہا اوسکو اونہون نے مخفی تعلیم کیا کہ ایک دربار عام مین آیا جہان سارے امراے شام اور سارا خاندان بنی امیہ کا جمع تہا او خلیفہ سے درخواست کی کہ اپنی صاحبزادی کے ساتھہ میرا نکاح کردیجئے سب لوگ بہت برافروختہ ہوے اور خلیفہ نے بہ آہستگی فرمایا یہ امر غیر ممکن ہے مین مسلمان ہون اور تم مغایر ہماری ملت کے ہماری شریعت مین یہ وصلت جائز نہین ہے یہودی نے جواب دیا کہ آپکے پیغمبر نے جو اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب کے ساتھہ کیا تہا عمر بن عبد العزیز نے کہا وہ بہت بڑے عظماے ملت محمدی سے تہے یہودی نے کہا پہر ایسے بڑے عظماے ملت پر خطبون مین لعنت کیون ہوتی ہے عمر بن عبد العزیز نے لوگونکی طرف متوجہ ہوکے کہا اسکا جواب دو سب لوگ ساکت اور نادم ہوے اور اوسی وقت اونہون نے حکم صادر کیا کہ خطبونسے وہ الفاظ ناسزا نکال ڈالے جائین اور بجاے اون لفظونکے یہ جملہ داخل کیا جائے ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور بعض روایت مین یہ جملہ اوس رسم بد کے عوض مین بڑہایا گیا ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان و ایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی۔ لکہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کو اشجع

بنی امیہ کہتے تھی اشج اوسکو کہتے ہین کہ جسکی پیشانی پر اثر زخم اور شکستگی کا ہو لڑکپن مین اونکی سر پر گھوڑے نے لات ماری جسسے چہرہ پھٹ گیا تھا اوسکا نشان ماتھے پر باقی تہا روایت ہی کہ جب گھوڑے نے اونکو لات ماری تو وہ گھر مین گئے اونکی ماں ام عاصم خون دھو رہی تھین کہ عبد العزیز اونکی باپ گھر مین آئے ام عاصم خفا ہو کے اپنے شوہر سی کہنی لگین کہ خادم لڑکے کے ساتھ نہین مقرر کیا جاتا کہ ایسی آفات سے اوسکو بچایا اونھون نی کہا چپ رہو اگر میرا لڑکا وہ ہے جو اشج بنی امیہ کہلاوے تو زہے سعادت اوسکی یہ اس نظر سے کہا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ایک شخص اشج بنی امیہ کا ایسا خلیفہ ہوگا کہ عالم کو عدل و داد سے بھر دیگا چنانچہ اسی بابمین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ وہ آرزو کرتے تھی کہ مین دیکھون مروان کی اولاد مین کون شخص ہے جسکی چہرے پر نشان ہوگا اور وہ عالم کو عدل سے بھر دیگا۔

راقم کہتا ہے مشکوٰۃ مین ایک حدیث حذیفہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی جسکا ترجمہ یہ ہی رہے گی نبوت تم لوگون مین جب تلک اللہ تعالی چاہیگا کہ رہی بعد اوسکے اوٹھا لیگا اللہ تعالی اوسکو پھر رہیگی خلافت نبوت کے طریقہ پر جب تلک اللہ تعالی چاہیگا کہ رہے پھر اوٹھا لیگا اللہ تعالی اوسکو پھر رہیگا ملک ایک دوسرے کو کاٹنے والا جب تلک اللہ تعالی چاہیگا کہ رہے پھر اوٹھا لیگا اللہ تعالے اوسکو پھر رہیگا ملک ظلم بھرا ہوا جب تلک اللہ تعالے چاہیگا کہ رہے پھر ہوگی خلافت نبوت کے طریق پر بعد اوسکے آپنے سکوت کیا جب حبیب جو ایک راوی اس حدیث کے ہین وہ کہتے ہین جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے تب مینی اونکو یہ حدیث لکھ بھیجی اور یاد دلائی اور لکھا کہ مین امید کرتا ہون کہ بعد ملک کاٹنے والے

ایک دوسرے کے اور بعد ملک ظلم بھر کے آپ امیر المومنین نبوت کے طریقے پر ہونگے اوسنہوں نے
نہایت تعجب کیا اور خوش ہوئے انتہی ترجمۃ الحدیث - پھر اوسی روضۃ الصفا کی روایت
ہے کہ جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے حکم صادر کیا کہ جو ہی امیہ نے لوگوں سے بظلم تحصیل کیا ہے
اونکے مالکو نکو پھیر دیا جائے اونکی مصاحبین اور مقربوں نے عرض کیا کہ آپ ایسا حکم دیتے ہیں
اپنے قوم کے رنج وملال سے نہیں ڈرتے اونہوں نے جواب دیا مجھکو صرف روز قیامت کا خوف ہے
کسی اور چیز سے مجھکو مت ڈراؤ - ہمیشہ دیوان تحقیقات مظالم میں بغیر فرش کے زمین پر
بیٹھتے تھے ہر چند لوگ کہتے تھے فرش بچھوا لیجئے واسطے ہیبت اور شوکت خلافت کی باقی
رہیگی ہرگز قبول نہ کیا - کہتے ہیں کہ خلافت سے پیشتر وہ نہایت عظم وشان کے
ساتھ رہتے تھے جب خلیفہ ہوئے سارا مال اور اموال بیت المال میں داخل کر دیا اور اپنے
مال کے ساتھ فاطمہ بنت عبد الملک اپنی زوجہ کا مال بھی داخل بیت المال کیا اور اپنے
سب اہل وعیال سے کہا کہ اگر فقر اور درویشی سے بسر کرنا منظور ہو تو میرے ساتھ رہو
والا سب رخصت ہو جہاں چاہو چلے جاؤ سبہوں نے رونا شروع کیا اور کہا ہمکو مفارقت
آپ کی منظور نہیں ہے جسطرح سے آپ بسر کرینگے ہم بھی اوسیطرح سے بسر کرینگے - اور فاطمہ
اونکی زوجہ روایت کرتی ہیں کہ وہ اپنا حق خلافت بیت المال سے اپنی اور اپنی متعلقوں کا
خرچ کیواسطے صرف دو درہم روز لیا کرتے تھے - مورخین لکھتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے
باغ فدک جو خلفا بنی امیہ کے تصرف میں تھا حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد کو
سپرد کر دیا - اور فاطمہ بنت حسین بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام عمر بن عبد العزیز کی
بہت تعریف کر کے فرماتی تھیں کہ اگر وہ زندہ رہتے تو ہم لوگوں کو یعنی اہل بیت کو کسیکی احتیاج نہوتی

اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرماتے تھے کہ ہر قوم مین ایک مرد صالح نیکوکار ہوتا ہے بنی امیہ کی قوم مین عمر بن عبد العزیز تھے اور فاطمہ بنت عبد الملک سے روایت ہی کہ ایک شب کو مین اپنے شوہر یعنی عمر بن عبد العزیز کے پاس گئی دیکھا مینے کہ نماز پڑہتے تھے اور بیحد بیتاب روتے تھے یہانتک کہ سارا چہرہ اور داڑہی تر تھی جب نماز پڑہ چکے مینے پوچھا مزاج کا کیا حال ہے اور اتنا زار زار کیون روتے ہو فرمایا کہ مین متعہد امور امت مرحومہ کا ہوا ہون اور مجھکو نہایت فکر اور اندیشہ ہی کہ چارون طرف ملکون کے لوگ ننگے اور بہوکھے اور خستہ اور مظلوم عیال دار اور مفلس ہونگے اور فردا ے قیامت کو اللہ تعالے جو مجھسے پوچھیگا کہ ایسے لوگونکی کیا تونے خبرگیری کی تو مین ڈرتا ہون کہ جواب مجھسے بن نہ پڑے اور عذر میرا قبول نہو اس سبب سے مجھکو اپنے نفس پر رحم ہوا اور رقت پیدا ہوئی - واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز یزید بن مہلب سے اور اوسکے بہائی بندون سے راضی نہ تھے اور فرمایا کرتے تھے وہ سب بڑے ظالم لوگ ہین جب مسند خلافت اونکی اجلاس سے مزین ہوئی تب یزید بن مہلب کو جو والی خراسان تہا حکم بہیجا کہ کسیکو اوس ولایت مین نائب مقرر کرکے خود دار الخلافت مین حاضر ہو یزید نے اپنے بیٹے مخلد کو وہان اپنا قایم مقام مقرر کرکے بموجب حکم کے روانہ ہوا جب وہ دریاے معقل پر پہنچا بصرے کے حاکم نے جسکو پیشتر سے حکم پہنچ گیا تھا یزید کو قید کرکے دار الخلافت مین روانہ کیا عمر بن عبد العزیز نے یزید سے اوس سب مال کا مطالبہ کیا جو جرجان اور طبرستان مین اوسکے ہاتھہ مین آیا تھا اور اوسکی فہرست اوسنے سلیمان بن عبد الملک کے پاس بہیجی تھی جسکا پیشتر مذکور ہو چکا ہے یزید نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین کو معلوم ہے کہ سلیمان کو اس قسم کے اموال مین ہرگز مضائقہ نہ تھا کہ مین اوسکو خرچ کردن اسیمین بنظر وثوق اور اعتماد کے اونکی اوپر وہ سب مال

مین نے خرچ کر ڈالا کچہہ اوسمین سے باقی نہین رہا جو مین داخل کرون ۔ عذر امیر نے قبول
نہین کیا اور حلب کے محبس مین اوسکو قید رکھنے کا حکم دیا اور امیر کا یہ قول تہا کہ وہ سب
مال کثیر ہے اور مسلمانون کا حق ہے اور چونکہ بیت المال کا مین متکفل ہون اوسکو مین
چھوڑ نہین سکتا ۔
راقم کہتا ہے کہ پیشتر مذکور ہو چکا ہے کہ یزید مہلب کی نیت ڈانوڈول
ہوی کہ بغاوت پر کمر باندہے اور خراسان مین اپنے تئین حاکم مستقل غیر مطیع خلافت
بناوے اور کثرت تمول اوسکی باعث ہوئی مگر ظاہرا ور امراے ماتحت اوسکے اوسکی
اس نیت بد پر متفق نہوے اور مکرر لوگون کے عرائض اوسکی اس نیت فاسد کی اطلاع
کیواسطے سلیمان کے پاس پہنچے تھے اور وہ آمادہ اوسکے تدارک کے لئے تھے کہ دفعتًہ
قضا کی چونکہ تدارک ایسے مفسدۂ محتملہ کا قبل وقوع کے ضرور تہا تو ممکن ہے اوس دور اندیشی
سے امیر نے یزید بن مہلب کو مقید کیا ہو اور چونکہ وہ سزا قبل وقوع جرم تھی اسواسطے
دوسرا جرم شرعی یعنی تصرف بیت المال اوسپر قایم کیا گیا الغرض بعد یزید کے مقید کرنے کے
امیر نے جراح بن عبداللہ کو حاکم خراسان مقرر کیا جب وہ وہان پہنچے مخلد بن یزید نے حکومت
اونکو سپرد کی اور خود دار الخلافت مین حاضر ہوا اور حضوری دربار کا بار پایا اور امیر کے حضور مین
نہایت لجاجت اور سماجت سے عرض کیا کہ ایک عالم امیر المومنین کے الطاف اور شفقت اور
رعایا پروری کا شکر گزار ہے مگر میرے بوڑہے باپ پر کسواسطے نظر عتاب ہے امیر نے جواب دیا
کہ تصرف بیت المال کا موجب اوسکے مقید کرنیکا ہوا ہے جب وہ سب داخل کریگا تب
رہائی ہوگی مخلد نے ایسا جواب شافی قریب معاملے کے دیا جسسے امیر راضی ہوے ۔

باہر جانے لگے قصر خلافت سے۔ امیر نے فرمایا کہ مخلد سعید ہی راہ پر چلنے مین اپنے باپ سے بہتر ہی اوسکی عرصہ قریب مین باتفاق تقدیر مخلد نے قضا کی اور امیر اوسکے جنازے پر تشریف لائے اور اوسکی جنازہ کی نماز پڑہائی اور حکم دیا کہ یزید کو محبس سے رہائی دو کہ اپنے بیٹے کی تعزیت مین شریک ہو کر بعد فراغت کے تعزیت سے پھر محبس مین جاوے اور جب عمر بن عبدالعزیز بیمار ہوے تب یزید محبس سے بھاگ گیا ظاہرا بہت سخت قید نہ تھی اور سبب اوسکی بھاگنے کا یہ ہوا کہ یزید بن عبدالملک کے دل مین یزید مہلب کیطرف سے بسبب ایک امر کے جسکا ذکر بہت طوالت چاہتا ہے عداوت تھی اور وہ کہا کرتے تھے کہ جب مین والی ملک ہونگا تب ال کا غبار اوسکی طرف سے نکالونگا اسواسطے یزید بن مہلب ڈرا کہ اگر عمر بن عبدالعزیز نے قضا کی تو یزید بن عبدالملک چونکہ ولیعہد ہی لامحالہ خلیفہ ہونگے پس خدا جانے کس بری طرح سے پیش آوین اسواسطے وہ محبس سے بھاگ گیا اور ایک عرضی عمر بن عبدالعزیز کو اس مضمون کی لکہہ بھیجی کہ اگر مجھکو یقین ہوتا کہ آپ اس مرض سی صحت پاوینگے تو مین آپکے محبس پہ جنت کو ترجیح نہ دیتا مگر مین ڈرتا ہون کہ اگر یزید بن عبدالملک خلیفہ ہونگے تو مجھکو بہت بڑی سختی کے ساتھہ ہلاک کرینگے اس مجبوری سے مین بھاگا ہون جب وہ عرضی عمر بن عبدالعزیز کے پاس پہنچی تو اونھون نے فرمایا بارخدایا اگر یزید بن عبدالملک بدخواہ مسلمانونکا ہی تو اوسکو موت نصیب کر۔ واضح ہو کہ ایام خلافت عمر بن عبدالعزیز مین ایک شخص بنی یشکر کے قوم کا جسکو شوذب کہتے تھے اور بسطام بھی اوسکا نام تھا اوسنے بگمان وقوع بدعات کے خلافت مین اسی آدمیونکو ہمراہ لیکے خروج کیا جب دارالخلافت مین یہ خبر پہنچی تب امیر نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن یزید بن خطاب کو کے حاکم اوسکی طرف سے تھی خط لکھا کہ ایک آدمی ہوشیار اور تجربہ کار کو دفع فساد خوارج کیواسطے

مامور کرو مگر یہ شرط ہے کہ مسلمانونکا خون نہو عبد الرحمن نے محمد بن جریر بن عبد اللہ بجلی کو
دو ہزار آدمیونکی ساتھہ بھیجا اور حکم دیا کہ جیسا امیر نے لکھا ہے ویسا ہی عمل کرو کہ بدون
وقوع قتل و خون کے مسلمانونمین خوارج کا فساد دفع ہو محمد بن جریر مع اپنی سپاہ کے
قریب لشکرگاہ شوذب کے جا کے اُترے اوسی عرصہ مین ایک خط امیر کا ظاہر اٌ اوسکے واسطے
اوس سپاہ کے بالا بالا شوذب کے نام پر پہنچا اوسکا مضمون یہ تھا مسموع ہوا ہے کہ تیرا خروج
بہ تعصب دین مبین اور احیاء سنت سید المرسلین کیواسطے ہے مگر تجھکو غور کرنا چاہئے چونکہ مین
خلیفہ اور امیر المومنین ہون اوس امر خیر کی تعمیل کے واسطے بہ نسبت تیرے مین
احق ہون پس لازم ہے کہ بدون جنگ و جدل کے تو میرے پاس یہان آجا کہ تیرے
شبہات پر بالمشافہہ ہمارے مناظرہ ہو اگر حق ہماری جانب ہوتو تو بھی سب اہل
اسلام کے ساتھہ اتفاق کر اور اطاعت اور فرمان برداری کر اور اگر حق ہمارے جانب نہوگا
تو تیرے شبہات کے تدارک کیواسطے ہم غور اور تامل کرینگے جب بسطام کو یہ خط پہنچا اوسنے
پڑھکے کہا عمر بن عبد العزیز نے انصاف کی بات لکھی ہے پس اوسنے عاصم نام ایک شخص کو
موالی بنی شیبان سے اور ایک شخص بنی یشکر سے دار الخلافت مین روانہ کیا جب وہ
دونو پیغامبر شوذب کے دار الخلافت مین پہنچے اور باریاب امیر کے دربار مین ہوئے امیر نے
پوچھا تم لوگون نے کیون تمرد کیا ہے اور کس بات کی تمکو شکایت ہے اون لوگون نے کہا
ہمکو آپ سے کچھہ شکایت نہین ہے اسواسطے کہ آپ ہمارا یہ عدل اور انصاف فرماتے ہین
اور آپ کے عمال اور نواب بھی آپ ہی کی پیروی کرتے ہین صرف ایک بات مین
خلاف ہے اگر وہ خلاف دفع ہو جائے تو ہمکو کوئی مقام گفتگو کا باقی نہ رہیگا امیر نے پوچھا وہ

بات ہی اونھون نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ پچھلے خلفا نے بنی امیہ کے اشکال کو اپنے ظلم
کہتے ہین اور سنی الفقہ اور آپ نے تدارک رد مظالم کا کیا ہے آپ لائے ہین صراط مستقیم
پہچانتے ہین مگر قوم آپ کی اور باپ آپ کا عموماً اونپر لعنت کرتے تھی آپ اونپر لعنت کیجیے اور اونسے بیزاری
ظاہر کیجیے پھر ہم کو کوئی محل شکایت کا باقی نہ رہیگا امیر نے فرمایا ہر چند مطلوب تمھاری
آخرت ہی تم طالب دنیا نہین ہو لیکن اس ایمان جو تمنی سمجھی کی ہے تمنے خطا کی ہے اسواسطے
کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو لعنت کرنیکا حکم نہین دیا ہے اور کلام مجید مین حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا قول منقول ہے فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور
رحیم اور اگر تم کہتے ہو کہ لعنت کرنا اہل جرائم پر فرض ہے تو بتاو دلیل اوسکی فرضیت کی
کیا ہی فرعون جو بدترین خلایق سے تھا کس روایت سے حکم اوسپر لعنت کرنیکا ثابت
ہوا ہے پھر مین اپنے اہل بیت پر جو نمازگذار اور روزہ دار تھے کسواسطے لعنت کرون
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب گناہون کی شرح کردی ہے اور آدمی گناہ کرنی سے کافر نہین
ہوجاتا ہے لیکن تم کو [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی دعوت کی ہے اور اقرار
[illegible] پیغمبری [illegible] اونکی احکام پر عمل نکرے اوسنے اقرار رسالت نہ کیا امیر نے
[illegible] یہ نہین کہتے کہ احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم عمل
نہین [illegible] محرمات کے ہوئے اور اپنے نفس پر ظلم کیا الغرض اسیطرح سے
جو کچھ اون لوگون نے اعتراض کیا امیر نے اوسکا جواب شافی دیا اور اونکو قائل کیا
آخر مین اون لوگون نے کہا یا امیر اگر ایک شخص جو مسلمانون کے جان اور مال پر
حاکم ہے وہ عدل اور انصاف کرتا ہے مگر اپنی جگہہ پر ایسے شخص کو مقرر کرے جسکو وہ

یقین جانتا ہون ظلم کریگا وہ شخص آپ کی دانست مین کیسا ہے امیر نے فرمایا ایسی شخص سے
میری دانست مین اس امر مین خطا کی اونھون نے کہا آپ پر خوب روشن ہے کہ
یزید بن عبد الملک آپکے مثل خلافت مین نیک راہ نہین اختیار کریگا پھر آپ نے
اوسکو ولیعہد کیون کیا ہے یہ بات سنکے امیر نے رونا شروع کیا بے اختیار روئے
اور اون لوگون سے کہا تین دن مجھکو مہلت دو کہ مین اس امر مین فکر کرون اور تدارک
اوسکا سوچون ظاہرا امیر کو یہ فکر پیدا ہوئی کہ یزید بن عبد الملک کی ولایت عہد
منسوخ کرکے دوسرے کسی شخص کو سوا بنی امیہ کے ولیعہد مقرر کرین بالجملہ اون دونو
آدمیون نے کہا ہمکو یقین معلوم ہوگیا کہ آپ امیر عادل ہین اور اقوال اور افعال آپکے
موافق حق اور مطابق صدق ہین امیر نے اون دونو کو بانعام و اکرام اور مدارات سے
بہت راضی کیا لکھتے ہین کہ سارے بنی امیہ کو نہایت توحش ہوا ایسا ہو کہ کسی غیر قوم
کو عمر بن عبد العزیز ولیعہد کرین اسواسطے سبھون نے ایک لونڈی پیش خدمت امیر سے
سازش کرکے اونکو زہر دیدیا اور امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا کام تمام
ہوگیا اودھر شوذب اور محمد بن جریر منتظر معاودت اون دونو آدمیونکے تھے جب
کوفے مین خبر امیر کے قضا کرنیکی پہنچی فوراً عبد الرحمن نے محمد بن جریر کو حکم بھیجا کہ شوذب
کے ساتھہ جنگ کرکے اوسکا کام تمام کرو چنانچہ نتیجہ اوسکا یزید بن عبد الملک کی خلافت
مین لکھا جائیگا یہانتک انتخاب اخبار روضۃ الصفا تھا اب ہم بعضی کوائف شیخ محی الدین
العربی کی مسامرہ سے نقل کرتے ہین شیخ معنعن بطریق حدیث کے روایت کرتے ہین کہ
فاطمہ بنت عبد الملک بن مروان زوجہ عمر بن عبد العزیز کی ملکیت مین ایک لونڈی تھی

اوسکے ساتھ اونکو عشق پیدا ہوا اوسکو اونھون نے اپنی بی بی سے طلب کیا کہ اونکو ہبہ
کردین فاطمہ نے بسبب غیوری اور حسد کے نہ دی اور عمر بن عبد العزیز کو برابر اوسکے
تعشق رہا جب وہ خلیفہ ہوگئے فاطمہ نے اوسکو نہلا دھلا کے اور مکلف لباس پہنا کے
اپنے شوہر کے پاس لیگئین اور اونسے کہا یہ فلانی میری لونڈی کو تم پیار کرتے تھے اور
مجھسے مانگی تھی مینے نہ دی اب مین خوشی سے کہتی ہون کہ مینے تمکو ہبہ کی تم لیلو
عمر بن عبد العزیز نہایت خوش ہوئے اور پھر اونکا خاش خاش اور بشاش ہوگیا جب اوسے
خلوت کی تو اور زیادہ تر اونکو رغبت ہوی اسواسطے کہ اوسکے دلین بھی نہایت رغبت
وتعشق اپنے طرف سے پایا پہلے اوسے کہا کپڑے اوتار وجب اوسنے سارے کپڑے
اوتارے تب کہا ذرا ٹھیر جاؤ پھر پوچھا تم پہلے کسکی ملکیت مین تھین اور فاطمہ کے
پاس کیونکر آئین اوسنے کہا حجاج بن یوسف نے ایک عامل کا اہل کوفے سے مال اور
اموال ضبط کیا مین اوسی عامل کی ملکیت مین تھی اوس ضبطی مین مین بھی آئی تو
مجھکو حجاج نے عبد الملک بن مروان کے پاس بھیجدیا اور مین کمسن تھی عبد الملک نے
میرے تئین اپنی بیٹی فاطمہ کو ہبہ کیا امیر نے پوچھا وہ عامل کیا ہوا اوسنے کہا وہ مرگیا
پوچھا اوسکی کوئی اولاد ہے اوسنے کہا ہان ایک بیٹا ہے بہت مفلس برے حالین
امیر نے کہا اپنے کپڑے پہن لو اور اوسی وقت عبد الحمید کو جو اونکی طرف سے عامل کوفے
کا تھا اوسکو حکم بھیجا کہ فلان ابن فلان کو بر برید جلد بہیجدو برید اوسوقت کی ڈاک
تھی جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایجاد کی تھی جب وہ امیر کے حضور مین پہنچا
امیر نے اوسے پوچھا کہ حجاج نے تمہارے باپ کا کیا کیا مال ضبط کیا تھا جو اوسنے بتلایا

سنتیں الال سے اوسکو واپس کردیا اور وہ لونڈی بھی اوسکو سپرد کی اور کہا کہ تم
کم سن ہو احتیاط کرو اسکے ساتھ صحبت سے شاید تمھارے باپ کے تصرف مین آئی ہو
اوسنے کہا یا امیرالمومنین یہ لونڈی سے حضور کو ہبہ کی آپ نے فرمایا مجھے نہین چاہیئے
اوسنے کہا اگر آپ میری نذر نہین قبول فرماتے تو اوسکو مجھسے مول لے لیجئے آپ نے
فرمایا اگر مین مول لے لون تو اس آیت کے مضمون مین داخل ہونگا و اما من

خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي
المأوىٰ جب وہ اوس لونڈی کو لیکے چلا تب اوس لونڈی نے عرض کیا یا امیرالمومنین
آپ کا عشق میرے ساتھ کدہر گیا فرمایا بدستور ہے بلکہ اور بڑھ گیا بعضون نے کہا ہے
کہ عمر بن عبدالعزیز کو اوس لونڈی کے ساتھ تعشق مرتے دم تک رہا بعد اس روایت
کے مسامرہ مین اوسیطر سے معنعن بطور حدیث کے دو خطبے حضرت عمر بن
عبدالعزیز کے نقل کئے ہین چونکہ نہایت فصیح اور بلیغ اور کمال مرقق قلب ہین
ہم بعینہ نقل کرتے ہین معہ ترجمہ جو لفظی ہے — خطبۂ اول —

اعلم ان لكل سفر زاد الا محالة فتزودوا لسفركم من الدنيا
جانو کہ بتحقیق واسطے ہر سفر کے توشہ ضرور ہے پس توشہ لو تم واسطے اپنے سفر کے دنیا سے
الى الاخرة التقوى وكونوا كمن عاين ما اعد الله من ثوابه وعقابه
طرف آخرت کے پرہیزگاری کا — اور ہو جاو اوس شخص کی شکل جسنے دیکھا ہو جو آمادہ کیا ہے اللہ نے اپنے ثواب کو اور عقاب کو
ترغبوا وترهبوا ولا يطولن عليكم الامل فتقسى قلوبكم فوالله ما
رغبت رکھو اور ڈرتے رہو یعنی خوف و رجا رکھو و نہ دراز ہوجاوے تمھارے اوپر آرزو پس سخت ہو جاوینگے دل تمھارے پس قسم ہے خدا کی نہین

بسط امل من لا یدری لعله لا یصبح بعد مسائه ولا یمسی بعد صباحه

وسعت پاویگی آرزو اوسکی جو نہین جانتا ہے کہ شاید وہ صبح نکرے بعد اپنے شام کے اور شام نکرے بعد اپنی صبح کے

ولربما کانت بین ذلک خطفات المنایا فلم ار اثمه ورایت

اور ہر آئینہ اکثر ہے کہ ہو درمیان اوسی صبح اور شام ربودگیان آرزوونکی یعنی موت پس دیکھا ہے تمنے اور دیکھا ہے ہمنے

من کان فی الدنیا مغرورا وانما تقر عین من وثق بالنجاة من

اوسکو جو تھا دنیا مین مغرور اور نہین ٹھنڈی ہوویگی آنکھ مگر اوسکی جسکو اعتماد ہو نجات کا

عذاب الله وانما یفرح من امن من اهوال یوم القیمه فاما من

خدا کے عذاب سے اور نہین خوش ہوگا مگر وہ شخص کہ محفوظ رہے ڈرونسے روز قیامت کے اسپر لیکن جو شخص

لا یداوی کلما اندمل اصابه جراح من ناحیة اخری نعوذ بالله

نہین دوا کرتا ایک خستگی کی مگر پہنچی اوسکو زخم اور طرف سے پناہ مانگتے ہین ہم اللہ سے

ان امرکم بما انهی عنه نفسی فتخسر صفقتی لقد عنیتم بامر لو عنیت

اسکی کہ حکم کرون نہین تمکو اوسکا کہ باز رکھتا ہون مین اوس سے اپنے نفس کو پس گھٹ جاویگی میری تجارت ہر آئینہ تحقیق قصد کیا ہے تمنے اوس کام کا کہ اگر قصد کرین

به النجوم لانکدرت ولو عنیت به الجبال لذابت ولو عنیت به

اوسکا ستارے تو ہر آئینہ بے نور ہو جائین اور اگر قصد کرین اوسکا پہاڑ تو پھٹ گل جائین اور اگر قصد کرے اوسکا

الارض لانشقت اما تعلمون انه لیس بین الجنة والنار منزلة وانکم صائرون

زمین تو ہر آئینہ پھٹ جاے کیا نہین جانتے ہو تم کہ بہ تحقیق نہین ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے کچھ فرق اور بتحقیق تم جانیوالے ہو

الی احدهما — دوسرا خطبہ — اما بعد فان الله عز وجل لم یخلقکم عبثا

ایک کی طرف ان دونون مین سے — مگر بعد حمد وغیرہ کے پس بہ تحقیق اللہ عز وجل نے نہین پیدا کیا ہے تمکو بیفائدہ

ولم يدع شيئا من امركم سدى فان لكم معادا ينزل الله فيه

اور نہیں چھوڑ دیا ہے کسی چیز کو تمہارے کاموں میں سے مہمل پس تحقیق تمہارے واسطے ایک معاد ہی کہ اوتارینگے اللہ اوسمیں

الحكم بينكم فخاب وخسر من خرج من رحمة الله وحرم الجنة التي عرضها

حکم تمہارے درمیان میں پس نا امید ہوا اور نقصان اوٹھایا اوس شخص نے جو نکل گیا خدا کی رحمت سے اور محروم کیا گیا اوس جنت سے جسکا عرض

السموات والارض واشترى قليلا بكثير وفانيا بباق وخوفا

آسمان اور زمین ہیں اور مول لیا اوسنے تھوڑے کو بہت کے عوض اور فنا ہونیوالے کو باقی کے بدلے اور ڈر کو

بامن الا ترون انكم في اسلاب الهالكين وسيخلفها الباقون

امن کے بدلے کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ بتحقیق تم اسباب ہو امواتِ مرنے والوں میں قائم ہوے ہو اور قریب ہے کہ خلیفہ ہونگے اوسکے باقی

كذلك حتى ترد الى خير الوارثين في كل يوم وليلة تشيعون

اسی طرح سے چلا جائیگا یہانتک کہ تم پہنچائے جاؤ گے اچھے وارث کیطرف بیچ ہر دن اور رات کے ہمراہی کرتے ہو تم یعنی جنازے کے

غاديا ورائحا الى الله عز وجل قد قضى نحبه وانقضى اجله حتى تغيبوه

اوسکے جو صبح کرنیوالا اور شام کرنیوالا ہے طرف خدا عز وجل کے موت آئی اوسکی اور منقضی ہوئی اوسکی اجل یہانتک کہ چھپاتے ہو

في صدع من الارض في بطن صدع ثم تدعوه غير ممهد ولا

بیچ ایک گڑھے کے زمین سے گڑھے کے پیٹ میں پھر چھوڑ دیتے ہو اوسکو بغیر بچھونے کے اور بغیر

موسد قد خلع الاسباب وفارق الاحباب وسكن التراب

تکیے کے بتحقیق چھوڑا اوسنے اسباب کو اور جدا ہوا دوستوں سے اور سکونت کی مٹی میں

وواجه الحساب مرتهنا بعمله فقيرا الى ما قدم غنيا عما ترك

اور سامنے کیا حساب کا دران حالیکہ گروی ہی اپنے عمل کا محتاج اوسکا جو من طرف آیا ہے بے نیاز اوسی جو چھوڑا

فاتقوا الله قبل نزول الموت وايم الله انی لا اقول لكم هذه المقالة

پس ڈرو اللہ سے قبل موت کے آنے کے اور قسم ہے خدا کی تحقیق میں نہیں کہتا ہوں تمہارے واسطے یہ گفتگو

وما اعلم عند احد من الذنوب ما اعلم عندی وما یبلغنی عن

اور نہیں جانتا ہوں میں کسی کے گناہوں کو جو جانتا ہوں میں اپنے اور نہیں معلوم ہوگی مجھکو

احد منکم حاجة الا اجبت ان اسد من حاجته ما قدرت علیه وما یبلغنی ان

ایک کی تم میں سے کوئی حاجت مگر دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ کفایت کروں اوسکی حاجت جہانتک مجھکو قدرت ہو اوسپر اور نہیں پہنچیگا مجھکو

احد امنکم لا یسعه ما عندی الا وددت ان یمکننی تغییره حتی یستوی

کہ تحقیق ایک کو تم میں سے نہیں گنجایش کرتی ہے اوسکو جو میرے پاس ہے مگر دوست رکھتا ہوں میں کہ ممکن ہو جاوے مجھکو تغییر اوسکی یہانتک کہ برابر ہو جاوے

عیشنا وعیشه وایم الله لو اردت غیر ذلك من الخضارة

ہماری زندگی اور اوسکی زندگی اور قسم ہے خدا کی اگر ارادہ ہو میرا سوائے اوسکے خوشی زندگی کے

والعیش لكان اللسان منی به ذلولا عالما باسبابه ولكن سبق

اور عیش کے ہر آئینہ ہو زبان میری بسبب اوسکے گنگ در ان حالیکہ عالم ہوں میں اوسکے اسباب سے مگر پہلی آچکی ہے

من الله کتاب ناطق وسنة عادلة دل فیها علی ما عتد ونهی فیها

اللہ تعالی کی طرف سے کتاب ناطق اور سنت عادلہ کہ راہ دکہائی ہے اوسمیں اپنے فرمانبرداری کی اور منع کر[illegible] اوسمیں

عن معصیته ثم وضع طرف ردائه علی وجهه وبكی وشهق

اپنی نافرمانی سے پہر رکہہ لیا کنارہ چادر کا اپنے مونہہ پر اور روئے اور دادہ ماری اور

بكی الناس وكانت اخر خطبة خطبها

روئے سب آدمی — تہا وہ اخیر خطبہ جو اونہوں نے پڑہا تہا

واضح ہو کہ عبد الملک بن مروان کے عہد خلافت کے ذکر مین جو روایت ممالک روم
پر چڑہائی کی بسپہ سرداری مسلمہ بن عبد الملک لکہی گئی ہے عبد اللہ بن سعید
بن قیس کی روایت سے اوسکا تتمہ یہ ہی - مسلمہ کے پاس تقفوریہ مین رجاء
بن حیات کا خط اس مضمون کا پہنچا کہ سلیمان بن عبد الملک نے قضا کی اور اونہون نے
عمر بن عبد العزیز کے خلیفہ کرنیکا حکم دیا پس بتحقیق مینے اور سب مسلمانون نے
اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اور وہ بڑے عادل ہین اور موجب رضامندی ساری
رعیت کے ہین تقسیم بیت المال کی بمساوات کرتے ہین اور سارے بنی امیہ
اور قریش کے لوگ اونکی خلافت سے راضی ہین اور سارے ممالک اور امصار
کے لوگ راضی ہوے اور اونکی فرمانبرداری قبول کی اور اونکی بیعت مین داخل ہوے
اور بتحقیق اونہون نے آپ کو خط لکہا ہی جسمین حکم ہے آپکی طلب کا اور معزول کرنیکا
حکومت بلاد روم سے اور حکم کیا ہے آپ کو اپنی بیعت کرنیکا اور فرمانبرداری کرنیکا
پس آپ اونکا خط قبول کرین اور اونکے حکم کی اطاعت کرین انشاء اللہ تعالے
راہ راست پاوینگے اور زنہار زنہار عزم مخالفت کا اونسے دلمین نرکہئے اس
صورتمین آپ اپنی نیکیونکو برباد کرینگے اور مین ڈراتا ہون آپ کو عقاب اور عذاب
شدید آخرت سے مسلمانونکے عصاے اتفاق کے پہاڑنے کے سبب سے اور امت
مین خلاف ڈالنے کے سبب سے پس آپ قبول کرین میری وصیت کو اور آپ آگاہ ہین
میری نصیحت سے والسلام احقر فقیر بکا یہ مطلب ہے کہ آپ جانتے ہین کہ میری نصیحت
ہمیشہ خالص اور خیرخواہی کی ہوا کی ہے اوسکے بعد خط عمر بن عبد العزیز کا آیا اوسکا ترجمہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم - از جانب عمر بن عبد العزیز امیر المومنین بنام مسلمہ بن عبد الملک
اما بعد پس بہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا خلق کو جیسا چاہا اپنی تقدیر سے اور تدبیر کی اونکی اپنے
ارادے اور مشیت سے پس اوسیکے واسطے ہی حمد اور شکر اور منجملہ اوسکے قضا اور قدر کے یہ تھا کہ والی
کیا مجھکو مسلمانونکے کام کا اور خلیفہ بنایا مجھکو زمین پر پس دعا کرتا ہوں میں اللہ سے کہ نکالے
مجھکو اوس سے جسمین مجھکو اوسنے داخل کیا ہی برابر سلامت عجز آلودہ کہ کچھ الزام ہو مجھپر اور کچھ عذاب
ہو اوسکے سبب سے پس بہ تحقیق دراز ہوگیا ہی میرا رنج اور بہا ہوگیا ہے میرا دل اور ٹکڑے
ہوگیا ہی میرا جگر اوسکے سبب سے اور بہ تحقیق سارے جو ادمیہ نے اور سارے ملکونکے لوگون نے
میری بیعت کی پس اتفاق کرو تم جماعت کے ساتھ اور مع اپنے سارے ہمراہیونکے یہان
چلے آؤ اور ایکسیکو وہان چھوڑو پس بہ تحقیق سب ملکونمیں وہان بڑی مصیبت پڑی
ہے والسلام - جب یہ خط مسلمہ کو پہنچا تو اونکا چہرہ اور رنگ متغیر ہوگیا اور اوٹھون نے
سارے امرا اور سردارونکو جو اونکے ساتھ تھے بلایا اور امیر المومنین کا خط پیش کرکے سب سے
مشورہ پوچھا کہ کیا کرنا چاہئے محمد بن احنف نے کہا اے امیر اتفاق کیجئے مسلمانون کے
ساتھ اسواسطے کہ راہ نیک اور توفیق اسی اتفاق سے نصیب ہوگی بعد اوسکے عبد اللہ
بن جبیر سے پوچھا اونھون نے بھی وہی جواب دیا جو محمد بن احنف نے کہا تھا پھر
عبد الرحمن بن صعصعہ سے پوچھا اونھون نے کہا آپ یہین توقف فرمائے تعمیل
اونکے حکم کی نکیجئے اور اگر عمر بن عبد العزیز صرف خواستگار بیعت کے ہون تو اونکی
بیعت کر لیجئے اور اگر اونکو اصرار آپ کی طلب پر ہو تو آپ نسبت اوسکے اولی ہین خلافت
کیواسطے ہم آپکے ہاتھ پر بیعت کرتے ہین اے امیر محمد بن احنف نے کہا زنہار خدا کا خوف کرو

پس بتحقیق سات پس ہاتھ شمن کے ساتھ تیرا جیسا جیسا چلے پس نہ ہنا ایسا نکرو کہ
آخر کام تمھارا منجر ہو بائی کیطرف سو واسطے کہ یہ اول ہلاکی ہے کہ خلاف کرو سنت کے اور
ہمارے مسلمانونکے عصا توڑنا کو جو ہمارے ساتھ ہے پس تم مقام فضل اور بزرگی مین ہو اسکے
ساتھ یہ بھی ہے کہ گھر بیٹھو اور کھاؤ اور کھلاؤ اپنی ال اولاد اور اہل قرابت کو اس جمعیت
اور مصیبت فساد ڈالنے مین نپڑو اگرچہ مسلمانونکو تمھاری حاجت بسبب تین خصلتونکے جو
تم مین ہین بہت ہے ایک فہم اور علم دوسری شجاعت اور دلاوری اور تیسری بزرگی
تمھارے اپنے اہلبیت مین ان خصلتونکو مسلمانونکے خلاف اور شقاق سے ضائع نکیجے
یہ سب باتین سنکے مسلمہ نے کہا مینے سبکے مشورہ کو سنا اور جو ایک نے تم مین سے خلاف
کیا وہ بھی سنا کچھ شبہہ نہین ہے تمھاری سبکی نیت خالص نصیحت اور شفقت کی
مجھپر ہے اور دنیا کی معیشت مین بہتری خلاف اور خوف اور رعب مین نہین ہے اور وہ جو ہمارا اوپر
والی مقرر ہوے ہین اپنی پرہیزگاری اور دینداری کے سبب سے لائق اوسکے ہین اور بتحقیق
رجا بن حیات کے خط سے اونکے عدالت اور انصاف کا حال سنکے مین بہت خوش
ہوا اور اونکا سا شخص مجھسے شخص کے ساتھ کچھ برائی نکریگا اور نہ مجھکو چھوڑیگا وہ بہ نسبت
سب بھائیونکے بہت نظر مہربانی کی مجھپر رکھتے ہین اور میرے حقوق اور میری فضیلت اونپر
خوب روشن ہے اسواسطے کہ بہ نسبت اور بھائیونکے میرے ساتھ بہت اچھی طرح سے پیش
آتے ہین اور میری قدر کرتے ہین قطع نظر قرابت بنی عم کے قرابت مصاہرت یعنی قرابت
سسرالی موجب اونکے شفقت اور مہربانی کی مجھپر ہوگی سو مینے عزم مصمم کیا کہ مین اونکی حضوری
مین حاضر ہونگا پس جیسا میرا گمان ہے، اگر اچھی طرح سے بخشش آئے تو وہ اونکی اپنی بزرگی ہے

اور اگر خلافت اوسکو ہو تو وہ میرا اپنا قصور ہے کہ پہلے میرے گناہ اوسکو سونپتی تھی وہ سب تقدیر
مسلمہ کی ہم لوگون نے سنکر کہا اللہ تعالیٰ آپکو توفیق خیر کرے نہایت عمدہ بات ہے
کہ آپ اوسکی بیعت کرین اور مطیع اور منقاد اوسکے رہین اور اوسکے اونھون نے تیاری کوچ
کی اور ترتیب فوج ہمراہی کی اسطرح پر کی مقدمۃ الجیش پر محمد بن احنف کو اور میمنہ پر عبدالرحمن
بن مسعود کو اور میسرے پر اپنے بیٹے محمد بن مسلمہ کو مقرر کیا اور قلب فوج مین خود آپ
ٹھہرے اور ساقہ پر عبداللہ بن سعید بن قیس راوی اس حکایت کو قرار دیکر روانہ ہوا اور قبل
روانگی کے شہر عموریہ کو خراب اور ویران کر دیا پس عموریہ مین پہنچے وہان تین دن توقف ہوا
اور حصار عموریہ کا مسمار کر کے وہانسے روانہ ہوے اور ہمارے اپنے عمال کو جو بلاد روم
مین مامور تھے اون خدمات سے اونکو معزول کر کے اپنے پاس طلب کر لیا یہانتک کہ ہم
لوگ دمشق مین ہمراہی تیس ہزار فوج کے داخل ہوے دس دن ہمارے داخل ہونے
سے پیشتر رجا بن حیات نے قضا کی تھی یہ خبر جب مسلمہ کو پہنچی اونکو نہایت رنج والم ہوا
اسواسطے کہ وہ بڑے دوست صادق اونکے تھے وہان پہنچکے مسلمہ نے اطلاع اپنے داخلے
کی امیر المومنین کو کی تین دن تک اونکو حکم شہر مین آنے کا نہوا یہانتک کہ جب سارے
بنی امیہ کو جمع کر لیا تب اونکو حکم شہر مین آنے کا ہوا اور اوسیطرح سے مسلمہ ہمراہی جمیع
خدم و حشم اور سپاہ کے امیر المومنین کی ڈیوڑھی پر گئے مگر اونکو باریابی نہوئی دوسرے
دن مسلمہ صرف ہزار آدمی ہمراہ لیکے گئے پھر باریاب نہوے تیسرے دن صرف اپنے اہلبیت اور خدم
کو ہمراہ لے گئے پھر باریاب نہوے چوتھے دن صرف آٹھ بھائیون اور اپنے بیٹون کو
لیکے حاضر ہوے پھر بھی باریابی نہوئی پانچویں دن تنہا گھوڑے پر سوار ہوکے گئے۔

پھیر پھیر دیے گئے اور چھٹے دن پایہ تخت میں حاضر ہوا اوسوقت اونکی طلب ہوئی اوسوقت
دربار مین سارے روسا قریش کے اور تمام امرا اور سردار جمع تھے پس مسلمہ نے بہ آداب خلافت
سلام مسنون عرض کیا امیر المومنین نے ضعیف سا جواب دیا اور تھوڑی دیر تک
اجازت بیٹھنے کی نہوئی تب مسلمہ روئے اور عرض کیا آپ مجھی عاصی اور نافرمان تصور فرماتے
ہین پس اگر مین عاصی ہون تو جو لوگ مجھ سے پہلے تھے اونھون نے بھی عصیان کیا ہے اور
اگر مجھسے کچھ مداہنت ہوئی تو اونھون نے مجھسے بھی زیادہ مداہنت کی ہے لیکن کچھ میرا جرم
نہین ہے بجز اسکے کہ مشرکین کے بلاد میں چڑھائی کی اور اونکو رولایا اور قتل کیا اور حق اللہ
ادا کیا اور خدا کے دشمن کو ذلیل اور قتل کیا اور حق اللہ کے ادا کرنے مین لومۃ لائم سے خوف نہ
نہین کیا اور وہ جو کچھ مینے کیا بموجب حکم اور وصیت خلفاے پیشین کے کیا اپنے طرف سے اور
اپنی راے سے نہین کیا اگر وہ سب جرم تھا تو یہی میرا عذر ہے یہ سب سنکے امیر المومنین نے فرمایا
یا ای مسلمہ جمعیت کثیر مسلمانونکی لیکے نکلتا ہے بلاد روم کو تم پہنچے لیکن ضعیف کو تمنے ہلاک کیا اور
قوی کو مصیبت اور مشقت مین مبتلا کیا صرف بخیال اپنی بزرگی اور ریاست کیا تمہے بلاد روم
مین صرف قبضہ عموریہ کے بلاد پر کافی نہ تھا لیکن وہ سب تمنے برباد کیا تاکہ لوگ کہین
دیکھو مسلمہ بن عبد الملک کیسے شدید العزم اور شجاع اور جری ہین حسرت اور افسوس نہین
اگر اللہ تعالی ایک نفس مسلم کے قتل کا تمسے مواخذہ کرے افسوس ہے تمپر ہر آئینہ مجھے پہنچی
ہے خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا حسرت ہے اوس شخص پر کہ ایک نفس
مسلم کو ہلاک کرے تمہارے سبب سے ہزارون مسلمان اور ہزارون نفس انسان ہلاک
ہوئے خیر ہمنے عفو کیا اوس تمہارے جرم کو جو جہالت سے تمسے صادر ہوا اللہ تعالی تمسے راضی ہو

اور تمھارے گناہوں کو عفو کرے جیسے تو نے اونکے بیٹھنے کو ازنف بلاد روم اور قسطنطنیہ اور اونکی صورت اور شکل اور حال وہان کے کنیسہ عظمیٰ کا اور لوگونکی مزاج اور طریقہ اونکے تمدن کا پوچھتے رہے جسکو مسلمہ نے بتفصیل بیان کیا اخیر سخن امیرالمومنین کا یہ تھا اللہ تعالےٰ تمھاری مغفرت کرے - راقم کہتا ہے وہ کنیسہ عظمیٰ قسطنطنیہ کا ظاہرا وہی ہے جو ملقب بجامع مسجد ہوگیا ہے اور ملقب بجامع ایا صوفیہ مشہور ہے کہتے ہین دس ہزار آدمی کی ایک جماعت وہان ہوتی ہے - بعد اوسکے امیرالمومنین نے سراقہ بن عبدالرحمٰن کو ایکجماعت فوج پر امیر مقرر کرکے روانہ کیا کہ عموریہ مین جاکے قیام کرین تاکہ نشان اون فتوحات بلاد روم کا باقی رہے اور اونکو حکم ہوا کہ اوسسے آگے نہ بڑھنا اور مسلمہ کو اپنے پاس حاضر رہنے کا حکم دیا -

واضح ہو کہ پیشتر ہمنے روضۃ الصفا کی روایت سے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کا نخلستان فدک اولاد اطہار حضرت خاتون جنت علیہ السلام کو سپرد کرنیکا مجملا حال لکھا ہے اب اوسکی کیفیت کچھ تفصیل سے جو مشکوٰۃ شریف مین مروی ہے وہ ہم لکھتے ہین لعینہ ترجمہ حدیث کا یہ ہے - مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے جب وہ خلیفہ ہوے سارے بنی امیہ کو جمع کیا اور فرمایا کہ بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت مین تھا فدک کہ اوسکے محاصل کو آنحضرت خرچ کرتے تھے اور بنی ہاشم کے لڑکونکو اوسمین سے دیتے تھے اور اونکی لڑکیون اور بیوہ عورتونکا اوسکے محاصل سے نکاح کرتے تھے اور بہ تحقیق حضرت فاطمہ علیہا السلام نے آنحضرت سے درخواست کی کہ اونکو ھبہ کردین آپنے انکار کیا پس آنحضرت کی زندگی مین وہ اسیطرح سے رہا یہانتک کہ آنحضرت نے اپنی راہ لی پس جب والی ہوے ابوبکر اونھون نے اپنی زندگی مین اوسمین وہی عمل کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے یہانتک کہ اونھون نے

اپنی

اپنی راہ لی پس والی ہوے عمر بن الخطاب اونھون نے اوسمین مثل اونھین دونو کے عمل کیا یعنی مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کے یہانتک کہ اونھون نے اپنی راہ لی پھر مروان نے فدک جاگیر کردی وہ جاگیر عمر بن عبد العزیز کے قبضہ مین آئی۔

راقم کہتا ہے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وراثت یا کسی اور عقد شرعی سے اونکے قبضہ مین وہ جاگیر آئی ہوگی پھر وہ فرماتے ہین مین دیکھتا ہون وہ چیز جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو مانگنے سے ندی اوس چیز کا مین مستحق نہین ہون مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے فدک کو پھیر دیا اوسی حالت پر جس حالت پر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور ابو بکر اور عمر کے عہد مین انتہی ترجمۃ الحدیث شیخ عبد الحق دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین بہت معاملات متعلقہ مملوکہ ومقبوضہ خاصہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مباحثات ومطارحات جو آپسمین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس باب مین ہوے ذکر کرکے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تولیت اون اموال کی حضرت علیؑ اور حضرت عباس سلام اللہ علیہما کو سپرد کی تہی اس شرط پر کہ جو مصارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسمین کرتے تھے اور وہی طریقہ حضرت ابو بکر صدیق نے اور دو برس تک حضرت عمر نے جاری رکھا عمل مین آوے چنانچہ صحیح بخاری سے بروایت عروۃ الزبیر وہ لکھتے ہین وہ اموال جسمین فدک بھی شامل تہا حضرت علیؑ کے قبضہ مین رہے اونکے بعد حضرت امام حسنؑ کے قبضہ مین آئے پھر حضرت امام حسین اوسپر قابض ہوے اونکے بعد مشترک قبضہ حضرت امام زین العابدین اور حضرت حسن بن حسن کا رہا اون دونو کے بعد زید بن حسن کا قبضہ رہا سلام اللہ علیہم اجمعین۔

راقم کہتا ہے کہ بنی امیہ نے کہ اہل بیت کے قبضہ سے وہ اموال نکال
لئے تھے جنمین سے مروان نے فدک کو کسی کی جاگیر مین دیدیا تھا یا صرف فدک اونھنے
اہل بیت سے چھین کے کسیکی جاگیر کردی تھی جسکو اب عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے
واپس کیا اور بعضون نے تولیت اوسکی کسیکو سپرد کی تھی یہ امر اوس حدیث سے اور
اوسکی شرح سے معلوم ہو اللہ اعلم بحث کی اور کتب سے لکھا جائیگا۔
اور ایک حکایت حضرت عمر بن عبد العزیز کی راقم نے ابتدائے عمر مین اپنے
والد ماجد مغفور سے سنی تھی یاد پڑتا ہے کہ مستطرف سے آپنے روایت کی تھی اوسکا ذکر بھی یہان
مناسب معلوم ہوا یعنے قریب ایک عید الفطر کے ایک عمر بن عبد العزیز کی بی بی نے اونسے شکایت
کی کہ تمہاری خلافت سے ہم کچھ بھی متمتع نہ ہوئے محلہ مین عوام نے اپنے لڑکون کے لئے
نئی نئی پوشاکین تیار کروائین ہمارے لڑکے پیوند لگے پھٹے پرانے کپڑے پہنتے ہین ہمکو نہایت
شرمندگی ہوتی ہے اس تقریر سے عمر بن عبد العزیز نے متاثر ہوکے بیت المال کی خزانچی کو رقعہ
لکھا کہ ہمارا جو حق خلافت مقرر ہے ایک مہینہ پیشگی بھیجدو اوسکے جواب مین مہتمم بیت المال نے
لکھا کیونکر آپکو یقین ہوا کہ ایک مہینہ کامل آپ زندہ رہینگے جسکا حق آج واجب الادا ہو یہ جواب
سنکے عمر بن عبد العزیز نے اپنی بی بی سے کہا ہمارے لڑکون کیواسطے جنت مین پوشاک
لطیف تیار ہے یہان نئی پوشاک کی کچھ احتیاج نہین ہے یہ حکایت حقیقت مین
بہت موجب تعجب ہے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے عہد خلافت مین
خلیفہ کا حق خلافت ایک لاکھ تیس ہزار درہم سالیانہ سے زاید تھا پس عمر بن عبد العزیز کے
عہد مین لا محالہ اوس سے بہت بڑھ گیا ہوگا اسواسطے کہ حضرت اسد اللہ کے عہد مین ملک شام کا

خراج خزانہ بیت المال مین بالکل داخل نہین ہوتا تہا اور سیکڑون ممالک پر قبضہ
بسبب فتوحات جدیدہ کے رہ گیا تہا پس عمر بن عبدالعزیز کے مصارف مخفیہ خیرات
ومبرات کے اتنے کثیر تھے کہ خود اونکو اور اونکی اہل بیت کو آسائش نہین ہوتی تھی
یا کل حق جو خلیفہ کا تہا وہ بیت المال سے لیتے ہی نہ تھے جیسا روضۃ الصفا سے بروایت
اونکی بی بی فاطمہ بنت عبدالملک اوپر مذکور ہوا ہے کہ وہ اپنے واسطے اور اپنے اہلبیت کے
واسطے بیت المال سے دو درہم روز سے زیادہ نہین لیتے تھے اور اوسی کتاب سے ایک
روایت یہ پیشتر منقول ہو چکی ہے کہ جب وہ خلیفہ مقرر ہوئے کل اپنا مال اور اپنی بی بی فاطمہ
کا مال سب بیت المال مین داخل کردیا اور عبدالملک کے عہد خلافت کے ذکر مین حیات
الحیوان سے وہ حکایت جو قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ نے مہدی خلیفہ عباسی سے بیان
کی ہے وہ بھی موید اسی کی ہے ۔ الغرض فضائل اور کرامات عمر بن عبدالعزیز کے مورخین نے
جو لکھے ہین اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ انسان فرشتہ خو تھے ۔
مساعدہ مین منقول ہوا ہے کہ اونکی مہر پر کندہ تھا عمر یؤمن باللہ مخلصا
حاجب اونکے تین تھے ایک اونکا اپنا غلام حسن نام دوسرے قیس تیسرے حسان اونکے منشی
اونکے دو تھے لیث بن ابی رقیہ اور رجاء بن حیات کندی کوتوال اونکے عمرو
بن مہاجر بن قیس سکسکی اور قاضی اونکے عبداللہ بن سعد الاربلی تھے وہ سمعان
جو حمص کی زمین مین تہا وہان اونہون نے قضا کی اونتالیس برس ایک مہینے کی عمر مین
صرف دو برس پانچ مہینے وہ خلیفہ رہے قبر عمر بن عبدالعزیز کی ابین قبور بنی امیہ ہے
شیخ اکبر لکھتے ہین اسطرح سے ذہبی نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے مگر مین نے اونکی

قبر کی زیارت کی دیر بقیرہ مین جو مقابر بنی امیہ سے ایک فرسخ کی مسافت پر ہے اور وہ
اوس مقام کے نام سے شہور ہے ظاہر اوس مقام سے مراد عمر بن عبد العزیز کی قبر ہے

نوان خلیفہ بنی امیہ مروانیہ کا یزید بن عبد الملک بن مروان تھا

بعد قضا کرنے عمر بن عبد العزیز کے بموجب وصیت سلیمان بن عبد الملک کے مقرر ہوا
پہلے اوسنے ارادہ کیا تھا کہ سیرت عمر بن عبد العزیز کی اختیار کرے چالیس دن تک وہ
طریقہ مرعی رکھا مگر اوس سے نبھہ نہ سکا پھر امر اجابرہ مین داخل ہو گیا۔

یافعی مراۃ الجنان مین لکھتے ہین ابو خالد یزید بن عبد الملک بن مروان
یزید بن معاویہ کا نواسہ تھا عاتکہ اوسکی بیٹی کا بیٹا جب وہ خلیفہ ہوا تو اوسنے حکم دیا کہ
عمر بن عبد العزیز کی سیرت پر انجام کار خلافت ہو ارباب حل و عقد طماع اور دنیا داران
فساق نے چالیس بوڑھے پیش کئے جنہون نے گواہی دی کہ خلفا کا عقبی مین نہ کچھہ حساب
ہوگا نہ اونپر کچھہ عذاب ہوگا یزید کی طبیعت حیلہ جو کو اوسکا یقین ہو گیا اور اوس
عزم خیر سے باز رہا۔

راقم کہتا ہے ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اون چالیس شیطان الانس نے
کچھہ جھوٹی روایتین بنا کے پیش کئے ہو نگے۔

پھر یافعی لکھتے ہین کہ ایکمرتبہ یزید بن عبد الملک نے حج کیا او حجام کو بلایا
حلق کیواسطے بعد فراغت کے حلق سے ایکہزار درہم اوسکو عطا کی حجام نے وہ نعمت
غیر مترقبہ پا کے بہت خوش ہوا اور کہا یہ مین اپنے مان کے پاس لیجا کے دکھاونگا
یزید نے حکم کیا کہ ایکہزار درہم اوسکو اور دو وہ پا کے اوسنے کہا کہ اوس شخص کی جورو پر

طلاق ہے

طلاق ہے اگر آج سے پھر مین کسیکا سر مونڈون یعنی حجامی بینے آج سے چھوڑ دی یزید
حکم دیا دو ہزار درہم اور اوسکو مجموع ایک حلق کے عوض مین چار ہزار درہم دیدئیے
یہی حکایت یافعی نے یزید بن مہلب کے ترجمے مین لکھی ہے اور یزید بن عبد الملک کے
ترجمے مین لکھے ہین مجھکو نہین معلوم ہے کہ یزید بن مہلب کا نام شاید کاتب کی غلطی
بجاے یزید بن عبد الملک کے لکھا گیا ہے۔

راقم کہتا ہے کہ مورخین لکھتے ہین کہ عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بڑی خوش
نصیب تھی کہ اوسکے ذی رحم محرم جنکے سامنے اوسکو اوڑھنا اوتارنا شرعاً جائز تھا
آٹھ خلیفہ ہوے اور حقیقت مین عاتکہ بنت یزید بن معاویہ کے ذی رحم محرم گیارہ
خلیفہ ہوے ہین یعنے معاویہ بن سفیان دادا اور یزید بن معاویہ باپ اور معاویہ بن یزید
بھائی اور مروان بن الحکم سسرا اور عبد الملک شوہر اور چار بیٹے عبد الملک کے یعنے ولید
بن عبد الملک اور سلیمان بن عبد الملک اور یزید بن عبد الملک اور ہشام بن عبد الملک جسمین صرف یزید
بن عبد الملک ظاہرا اوسکے اپنے پیٹ سے تھا اور ولید بن یزید بن عبد الملک اوسکا اپنا
پوتا اور یزید بن ولید بن عبد الملک شوہر کا پوتا مگر ہمکو تحقیق نہین معلوم ہے کہ ولید اور
سلیمان اور ہشام عبد الملک کے بیٹے اوسی عاتکہ کے جنے تھے یا عبد الملک کی اور زوجہ کے
بالجملہ وہ جو مورخین نے لکھا ہے کہ آٹھ خلیفہ اوسکے ذی رحم محرم
ہوے ظاہرا مطلب اوسکا یہ ہے کہ اوسکی اپنی حیات مین آٹھ خلیفہ ہوے اور ہشام
بن عبد الملک اور دونو پوتے عبد الملک کے غالباً بعد اوسکے مرنے کے خلیفہ ہوے ہین
القصہ یزید بن عبد الملک کے عہد مین دو معرکے بہت سخت ہوے اول معرکہ

شوذب خارجی کے ساتھ ہوا جسکو عمر بن عبد العزیز نے خروج سے باز رکھا تھا اور وہ
اونکا معتقد ہوگیا تھا مگر بمجرد اونکے قضا کرنے کے عبد الحمید والی کوفہ نے جریر بن عبد اللہ
کو جو شوذب کے زیر کرنیکے واسطے مع دس ہزار فوج کے مامور ہوا تھا حکم بھیجا کہ اوسے قتال کرے
جب وہ آمادہ ہوا تو شوذب نے اوس سے پوچھا کہ ہمسے تمسے معاہدہ تھا کہ جبتک ہمارے مرسلہ لوگ
دار الخلافت سے پھر کے نہ اوینگے جنگ نہوگی اوسنے جواب دیا کہ ہمکو حکم جدید ناسخ
اوسکا پہنچا شوذب سمجھا کہ عمر بن عبد العزیز نے قضا کی اور وہ صرف اپنے ستر اسی
آدمی لیکے دس ہزار آدمی کی مدافعت پر آمادہ ہوا خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی جسمین
جریر بن عبد اللہ سخت مجروح ہوا اور اوسکی فوج بھاگ کھڑی ہوئی جسکا دور تک
شوذب نے تعاقب کیا اور بہت سے لوگون کو قتل کیا۔ یزید بن عبد الملک نے خبر انہزام
جریر بن عبد اللہ کی سنکے تمیم بن جابر کو بہمراہی بارہ ہزار سوار کے اوس جمعیت قلیل
کے مقابلے کیواسطے مامور کیا بعد مقابلے کے تمیم کی فوج بھی منہزم ہوی۔ پھر
نجدہ بن حلم بہت جمعیت کے ساتھ مامور ہوا نجدہ بعد قتال سخت کے خود مقتول ہوا اور
سپاہ اوسکی بھاگ گئی اسیطرح سے مکرر لوگ مقابلے کیواسطے شوذب سے مامور ہوے
اور جو گیا مجروح و مقتول ہوکے منہزم ہوا یہانتک کہ جب مسلمہ بن عبد الملک کو یزید
بن عبد الملک نے والی کوفہ مقرر کیا اونھون نے سعید بن عمرو الجرشی کو بہمراہی دس
ہزار سپاہ جرار کے مامور کیا اِس فوج کی ماموری سے شوذب نے اپنے ہمراہیان قلیل سے
کہا ہر چند اب ہمکو طاقت مقابلے کی اِس جمعیت کثیرہ کے ساتھ باقی نہین رہی لیکن
چونکہ ہمکو صرف نصرت بشہادت مطلوب ہے اپنی طرف سے کوشش مین قصور مت کرو

جو کچھہ ہمراہی اوسکے باقی تھے اونھون نے اپنی تلوارونکے میان توڑکے پھینک دئے
اور مثل شیرون کے اوس انبوہ عظیم فوج مین گھس پڑے اور ایسی مردانگی سے
قتال کیا کہ وہ فوج بھی قریب بھاگنے کے تھی سعید نے سپاہ کی سرزنش شروع کی کہ اے
بیحیاؤ شرم نہین آتی کہ اِس جمعیت قلیل سے بھاگے جاتے ہو تب ساری فوج نے
بہیئت اجتماعی اون تھوڑے سے آدمیو نپر حملہ کیا الغرض باقیماندہ ہمراہی شوذب اپنے
چہار چند کو مار کے مع شوذب سب مقتول ہوئے اور اونکا معرکہ ختم ہو گیا -

دوسرا معرکہ یزید بن مہلب کے ساتھہ ہوا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب
یزید بن عبد الملک نے مسند خلافت پر اجلاس کیا عدی بن ارطاط بصرے کے حاکم کو حکم
لکھا چونکہ یزید بن مہلب حلب کے محبس سے بھاگ گیا ہے اوسکے مفسدہ پردازی کے
انسداد کی فکر رکھو اور اوسکے متعلقین اور بھائی بند جو وہان ہون اونکو قید کرو عدی بن
ارطاط نے مفضل اور حبیب اور مروان یزید کے بھائیونکو قید کیا اور عبد الحمید کوفی حاکم نے
بموجب حکم یزید بن عبد الملک کے دو سردار مع فوج کثیر کے سرِراہ بصرے پر مامور کئے
اور عدی بن ارطاط نے بھی جو فوج بصرے مین تھی اوسکو باہر بھیجا کہ اگر یزید بن مہلب
بصرے کا قصد کرے تو اوسکو روکین اور قید کر لین مگر یزید باتفاق اپنے بھائی
محمد بن مہلب کے بے تکلف باحشم وخدم بصرے مین داخل ہو گیا اور جو لشکر اوسکے
روکنے کو مامور تھا وہ ہرگز روک نہ سکا اور یزید اپنے گھر مین جاکے اترا اور بڑی فیاضی
سے روپیہ بانٹنا شروع کیا ایک جماعت کثیر اوسکے ساتھہ جمع ہوگئی اور عدی بن ارطاط نے
سپاہ کو ہمگی آدمی پیچھے دو دو درہم دئے اور کہا اسے زیادہ مجھے اختیار تصرف کا بیت المال

بیت المال مین نہین سے ہے جب یزید بن مہلب کے پاس بہت لوگ جمع ہوگئے تب
اوسنے عدی بن ارطاط کو پیغام بہیجا کہ ہمارے تینون بھائیونکو چھوڑدو تو مین اِس
شہر سے کسی اور طرف چلا جاؤنگا جب عدی بن ارطاط اوسکے بھائیونکو نہ چھوڑا
تو وہ آمادہ لڑنے پر ہوا خوب لڑائی ہوئی یزید بن مہلب غالب رہا اور عدی بن ارطاط
کو قید کرکے محبس مین بھیجدیا اور اوسے کہا اگر تم میرے بھائیونکو چھوڑدیتے تو مین تمکو
قید نکرتا الغرض ساری ولایت بصرے پر یزید بن مہلب کا قبضہ ہوگیا وہانکے نامور لوگونمین
بعضے وہانسے نکل کے شام کے ملک مین چلے گئے اور بعضے کوفہ مین گئے یزید بن مہلب نے
باقیماندہ لوگون کو ایکدن جمع کرکے سب سے کہا کہ مین تم لوگونکو کتاب اور سنت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پر دعوت کرتا ہون کہ اہل شام پر جہاد کرو اونکے ساتھہ جہاد ترک اور دیلم پر
جہاد کرنیسے مرجح ہے اسواسطے کہ اونھین لوگون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو بخواری
اور زاری قتل کیا اور حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام پر لعنت کرتے ہین
اور کرتے ہین اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکے ظلم اور بیداد سے آوارہ ہوکے
ترکستان اور ہندوستان کیطرف بھاگ گئی ہے اِسی جنس کے کلمات اور گفتگو کرتا رہا
جب وہ اپنے گھر مین چلا گیا تب نصر بن انس بن مالک اور حسن بصری مسجد کے دروازے پر
کھڑے ہوے اور پکارکے کہنا شروع کیا کہ یہ یزید بن مہلب وہی ہے جسنے کل سیکڑون
مسلمانونکا سر کاٹ کے بنی مروان کے پاس بہیجدیا اور آج جب اونسے مخالفت ہوئی
تو تمکو کتاب اور سنت پر دعوت کرتا ہے وہ مکار اور غدار ہے اگر قران اور حدیث
پر عمل کرنا چاہتے ہو تو جسطرح عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے اوسکو قید کیا تھا تم اوسکو قید کرلو

تاکہ غبار فتنہ اور فساد کا ترقی نہ کرے یہ خبر یزید بن مہلب کو پہنچی مگر کچھہ اوسنے اوسپر التفات نکیا
الغرض مسلمہ بن عبد الملک اوسکی مدافعت پر آمادہ ہوا اور یزید بن مہلب
صرف اپنی جرأت اور شجاعت سے خلاف مشورے اپنے ہمراہیوں کے آمادہ قتال و جدال
پر ہوا طرفین سے بڑی گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین یزید بن مہلب اور حبیب اوسکا بھائی اور
بعضے اور ہمراہی اوسکے مارے گئے باقیماندہ مع معاویہ پسر یزید بن مہلب خراسان وغیرہ
کے قصد پر روانہ ہوے اور تین سو آدمی کو مسلمہ نے قید کر کے کوفے مین بھیجدیا حاکم
کوفہ نے بموجب حکم یزید بن عبد الملک کے سبکو قتل کیا اور ادہر سے مسلمہ کا حکم حاکم کوفہ کو
پہنچا کہ سب قیدیونکو چھوڑدو جب وہ سب بچارے قتل ہو چکے تھے۔
بعد اوسکے مسلمہ نے لوگ واسطے تعاقب اون سب متعلقین یزید بن مہلب
کیواسطے جو بہ ارادۂ خراسان وغیرہ روانہ ہوے تھے بھیجے اونھون نے سب لوگونکو جا گھیرا
باہم خوب لڑائی ہوئی آخر شن بہت سے بھائی بند اور بیٹے یزید بن مہلب کے مارے گئے
باقیماندہ کو مع مقتولونکے جسمین ایک سو عورتین مہلب کے خاندان کی تھین سردار
اس لشکر نے مسلمہ کے پاس بھیجدئے مسلمہ نے کہا مین نے قسم کہائی ہے کہ یزید کی
عورتون اور لڑکونکو بیچڈالونگا جراح بن عبد اللہ حکمی نے کہا مینے سبکو ایک لاکھہ درہم
کے عوض خرید کیا تاکہ قسم امیر کی پوری ہو مسلمہ نے سبکو جراح کے سپرد کیا گویا
اونکو بیچا مگر اوس روپے کی بازخواست جراح سے نہین کی۔
اس یزید بن عبد الملک نے اپنے بھائی ھشام بن عبد الملک کو اور بعد
ھشام کے اپنے بیٹے ولید بن یزید بن عبد الملک کو ولیعہد مقرر کیا تھا روضۃ الصفا مین

لکھا ہے کہ وہ ۱۰۵ھ مین سل کے مرض سے چالیس برسکی عمر مین تھنا کر گیا بیان حال کچھہ اوپر مسند خلافت پر متمکن رہا ۔ اور ایک حکایت عجیب اوسمین لکھی ہے کہ اوسکو ایک عورت کے ساتھہ تعشق تھا وہ مرگئی ایک ہفتے تک اوسکو دفن نکر نے دیا اوسکو اپنے خوابگاہ مین رکھا اور کئی مرتبہ اوس مردے کے ساتھہ اوسنے مباشرت کی جب اقربون اور مصاحبون نے بہت لعنت اور ملامت کی تب اوسکو دفن کرنیکی اجازت دی اور اوسیکی مفارقت ابدی سے بیمار ہوکے مرگیا مہر مین اوسکے کندہ تھا قضی السیئات یا عزیز حاجب اوسکے اوسکے اپنے غلام تھے خالد اور سعید منشی اوسکا مسلمہ بن زیاد تھا بروایت سامرہ مقام اذرعات مین متعلقات بیت المقدس سے اوسنے قضا کی اور وہین دفن ہوا چالیس برسکی عمر نصیب ہوی اور چار برس ایک مہینا پانچ دن خلیفہ رہا ۱۰۱ھ مین خلیفہ ہوا اور شعبان ۱۰۵ھ مین قضا کی جب پانچ دن اوس مہینے مین باقی رہے تھے

دسوان خلیفہ بنی امیہ مروانیہ کا ہشام بن عبد الملک تھا جسکی کینت ابو الولید تھی ۔

یہ ہشام بڑے دور اندیش اور دانشمند تھے چالیس برسکی عمر مین جو عمر بڑے تجربے کی ہے شہر رصافہ مین جو دریاے فرات پر واقع ہے یزید بن عبد الملک کے چار دن کے مرنے کے بعد لوگون نے اونسے بیعت کی بروایت سامرہ اور روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ یزید کے قضا کرنیکے وقت وہ رصافہ مین تھے یزید کی خبر مرنے کی سنکے تین دنکے بعد دمشق مین آئے اور سلخ شعبان ۱۰۵ھ مین تخت خلافت پر جلوس کیا اور عمر بن ہبیرہ جو عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا حاکم تھا جس سے متعلق ممالک مفتوحہ ہندوستان بھی

تھے اوسکو معزول کرکے اوسکی جگہہ پر خالد بن عبد اللہ قشیری کو مقرر کیا سنہ ۱۰۶ھ مین
ہشام نے حج کیا صاحب روضۃ الصفا نقل ہے کہ ابو الزناد راوی ہین کہ وہ اِس سفر مین
ہشام کے رفیق تھے سعید بن عبد اللہ بن ولید بن عثمان بن عفان نے وقت داخلائے
مکہ معظمہ کے اونکا استقبال کیا اور باتون باتون مین اونسے کہا ای امیر لوگ یعنی آپکے
آبا و اجداد ہمیشہ یہان ابوتراب پر لعنت کرتے رہے اگر آپ تجدید اسکی کرین تو مناسب ہے
ہشام کو وہ تقریر ناپسند ہوئی اور گران گذری جواب دیا مین حج کرنیکو آیا ہون کسی پر
لعنت کرنیکو نہین آیا ہون اور اونکی طرف سے اعراض کرکے راوی سے مناسک
حج پوچھنے لگے جو مجھے معلوم تھے وہ مینے بیان کئے راوی کہتا ہے وہ سعید جب مجھکو
دیکھتے تھے اثر انفعال کا اونکے چہرے پر معلوم ہوتا تھا۔ واضح ہو یہ ہشام بن
عبد الملک نے کچھہ دن کم بیس برس خلافت کی بجز اونکے باپ عبد الملک کے بنی
امیہ سے کوئی خلیفہ اتنی مدت تک نہین رہا اور اونکے باپ عبد الملک نے بھی باجماع عام
کل تیرہ برس خلافت کی ہے ہشام کے عہد خلافت مین بہت بڑے بڑے معارک
جنگ کے دو نو طرف عالم کے یعنے جانب مشرق ترکون اور مغول کے ساتھہ اور جانب مغرب
فرنگستان وغیرہ کے عیسائیون کے ساتھہ ہوے جنمین اکثر فتح فوج اسلام کو نصیب
ہوئی کتب مغازی مین بالتفصیل سب لکھے ہوے ہین ہم یہان تھوڑے سے معارک مشرقی
نقل کرتے ہین ہشام ولات اور احکام کی تغیر اور تبدل بہت کیا کرتے تھے وہ نہایت
دور اندیشی اور دانشمندی سے کرتے تھے چونکہ مغول اور ترکون نے باعانت خاقان کے
اہل اسلام جو ممالک خراسان اور ماوراء النہر اور آذربائجان وغیرہ مین مسلط تھے

اونکو بہت تنگ کر رکھا تھا اِس سبب سے ھشام کی توجہہ اون ممالک پر بہت تھی
سنہ ۱۰۵ھ مین ھشام نے خالد بن عبد اللہ اور اسد اونکے بھائی کو جو خراسان اور عراقین
کی حکومت پر تھے معزول کر کے حکم کلبی کو اونکی جگہہ پر مقرر کیا تھوڑے عرصے کے بعد اونکو
معزول کر کے اشرس بن عبد اللہ کو مامور کیا وہ بہت بڑے لایق اور فاضل تھے
بسبب کمال فضیلت کے لوگ اونکو کامل کہتے تھے۔

جراح نام ایک امرا خراسان سے تھے بن عبد اللہ الحکمی اونھون نے
ولایت خزر مین جا کے بہت مقاتلہ کیا بہت سے کفار کو قید کیا اور غنایم کثیرہ لیکے
آذر بائیجان مین پھر آئے بادشاہ خزر نے خاقان سے استعانت کی اوسنے تین
لاکھہ فوج بسپہ سرداری اپنے بیٹے کے روانہ کی وہ فوج جراح کے سامنے آکے اتری
جراح کے ساتھہ جو کچھہ فوج تھی وہ لیکے مدافعت پر آمادہ ہوا آذر بائیجان کے روساء عظام
مین مردانشاہ نام تھا جو اوس وقت تک مسلمان نہین ہوا تھا اوسنے جراح سے کہا مخالف
کی فوج بہت کثیر ہے تم اس جمعیت قلیل سے مدافعت نہین کر سکتے مصلحت یہ ہے کہ
کوہستان کو پس پشت چھوڑ کے ایک مقام محفوظ پر قیام کرو اور دار الخلافت سے
استمداد کرو جراح نے جواب دیا تمھاری عورتین کہینگی کہ جراح ڈر گیا جو کچھہ سپاہ اوسکے
ساتھہ تھی لیکے آمادہ مدافعت ہوا اور وہ مردانشاہ بھی مسلمان ہوا اور پہلے
دست بدست جنگ پیش کی اور داد شجاعت کی وہ لڑکے شہید ہوا بعد اوسکے جراح نے نہایت
دلیری اور شجاعت سے مقاتلہ کیا اور جدال کرکے شربت شہادت پیا اور سب لڑکے
جراح کے قتل ہوئے اور کچھ اسیری مین آئے اور بہت سے مسلمانون کو اونھون نے

قتل کیا

قتل کیا اور لشکر ترک تمام ممالک ایران اور آذربائیجان پر مسلط ہوا اور جہان مسلمانونکو
پایا قتل کیا جب یہ خبر دارالخلافت مین پہونچی ہشام بہت متردد ہوا اور سعید بن عمرو الحرشی
کو ہمراہی بڑی سپاہ جرار کے کفار ترک پر مامور کیا اور ایک لاکھہ درہم نقد سعید بن عمرو کو انعام دیا
اور جو کچھہ اونہون نے آراستگی فوج کے واسطے چاہا سب عطا کرکے اونکو روانہ کیا جب
سعید بن عمرو ارض روم مین پہنچے بہت سے ہمراہیان جراح خستہ سعید کے پاس آئے اور
کوائف مفصلہ بیان کئے سعید نے اونکو لباس اور اسلحہ اور نقد و جنس عطا کرکے کہا جلد
معاودت کرو انشاء اللہ تعالی ہم انتقام اس ظلم کا کفار سے بخوبی لینگے - الغرض سعید
نے ارض روم سے کوچ کرکے شہر اخلاط کا محاصرہ کیا اور بڑی شجاعت اور دلاوری
سے اوسکو فتح کیا بہت سے کفار مقتول ہوے اور غنایم کثیرہ ہاتھہ آئے وہ سب
اونہون نے سپاہ پر تقسیم کئے وہان سے روانہ ہوکے جو راستے مین مقبوضات کفار
کے ملے اونپر قابض ہوتے ہوے شہر بیلقان مین داخل ہوے وہان خبر معلوم ہوئی کہ
خاقان کے بیٹے نے مسلمانون کے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا ہے اور قریب ہی کہ اوس
قلعے پر کفار قابض ہوجائین مسلمان جو محصور ہین اونکو طاقت مدافعت کی باقی نہین
رہی سعید نے فارس کے شاہزادون مین سے ایک شخص جو مسلمان تھا اور اوسکو
لوگ ابلق گھوڑے والا شاہزادہ کہتے تھے اور وہی فارسی زبان بولتا تھا اوس سے کہا
تم مرد مسلمان ہو خدا پر توکل کرکے جا سکتے ہو کہ قلعے کے لوگونکی خاطر جمع کرو کہ شجاعت
سے مدافعت کرو عنقریب مدد تمہاری پہنچتی ہے ہرگز قلعہ خالی نکرو اونھون نے قبول
کیا اور بڑی جوانمردی اور جرأت سے روانہ ہوے مگر کفار نے اونکو گھیر کے قید کرلیا

اور اونسے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں جاتے ہو اونھوں نے صاف وہی کہدیا
جسواسطے جاتے تھے ترکوں نے اونسے کہا اگر تم اپنی عقل [illegible] ہاتھ سے جانا چاہتے ہو تو قلعہ کے
دروازے پر جا کے کہدو کہ تم ناحق مصیبت میں پھنسے ہو سعید کی فوج بہت دور ہے تمہاری
مدد کو نہیں پہنچ سکتی مصلحت یہی ہے کہ قلعہ خالی کردو اونھوں نے کہا بہت خوب مجھے وہاں
پہنچادو وہ کفار اونکو حراست کے ساتھ قلعے کے دروازے پر لیگئے اونھوں نے وہاں پہنچکے
پکار کے کہا اے مسلمانو مجھکو تم پہچانتے ہو لوگوں نے اونکو دیکھکے کہا ہاں پہچانتے ہیں
تم صاحب اسپ ابلق ہو تب اونھوں نے کہا سعید بن عمرو بہمراہی فوج کثیر بیلقان میں
ہیں دو تین دن میں تمکو مدد پہنچیگی تم مردانہ مدافعت کرتے رہو ہرگز قلعہ خالی مت کرنا
قلعے میں خوشی کی ایک دھوم مچگئی اور ہرطرف سے نعرہ تکبیر کا بلند ہوا اور ترکوں نے
اوس بیچارے پکے مسلمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور سعید کے قریب ہونیکی خبر سنکے
قلعہ کا محاصرہ چھوڑ دیا اور اردبیل کیطرف کوچ کر گئے اور قلعے کے مسلمان کفار کے محاصرے سے
نجات پاکے دو ہزار مرد جرار سعید کے ہمراہ ہوے - آستے میں ایک شخص نقرہ گھوڑے پر سوار
سفید پوشاک پہنے ہوے سعید کے سامنے آیا اور سلام مسنون ادا کیا سعید نے جواب سلام کا
دیکے پوچھا آپ کون ہیں اور کہاں سے تشریف لائے اونھوں نے کہا میں ایک
بندۂ خدا ہوں اے سعید اگر تمکو ثواب جہاد کا اور فلاح یقینا مطلوب ہے تو اوس فلانے
مقام پر دس ہزار خزری پانچ ہزار مسلمانوں کو قید کئے ہوے لیے جاتے ہیں اونپر جہاد
کرو سعید نے چار ہزار مرد جرار جنکے ہمراہ لئے اور باقی لشکر کو وہیں چھوڑا اور اوس جمعیت کفار پر
بیخبر شبخون مارا سبکو قتل کیا اور مسلمان قیدیوں کو چھڑایا اور لاکھوں روپیے کا نقد اور

جنس

جس سے اموال غنیمت ہاتھ آیا اور سعید نے بخیر و خوبی اپنے لشکرگاہ مین معاودت
کی اور بعد از چند کفار کے شکست کہائے جو بہاگ کر اودہر گئے تہے خاقان کے بیٹے کو اوس
مصیبت کی اطلاع دی اتنے مین پہر وہی سوار نقاب پوش سامنے آیا سعید نے اونکو
دیکہکر کہا آپ کیواسطے بیٹہے رہے اور خوش خبری کیا رکہا ہے جو آپ نے ہمکو دی تہی
اونہون نے جواب دیا وہ صلہ میرا آپ کے [illegible] غنیمت ہاتہ لگا مین اسوقت ایک
اور مال غنیمت کی اطلاع کیواسطے آیا ہون کہ ایک اور لشکر خرزیو نکا جنکے قید مین
جراح کے لڑکے بالے اور بہت سے سامان ہین اور لاکہون کا اموال اونکے ساتہ ہے
فلانے مقام پر مقیم ہین سعید نے یہ خبر سنکر پہر تیاری کی تو معلوم ہوا کہ بیس ہزار
سوار جرار کفار کے ایک مقام پر عسکر کئے ہوے تہے سعید نے نہایت شجاعت اور
بہادری سے اون پر یورش کی اکثر کفار ترک مقتول ہوے اور اہل اسلام کے مقیدین نے
رہائی پائی سعید نے جراح کے متعلقین کو عطایا گرانبہا سے مسرور کیا خاقان کا
بیٹا اون دونون شکست عظیم کی خبر سنکے بڑی دلاوری سے سعید کے ساتھ جنگ
کرنے کو آمادہ ہوا اودہر سعید نے بہی ترتیب افواج شروع کی اتنے مین پہر وہی نقاب پوش
گہوڑے کا سوار سعید کے سامنے آیا اونہون نے کہا امر وقتیرک آپکے یمن قدم سے ملک
بہت فلاح ہوئی آپ اپنا صلہ کیون نہین لیتے سوار نے جواب دیا جب مجکو ضرورت
ہوگی تب مین لونگا اب مین اس اطلاع کے واسطے آیا ہون کہ خاقان کا بیٹا چالیس ہزار
فوج لیکے تمہارے مقابلے کے واسطے آمادہ ہوا اگر خواہش جہاد کی اور اموال غنیمت کی ہو تو
آمادہ ہوجائے —

راقم کہتا ہے کچھ نام ونشان اوس سوار نقرہ گھوڑیکا بجز اوسکے جو اوپر
لکہا گیا تاریخ منقول عنہ مین مندرج نہین ہے ظاہر اوہ ولی کامل صنف انسان سے تھے
یا شاید جناب اقدس الہی نے کسی فرشتے کو بصورت انسان اہل اسلام کی مدد کیواسطے
مامور کیا تہا - الغرض سعید آمادۂ محاربہ ہوا بڑے گھمسان کی لڑائی ہوی وقت
زوال آفتاب سے تا غروب معرکۂ قتال وجدال گرم رہا آخرش کفار کو ہزیمت ہوی اور
سعید نے اپنے خیمے مین معاودت کی صبح کو پھر وہی سوار نقرہ گھوڑے کے تشریف لائے
اور خبر دی کہ خاقان کا بیٹا اپنی افواج منتشرہ کو جمع کرکے پھر آمادۂ محاربے پر ہوا ہی
آپ تیار ہو جیے اور تشویش نہ کیجیے اللہ تعالی آپ کو نصرت دیگا سعید جب تیار
ہوکی معرکے پر آئے تو لوگونسے پوچھا کوئی جانتا ہے کہ خاقان کا بیٹا کس مقام پر ہے
لوگون نے تجسس کرکے خبر دی وہ جو ایک آدمی کا سر نیزے پر بلند معلوم ہوتا ہے اوسی
مقام پر وہ گھوڑے پر کہڑا ہے اور وہ سر جراح کا ہے سعید نے انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑھکے دفعۃً حملہ کیا اور ایک وار تلوار کا خاقان کے بیٹے کے سر پر ایسا کیا کہ وہ گھوڑے
سے جدا ہوکے زمین پر گرا اگرچہ اوسکے ہمراہیون نے پھر اوٹھا کے سوار کرایا اور نائرہ
قتال وجدال کا پھر گرم ہوا آخرش افواج کفار کو ہزیمت ہوی ہزارون مارے گئے
اور اموال غنیمت بے انتہا افواج اسلام کو ملا سعید نے خمس غنایم موافق معمول کے دار الخلافت
مین روانہ کیا اور بقیہ اوسکی چالیس ہزار فوج پر تقسیم ہوا مورخین لکھتے ہین کہ سترہ
سو دینار آدمی پیچھے تقسیم ہوے -

ہشام کو جب خبر شکست خاقان کی بیٹے کی پہنچی سعید بن عمرو کو دار الخلافت مین

طلب کیا اور اپنے بھائی مسلمہ ابن عبدالملک کو خراسان کی حکومت پر مامور کیا اسیطرح برابر دیا ان عزل و نصب کرتے رہے تا آنکہ ۱۲۰ھ مین نصر بن سیار کو مامور کیا وہ برابر وہانکی حکومت پر ابومسلم کے خروج تک رہے جو بانی خلافت بنی عباس کے تھے انہین ہشام بن عبدالملک کے عہد مین واقعہ ہائلہ حضرت زید بن زین العابدین سلام اللہ علیہما پیش آیا جنکے پیرو اب شیعہ زیدیہ کہلاتے ہین اور وہ مذہب ممالک یمن مین اور جنگلونمین اطراف مدینۂ منورہ کے بکثرت شائع ہے اصل مذہب اونکا یہ ہے کہ حضرت شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بہت معظم اور مکرم جانتے ہین مگر لاریب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو افضل سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ خلافت حق اونکا تھا مگر اجماع اہل اسلام اونکی خلافت پر نہوا۔

یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہے کہ پہلی مقتدا اس قوم کے جواب رافضی کہلاتے ہین حضرت زید کے ساتھ جمع ہوے پھر اونسے کہا کہ ابوبکر اور عمر کیطرف سے آپ بیزاری ظاہر کیجئے اونھون نے فرمایا جو لوگ اونسے تبری یا بیزاری رکھتے ہین ہم اونسے بیزار ہین شیعہ نے کہا اذن نرفضک یعنی تو ہمنے چھوڑ دیا تمکو اسی سے حضرت زید نے اور اونکے ہمراہیون نے اس قوم کا نام رافضہ مقرر کیا یعنے چھوڑنے والے اور اپنے پیرو لوگونکو شیعہ زیدیہ کا لقب دیا۔

راقم کہتا ہے بنظر معنی کے رافضی کچھہ بد لفظ یا دشنام نہین ہے مگر اب شیعہ اثنا عشریہ اس لفظ کے اطلاق سے اونکے اوپر نہایت ناراض

سمجھتے ہوں تو وہ ناراضی یا بسبب جہالت کے اوسکے معنی سے ہے کہ اوسکو گالی سمجھے
ہیں یا یہ کہئے کہ اندھے کو اگر بصیرتی دہشیار کہئے تو وہ ناراض ہو اوس قسم
ناراضی ہے ۔ بالجملہ ایک جماعت کثیر نے اہل کوفہ میں سے حضرت زید کے ساتھ
جو کچھ کی اوسیطرح بیوفائی کی جیسے انکے دادا حضرت امام حسین علیہ السلام کے
ساتھ کی تھی اور حضرت زید نے اوس بیوفا قوم پر اعتماد کرکے خلاف مصلحت
زمانہ اور خلاف نصائح اپنے دوستان صادق اور عزیزوں کے ناحق اپنے تئیں
ہلاکت میں مبتلا کیا اسیطرح سے انکے صاحبزادے یحیی بن زید نے ولید بن یزید کی
خلافت میں اپنے تئیں ہلاک کیا جسکا ذکر اپنے محل پر ہوگا ۔ مختصر کیفیت حضرت
زید کے واقعہ کی بروایت روضۃ الصفا یہ ہے کہ کوفیوں نے خطوط بھیجکے حضرت
زید کو وہاں طلب کیا اور چالیس ہزار آدمیوں نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی ہرچند
اونکے دوستوں اور عزیزوں نے ممانعت کی کہ کوفیوں کا کچھہ اعتماد نکرنا چاہئے ۔
اونھوں نے آپکے دادا کے ساتھہ بیوفائی کی اونہیں کی اولاد یہ لوگ ہیں اونسے
وفاء عہد کی توقع نرکھئے لیکن چونکہ مقتول ہونا حضرت زید کا مقدر ہوچکا تھا
ہرگز صحیح نصیحت نے کچھہ اثر نہ کیا منجملہ اون ناصحوں کے ایک شخص سلمہ
ابن کہیل نے حضرت زید سے پوچھا کہ میں آپکو خدا کی قسم دیتا ہوں فرمائیے
کتنے آدمیوں نے آپکے ہاتھہ پر بیعت کی ہے فرمایا چالیس ہزار آدمی نے
پھر پوچھا کہ آپکے دادا کے ہاتھہ پر حضرت امام حسین علیہ السلام کے کتنے لوگوں
نے بیعت کی تھی فرمایا اسی ہزار آدمی نے پھر پوچھا کہ آپکے دادا آپسے افضل

یا آپ اونسے افضل ہین اور عہد او زمانہ اونکا آپ کی زمانہ سے بھتر تھا یا آپکا زمانہ بہتر ہے فرمایا وہ مجھسے افضل تھے اور اونکا زمانہ میرے زمانے سے بہتر تھا تب مسلیونے کہا اوس زمانے مین آپکے دادا کے ساتھہ اوس جمعیت کثیر نے وفا نہ کی آپکو اس جمعیت قلیل کے قول وفعل پر کسطرح اعتماد ہوا۔ اوسی عرصہ قریب مین بعضے نامور کوفہ کے لوگون نے جنھون نے پہلے بیعت کی تھی آپسے آکے پوچھا کہ آپ ابوبکر اور عمر کی شان مین کیا کہتے ہین فرمایا بجز اونکی نیکی اور حسن کردار کے کسی امر بد کو مین اونکی طرف منسب نہین کرتا بعضے لوگون نے ہماری قوم مین صرف اسقدر البتہ کہا ہے کہ بنسبت اونکی ہم لوگ مستحق تر خلافت کے تھے مگر جب وہ دونو خلیفہ ہوے تو اونھون نے کتاب پر اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا اور کسی پر ظلم نہین کیا اون لوگون نے کہا بنی امیہ بھی کہتے ہین کہ ہم کتاب اور سنت پر عمل کرتے ہین اور اونھون نے بھی آپ پر کچھہ ظلم نہین کیا آپ نے فرمایا اونکی نسبت ہی اون دونو بزرگونکے ساتھہ وہ مجھپر اور تم پر اور اپنے نفس پر ظالم ہین۔ الغرض اون لوگون نے اپنا عہد بیعت توڑ ڈالا اور کہا حقیقت مین ہمارے امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام ہین آپ ہمارے امام نہین ہین آپنے اونسے فرمایا **یا قوم رفضتمونی** یعنے اے قوم تمنے مجھکو چھوڑ دیا اسی سے شیعہ اثناعشریہ پر لفظ رافضی کا اطلاق کیا گیا بالجملہ جب ہلال محرم سنہ ۱۲۲ دیکھا گیا حضرت زید نے عزم خروج کا کیا اگرچہ تدابیر یوسف بن عمر والی کوفہ سے شب یکم صفر سنہ ۱۲۲ کو جو حضرت زید نے تاریخ خروج مقرر کی تھی ساری جمعیت بیعت کرنیوالونکی آپ کی شریک نہوئی

ایک روایت سے صرف پانسو آدمی اور ایک روایت سے دوسو اٹھارہ آدمی نے ساتھہ دیا
اور حضرت زید بڑی شجاعت اور بہادری سے لڑتے رہے یہانتک کہ ایک تیر پیشانی
مبارک پر لگا اوسکی صدمے سے آپ گھوڑے پر سے جدا ہو گئے لوگ آپکو اونکی معادنونکی
گھر مین اوٹھا لائے ایک جراح نے تیر پیشانی سے نکالا اور زخم کی دوا کرتا رہا مگر فائدہ
نہوا آپنے قضا کی یارون نے ایک مقام مخفی مین دفن کیا اور یوسف بن عمر والی
کوفہ مدفن کی تلاش مین تہا کہین پتا نہین ملتا تہا آخرش آپکے ایک غلام کو قتل کی
تہدید کرکے اوسے پوچہا اوسنے اپنے جان کی خوف سے بتا دیا یوسف نے نعش
شریف قبر سے نکالکے سرتن سے جدا کیا اور ہشام کے پاس بہیجدیا اورتن مبارک کو
سولی پر چڑہایا فاعتبروا یا اولی الابصار ہشام بن عبدالملک کے
ذکر مین یافعی نے لکہا ہے کہ ایکمرتبہ ہشام ایک ہرن کے پیچہے دوڑے ظاہرا وہ ہرن
ہاتھہ نہ آیا وہان ایک لڑکا بکریان چراتا تہا ظاہرا استہزاءً اوسے کہا تیرے
پاس ہرن ہے لے آؤ اوسکو اوس لڑکے نے جواب دیا تیری موت آئی ہے جو میری طرف
بحقارت نظر کی اور مجہسے معاشرت بحقارت کی تیری گفتگو جباری ہے اور
فعل تیرا اجباری ہے ہشام نے کہا او چہوکرے تو مجہکو پہچانتا نہین ہے اوسنے
کہا تو نے تو بے ادبی سے پہلے ہی اپنے تئین پہچنوا دیا کہ بغیر سلام علیک کے بات کرنا شروع
کردی ہشام نے کہا مین ہشام بن عبدالملک ہون لڑکے نے کہا خدا تیرے گہر کے قریب
نہ لیجائے اور نہ کسی زندہ کو تیری قبر دکھلائے وہ یہ کہی رہا تہا کہ حشم وخدم ہشام کے
دوان آ پہنچے اور ہر ایک نے کہنا شروع کیا السلام علیک یا امیر المومنین ہشام نہایت غصے مین

وَلئن اکلت فانی لحقیر + فتعجب البازالمذل لنفسه + تعجبا واقلت ذلک العصفور

ہشام یہ سنکے ہنستے ہنستے لوٹ گئے اور کہا خدا کی قسم اگر تیرا سے یہ اسطرحکی گفتگو کرتا تو سوا خدا کی قدرت
کے کچھہ نہ کرسکتا مین اسکو بخش دیتا پہر کہا او چہوکرے اپنا منہہ کہول جب اوسنے منہہ کہولا تو موتی اور جواہر سے
اوسکا منہہ بہر دیا اور بہت کچھہ نقد اور جنس اور خلعت پہنا کے رخصت کیا۔

آج کہتا ہی اوس لڑکے کی گفتگو کا عربی سے اردو مین بہی ترجمہ کیا ہی مگر وہ فصاحت
اور بلاغت جو عربی مین تھی وہ اردو مین کہان اور ہشام بیشک باوصف اوسکی ایسی گفتگو سے نہایت
غصے مین تھی لیکن اوسکی فصاحت اور بلاغت سے متحیر اور متعجب تھی اور اوسی ہمارے ذہن مین گذرتا ہی کہ
اوسکا قتل کرنا منظور نہ تہا صرف تخویف تھی۔ اسیطرحکا ایک قصہ نہایت تعجب کا روضۃ الصفا مین منقول ہی
کہ ہشام ایکدن اپنی شکار کی سفر مین ایک کاروان مین جا پہنچے وہان ایک بوڑہی آدمی کچھہ حقارت سے
گفتگو کی اوسنے ہر سوال کے جواب مین باوصف اونکی آگاہ کرنے کی کہ مین ہشام بن عبد الملک ہون بہت
دلیری سے اور کمال بے ادبی سے گفتگو کی اور سارے عیوب بنی امیہ کے امیہ کیوقت سے اونکی عہد تک نقل کی
مگر وہان اونکا حشم اور خدم نہین پہنچا صرف ایک غلام ساتھہ تہا اونکی آنکھہ نہایت غصے سے خون اوتر
آیا اوس غلام سے پوچہا کہ تجہکو یاد ہی اس بوڑہے نے کیا کیا کہا اوس غلام نے کہا یا امیر المومنین
مین اوسکی گفتگو مسلسل بے ادبی کی سنکے ایسا بدحواس ہوگیا کہ مجہے ایک لفظ اوسکا یاد نہین ہے کئی بار مین
قصد کیا کہ تلوار نکالکے اوسکو قتل کرون مگر مالک کا سے ڈر کے ساکت ہو رہا ہشام نے کہا کہ اگر تو
اسکی خلاف گفتگو کرتا تو مین تجہکو قتل کرتا خبردار اگر کچھہ بہی تجہکو یاد ہو تو کسی کے سامنے مطلق زبان سے نکالنا
نہین پہر اپنی لشکر مین آنکے لوگونکو بہیجا کہ اوس بوڑہے کو پکڑ لاوین مگر اوسکا کہین پتہ نہ لگا اور ہشام ہمیشہ اوسکی
تلاش مین رہے مگر کبہی نہ ملا اور اونکو ساری عمر حسرت رہی کہ اوسکو فوراً کیون نہین گرفتار کیا یہ قصہ

روضۃ الصفا مین تاریخ اعثم کوفی سے منقول ہی بسبب تطویل کے لفظ بلفظ کلام اوس بوڑہے کا ہمنے نقل نہین کیا۔ یافعی لکہتے ہین کہ ہشام سفید رنگ خوبصورت تہی اور سیاہ خضاب ایام کہولت مین کرتی تہی مگر روضۃ الصفا مین اوس بوڑہے آدمی کی باتون تشنیع کے ذکر مین لکہا ہی کہ ہشام احول اور کریہ منظر تہی اسیطرح ہم نے کہا کہ اوس شخص کے قصے مین صاحب روضۃ الصفا کی شاعریت خلاف اصلیت کے بہت تہی اسیطرح سے روضۃ الصفا مین بخل کی نسبت ہشام کیطرف کی ہی اور بدوی چہوکرے کے قصے مین جو انعام اوسکو لکہا گیا ہی وہ بخل کے بہت خلاف ہے مگر چونکہ نہایت دانشمند اور دور اندیش تہی ظاہر اسراف پسند نہین کرتے تہی مسامرہ مین ہی اونکی مہر کا کندہ تہا الحکم للہ منشی اونکی سالم نام اونکا اپنا ایک غلام تہا اور حاجب وہ سر غلام خالد نام تہا قاضی اونکی عہد مین عمر بن صفوان تہی اور کوتوال یزید بن یعلی جہنی عبسی تہی ۱۰۵ھ مین وہ خلیفہ ہوے اور ربیع الثانی ۱۲۵ھ مین شہر رصافہ مین قضا کی وہین دفن ہوے اونکی مان ام اسمعیل بنت ہشام بن اسمعیل مخزومی تہی اکسٹھ برس اونکی عمر ہوی اور انیس برس نو مہینے پانچ دن خلافت کی۔

گیارہوان خلیفہ بنی امیہ کا ابو العباس ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان تہا

یافعی نے ولید بن یزید بن عبد الملک کے ذکر مین لکہا ہی وہ بہت خوبصورت تہا اور بڑا تنہ زور اور شاعر غرا تہا لیکن اوسکے حالات مین بہت سے امور بد خلاف دینداری اور خلاف حیا اور شرم کی اوسکی طرف لوگون نے نسبت کئے ہین جسکا ذکر یافعی کو مکروہ معلوم ہوا اور خدا عالم ہی اوسکا یعنی اون روایات کی صحت اور غلطی کا اور اوسی سبب سے اوسکی بنی عم یزید بن ولید نی اوسپر خروج کر کے اوسکو قتل کیا کل ایک برس تین مہینے وہ متولی خلافت رہا جمادی الثانی ۱۲۶ھ مین وہ مقتول ہوا۔ مسامرہ مین لکہا ہی مان اوسکی ام الحجاج بنت محمد بن یوسف ثقفی تہی روز وفات ہشام بن عبد الملک کے لوگون نے

[illegible]

[illegible] کہتے تھے کہ زندیق تھا اور خدا کا [illegible]

[illegible] بارک اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کو لکہا کہ یحییٰ بن زید کو گرفتار کرکے عراق بہیجدو نصر نے بعد تحقیق و تفتیش کے حریش کو گرفتار
کیا اور کہا یحییٰ کو حاضر کر اوسنے انکار کیا کہ مین نہین جانتا ہون وہ کہان ہین نصر نے حکم
کوڑے حریش کو مارے اور حریش نے قسم کہائی کہ اگر یحییٰ میرے پاؤن کے نیچے ہو اور تم ہزار کوڑے
میرے سر پر مارو گے تب ہرگز پاؤن نہ اوٹہاؤنگا مگر قریش حریش کے بیٹے نے جب دیکہا کہ اوسکا باپ
مارا جاتا ہے اوسنے یحییٰ کا نشان بتا دیا اور نصر بن سیار نے اونکو قید کرکے ولید کو اطلاع کی ولید نے
حکم لکہا کہ حضرت یحییٰ کو مطلق العنان کردو اور اونسے تعرض نہ کرو نصر بن سیار نے ایکہزار
دینار حضرت یحییٰ کو نذر کرکے اونسے کہا کہ آپ خراسان کے ملک سے کہین باہر تشریف لیجائیے
میرے حد اقتدار کے ممالک مین قیام نہ فرمائیے حضرت یحییٰ وسی جو ظاہر انصر بن سیار کا دار الحکومت
تہا یا اوس غرض مین وہ وہان مقیم تہا   سرخس مین تشریف لیگئے اور وہانسے نیشاپور کی
عازم ہوے اوس نواح مین بعضے تجار سے حضرت یحییٰ نے کچہہ گہوڑے اور اور دواب اس

وعدے پر خرید کیے کہ جب وقت آویگا تب قیمت اوسکی ادا کیجائیگی عمرو بن زرارہ جو اوس طرف کا
حاکم تہا اوسنے نصر بن سیار کو اوس واقعہ کی اطلاع کی اوسنے لکھ بھیجا کہ حضرت یحییٰ سے
یہی اقرار کرا لیا ہے کہ وہ جبکہ حدود ممالک سے باہر چلے جائیں اگر وہ یہاں سے ملک چھوڑ دینے پر مستعد
والا اونکے ساتھ تھا یہ کہ عمرو بن زرارہ ایک فوج کثیر سوار اور پیادہ کی جمع کرکے حضرت یحییٰ کے
مقابل ہوا اونھوں نے فرمایا میں یہاں جنگ کرنیکو نہیں آیا ہوں روپوش ہوں تمکیوں مجھسے
متعرض ہوتی ہو اوس بیچارے نے بغرور حکومت حکم اونکی قید کرلینے کا کیا حضرت یحییٰ ہمراہی ستر آدمی
اپنے ہمراہیوں کے ساتھ آمادۂ مدافعت ہوے خوب لڑائی ہوئی یہانتک کہ عمرو بن زرارہ خود مارا گیا
اب حضرت یحییٰ کو لازم تہا کہ اگر مجبوری نہتی تو فوراً حدود خراسان سے باہر ہو جاتے یا جمعیت کثیر
ہمراہ رکھتے لیکن چونکہ ارادۂ ازلی نے اونکی ایام حیات کو ختم کردیا تہا دو امر میں سے ایک
بھی وقوع میں نہ آیا آپس میں مشورہ کیا کہ سردست ہمارا ارادہ جنگ کا نہایت بیجا تہا کہ عراق
میں جاویں مگر اب اوس طرف جانا دشوار ہے سات سو آدمی آپکے ملازمین سے تھے اس جمعیت کے ساتھ
جرجان کی عزیمت کی نصر بن سیار نے یہ خبر سنکے فوراً خود عازم جرجان کا ہوا اور مسلم
بن احوز مازنی کو دس ہزار سپاہ کے ہمراہ مقدمۃ الجیش کرکے روانہ کیا اب بھی اگر حضرت یحییٰ اپنے
تئیں نصر بن سیار کے سپرد کردیتے تو لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ سے نجات پاتے
اور چونکہ ولید نے پیشتر حکم اونکی مطلق العنان کرنیکا دیا تہا اگر تنہا وطن کیطرف معاودت کرتے
یا ممالک ہند کیطرف چلے جاتے تو مصلحت دینی اور دنیوی اوسی کی مقتضی تھی اور اگرچہ پہلا مقابلہ
عمرو بن زرارہ کے ساتھہ بمدافعت ظاہرہ تہا لیکن بعد کامیابی کے اوس مقابلہ میں ان جمعیت
کثیرہ کے ساتھہ خلاف اپنے اقرار اور وعدے کے جبکہ ممالک خراسان کو ترک نہ کیا اگرچہ سردست

[illegible] [illegible] کو [illegible] اپنے لشکر [illegible] تھا سپرد کر دیا پھر ارباب قتیبہ اردنیا وار
[illegible] [illegible] [illegible] سلم بن احوز مازنی نے حضرت یحیی کو حدود جرجان
مین جا گھیرا [illegible] سے تا زوال آفتاب معرکۂ قتال و جدال کا طرفین سے گرم رہا
بعد زوال کے حضرت یحیی نے سلم سے استیانت کر کے قتال [illegible] نماز ظہر کے موقوف
کر دیا بعد نماز کے پھر قتال شروع ہوا سلم کی طرف بہت لوگ مارے گئے تب سلم نے ایک حکم
تیراندازون کی [illegible] تیرون کی بارش کر دی ایک تیر حضرت یحیی کے مقتل پر
جا بیٹھا اور انکو آخر کر دیا انا للہ و انا الیہ راجعون - الغرض سلم نے سر اونکا کاٹ کے نصر بن
سیار کے پاس بھیجدیا اور جثہ کو مع دو اونکے ہمراہیون کے جنکا نام ابوالفضل اور ابراہیم تھا
بموجب نصر کے حکم کے سولی پر چڑھا دیا جب ابو مسلم مروزی کا خراسان پر تسلط ہوا تب اوسنے
اون لاشون کو اوتار کے دفن کیا واضح ہو کہ نفاق اور شقاق کسی قوم مین صرف قوت
اور طاقت اوس قوم کی نہین گھٹاتا بلکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ بالخاصہ اوسمین ایسی
نحوست ہے کہ اگر چند سے کوئی قوم آپس کے نفاق اور شقاق اور جنگ و جدال سے کل منتفی
نہوئی تو جو باقی رہجاتے ہین وہ ذلیل اور خوار اور معدوم الاقتدار رہتے ہین کتب تواریخ
سے سیکڑون اقوام پیشین کا یہی حال دیکھنے مین آیا قوم بنی امیہ مین جبتک اتفاق رہا
خلافت اوس قوم مین بڑے شوکت اور احتشام سے قایم رہی جو خلیفہ مقرر ہوا ساری
قوم نے برضا و رغبت اوسکی فرمانبرداری کی جب مشیت ایزدی اوس قوم کے زوال
اقتدار کی مقتضی ہوئی ابھی ولید بن یزید بن عبد الملک کے عہد مین آپسمین جوتی
پیزار شروع ہوئی اور شروع اس نفاق اور شقاق کا یزید بن ولید بن عبد الملک کے

اور انہیں کے خلافت [illegible] دو مہینے کے بعد اوسکو [illegible] سے دست بردار ہونا پڑا پھر مروان حمار تخت
[illegible] اور وہ عموم ایسی تھی کہ [illegible] اوس قوم کا عالم مین سخنے مین نہین آتا
بانی [illegible] خلیفہ [illegible] ابو خالد یزید بن ولید بن عبد الملک تھا جسکا لقب یزید ناقص [illegible] گیا تھا
کہتے ہین کہ ناقص [illegible] ہوا تھا کہ اوسنے مواجب فوج کا گھٹا دیا [illegible] یزید
بن عبد الملک بھی [illegible] ہوا کہ بغیر استحقاق کے بزور شمشیر متغلب ہوا تھا یافعی نے مرآۃ الجنان
مین لکھا ہی کہ یزید کی [illegible] بعد قتل ولید بن یزید بن عبد الملک کے جمادی الثانی ۱۲۶ھ مین بیعت ہوئی
اور اوسی سالکی بیسوین ذیحجہ مین اوسنے قضا کی چھتیس برسکی عمر مین اور وہ زاہد اور عادل اور نیک تھا
مگر قدری تھا۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یزید بن ولید بن عبد الملک جب متولی خلافت ہوا
تب اوسنے خلق کو مذہب قدریہ کی دعوت کی یعنی مذہب معتزلہ کا سکھایا جنکو قدریہ کہتے ہین بسبب اسکی کہ وہ تقدیر الٰہی
کے منکر ہین۔ روضۃ الصفا مین منقول ہی کہ وہ یزید بن ولید بن عبد الملک جب متولی خلافت ہوئے تب
اونہون نے خطبہ پڑہا جسمین ولید بن یزید بن عبد الملک کو الحاد اور بداعتقادی کیطرف منسوب کیا جو عذر تہا
اوسکی قتل کرنیکا اور اپنا متولی خلافت ہونیکا اور بیان کیا کہ مین ہرگز بیت المال مین تصرف بیجا نکرونگا اور یہ
ملک کی آمدنی جبتک خود اوسی ملک کے مصارف سے فاضل نہو دوسری جگہہ پہ نقل نہوگی اور مین دروازہ اپنے
گھر کا کسی کیواسطے بند نہین کرونگا میری طرف سے اذن عام ہے جس حاجتمند عام اور خاص کا جو مطلب ہے
بغیر روک ٹوک کے خود آکے مجھسے ظاہر کرے اور حکم کرونگا کہ جو کچھہ جسکا حق مقررہ ہی ماہ بماہ اوسکو پہنچے پس
مینے یہ وعدے کئے ہین اگر اسکو ایفا کرون تو سب لوگ میری فرمانبرداری کرو اور اگر اوسکا ایفا مجھسے نہو
تو بے تکلف خلافت سے مجھکو معزول کرو۔
راقم کہتا ہی یہ یزید بن ولید بن عبد الملک قبل خلافت کی بھی بہت متقی اور پرہیزگار تھا

خلافت سے خلع کیا اور مروان کو سپرد کردی اور برضامندی اونکا ہاتھہ پر بیعت کی اونکے ہاتھہ پر بیعت
جب خلع عباسیون نے خروج کیا تب بنی امیہ کے ساتھہ وہ بھی مارے گئے - اور بروایت اصفہانی کے کہا ہے کہ دمشق
کے لوگون نے بعد یزید بن ولید کے ابراہیم کے ہاتھہ پر بیعت کی مگر اونکی خلافت کو کچھہ استحکام نہوا ایک گروہ
رتبہ خلافت سے موصوف کرتے تھے کچھہ رتبہ امارت سے کبھی دونون میں کوئی رتبہ ظاہر نہ تھا اور بعض لوگ
خیال کرتے تھے یہانتک کہ مروان حمار نے اونکو خلافت سے خلع کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ مروان
کو قتل ولید کا ناگوار تھا جب اوسنے یزید کی بیماری کی خبر سنی خروج کرکے بلاد جزیرہ سے متوجہ
ہوا اور بعد وفات یزید ناقص کے اسی ہزار فوج اپنے اور جزیرے کی جمع کرکے ولایت شام کی طرف متوجہ ہوا
جب قنسرین میں پہنچا یزید بن عمرو بن ہبیرہ جو عاملان بنی امیہ سے وہانکا حاکم تہا وہ بھی شریک ہو گیا جب
حمص میں آیا وہانکے لوگ جو خیرخواہ ولید بن یزید بن عبدالملک کے تھے اور تسلط یزید بن ولید بن عبدالملک
سے ناراض تھے مروان کے شریک ہوگئے اور دو بیٹے حکم اور عثمان ولید بن یزید جو ابراہیم کی قید میں تھے
بیعت ہاتھہ پر ابراہیم کے کرتا تھا جب ابراہیم کو خبر مروان کے پیشقدمی کی ہوئی ایک لاکھہ بیس ہزار سپاہ
لیکے چشمہ آبگرم پر اوسنے معسکر کیا پہلے مروان نے ابراہیم کو پیغام بھیجا کہ اگر حکم اور عثمان کو قید سے چھوڑ دو تو ہم تم سے جنگ
نکرینگے چونکہ ابراہیم نے اونکو نچھوڑا لہذا معرکہ کارزار گرم ہوا خوب گھمسانکی لڑائی ہوئی مگر ابراہیم کو شکست ہوئی سولہ
ہزار سپاہ شامی قتل ہوئی اور بیس ہزار آدمی مروان نے مقید کئے اور اونسے حکم اور عثمان ابناے ولید بن یزید
بن عبدالملک کے نام بیعت کرائی ابراہیم مع عبدالعزیز بن حجاج بن عبدالملک جو ابراہیم کا ولیعہد تھا اور یزید بن خالد
بن عبداللہ قسیری بھاگ کے دمشق مین چلے گئے اور وہان یہ رائے قرار دی کہ اگر حکم اور عثمان با اقتدار ہوگئے
تو کسیکو اپنے باپ کے قاتلین میں سے زندہ نچھوڑینگے اونکو محبس مین قتل کرنا چاہئے اسواسطیکہ اونکا قتل موجب حیات
ہزارون آدمیونکا ہے اور بموجب اس مشورہ کے اون بیچارونکو قتل کرڈالا اور سلیمان بن ہشام جسنے ابراہیم کی بیعت

مگر وہ اپنی شجاعت اور دلیری جبلی سے تا دم واپسین لڑا کیا اور خود مع سارے بنی امیہ کے جو اوسکے ہمراہ
تھے اتوار کی شب کو جب تین راتین شہر ذی الحجہ سے باقی تھین ۱۳۲ھ مین مقتول ہوا اور خلافت
بنی امیہ کی تمام ہو گئی - مسامرہ مین لکھا ہے محمد بن مروان بن الحکم بسبب ولایت جزیرہ کا والی اور
حاکم تھا اور ۷۲ھ مین مروان حمار اوسکا بیٹا پیدا ہوا تھا اور ۱۲۷ھ مین وہ خلیفہ مقرر ہوا اور
۱۳۲ھ مین [illegible] مین مقتول ہوا پانچ برس دس مہینے سات دن خلیفہ رہا عامر بن اسماعیل
حارثی جو صالح بن علی کی فوج کا مقدمۃ الجیش تھا اوسنے اوسکو قتل کیا مصر مین [illegible] ذکر
الموت [illegible] حاجب اوسکا سفیان نام اوسکا غلام تھا اور منشی عبد الحمید بن یحییٰ اور کوتوال کوثر
بن اسود [illegible] اور قاضی وہی عثمان بن عمر تمیمی تھے جو یزید بن ولید بن عبد الملک کے عہد مین مقرر
ہوئے تھے - مورخین لکھتے ہین سوا اونکے جو جدال اور قتال مین مارے گئے جب تسلط عباسیہ کا ہوا بنی امیہ کی
قوم کا اعلیٰ و ادنیٰ جو جہان ملا وہان مقتول ہوا یافعی کی روایت سے صرف شام کے ملک مین جو عبد اللہ بن
علی کی ماتحت سے مقتول ہوئے اونکا عدد کئی ہزار کو پہنچا تھا - منجملہ بقیۃ السیف کے عبد الرحمن بن معاویہ بن
ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم بن ابی العاص بھاگ نکلے اور اندلس کے ملک مین چلے گئے وہانکے لوگون نے
اونکو اون ممالک کا والی مقرر کیا اور اونکا لقب ہو گیا عبد الرحمن داخل اس سبب سے کہ وہ اوس ملک مین
داخل ہوئے تھے [illegible] اور اونکے اولاد کی سلطنت وہان بڑے شوکت اور زور کی ہو گئی بہت سے ممالک
فرنگستان کے اونھون نے فتح کئے قرطبہ شہر دار السلطنت اوائل مین مقرر ہوا جب اوس خاندان نے
دعوے خلافت کیا تب دار الخلافت مشہور ہوا وہ سلطنت اسلام کی اوس خاندان مین اور بعد زوال اوس
خاندان کے اور خاندانون مین قریب آٹھ سو برس کے بڑے قوت اور شوکت سے رہی یوروپ یعنی فرنگستان
کے عیسائی سلاطین متعددہ کی ممالک جمع کر کے وہ سلطنت قایم ہوئی تھی قریب کل سلطنت اسپانیول کی

اور پرتگال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کفران نعمت کیا اور [illegible] اسلام کا [illegible] اور [illegible]

سلطنت [illegible] اس آیت کا خوب مصداق آیہ قریۃ کانت

آمنۃ مطمئنۃ یاتیہا رزقہا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذا

قہا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ ایک بستی تہی

چین امن سے چلی آتی تہی اوسکو روزی فراغت کی ہر جگہہ سے آتی تہی پہر ناشکری کی اللہ کے احسانونکی

پہر چکہایا اوسکو اللہ نے مزا بہوکہ اور ڈر کے کپڑے پہنانے سے بدلہ مین اونکی حرکات کے صدق اللہ و

رسولہ یعنیہ یہی حال ہوا اوس زمانہ کے لوگونکا اور جب کہ سلطنت اسلام کی بٹ گئی لوگون

مین افلاس آیا عیسائیان فرنگ نے جنکی عملداری وہان ہوئی کہانے پینے کی تجارت اپنی قبضہ مین کرلی

سوا عیسائیون کے کسیکو کہانے کی چیز نہین ملتی تہی باوصف روپیہ ہونیکے کہانا نہین ملتا تہا جو لوگ نکل سکے

ملک چہوڑ دیا سیکڑون نے اپنے گہر کا دروازہ بند کرلیا اور مرگئے لاکہون عیسائی ہوگئے اس سے زیادہ ڈر

اور بہوکہ کیا ہوگی۔ الغرض چونکہ بانی سلطنت قرطبہ کے بنی امیہ کی قوم مین سے ایک شخص ہوے پس خلفای

بنی امیہ کے ذکر کے تتمہ مین ذکر وہان کی خلفا کا ہم مناسب سمجہے لیکن اس عرصہ مین ہمارے پاس کوئی تاریخ

عربی یا فارسی نہین ہے جسمین اس سلطنت کا حال مفصل لکہا ہو مسامرہ اور سبایک الذہب مین صرف نام

وہانکی سلاطین اور خلفا کی اور کچہہ مختصر کیفیت لکہی ہے چونکہ وہ ساری سلطنت فرنگستانکی ہے انگریزی

تاریخ میں البتہ مفصل حال ہوگا لیکن کوئی انگریزی تاریخ مفصل چھپا ہوا ابتک ہمنے نہیں دیکھی سیکلو پیڈیا
اسوقت موجود ہی اوسمین مور کی نسبت بیان قرطبہ کی خلفا اور سلاطین کا کچھہ حال لکھا ہی اگرچہ وہ بھی مختصر ہی مگر نسبت
سماہرہ اور سبا کی تالیف کی بہت کچھہ زیادہ تفصیل سے اسواسطی ہمنے اوسکا ترجمہ کرکے بجای سماہرہ اور سبا کی تالیف کے ہی اوسکو
پیش کیا ہے۔ فرنگستان مین اہل اسلام جو مسلط تھی اونکو وہانکی لوگ مور کہتی تھی اور سرسین بھی کہتی تھی سرسین اسمین تو شبہ
کی جو ابتدا ہی جو کہ یہ لوگ نسبت فرنگستان کی مشرق میں تھی اس سبب سے یہ نام مقرر ہوا اور مور کا لقب اس سبب سے ہوا
کہ اہل اسلام جنہون نے فرنگستان کی ممالک فتح کیے وہ افریقہ یعنی بربر کے ممالک سے آئی تھی اور بربری لوگ ان ممالک کو
ماریطینیا کہتی تھی تو ظاہر ہوا کہ مور سے مراد سکان ماریطینیا ہی اور اسی نام کے سبب سے اب سلطنت مغاربہ اہل اسلام جو
باقی ہی اوسکو مراکو کہتی ہین۔ الغرض اوسی سیکلو پیڈیا مین اوس سلطنت اسلامی فرنگستان کی چار عہد جدا
جدا لکھی ہین پہلا عہد ابتدای تسخیر اندلس سے وہانکی امراؤنکا ہی جو خلفای بنی امیہ کے زیر حکم وہان حکمران تھی دوسرا
عہد عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک کے تسلط سے جبتک خلافت قرطبہ کی قایم اور مستحکم رہی
تیسرا عہد بعد زوال خلافت کی ہی جب وہ ساری سلطنت طوائف الملوک ہوگئی اور چوتھا عہد اوسی زوال خلافت
قرطبہ کی بعد جب طوائف الملوک کے سلطنت گرانادا کا حال ہی جو سب طوائف الملوک مین مقتدر رہی شروع
اس داستان کا اوسمین اسطرح سے ہی۔ اصل مادہ جو موجب اسکا ہوا کہ عرب کے لوگ عین یوروپ کے قلب
پر مسلط ہوگئی افسانونکی تاریکی مین چھپا ہوا ہے اگرچہ بعضی لکھتے ہین کہ جولین نام ایک فرنگستانی امراؤنمین سے
تھا جسکے دلمین ارباب حکومت کیطرف سے کچھہ کینہ تھا اوسنے مخفی عرب کی لوگونکو سلطنت اسپانیول کی
تسخیر کیواسطے طلب کیا مگر مورخین اس شہرت کی تصدیق نہین کرتے حقیقت واقعی یہ ہی کہ جغرافی محل
اوس جزیرہ نما سلطنت کا اور اوسکا خوش آب و ہوا ہونا اور نہایت دولتمندی وہانکی اور کثرت
بربری لوگونکی جنہون نے اسلام قبول کیا تھا اور بیکار بیٹھی تھی اور وقوع کینہ اور نفاق مابین امرای

سلطنت

خلیفہ کے جب وہ جامع مسجد تیار ہوئی تھی اوس عہد کے مصنف اسلامی اسپانیول کا اوسکی زینت
ہیچ کی بابت بہت اتفاق کیا گیا۔ الحاصل اسکو بیان نہیں کیا ہے۔ چہارم عہد سلطنت
امویون ہسپانیول کا زیر فرمان خلفای بنی امیہ مشرق سے ۷۱۱ عیسوی سے شروع
ہوا اور ۷۵۵ تک رہا۔ جسمین اکثر امیر مقرر ہوئے جنکا تقرر والی مصر اور افریقیہ
کی طرف سے ہوتا تھا مگر ہمیشہ خلیفہ کی منظوری سے اوسکو استحکام ہوتا ہوگا اور اکثر ایسا
ہوا کہ وہ الگ کئے گئے کیونکہ اہل اسلام کئی قبائل سے مرکب تھا اسلئے سپہ داران فوج کے کوئی امیر منتظم
مقرر ہوا پھر خواہ دار الخلافت سے یا والی افریقیہ کی طرف سے وہی بحال رہا یا دوسرا کوئی امیر ہوا
چنانچہ اکیس امرا اونمین چھیالیس برس کے عرصہ مین وہاں امور ہوئے بعضے بڑے منتظم اور باعث
اونکی شوکت تھی بعضے ممالک فرانسیس اور اطالیا کے اونہون نے فتح اور مسخر کئے بڑے بڑے معرکے
جنگ کے واقع ہوئے بعضے معرکون مین شکست بھی ہوئی اور وہ ممالک نہ مسخر کئے ہوئے چھوٹ
گئے بعضے امرا ایسے مقرر ہوئے جو سخت غیر منتظم تھے اور ارباب فوج اور سکان اہل اسلام اونکی حکومت
سے بسبب ظلم وستم کے ناراض تھی امیر اس عہد مین یہ نوبت پہنچی کہ آپسمین جنگ و جدال شروع
ہوئی حکومت وہاں کی بہت ضعیف ہوگئی اہل فرنگ جنہون نے کوہستان استوریا کو
اپنا مامن کیا تھا اونہون نے سرحد اپنے مقبوضات کی بڑھائی اب وہان دوسرا
عہد شروع ہوا جسکی ابتدا ۷۵۶ عیسوی سے ہوئی اور ۱۰۳۶ء تک رہا
کیفیت اوسکی یہ ہے جب خلافت خلفائے بنی امیہ کی تمام ہوئی اور خلفائے عباسیہ
مسلط ہوئے صغیر اور کبیر خاندان بنی امیہ کے ہر جگہہ اور ہر مقام پر قتل کئے گئے منجملہ اونکے
عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک ۷۵۰ء مین دمشق سے بھاگ کے

اوسکو شکست فاش نصیب ہوئی - اندرونی انتظام اپنی سلطنت کا بھی عبدالرحمن دوم نے
بہت عمدہ عدالت اور انصاف کی ساتھ کیا عمارات رفاہ عام کی کثرت سے اونھون نی بنائے
مسجد اور مدرسے اور سڑکین ہر طرف اپنی ممالک سلطنت مین تیار کین جابجا نہرین زراعت کی
سیرابی کیواسطے تیار ہوئین علوم اور صنائع کے وہ نہایت عاشق تھی اوسکی اشاعت
مین بڑی کوشش کی ایسا عمدہ بادشاہ اگست ۸۵۲ عیسوی مین قضا کر گیا جسکے وفات
کا غم والم علی العموم اوس سلطنت کے رعایا کو ہوا -

راقم کہتا ہی اوپر ہمنی لکہا ہے کہ یہ سارا حال سلاطین اور خلفای قرطبہ کا انگریزی
تاریخ یعنی سیکلوپیڈیا سی ہمنی لکہا ہی اور آخر بادشاہ کی عہد کے ذکر مین حال مختصر جو سبایک الذہب
اور سبا مرہ مین تھا وہ بھی نقل کر دیا مگر ہمکو بڑا افسوس ہی کہ شہرون اور ملکونکی نام جو سیکلوپیڈیا
تھے وہی انگریزی ہجی کے لکھی گئے ہین خدا جانے اہل عرب کی زبانون مین وہ کس نام سے مشتہر تھے
اگر کوئی عربی یا فارسی تاریخ اوس سلطنت کی ملیگی تو اس فروگذاشت کا تدارک ہوگا -
سبایک الذہب مین عبدالرحمن دوم کی سلطنت کی بابین لکہا ہی کہ اونھون نی بڑے
زور و شور اور رابہت اور جلالت سی سلطنت کی لباس طرز کا اونھین کے عہد مین قرطبہ اور
اندلس مین جاری ہوا طرز جمع ہی طرہ کی شاید مراد یہ ہی کہ لباس مین قوریا سنجاف لگانا
اونکی ایجاد ہی یا عمامی کا طرہ مراد ہی یا وہ کوئی لباس خاص ہی کسی دولتمند اور عالم عرب سے
اوسکی تحقیقات ہوسکتی ہے بعد اوسکے وہ لکھتے ہین کہ اونھون نے دار الضرب وہان جاری
کی اوسکے پیشتر شہر قرطبہ مین سکہ [illegible] چلتے تھی جب سے اہل اسلام کا [illegible] وہان ہوئی تھا [illegible]
[illegible] ہوا تھا - مورخین لکھتے ہین کہ [illegible]

ولید

ولید بن عبد الملک کے مشابہ تھی اور اشاعت علوم اور فنون اور تراجم کتب فلاسفہ مین ہارون رشید
عباسی کے مثل تھی اور وہ پہلے بادشاہ ہین جنھنے فلسفیات کا رواج قرطبہ اور اندلس مین
کیا تین تیس ۳۳ برس کچھہ اوپر فرمانفرمائی کر کے سنہ ۲۳۹ ہجری مین اونھون نے قضا کی انتہی

محمد بن عبد الرحمن دوم بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن اول پانچوان بادشاہ

قرطبہ اور ممالک اندلس کے ہین جو باپ کے مرنے کی بعد بادشاہ ہوے اونکی عہد مین اوس
سلطنت مین بہت مفاسد برپا ہوے اور اکثر ممالک غیر منتظم ہو گئی بسبب غدر اور فساد
اندرونی رعایا کے عیسائیونکو موقع ملا اونھون نے خوب ہاتھہ پانو پھیلائے الفونسو سیوم
جو والی اپنے ریاستہاے موروثی گالاشیا اور اسٹوریا کا تھا منجملہ اون ممالک کے جو اوس ریاست
سی نکل کے سلطنت قرطبہ مین شامل ہو گئے تھی مملکت لیون کا کچھہ حصہ اولڈ کیاسل یعنی پرانی
گڈھی یا قلعہ لیکے اسی شہر [illegible] اور بہت بڑا حصہ مملکت [illegible] اونھون نے پھیر لیلیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سنہ ۸۸۱ عیسوی مین ایک
آفت ارضی تباہ کیا یعنی ایک زلزلہ آیا جسے کتنی قصبات اور قریات منخسف ہو گئے دریاے
ڈاکون اور سارقون کی شمالی عیسائی کے سنہ ۸۶۰ اور ۶۱ مین سواحلی ممالک کے لوگونکا ناک
مین دم کر دیا ان سب مصایب اور آفتونکی ساتھہ سلطنت محمد بن عبد الرحمن دوم کی بہت
دراز ہوئی چونتیس برس گیارہ مہینے فرمانفرمائی کر کے جولائی سنہ ۸۸۶ عیسوی مین اونھون نے

قضا کی مسامرہ مین بھی یہی لکھی ہے مدت سلطنت اونکی ایک برس گیارہ مہینے لکھی ہے اور سیاب الذہب
کی روایت سے بموجب سنہ [illegible] ہجری مین [illegible] اتفاق ہوا ۔ منذر بن محمد بن
عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن اول چھٹے بادشاہ قرطبہ
اور ملک اندلس کے [illegible] جب بادشاہ ہوے [illegible] سنہ [illegible]
مسامرہ مین لکھا ہے [illegible] عمر [illegible] اونکی [illegible] برس کا تھا [illegible]
مین ایسا لکھا ہے کہ [illegible] شہر توڈیلو اور اوسکے متعلق اضلاع پر قابض ہو گیا
تھا اوسکے ساتھہ لڑائی مین اونکو شکست ہوئی اور ظاہر ہے کہ جولائی سنہ ۸۸۸ عیسوی مین
مار ڈالے گئے کل ایک برس گیارہ مہینے اونھون نے سلطنت کی مسامرہ مین زمانہ اونکی سلطنت
کا ایک برس گیارہ مہینے تیرہ دن لکھا ہے جو سیکلو پیڈیا کی روایت کے موافق ہی ہو سکتی
کہ اوسمین عیسوی شمسی سال کا حساب ہی اور مسامرہ مین قمری سال ہے تو تیرہ دن کا زیادہ
ہونا تعجب نہین ہے اور سیاب الذہب کی روایت سے منذر کو ۲۷۵ ہجری مین
اونھون نے قضا کی مار ڈالے جانے کا حال اوسمین نہین لکھا ۔ عبد اللہ بن محمد بن
عبد الرحمن دوم بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن اول ۔ منذر کے بھائی
ساتوین بادشاہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو اپنے بھائی کے بعد بادشاہ ہوے اونھون
نے بہت شجاعت اور بہادری سے سلطنت کی اول اونکو معرکہ آرائی اوس قالب
یا کالب بلوائی سے کرنا پڑی جسنے شہر توڈیلو اور اوسکے اضلاع پر اونکے باپ محمد کے وقت
مین قبضہ کر لیا تھا مگر ظاہر نتیجہ اوسکا اسیقدر ہوا کہ مقبوضات اوسکے بڑھ نہ سکے بعد اوسکے
اونکے اپنے دو بیٹے یعنی محمد اور قاسم اونسے باغی ہو گئے اور باپ کے ساتھہ جنگ کرنے پر

اوسمین قالب یا کالب
جا بائی معلوم نہین اصل
کو ۱۷ سنہ

آمادہ ہوئے [illegible] اپنے مخالف [illegible] قریب شہر کا اثر واقعہ ۸۹۱ عیسوی میں [illegible]
اور [illegible] کو شکست ہوئی اور وہ گرفتار ہو گئے قید [illegible] قید میں
باپ کے حکم سے قتل کئے گئے اور [illegible] عیسوی میں جنگ [illegible] ساتھ [illegible]
مگر کچھ خفیف سا تعلق ہوا [illegible] قاسم بھی گرفتار ہو گئے لیکن [illegible] باپ نے عفو کر دیا
[illegible] محمد اور قاسم کا باپ سے باغی ہونیکا بڑا تعجب ہے [illegible] اسلئے کہ اونکے
اپنے باپ کے [illegible] ہوتے ہوئے چچا کی قائم مقامی کا کچھ [illegible] استحقاق نہ تھا سبب انکی
بغاوت کا سیکلو پیڈیا مین کچھ نہیں لکھا ہمارے ذہن میں یہ خطور کرتا ہے تعجب
نہیں ہے کہ وہ دونو منذر کے داماد ہون اور منذر نے اونکے ولیعہدی کی وصیت کی ہو
یا بے وصیت کے بسبب رشتہ دامادی منذر کے اپنے تئین مستحق [illegible] ہون اگر یہ امر
نہ تھا تو باپ کا سلوک اونکے ساتھ بہ نسبت جیسے وہ متوقع تھے نہوا ہوگا [illegible] انسیکلو پیڈیا مین
ہے کہ عبداللہ اکتوبر ۹۱۲ عیسوی میں پچیس برس سلطنت کرکے قضا کر گئے اور ایک
پوتے کو ولیعہد مقرر کیا جو محمد کا بیٹا تھا جسکو خود انہون نے قتل کیا تھا - مساهره مین لکھا ہے
کہ عبداللہ نے پچیس برس اور [illegible] سلطنت کی اور [illegible] مین ان عبداللہ
کا نام عبدالملک لکھا ہی تو شاہزادہ بھی نام اونکا ہوگا اور لکھا ہے وہ بڑے عالم اور
دیندار تھے پچیس برس پندرہ دن سلطنت کرکے ربیع الاول ۳۰۰ ہجری مین قضا کر گئے

**عبدالرحمن سوم ابن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن دوم بن حکم بن ہشام
بن عبدالرحمن اول آٹھوین بادشاہ قرطبہ اور اندلس کے تھے انہون نے دعوا ے**
خلافت کیا اور بلفظ امیر المومنین ملقب ہوے وہ اپنے دادا کے مرنے کے بعد اونکی وصیت سے

تخت نشین ہوے اونھون نے اپنا لقب الناصر لدین اللہ مقرر کیا وہ سلاطین اسلام اسپانیولی
مین بڑے باشوکت اور جلالت بادشاہ تھے کہ پچھلے سلاطین مین کوئی مثل اونکے نہین ہوا باوصف
اسکے کہ وہ کم سن تھے اور اونکے چچا بہت ہوشیار اور انتظام سلطنت کی بخوبی لیاقت رکھتے
تھے لیکن عبد الرحمن سیوم کی رحم مزاجی جبلی اور فیاضی اور شوق علوم سیکھنے کا باعث ہوا
کہ علی العموم اہل اسلام اونکی بادشاہ ہونے سے راضی اور خوش ہوے اور وہ محبوب
اور پسندیدۂ عام ہوے اول توجہ اور فکر عبد الرحمن سیوم کی بلوائیونکی مٹانے اور زیر کرنے
مین مصروف ہوی جنھون نے پچھلے سلاطین کے عہد مین بہت عمدہ اور زرخیز اضلاع
اس جزیرہ نما سلطنت پر قبضہ کر لیا تھا اون سب مین بڑا با اقتدار وہی قالب یا کالب
تھا جسکے قبضے مین بہت بہتر مقامات سلطنت اسلام اسپانیولی کے آگئے تھے اور اوسنے
عیسائیونکی اعانت سے بڑی قوت پکڑی تھی اوسکو فوج سلطانی کے مقابلے کی تاب و طاقت
نرہی وہ ایک اپنے قلعے سے دوسرے قلعے مین بھاگتا پھرا اوسکی سپاہ [illegible] آدھی کی
مقتول اور منتشر ہوگئی اور وہ خود تنہا بوضع اور ہیئت سے کوہستان [illegible] مین
جا چھپا اور وہین مفقود الخبر ہو کے مر گیا اور اگرچہ اوسکے دو بیٹے سلیمان اور جعفر نے بہت
کوشش کی کہ پھر بلوائیونکو جمع کرین مگر اونکی تدبیرین سب رائگان ہوئین اور توڈیلو اور
سب شہر جو انکے اونھین کے قبضے مین تھے سنہ ۹۲۴ عیسوی مین مسخر ہو گئے عیسائیون کی
یورش اور فوج کشی مین بھی وہ مظفر اور منصور ہوے سنہ ۹۳۸ عیسوی مین رامرو دوم بادشاہ
لیون پر یورش کرنیمین وہ فتحیاب ہوے اور سنہ ۹۴۰ مین قریب سنٹ اشیوان کے اوسی
بادشاہ پر جو بذات خود اپنی فوج لڑا رہا تھا اوسکو شکست فاش دی پھر آرڈینو دوم

بادشاہ ہین پر اونکو فتح عظیم ملی اونکی سلطنت کے ممالک بہت بڑھگئے بہت بڑا حصہ ممالک ماریٹانیا کا اور شہر فاز اوسکا دارالسلطنت ادریسیو نسے اونکی قبضے مین آیا۔

راقم کہتا ہے ادریسی ایک قوم سادات حسینیہ کا تھا جسنے افصا مغرب مین سلطنت کی ہے اونکا کچھہ مجمل حال قرطبہ کی سلطنت کے ذکر کے بعد سبا یک الذہب ہم لکھین گے سیکلوپیڈیا مین شہر فاز جو دارالحکومت مملکت ماریٹانیا کا لکھا ہی اوسکو ویبسٹر کی ڈکشنری مین لکھا ہے کہ اوسکو فاس بھی کہتے ہین تو غالباً بلکہ بالیقین وہ فاس وہی ہے جو دارالحکومت سلطنت مراکو کا ہے اور وہانکے بادشاہ جو اپنے تیئن سادات حسینیہ سے کہتے ہین اوس زمانے مین وہی ادریسی تہے جسے عبدالرحمن سیوم نے بڑا حصہ مملکت ماریٹانیا کا اور اوسکا دارالحکومت فاس مسخر کرلیا تھا لیکن ظاہرا کچھہ اوس مملکت کے حصے پر اوس خاندان معظم کے کچھہ لوگ قابض رہے جب خاندان بنی امیہ کا قرطبہ مین تباہ ہوا تو غالباً علی بن حمود نے صرف اپنے مملکت موروثی پر قبضہ نہین کیا بلکہ خلافت قرطبہ کی بھی حاصل کی جسکا ذکر آئندہ ہوگا اوسی خلافت کی کچھہ مملکت غالباً مراکو کے بادشاہ کی کسی جد اعلی نے اپنی مملکت موروثی قدیمی اور دارالحکومت فاس کے ساتھہ ملحق کی ہے جہان اب مراکو کی مملکت ہے یہ قیاس ہمارا اس قرینے سے ہے کہ بنظر اوسی خلافت قرطبہ کے باوصف ایسی چھوٹی سلطنت کے مراکو کا بادشاہ اہلفرنگ کی ساری سلطنتون مین بلفظ امپرر یعنے شاہنشاہ لکھا جاتا ہے مگر آئندہ تحریر سے معلوم ہوگا کہ ایک اور قوم ملقب بلفظ مرابطین فاس اور مراکو کی سلطنت مسلط ہوا جسکے اصل بانی بھی سادات حسنیہ سے دوسرے خاندان کے ہین ہمکو اتبک تحقیق

نہیں ہوئی کہ اوس بادشاہ عبدالرحمن کے اوسی خاندان یا امیرالمومنین کی نسل سے تہا ۔
پہر یکو بیٹا یا پوتا اوسکا سبب عبدالرحمن سوم کو اپنے عہد میں بہت سے فتوحات
حاصل ہوئے تب انہوں نے اوس قاعدہ کو جو تہا ترک کردیا جیسے بغداد کے اسلامی
کے یہ سلطنت متعلق اہل اسلام کی زیر حکم خلفا کے متعلق تہی اور اپنے تئیں بلقب
امیرالمومنین اور خلیفہ اور امام ملقب کیا شہر قرطبہ کو دارالخلافت سے ملقب
کرکے اوسکی آبادی اور عمارت وسیع کردی اور اوسکو بہت خوش وضع اور خوبصورت
کردیا اور اپنے رعایا کی بہبودی اور فلاح کی ترقی کی اور نہایت اوسمیں کوشش
کی جامع مسجد قرطبہ کی عمارت بڑھادی بہت سے مدرسے اور کتب خانے جاری
کیئے اور اونکی مصارف کی جائداد الگ کردی ایک نیا شہر آباد کیا اور اوسمیں
بہت عمدہ قصر شاہانہ بنانے کی بنا ڈالی اور اوسکا نام الزاہرہ مقرر کیا بہت سی
سڑکیں اور نہریں اور نالیاں جابجا پانی پہنچانیکی بنوائیں ان سب امور سے ثابت ہے
کہ اونکی جبلت اور مزاجمیں نہایت عظم وحشم اور کمال شوق صنائع کا اور نہایت
ہوشیاری اور چالاکی تھی مورخین اہل اسلام نے اونکے فرمانفرمائی کے عدالت
اور انصاف کی ایسی تعریف اور توصیف کی ہے کہ اہل اسلام میں کوئی اونکا نظیر
نتہا اونہوں نے اپنے بیٹے حکم کو ولیعہد مقرر کیا اسپر اونکے ایک چھوٹے بیٹے کو
جسکا عبداللہ نام تہا نہایت حسد ہوا اوسنے ایک مخفی سازش کی کہ کسیطرح سے
حکم کو مارڈالے مگر اوسکی وہ تدبیر اور سازش کھل گئی وہ قید کیا گیا اور بعد قید
ہونیکے ہرچند اوسنے نہایت منت اور سماجت اپنے عفو قصور کیواسطے کی مگر وہ مقبول

ہوئی

نہوئی حکم اوسکی قتل کا جاری ہوا اور سنہ ۹۵۰ عیسوی مین وہ قتل ہوا - الغرض عبدالرحمن سیوم بہت
مرفہ اور آسودہ الحال رہے پچاس برس کرکے سولہوین اکتوبر سنہ ۹۶۱ عیسوی مین موت طبیعی سے
تہتر برس کی عمر مین قضا کر گئے -

راقم کہتا ہے یہ جو سیکلوپیڈیا مین لکہا ہے کہ سلاطین مغربی اہل اسلام کو زیر فرمان
خلفاے مشرقیہ تھے تو تحقیق نہین ہوا وہ تابع خلفاے عباسیہ کے تھے مگر چونکہ دو خلیفہ کا ہونا
عالم مین مذہب اسلام مین جائز نہین ہے اسواسطے اہل اسلام ممالک مغربیہ کی اپنی بادشاہ کو دعوی
خلافت نہین کرنے دیتے تھے اور جب تلک خلفاے عباسیہ کی شوکت خلافت کا زور شور رہا خود وہان کے
سلاطین اور اہل اسلام کو خوف اسکا ہوگا کہ مبادا دعوی خلافت کرنیسے خلفاے عباسیہ کیطرف سے
اوسکی مدافعت کیواسطے فوج کشی ہو تو ایک فساد برپا ہو جاے - مسامرہ مین عبدالرحمن سیوم کے
باب مین صرف اسقدر لکہا ہے کہ اونہون نے اپنے تئین مسمی بہ امیر المومنین کیا اور اونسے پیشتر وہان کے
سلاطین خلفازادے کہلاتے تھے اور وہ پچاس برس والی رہے - اور سبایک الذہب مین
منقول ہے چونکہ اس عرصہ مین بسبب مداخلت ترکون کے خلفاے عباسیہ مین کچہہ ضعف اور
وہن شروع ہوا تھا اور جو ہیبت اور جبروت خلفاے عباسیہ کا پیشتر تھا وہ باقی نرہا تھا اسواسطے عبدالرحمن
سیوم نے اپنے تئین ملقب بہ خلیفہ اور امیر المومنین کیا اور بطرز خلفاے عباسیہ لقب اپنا الناصر باللہ قرار دیا
خلفاے عباسیہ مین وہ زمانہ مقتدر باللہ کا تھا ان عبدالرحمن نے پچاس برس خلافت کی اور سنہ ۳۵۰
ہجری مین قضا کی - حکم دوم بن عبدالرحمن سیوم بن محمد بن عبداللہ برادر منذر بن
محمد اول بن عبدالرحمن دوم بن حکم اول بن ہشام اول بن عبدالرحمن
اول - نوین بادشاہ اور دوسرے خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو باپ کے مرنیکے بعد اونکی

وصیت سے اور ولیعہد مقرر کرنیسے خلیفہ ہوئے اونھون نے اپنا لقب مستنصر باللہ مقرر کیا اور اپنے باپ کے بہت سے اوصاف حمیدہ کے ساتھہ متصف تھی بالخصوص علوم اور صنائع کی نہایت شایق اور راغب تھی اور اوسکی ترویج مین بہت کوشش کی اونکی ایام خلافت مین نہایت امن و امان رہا عیسائیان الغرنگ کے ساتھہ بہت کمتر جنگ و جدال ہوئی بلکہ کہہ سکتی ہین کہ بالکل نہین ہوئی ممالک موروثی افریقیہ کی صرف حفاظت کی تسخیر اور فتوح اور ممالک کی ہر گز کوشش نہین کی اسواسطیکہ تمامتر اونکی ہمت مصروف ترقی علوم اور فنون کیطرف اپنی ممالک مین تھی حقیقت مین اونکی خلافت اور سلطنت کو سنہلا عہد اسپانیولی عرب کا علوم اور فنون مین کہسکتے ہین سوائے پچھلے مدارس اور مکاتب کی نئی نئی مدرسے اور مکتب اونھون نی جاری کئے اور اوسکے مصارف کی جائداد مقرر کی اور بڑی فیاضی سے علما اور فضلا ہر مملکت کی اپنی سلطنت مین اونھون نی جمع کئے ایک بڑا کتب خانہ دار الخلافت قرطبہ مین اونھون نے جمع کیا جسکا نام کتب خانہ مروانی اپنی جد اعلی کی نام پر مقرر کیا مورخین عرب لکھتے ہین کہ اوس کتب خانی کی فہرست جو ہنوز ناتمام تھی چوالیس جلدین فولیو کاغذ کی تھین۔

راقم کہتا ہی فولیو ایک پیمایش کاغذ کی ہے جسکی دو ورق قریب آدہ گز کے لمبے اور قریب پاؤ گز کے چوڑے ہوتی ہین مگر اس پیمایش سے حجم جلد کا نہ معلوم ہوا اوسکو متوسط سمجھنا چاہئے اور چونکہ عربی تاریخونسے یہ مقدار نقل ہوی ہی معلوم نہین عربی مین کونسا لفظ تھا جسکا ترجمہ فولیو کیا ہی۔ بالجملہ حکم دوم اکتوبر ۹۷۶ عیسوی مین پندرہ برس سے اوپر فرمانروائی کر کی قضا کر گئے۔ مسامرہ مین صرف زمانہ سلطنت حکم دوم کا لکھا ہی کہ کئی مہینے اوپر پندرہ برس تھی اور سبایک الذہب مین وہی زمانہ لکھکی لکھا ہی کہ صفر ۳۶۶ ہجری مین اونھون نے

قضا کی

قضا کی اور کچھہ تفصیل حال نہین ہی - ہشام دوم بن حکم دوم بن عبد الرحمن سیوم بن محمد

محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن

اول - دسوین بادشاہ اور تیسرے خلیفہ قرطبہ و اندلس کی تھی جو گیارہ برس کی عمر مین بروایت

سیکلوپیڈیا نامزد بفرمانفرمائی خلافت اور سلطنت ہوے لقب اونکا المؤید باللہ قرار پایا بسبب کم سنی کے

اونھون نے محمد منصور بن ابی عامر قحطانی کو جو اونکے باپ کی وزیر تھی بالکل انتظام خلافت سپرد کر دیا اور

وکیل مطلق اونکو اونھون نے کیا یا خود وہ مالک اور قابض ہو گئی اور خلیفہ کو محلسرا مین بطور مقید کے

رکھا اور خود اونکی نام سے سلطنت کرنی لگی - سیکلوپیڈیا مین لکھا ہی کہ مورخین عرب کے محمد منصور ابن

ابی عامر کو بادشاہ متغلب قرطبہ لکھتی ہین لیکن اگرچہ منصور کو ہوس اور حرص سلطنت کی ہو وہ اپنی

لیاقت اور دانشمندی اور فیاضی اور شجاعت اور عقل سپہ سرداری سے اور عدالت اور انصاف

جبلی سے لایق سلطنت کے تھی اونھون نے ساری اپنی عمر مین لا اقل ستائیس معرکی حرب اور یورش کی

عین قلب ممالک عیسائیون مین کئے جس مین سارے سلاطین عیسائیونکو مطیع اور منقاد سلطنت

اسلام کا بنا دیا ۹۸۳ء عیسوی مین اونھون نے بڑا نامی اور معتبر قلعہ گارماز کا مسخر کر لیا ۹۸۴ء عیسوی مین

سمانکاس پر قبضہ کر لیا سپلویڈا کو ۹۸۶ء مین لیا اور ۹۸۸ء عیسوی مین شہر کا ئیمبرا کو لیکی ویران کر دیا

شہر لیون جسکا تلفظ لائی دار السلطنت پچھلی اسپانیولی بادشاہت پر ۹۹۵ء عیسوی مین یورش کی اور

اوسکو جلا کی خاک سیاہ کر دیا شہر سانٹیا گو جسپر ۹۹۵ء مین اونھون نے قبضہ کیا تھا وہانکی کنیسے کے

کمپاسٹلا مین خود گھس گئے جسمین ظاہرا تبرکات مذہبی مدت سے امانت تھی اوسکی بڑے گھنٹے کو

اوتروا لیا اور جامع مسجد قرطبہ مین بھیجدیا وہان گلا کر اوسکی فتیلہ سوز بنائی گئے افریقہ مین بھی

سرحد اونکی سلطنت کی بہت بڑھگئی الغرض محمد منصور بن ابی عامر کی چھبیس برس کی انتظام خلافت

ہشام دوم مین یا اونکی اپنی سلطنت کبہی سلطنت اسلامی آپ اپنی ولی نی بڑی ترقی اور ناموری
حاصل کی جو پہر کبہی نہین کی تہی اونکی برا قاعدہ اور منظور زمانہ لکہا گیا ہی سارا اونکی عمر بہر کے فتوحات
کی بیان مین اونکو ایک ایسا ہوا کہ سخت لڑائی کا پیش آیا جس اکیلے اوسی معرکہ نے اونہون نے
ہی نیل مقصود مناو وہ کی ... پہرتے ہوسے راہ مین اگست ۱۰۰۲ مین اونہون نے قضا کی
اپنے لکہتے ہین اثر رنج وملال اوس شکست سے اور بعضے کہتے ہین بسبب مجروح ہونے کے اوس معرکہ مین
مگر سیکلو پیڈیا مین نہ نہین لکہا کہ وہ لڑائی کہان ہوئی تہی مرتے وقت اونہون نے اپنے
بڑے بیٹے عبد الملک کو قایم مقام مقرر کیا اونہون نے اپنے باپ کیطرح سے ہشام دوم کو اونکی اپنی محلسرا مین
مقید رکہا اگرچہ عقل و دانش اپنے باپ کیسی نہ رکہتے تہی بڑے معرکونمین جو عیسائیونکی ساتہہ اونکو پیش
آئے سبمین وہ نیل مقصود ہوئے اندرونی انتظام سلطنت کا بہی اونسے اچہا نہین ہوا چہہ برس
چہہ مہینے سلطنت کرکے ۱۰۰۸ع عیسوی مین قرطبہ مین مر گئے غالباً زہر کے اثر سے جو اونکو دیا
گیا مگر یہ نہین لکہا کہ کسنے زہر دیا - عبد الرحمن بہائی عبد الملک کے اونکے قایم مقام ہوے
اور مثل اپنے باپ اور بہائی کے ہشام دوم کو مقید رکہا اور وہ اپنی محلسرا مین تماشہ بینی اور
عیاشی مین بسر کرتے رہے اس عبد الرحمن بن منصور نے قناعت اپنے اقتدار اور اختیار شاہانہ
پر جو بنظر وزارت ہشام دوم کے تہا نہ کی اور چاہا کہ خلافت مستقلہ حاصل کرے اسواسطے
ہشام دوم کو ترغیب دی اور اونہون نے لڑکا پن سے عبد الرحمن کو اپنا ولیعہد مقرر کیا مگر مشہور ہے
پہوٹتی کی موت آتی ہی جب اوسکے پر نکلتے ہین یہی امر عبد الرحمن کی زوال دولت کا باعث ہوا
محمد ایک شاہزادہ اوسی خلافت کا سرحد سلطنت پر جا کی اونہون نے ایک فوج جمع کی اور آکے
قرطبہ کا محاصرہ کیا عبد الرحمن نے مدافعت پر کمر باندہی مگر اونکے خیر طلبون نے اونکی اعانت سے ہاتہہ

کھینچا محمد نے اونکو گرفتار کرکے سترھوین جون سنہ ۱۰۰۸ عیسوی مین قتل کیا اور خود ہشام دوم کے نام سے
نظم خلافت اور سلطنت کرنا شروع کیا ظاہر مین تو معلوم ہوا کہ محمد کے بڑھنے کی سبب سے خلیفہ مقید با اقتدار
اور اختیار ہوجائنگے مگر جونہین اونکا اقتدار اور اختیار کو اپنی طرف خلافت مین ہو گیا اونھون نے
ہشام دوم کو بہ نسبت سابق کی زیادہ تر قید مین رکھا اور تھوڑے دنون کی بعد مشہور کیا کہ وہ مرگئے
اور خود خلیفہ ہو گئے - راقم کہتا ہے چونکہ ہشام دوم کی بارہ مین روایت مساہرہ اور سنا گیا ہے
مختلف اور پریشان ہین لہذا اب سیکلوپیڈیا کا ترجمہ تاریخ دولت بنی امیہ سپانیولہ کرکے انتخاب
اون ہر دو نو کتابون کا کیا جائیگا - محمد دوم بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمن
سیوم بن محمد بن عبد اللہ برادر منذر بن محمد اول بن عبد الرحمن دوم
بن حکم اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن اول - گیارہوین بادشاہ اور
چوتھی خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو بزور شمشیر خلیفہ ہوے جیسا اوپر ذکر ہوا اور اپنا لقب مہدی
باللہ مقرر کیا لیکن وہ بہت دنون منتفع اوس خلافت مغصوبہ سے نہین ہوے سلیمان نام جو
وہ بھی اسی خاندان خلافت کی شاہزادون سے تھے افریقیہ سے فوج لیکے محمد دوم کی مقابلہ پر آمادہ
ہوے باہم سخت جنگ ہوئی اور ۱۰۰۹ عیسوی مین محمد کی فوج کو ہزیمت ہوئی اور سلیمان دار الخلافت
پر چندے قابض رہے کئی مہینے کے بعد محمد دوم نے پھر قرطبہ پر قبضہ پایا لیکن سکان شہر کے محمد دوم سے
ناراض ہو گئے تھے اونھون نے اونکو ۱۰۱۰ عیسوی مین قتل کرکے اور اونکا سر کاٹ کے سلیمان کے پاس
بھیجدیا اب سلیمان خلیفہ مقرر ہوے - سلیمان بن حکم دوم بن عبد الرحمن سیوم بن
محمد بن عبد اللہ برادر منذر بن محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم
اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن اول - بارہوین بادشاہ اور پانچوین

خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو بزور شمشیر خلیفہ اور بادشاہ ہوے اور لقب اپنا المستعین باللہ ٹھہرایا
اور بعد ایک مدت کی نزاع آپس مین سلیمان تیسرے ہین بادشاہ اور چھٹے خلیفہ ہین جسکا ذکر آئندہ ہوگا اب
سیکلوپیڈیا مین ایک تحریر متضاد ہے یعنی بالعموم اسکی کہ اونکو لکھا ہے کہ اونھون نے اپنے تئین ملقب
بلقب خلافت کیا پہر لکھتا ہے کہ سلیمان ہشام دوم کی نام سے انتظام خلافت کرتے رہے اگرچہ بعضے
مورخین گمان کرتے ہین کہ ہشام دوم مخفی حکم سے اونکی قتل کیے گئے لیکن اب اقتدار خلافت خاندان
بنی امیہ کا ممالک مغربیہ مین بلکہ شوکت سلطنت اسلامی اسپانیولی مشرف بزوال ہوئی حکام
اور والیان ممالک بیرونی نے اقتدار بلوائی شاہزادونکا جو بزور شمشیر مدعی خلافت ہوے تسلیم
نہ کیا اور ہر ایک نے اپنے تئین اپنی ممالک مقبوضہ مین بادشاہ مستقل قرار دیا اور خلافت اور
سلطنت موروثی قدیمی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ہزارون چھوٹی چھوٹی سلطنتین بنگئین جیسے ایسی
بڑی سلطنت اسلامی باشوکت اور عظمت ضعیف اور کم طاقت ہوگئی اور عیسائیان اہل فرنگ
کو موقع یورش اور حملہ کا ہر ایک پر ملا یہانتک کہ بتدریج بالکل اسلام اونممالک سے نیست اور
نابود ہوگیا خاص تخت گاہ قرطبہ پر چھ برس تک ناصری مستقلا مسلط ہوے علی بن حمود نام ایک
شخص نے سنہ ۱۰۱۶ عیسوی مین فوج کشی کی اور سلیمان کی ساتھ لڑائی ہوئی اور اونھون نے ہزیمت
پائی اور مارے گئے اور یہی علی بن حمود دار الخلافت قرطبہ پر مسلط ہوے مگر سنہ ۱۰۱۸ عیسوی مین علی
بن حمود کو اونکی اپنے دو غلام خواجہ سراؤن نے حمام مین قتل کر ڈالا اسکی بعد تیرہ برس کی عرصہ مین
چار خلیفہ اوسی خاندان عبد الرحمن اول کے مقرر ہوے جنکے ساتھ قاسم اور یحیی علی بن حمود
کے بھائی اور بھتیجے برابر لڑتے رہے یعنی عبد الرحمن چہارم جنکا لقب مرتضی تھا اور عبد الرحمن
پنجم اور محمد سیوم جو سنہ ۱۰۲۵ عیسوی مین لڑائی مین مارے گئے اور ہشام سیوم ان چار خلفا کے

سلطنت اور خلافت کا عدد اندلس [illegible] سبایک الذہب ہم لکہینگے ایسیکلوپیڈیا مین
هشام کو آخر سلاطین قرطبہ لکہا ہی یعنی محمد سیوم کی بعد اور سبایک الذہب مین آخر سلاطین قرطبہ
محمد سیوم ہین اور ہشام سیوم کو اوسمین محمد دوم سے بعد اور سلیمان کی قبل لکہا ہی پس دونو مین
ایک روایت ضرور محو اور غلط ہی کہ بسبب اشتراک محمد کے نام کی جنکے بعد ہشام سیوم ہین ایک کسی
روایت مین اون دونو روایتون سے غلطی ہوئی ہوگی الغرض ایسیکلوپیڈیا مین لکہا ہی یہ ہشام
سیوم آخر سلاطین قرطبہ ہین جنپر نامی گرامی خاندان سلطنت بنی امیہ ختم ہوا جنہون نے تہوڑے
یعنے پانچ برس کے عرصے سے دوسو اکاون برس قرطبہ مین سلطنت کی اور اوس خاندان کے سترہ بادشاہ
وہان ہوے - راقم کہتا ہی ایسیکلوپیڈیا مین خود عبد الرحمن اول کے سوا سولہ بادشاہ لکہی ہین پہر یہان
جو سترہ بیان کئے تو شاید جب اسپانیول خلفای بنی امیہ مشرقی کی تحت تہا اوسکو ایک شمار کیا ہی مگر حقیقت
مین شروع اسپانیول کی عملداری ولید بن عبد الملک کی عہد مین ہوئی اوسوقت سے مروان حمار
خاتم خلافت بنی امیہ تک بہت خلیفہ گذرے ہین اونکو ایک نکر شمار کیا اسسے معلوم ہوتا ہی کہ مصنف
ایسیکلوپیڈیا کو شمار مین غلطی ہوئی ہی چونکہ خلفای قرطبہ کی نسب مین ایک محمد بن عبد اللہ بن
عبد الرحمن سیوم کی باپ تہی خلیفہ نہین ہوے مصنف ایسیکلوپیڈیا نے غور اونکو بہی خلیفہ شمار کر لیا ہی
آیندہ ایسیکلوپیڈیا مین تیسرا زمانہ سلطنت اسلامی اسپانیول کا لکہا ہی جسمین وہ ممالک طوائف
الملوک ہو گئی - اور ساسارہ مین هشام دوم کو لکہا ہی کہ اونہون نی اوتالیس برس فرمانفرمائی
کی بعد اوسکی اونکو اونکی چچا کی بیٹی سلیمان نی قتل کیا سنہ ۴۰۳ ہجری مین اور خود خلیفہ ہوگئی وہ تین
برس خلافت کرکی سنہ ۴۰۶ ہجری مین مرگئی بعد اوسکی خلافت بنی امیہ کی زائل ہوگئی اور اندلس مین
ہر جانب دنیا نکا امیر فرمانفرما ہوگیا بعض اوس نواح مین ایک صاحب اولاد امام حسن رضی اللہ عنہ سے

والی ہوے اونھون نے اپنا لقب واثق باللہ مقرر کیا سامرہ مین یہانتک بنی امیہ کے خاندان کا حال
لکھکے بنی عباس کی خلافت کا ذکر شروع کیا ہے ۔ اور سبایک الذہب مین کچھ اور تفصیل ہے اونسین
لکھا ہے کہ ہشام دوم کو محمد دوم نے سنہ ۳۹۹ ہجری مین خلافت سے خلع کر کے قید کیا اور خود خلیفہ ہوگئے
اپنا لقب مہدی مقرر کیا وہ ہنوز سولہ مہینے خلیفہ رہے تھے کہ اونپر ایک شخص نے اونکی اقارب مین سے
خروج کیا اونکا نام ہشام سیوم تھا ابن سلیمان بن حکم بن سلیمان بن عبد الرحمن سیوم
بن محمد بن عبد اللہ برادر منذر بن محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم
اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن اول ۔ سبایک الذہب کی روایت
سے وہ بارہوین بادشاہ اور پانچوین خلیفہ قرطبہ اور اندلس کی ہین جو بزور شمشیر خلیفہ ہوے اور
علی العموم لوگون نے اونسے بیعت کی مگر سیکلوپیڈیا مین اونکو سولہوین بادشاہ اور خاتم خلفاے
سلطنت اسپانیہ کی لکھا ہے جو اوپر مذکور ہوا ۔ الغرض اونھون نے اپنا لقب رشید
مقرر کیا مگر محمد دوم سے اور اونسے بہت بڑی لڑائی ہوئی جسمین ہشام سیوم مقتول ہوے
اونکا مقتول ہونا علی العموم لوگونکو ناگوار ہوا لوگون نے محمد دوم کو خلافت سے خلع کرنیکا ارادہ
کیا تھا اسواسطے وہ مخفی ہوگئے مگر بعد تجسس کے پکڑے گئے اور قتل ہوے پھر لوگون نے علی العموم سلیمان
کے ہاتھ پر بیعت کی جنھون نے لقب اپنا مستعین ٹھہرایا اب زمانہ فساد اور بغاوت کا ہر طرف
شروع ہوا لوگون نے سلیمان کے ساتھ محاربہ کر کے سنہ ۴۰۶ ہجری مین اونکو قید کرلیا اور ایک اور
شاہزادے کی ہاتھ پر بیعت کی جنکا نام عبد الرحمن چہارم تھا ابن عبد الملک بن عبد الرحمن
سیوم الناصر لدین اللہ وہ چودہوین بادشاہ اور ساتوین خلیفہ قرطبہ اور اندلس کی تھے
اونھون نے اپنا لقب مرتضی مقرر کیا آخر سال مین وہ بھی مقتول ہوے اور بنی امیہ کی دولت کا

بالکل زوال

زوال آیا اور سنہ ۴۰۷ ہجری مین دولت حسنیہ علویہ شروع ہوی جنکی کئی خلیفہ قرطبہ مین ہوے اونکا
مجمل حال بعد ختم خلافت خلفاے بنی امیہ کی لکھا جائیگا وہی زمانہ ظفر یکا ہی جسکو بروایت سیکلوپیڈیا
پیشتر ہمنے لکھا ہی کہ بنی امیہ کی خاندان مین سلطنت اسپانیولی دوسو اکاون برس بطفرہ قلیل
پانچ برس کے رہی اوسکی بعد پھر دولت بنی امیہ نے اعادہ کیا - عبدالرحمن پنجم بن ہشام بن
عبدالجبار بن عبدالرحمن سیوم الناصر لدین اللہ خلیفہ ہوے جو قرطبہ اور اندلس کے
پندرہوین بادشاہ اور آٹھوین خلیفہ تھی مگر وہ پچاس دن کل خلیفہ رہی بعد اوسکی وہ مقتول
ہوے اونکی بعد محمد سیوم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن سیوم الناصر
لدین اللہ خلیفہ ہوے اونھون نے اپنا لقب معتمد مقرر کیا جو سولھوین بادشاہ اور نوین خلیفہ
قرطبہ اور اندلس کے بنی امیہ کے خاندان سے تھی وہ ایک مدت تک خلیفہ رہی جسکا تعین
سبایک الذہب مین نہین ہے پھر لوگون نے اونکو خلافت سی خلع کر کے قید کرلیا اور اوسی قید مین
وہ مرگئے یہ روایت سیکلوپیڈیا کی روایت سے جو اوپر ذکر ہوئی مختلف ہی اوسمین محمد سیوم کا
مقتول ہونا لڑائی مین لکھا گیا ہے اونکی خلافت سی معزول ہونے سے اور مرجانے
سی بنی امیہ کا نام قرطبہ اور اندلس مین مٹ گیا - ذکر خلافت اور سلطنت سادات
حسنیہ علویہ کا ممالک مغربیہ مین بالخصوص خلافت اور سلطنت
قرطبہ اور اندلس کی اوس خاندان والا شان مین - سبایک الذہب مین
لکھا ہے کہ ادریس نام ایک سید زادہ ابن عبداللہ بن حسن مثنی ابن حسن مجتبی سلام اللہ علیہم
اجمعین ہادی باللہ خلیفہ عباسی کے خوف سے بھاگ کے ملک مغرب کیطرف چلے گئے
سنہ ۱۷۲ ہجری مین اقصی مغرب مین بسیقد مملکت پر وہ قابض ہوگئے اونکی وفات کے بعد

اونکی اولاد اوسپر قابض رہی جنکا لقب بانو ہمپرا وارسریا اوریسی تھا تب اونکی اولاد کی
جو بعد اونکی اوس مملکت پر قابض ہوئی اسطرح پر تھی بعد ادریس کے عمر بن ادریس
پھر عبد اللہ بن عمرو پھر علی بن عبد اللہ پھر احمد بن علی پھر یعقوب بن احمد پھر حمود
بن یعقوب ان حمود تک ظاہرا وہی مملکت قدیمی اقصی مغرب کی اونکی قبضے مین رہی
اور سیکلوپیڈیا کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مملکت مارشیا تھی اور شہر فاس اوسکا
دار الحکومت تھا جسکے [illegible] دار الحکومت کی عبد الرحمن سوم الناصر لدین اللہ
قابض ہو گیا تھا اوس تحریر سے [illegible] کہ کچھ حصہ اوسی مملکت کا ہنوز اونھین ادریسیونکے
قبضے مین باقی رہا تھا مگر یہ نہ معلوم ہوا [illegible] لوگ ہمنے اوپر لکھے ہین کنکی عہد حکومت مین وہ
بڑا حصہ مملکت کا مع دار الحکومت کی نکل گیا تھا بہر صورت ان حمود بن یعقوب کی اولاد نے
بہت ترقی کی ظاہرا جب بنی امیہ کی سلطنت اور خلافت کو قرطبہ مین سامان زوال پیش ہوا
تب بنی حمود نے صرف اپنی مملکت قدیمی واپس لینے پر قناعت نہین کی بلکہ قرطبہ پر اور اوسکے
متعلقات پر جہان تک ہاتھ آئے وہ قابض ہو گئے اور اپنے تئین ملقب بخلفا کیا چنانچہ حمود کے
دو بیٹے تھے ایک علی اور دوسرے قاسم پہلے علی مسلط ہوئے مگر اونکو بھی اپنا لقب ٹھہرانیکی نوبت نہین
آئی اور جیسا سیکلوپیڈیا سے بیشتر منقول ہوا اونکو اپنے دو خواجہ سراؤن نے حمام مین قتل کیا اوسکے
بعد قاسم علی کے بھائی مسلط ہوئے اونھون نے اپنا لقب مامون مقرر کیا اونکے بعد یحیی ابن علی
مسلط ہوئے انکو سیکلوپیڈیا مین علی کا بھتیجا اور سیا ایک الذہب مین یحیی بن علی لکھا ہے اونکا لقب
معتلی مقرر ہوا اونکے بعد بھائی اونکے ادریس بن علی بن حمود ہوئے اونکا لقب متاید باللہ
ہوا اونکے بعد ادریس بن یحیی المعتلی بن علی بن حمود خلیفہ ہوئے اونکا لقب عالی قرار پایا بعد اونکے

محمد بن ادریس المتاید باللہ بن علی ابن حمود ہوئے اونکا لقب **مستعلی** قرار پایا بعد اوسکی
سبایک الذہب مین لکہا ہی قاسم بن حمود ملقب بہ **ماموں** پھر خلیفہ ہوے لیکن چونکہ
پیشتر اونکی معزولی کا خلافت سے ذکر نہین ہوا ہے ہمارے نزدیک یہین شبہہ ہی کہ شاید اونکا نام بوالد ثبت
خلیفہ آئندہ کے لکہا ہی اعادہ اونکی خلافت کا مقصود نہین ہے پھر قاسم بن قاسم بن حمود خلیفہ
ہوی اونھون نے اپنا نام **واثق** مقرر کیا انھین پر یہ سلسلہ خلافت سادات کا بلکہ نام خلافت کا
قرطبہ سے ختم ہوگیا اور ایسی بڑی سلطنت باشوکت اسلامی امرا ممالک بیرونی کی ہوا و حرص
شیطانی سے طوائف الملوک ہوگئی بلکہ بتدریج نام اسلام کا اونممالک مین مٹ گیا لیکن جو خلافت
قرطبہ کی خاندان عالیشان سادات عظام مین آئی تھی اگرچہ بروایت سیکلو پیڈیا زمانہ اوسکا
ہمگی پانچ برس ہوا جسکو اوسین زمانہ ظفر یکا خلافت بنی امیہ اسپانیولی مین لکہا ہی مگر ہمارا گمان
قریب بہ یقین یہ ہی کہ ابتک اوس خلافت کا نشان باقی ہی یعنی مراکو جسکو اہل عرب سلطنت
مغاربہ کہتی ہین متناسل اوسی خاندان خلافت قرطبہ سے ہی اِس قرینے سے کہ باوصف
اوس سلطنت کی چھوٹی ہونیکی سا.. ی فرنگستان کی سلطنتون مین وہانکا بادشاہ امپریل شاہنشاہ
کہلاتا ہی اور سلطان روم باوصف ایسی وسعت سلطنت کے امپر نہین کہلاتے ہین جسکیطرف
پیشتر ہمنے کچھہ اشارہ مکرر کیا ہے۔

ہیگا و بیشکانہ

راقم کہتا ہی چونکہ یہان خاندان عالیشان سادات کی خلافت کا ذکر ہوا
ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ بعضی سادات کے خاندان جنہون نے مملکت حجاز اور حرمین شریفین مین
حکومت کی ہے اونکو بھی لکھدیوین ـ واضح ہو سلیمان بن داؤد بن حسن مثنی ابن حسن مجتبیٰ
سلام اللہ علیہم اجمعین جنکی اولاد سلیمانیون کہلاتی ہے بعد انقراض دولت خلفاے عباسیہ کے

کتنی پشتون تک اون سلیمانیون نے مکۂ معظمہ مین حکومت کی ہے - اونکی زوال دولت سے ایک اور
سلسلہ سادات کو حکومت مکۂ معظمہ کی ملی جو ہواشم کہلاتے تھے اون ہواشم کا سلسلہ نسب ابو ہاشم
نام ایک بزرگ کو پہنچتا ہے بن محمد بن حسن بن موسی بن عبد اللہ ابی الکرام بن موسی الجون بن
عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبی سلام اللہ علیہم اجمعین - ایک اور سلسلہ سادات کی خاندان کی
حکومت کا موسی الجون تک منتہی ہوتا ہے اس سلسلہ کی ترقی کا یہ سامان ہوا جب مہدی باللہ
خلیفہ عباسی نے عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبی سلام اللہ علیہم کے ایک بیٹے کو قتل کیا یا قید کیا
تو عبد اللہ کے دوسرے بیٹے جنکا نام موسی الجون تھا وہ مخفی ہو کے بھاگے اور اوسی آوارگی اور پریشانی
مین قضا کر گئے اونکی دو بیٹے تھے ایک عبد اللہ ابی الکرام اونکی اولاد مین ہواشم ہوے جنکا ابھی
ذکر ہو چکا - اور ایک صالح بن عبد اللہ تھے اونکی اولاد فی بلاد غانہ مین جو سودان کی ملک مین
بجانب بحر محیط غربی ہے حکومت کی ہے اونکی ابتدا اور انتہا کا کچھہ حال نہین معلوم ہوا - اور ایک
بیٹے موسی الجون کے ابراہیم تھے اونکی بیٹے یوسف ان یوسف کے دو بیٹے تھے ایک اسماعیل اور
دوسرے محمد اخیضر اسماعیل نے ۲۵۱ ہجری مین مملکت حجاز مین خروج کیا اور مکہ معظمہ مین جا کی خطبہ اپنے
استیلا کا پڑھا اونکی قضا کرنیکے بعد اونکی بھائی محمد اخیضر ۲۵۲ ہجری مین مسلط ہوے اونکی کئی بیٹے تھے
محمد اور ابراہیم اور یوسف اور عبد اللہ محمد اخیضر کے بعد اونکی بیٹے قائم مقام ہوے یوسف کے بعد اسماعیل
اونکی بیٹے ہوے اسماعیل کے بعد حسن بن یوسف اونکی بھائی مسلط ہوے حسن کے بعد اونکی بیٹے
احمد بن حسن ہوے ابن احمد کے عہد مین قرامطہ مصری کا غلبہ ہوا اور سادات کے خاندان سے حکومت
حجاز کی اور مکۂ معظمہ کی نکل گئی - اور بعضے کہتے ہین وہ صالح بن عبد اللہ تھے بلکہ صالح بن
یوسف بن محمد اخیضر تھے - جاننا چاہئے بالفعل شریف مکۂ معظمہ جو ملک حجاز کہلاتا ہے مین

اونکی دو خاندان ہین ایک خاندان کا رئیس درجۂ شرافت پر رہتا ہی اور دوسرے خاندان کا
رئیس دار السلطنت سلطان روم مین بقید بطور نظر بند کے رہتا ہی جب سلطان شریف مامور کو
معزول کرتے ہین تب وہ شریف نظر بند کو شریف مقرر کرتے ہین اور معزول بجاۓ وہان
نظر بند ہوتا ہی یہ سلسلہ برابر اسیطرح سے جاری رہتا ہی لیکن یہ نہین معلوم ہوا کہ معزول اور مامور
دونو ایک ہی خاندان سے متناسل ہین یا دونو کا مختلف خاندان سے اور راقم کا گمان یہ ہے
عجب نہین ہے کہ شریف مامور اور شریف معزول دونو اون تینون خاندان مین سے جنہون نے
بیشتر مملکت حجاز مین حکومت کی ہے یعنی سلیمانیون اور ہواشم اور بنی اخیضر ایک کسی
خاندان سے یا دو خاندانون سے متناسل ہون اسواسطے کہ وہ بھی سادات حسنی کہلاتے ہین
یہانتک سادات کی حکومت کا حال ہمکو معلوم ہوا جو اہل سنت و جماعت تھی اور شرفاے مکہ
اہل سنت و جماعت ہین باقی حال قرامطہ کا جو اپنے تئین فاطمیین کہتے تھی اور بد مذہب تھے
اور اونکی نسب کو خلفاے عباسیہ نے باطل کیا تھا کہ وہ دعوی غلط کرتے تھے اور ملاحدہ علیہ کا حال
اولاد اسمٰعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ جنہون نے مذہب باطل اپنے خلاف خاندانکی
اختیار کیا اور کوہستان عجم پر مدت تک اونہون نے حکومت کی ہے جو تاریخون سے
معلوم ہوگا ہم کچھ نہین لکھتے ۔ تیسرا عہد سلطنت اسلامی کا اپنا نوبی کا
سنہ ۱۲۰۱ عیسوی سے سنہ ۱۲۳۰ تک ہے جسمین وہ سلطنت طوائف
الملوک ہوگئی ۔ بسبب ضعف اقتدار خلافت عربیہ کے چھوٹے والی اور حکام ممالک
اور اضلاع نے بنظر حرص اور ہوس اپنے استقلال حکومت کے اطاعت اور بیعت خلیفہ کی
چھوڑ دی جسسے خلافت اور سلطنت اوس بجز نام سلطنت کی مٹ گئی اور ہر ایک والی

اور حاکم ممالک نے اپنے تئین بادشاہ مستقل اپنی مملکت محکومہ مین قرار دیا ابن عباد نے سویلی مین
ادریس بن علی نے ملاگا مین دعوائے سلطنت کیا البورا اور گراناڈا کے لوگون نے بادیس
بن گسان کی اطاعت کی والنشیا کا حاکم عبدالعزیز نامی ایک شخص معروف اور مشہور منصور
بن ابی عامر سلطانی کی اولاد سے تھا باداجوز اور سارا گوسا ڈورا پر عبداللہ بن الافطاس
حاکم تھا ارگوشیا اور ہواسکا اور کثیر علاقہ اراگون کا منذر بن یحیی کے تحت حکومت تھا اسماعیل
بن ذی النون ٹوڈیلا پر حکومت کرتا تھا جہور قرطبہ پر حاکم تھا دو غلام خواجہ سرا جو ہشام دوم کے
ساتھ محلسرا مین رہتے تھے ایک اونمین سے ظہیر نام المیریا اور مرشیا کا حاکم تھا اور خیران نام
جینا اور کرتاجینا کا حاکم تھا یہانتک کہ چھوٹے چھوٹے علاقے اور شہر جیسے کارمونا الجسایس
البراسن اونمین بھی علیحدہ علیحدہ حاکم تھے اون سب نے دعوی سلطنت مستقلہ کا اپنی اپنی
علاقہ زیر حکومت مین کیا الغرض وہ ساری خلافت اور سلطنت خاندان بنی امیہ قرطبہ
اور اندلس مین اتنی سلطنتین ہوگئین جتنے والی اور حاکم اوس سلطنت کی ممالک
بیرونی مین تھے شرح اور تفصیل ان چھوٹی چھوٹی سلطنتون کی جسمین سے بعضے قریب سو برس تک
رہین اور بعضی محض چند روزہ تھین نری تطویل لاطائل ہے صرف اتنا لکھنا کافی ہی کہ
کہ بعد بڑے قتل وخون اندرونی مملکت کے بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتین مٹ گئین
اور چند بادشاہ بڑی بڑی ممالک مین رہگئے چنانچہ آخر گیارہوین صدی عیسوی مین اسپانیول
کی اسلامی سلطنتین یکجا ہوگئین محمد بن عباد سویلی کا بادشاہ تھا یحیی ٹوڈیلو کا بادشاہ ہوا-
سارا گوسا کے بادشاہ نے اپنا لقب المستعین مقرر کیا عمر نام ملقب المتوکل باداجوز اور
کسیقدر مملکت پرتگال پر بادشاہ ہوا اور اوس باہم اندرونی مملکت کے قتل وقتال کے

زمانے مین عیسائیان اہل فرنگ کو خوب موقع ملا بہت بڑا حصہ مملکت پرتگال کا اور ممالک کثیرہ
سلطنت کے لے لیے جو سلطنت اسلام مین داخل ہو گئے تھے وسیع بیچ عیسائیون نے قبضہ کر لیا
سلاطین اسپین اور بادشاہ ملک اور بارسیلونا کے گورنرون نے اپنے آپس کا بغض و نفاق طاق پر
رکھ کے اتفاق کیا اور عازم ہوئے کہ سلطنت حریف و رقیب اسلامی جو ان دنون زوال مین ہی
اوسکے کچھ حصے جو باقی تھے اونپر بھی قبضہ کرین چنانچہ شہر تولیدو کا محاصرہ کیا تین برس کے محاصرے
اور جنگ کے بعد بادشاہ تولیدو نے بتیسیت محاصرین کی قبول کی چند شرائط پر اونکی زیر حکم
ہو گئے اور پچیسوین مئی ۱۰۸۵ عیسوی مین الفنسو اوس دار السلطنت پرانی سلطنت قوم
گوتھک مین داخل ہوا پھر سارے ممالک تولیدو اس کے مثل اپنی دار السلطنت کے الفنسو کے
قبضے مین آگئے اور اوسکو ان فتوحات کے حاصل ہونے سے یہ حوصلہ ہوا کہ دوسری سلطنت اسلامی
پر جو ابن عباد کے قبضے مین تھی یورش کرے جو اوس زمانے مین بہت زبردست اور باقوت
اور اقتدار تھی اس عرصے مین مذہبی جوش اور خروش سے ایک نئی سلطنت اسلامی پیدا ہوئی
جسنے عیسائیون کا زور و شور جو سلطنت ہائے اسلام اسپانیولی مین اونھون نے کر رکھا تھا
نیست و نابود کر دیا یہ نئی سلطنت مرابطین کی ہے جسکی ابتدا اور انتہا ہم لکھین گے ابن عباد وغیرہ
اہل اسلام اسپانیول نے اونسے استعانت کی مرابطین نے عیسائیون کو جو ممالک اسلامی
اسپانیول پر یورش کر رہے تھے مار کے اون ممالک سے نکال دیا مگر خود اونکی قابضان سابق کو بیدخل
کر کے خود متصرف ہو گئے اور اونکی زبان حال کو شیخ سعدی علیہ الرحمت کے اس قطعے سے مترنم کیا
قطعہ شنیدم گوسفندے را بزرگے + رہانید از دہان و دست گرگے + شبانگہ کارد بر
حلقش بمالید + روان گوسفند از وے بنالید + کہ از چنگال گرگم در ربودی + چو دیدم عاقبت گرگم تو بودی

تفصیل اون کوائف کی مرابطین کی سلطنت کی ذکر سے معلوم ہوگی - کیفیت سلطنت

مرابطین کی اسپانیول مین اور انکی ابتدا اور انتہا جو ۱۰۹۰ع سے ۱۱۴۷ عیسوی تک

رہی - سیکلوپیڈیا مین لکھا ہی اواسط گیارہوین صدی مین دو آدمی ایک یحیی بن ابراہیم جو
حاجی تھی اور مکہ معظمہ مین اونھون نے الہیات اور علم شریعت سیکھا تھا اور دوسرے عبد اللہ بن
یٰسین جو مشہور معلم علم شریعت اور الہیات کی تھی دونون نے باہم اتفاق کرکے افریقیہ کی ایک گروہ
جاہلون کو جو کوہستان اطلس کے اوس پار رہتی تھی تعلیم مذہبی کے حیلے سے اپنے قابو مین کرلیا
راقم کہتا ہی کہ تتمہ بیمتی سادات حسنی کی خاندان کے ایک صاحب صالح بن عبد اللہ کو
لکھا ہی سبایک الذہب کے روایت سے کہ اونکی اولاد نے مدت تک سودان کے بلاد مغاربہ مین حکومت کی ہی جنکی
ابتدا اور انتہا کا حال نہین معلوم ہوا عجیب نہین کہ یحیی بن ابراہیم اونھین کی اولاد سے ہون
یا وہ ابراہیم وہی ہون جنکے بیٹے یوسف نام کے تھی یا وہ عبد اللہ معلم شریعت وہی ہون
جنکو روایت سبایک الذہب الکہا ہی اور انکے بیٹے صالح تھی اس قرینے سے کہ آیندہ سیکلوپیڈیا
کی روایت ہم لکھتے ہین کہ اونھین کی اتباع مین سے ایک صاحب یوسف نام نے فاس وغیرہ
ممالک مراکو کو مسخر کیا - حال کے بادشاہ مراکو اپنے تئین سادات حسنی مین شمار کرتے ہین
لیکن چار خاندان جنھونے وہان پر سلطنت سلاطین اسپانیول تک سلطنت کی ہے
حال کے بادشاہ اونھین خاندانون سے ایک کسی خاندان کے ہین یا کسی اور خاندان کے
ہین یہ اب تک ہم پر نہین ثابت ہوا لیکن کیا عجب ہے کہ وہ یوسف وہی ہون جنکو سبایک
الذہب کی روایت سے یوسف بن ابراہیم لکھا ہی اسواسطے کہ سیکلوپیڈیا مین یوسف کے
باپ کا نام جو لکھا ہی وہ کچھ بے معنی سا نام ہے کہ کبھی سننے مین نہین آیا - العرض سیکلوپیڈیا

مین

مین لکہا ہی کہ ہون عبد اللہ معلم شریعت نے بہت سہل مین شیخ سنمین تابعدارونکو آمادہ کیا کہ اپنی پڑوسیو
نکے اقوام پر یورش کرین اور اونسی لڑین چنانچہ اونہون نے اقوام متفرقہ کو زیر کر کے اپنا تابع بنالیا اور
ایک جماعت کثیر اونکی اکٹھا ہوگئی اور اونکا نام مرابطین یعنی اہل ... مروجین مذہب
مقرر کیا اور عبد اللہ کا لقب امیر مقرر ہوا بعد اونکی ابوبکر نام ایک شخص اونکے قائم مقام ہوا اور اپنا
مسکن قدیم دشت و صحرا چھوڑ کے روانہ ہوا کہ ممالک شمالی افریقہ سے فتح کرین اور اونکی اعم
یوسف بن تشفین نے شہر فاس اور بڑے حصے ممالک پر بادشاہانہ قبضہ کیا اور ۱۰۶۰ عیسوی مین اقتدار

تاشفین

اور اختیار مروجین مذہب کا علی العموم ممالک شمالی اور کچھ حصے ممالک وسط افریقہ مین لوگون
نے تسلیم اور قبول کیا - اب سلاطین اسلام اسپانیول نے جنکو الفنسو ایک بادشاہ فرنگستانی
نے تنگ کر رکھا تھا اس جماعت مرابطین اور مروجین مذہب کے بادشاہ کو اپنی اعانت پر
طلب کیا یوسف بادشاہ فاس جسکی ہوس اور خواہش اشاعت اقتدار اور ممالک کے بڑہانے کی کچھ
حد نہ تھی وہ ایک بڑی باقوت اور عظمت فوج لیکے اگست ۱۰۸۶ عیسوی مین آبنا اسپانیول سے
عبور کر آیا اور قریب باداجوز کی ایک مقام پر جسکو زلاکا کہتی تھی الفنسو کی فوج سے مقابلہ ہوا اور

زلاقہ

اکتوبر ۱۰۸۶ عیسوی مین یوسف نے الفنسو پر بڑی فتح حاصل کی اوسکی بعد اور مکرر فتوح اونکو ہوے
جسے وہ زور و شور فرنگستانی عیسائیونکا اہل اسلام کے ممالک اسپانیولی پر جو بسبب تباہی
سلطنت اور خلافت قرطبہ کے تھا بالکل جاتا رہا گر مقتدران اہل اسلام اسپانیول کی اگرچہ
اس چند روزہ کی فتوح سے منتفع ہوے آخرش اونکو حسرت اور افسوس دامنگیر ہوا کہ ایسے
دوست پر خوف و خطر کو اپنی اعانت کیواسطے طلب کیا کہ وہ بہ نسبت اپنی ممالک دشت و
صحرائی اونکے اسپانیول کے سی ممالک زرخیز و آباد ان پر قبضہ اور اقتدار حاصل کرکے کیون چھوڑتا

بالجملہ یوسف نے کچھہ بعذر اور فریب سے اور کچھہ بزور شمشیر سارے ممالک اہل اسلام اسپانیول پر اپنا اقتدار اور اختیار جما دیا اور سب والئی سلاطین کو اپنا مطیع اور تابعدار کرلیا اور بعضونکو نیست و نابود کیا۔ القصہ یوسف پہلی بادشاہ اس قوم کے ستمبر ۱۱۰۶ عیسویمین مراکو مین قضا کرگئی اونکی بیٹی علی اونکی قایم مقام مقرر ہوے اون علی نے ۱۱۰۸ عیسویمین کستلانیونکی فوج کو جنکی بادشاہ الفنسو تھی بڑی شکست فاش قریب مقام اکلس کے دی اور بظاہر الفنسو کی مرجانے سی اونکا نابالغ بیٹا ڈان سانچو کو اطاعت کے عہدنامی سے اپنی تابعداری مین باندھ لیا مگر ۱۱۱۸ عیسویمین بڑا شہر نامی اور معتبر سارا گوا اہل اسلام کے قبضے سے نکل گیا اور ممالک شمالی اسپانیولی سے بالکل عملداری اہل اسلام کی برائے دوام جاتی رہی۔

راقم کہتا ہی تحریر سیکلو پیڈیا سی معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیان فرنگستان نے شہر سارا گوا اور ممالک شمالی اسپانیول پر دخل کرلیا جو برائے دوام اہل اسلام کی قبضے سی جاتے رہی مگر اسکی تشریح نہین ہی کہ کس قوم نے عیسائیونمین سی اونپر قبضہ کیا اور وہ شہر اور ممالک پچھلی مسلمانونکی والیون کے ہاتھہ سی گئے یا علی بن یوسف کے ہاتھہ سی۔ بالجملہ علی بن یوسف نے ۱۱۴۳ عیسویمین قضا کی اونکی بیٹی تشفین بن علی اونکی قایم مقام ہوے اونکی عہد مین عیسائیان فرنگستان نے اسپانیول مین بڑی ترقی کی اسواسطیکہ وہ مجبور ہو گئے تھی اپنے قدیم ممالک مارٹیانیا کی بچانی پر۔ ایک نئی قوم اہل اسلام سے ملقب بمہدویہ جو افریقیہ مین پیدا ہوی تھی اس سبب سے حفاظت اپنی ممالک مفتوحہ اسپانیولی کی نکر سکے۔

راقم کہتا ہی ظاہرا اس مہدویہ کی قوم کے سردار یا بادشاہ نے دعوئی امام مہدی آخر الزمان ہونیکا کیا تھا اس سبب سے اوسکو ترقی ہوگئی اس مہدویہ کی فوج نے تشفین کا مقام [illegible]

محاصرہ کیا اوسی حالت محاصرہ مین وہ جولائی ۱۱۴۵ عیسوی مین مرگئے ابراہیم ابو اسحاق بن تشفین
اخیر بادشاہ قوم مرابطین یا مرحین مذہب کے مین جو اپنی باپ کے قایم مقام ہوے مگر اونکی سلطنت
تھوڑے ہی دنون رہی اونکو طاقت مدافعت مہدویہ کی باقی نہ رہی اور اوس قوم نے
سارے شہر اور آبادیون مملکت مارٹیانیا کی ایک کے بعد دوسرے پر قبضہ کرلیا ابراہیم نے اپنے تئین اپنے
دارالسلطنت مراکو مین محصور کر دیا عبدالمومن سپہ سردار فوج مہدویہ نے مراکو کو فتح کر لیا اور ابراہیم
بن تشفین جب عبدالمومن کے پاس آئے اوسنے فوراً اونکو قتل کیا۔ ذکر سلطنت مہدویہ
کی مراکو اور اسپانیول مین جسنے مرابطین کی سلطنت کو مٹایا اور سنہ ۱۱۲۱
سے سنہ ۱۲۴۶ عیسوی تک سلطنت کی۔ ابتدا مہدویہ کی یہ ہے کہ ایک شخص محمد بن عبداللہ
ساکن افریقیہ کے ایک معمور یکا جسکا نام ہرگا تھا دعوی کیا کہ مین مہدی آخرالزمان امام
دوازدہم ہون اور بعضی مورخین نے لکھا ہے کہ وہ قرطبہ کی مسجد جامع کے قندیل افروز کا بیٹا تھا
الغرض اوسنے جتنے صفات مہدی آخرالزمان کے روایات پیشین گوئی حضرت پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اور مشہور ہین وہ اپنے مین مشہور کئے اور عوام کو یقین کرایا کہ
ساری دنیا مین مین سلطنت کرونگا اور بالفعل مرابطین کے مظلے اور بدعات مٹانیکی واسطے
جو اونکے مقابلہ مین مارا جائیگا وہ شہید ہوگا اور سیدھا جنت مین جائیگا اور مثل مرابطین کے
اوسنے بھی اوسی دشت وصحرا مین جو محدود کوہستان اطلس سے تھا جہان وحشی اور جہال
آدمیونکی سکونت تھی خروج کیا اور بہت جلد سارے ممالک افریقیہ مین اوسکا ڈنکا بجنے لگا ایک
کمہار نوجوان عبدالمومن اونکا شریک ہوگیا اور سنہ ۱۱۲۱ عیسوی بہمراہی فوج کثیر مرابطین کی ساتھ
جنگ کرنیکو روانہ ہوا اور سنہ ۱۱۲۲ مین مرابطین کی فوج جو مدافعت مہدویہ کیواسطی بسپہ سرداری

ابوبکر نام ایک شخص کے مامور ہونے سے مقابلہ ہوا جسمین مرابطین کی فوج کو شکست فاش
ہوئی آیندہ سال مین یکے بعد دیگرے فتح مہدیہ فوج کی اور ۱۱۴۶ع مین مراکو اور فاس اور اور بڑے بڑے
معتبر اور نامی شہر مرابطین سے عبدالمومن نے جو سپہ سردار مہدویہ کی فوج کے تھے مسخر کئے
الغرض ۱۱۴۹ع عیسوی مین سارے شمالی ممالک افریقیہ مین اقتدار غیبی اور شوکت ظاہری جعلی
مہدی آخرالزمان کی قبول ہوگئی مگر وہ محمد بن عبداللہ مہدی جعلی ۱۱۲۹ع مین مرگئے وہی
عبدالمومن اونکی قایم مقام ہوئے اب اونھون نے ارادہ کیا کہ ممالک اسپانیول کو بھی اپنے اون
ممالک افریقیہ کے ساتھہ ملحق کرین اگرچہ اونکی سپہ سردارون نے اس ارادہ کو سہل مین پورا
کیا مگر خود عبدالمومن جب ارادہ ہوئے کہ بذات خود اپنے افواج کی سپہ سرداری کرکے عیسائیان
فرنگ کے سلاطین پر یورش کرین اور آبناے اسپانیول سے عبور کرنیکی تیاری کر رہے تھے
کہ باختلاف روایت مارچ یا مے ۱۱۶۳ع عیسوی مین عبدالمومن نے قضا کی اور اونکی ایک نوجوان
بیٹی ابویعقوب یوسف باپ کی قایم مقام ہوئے ابتدا مین اونکا ارادہ کسی کے ساتھہ جنگ وجدل
کا نہ تھا اور اونھین نے سویل مین بہت عمدہ جامع مسجد ۱۱۷۱ع عیسوی مین بنوائی اور ایک بہت
خوبصورت مربع عمارت اوسی جامع کے متعلق تیار کی جو بالفعل ایک جزکینہ فاتولیقی رومی کا
ہی اور ایک پل کشتیونکا دریاے گوادلکوبیر پا اونھون نے تیار کروایا اور ۱۱۷۷ع عیسوی مین اونھون
الفنسو بادشاہ کیاسل پر بہت بڑی فتح نمایان حاصل کی اور ساری مملکت اونکی تاخت
وتاراج کرکے اور چند قلعون پر قبضہ کرکے مظفر ومنصور افریقیہ کیطرف معاودت کرگئے
پھر ۱۱۸۴ع عیسوی مین دریاے شور سے عبور کرکے ممالک اسپانیول مین گئے اور تاوفات
یعنی جولائی یا اگست ۱۱۸۴ع عیسوی مین واقع ہوئی وہین قیام کیا ایک معرکہ لڑائی کا قریب

سپانشارم کے مملکت پرتگال مین اونکو پیش آیا تھا اوسمین وہ زخمی ہوگئے تھے اوسی جراحت سے اونھون نے قضا کی - ابو یوسف یعقوب جنکا لقب المنصور تھا اونکے قایم مقام ہوے وہ الجزائر پر دریا کے راستے سے اوترے اور کیاسل کے آٹھوین الفنسو کے ساتھ میدان الارکاس مین اونسے جنگ عظیم ہوی جسمین الفنسو کی فوج کو شکست فاش ہوئی بعد اوسکے ابو یوسف نے وہان سے کوچ کرکے توڈیلو اونمالک کے دارالحکومت کا جو اوس عرصے مین الفنسو نے اہل اسلام سے مسخر کرلیا تھا محاصرہ کیا اگرچہ ابو یوسف با وصف بڑی کوشش کے اوسکو مسخر نکر سکے لیکن اور سارے بلدان او معمورات گرد و پیش اوسکے مثل ماڈیرڈ کے جو بالفعل بادشاہ اسپانیول کا تخت گاہ ہے اور گواڈالاکزارا کے اونکے قبضے مین آگئے یہ ابو یوسف باختلاف روایت جنوری یا اگست ۱۱۹۹ء عیسوی مین قضا کر گئے وہ بڑے نامور بادشاہ لایق اور شجاع اور متصف باوصاف حسنہ شاہانہ تھے - محمد بن عبد اللہ ملقب بلقب الناصرلدین اللہ آخر سلاطین مہدویہ کے تھے جو تخت گاہ اور ممالک سلطنت اسپانیول پر قابض ہوے تھے جو روز بروز مشرف بزوال تھی محمد بن عبد اللہ مجرد جلوس کے تخت سلطنت عازم ہوے کہ جو ممالک سلطنت اسلامی اسپانیول کے اونکے آبا اور اجداد سے عیسائیان فرنگ نے مسخر کئے ہین اونپر پھر قبضہ کرین نظر اِس عزیمت کے مشہور ہے کہ کئی لاکھ آدمی کی فوج لیکے وہ افریقیہ سے ۱۲۱۱ء عیسوی مین روانہ ہوے اور ساحل اسپانیول کو اوس جمعیت سے بھر دیا الغرض اونھون نے آبنائے اسپانیول سے عبور کرکے اوس قلہ جبال کے سلسلے پر معسکر کیا جسنے کیاسل کو اندلس سے جدا کیا ہے وہان عیسائیونکی طرف یہ سامان ہوا کہ پوپ انوسنٹ سیوم نے کروسیڈ یعنی عیسائی جہاد کا وعظ کیا تھا او سے افواج کثیرہ

میڈرڈ

سلاطین متفقہ کی اور ممالک بیرونی کے ہزارون عیسائی بطور گہار کے جمع ہوگئی تھے
مقام لاس ناواس مین دونو گروہونکا مقابلہ ہوا بڑے گھمسا کی لڑائی ہوی جسمین
مہدویہ کی فوج کو شکست فاش ہوی وہی شکست موجب تباہی اور زوال سلطنت
اسلامی اسپانیول کی ہوئی اور محمد بن عبد اللہ مراکو مین جولائی ۱۲۱۳ عیسوی مین قضا
کر گئے مشتبہ ہی کہ بیٹے اونکو زہر دیا - یوسف دوم ملقب بہ ابو یعقوب محمد بن عبد اللہ کی
بیٹے گیارہ برس کی عمر مین باپ کے قایم مقام ہوے اونکی سلطنت مین برابر فتور اور فساد رہا
اور وہ خود جنوری ۱۲۲۴ عیسوی مین قضا کر گئے اور کوئی وارث بھی اپنا نہین چھوڑا - ابو الملک
عبد الواحد جو اونکی قایم مقام ہوے تھے چند مہینے کے بعد اوسی سال کی ابو محمد ملقب بہ العادل
کے ہاتھہ سی قتل ہوے جسنے خود دعواے سلطنت کیا مگر وہ بھی اکتوبر ۱۲۲۷ عیسوی مین مقتول
ہوے - ابو علی ملقب بہ المامون عادل کے قایم مقام بھی برگشتہ بخت تھی افریقیہ مین تو
اونکی اقارب مین سے یحیی نام برسر جنگ تھا - اور اسپانیول مین ابن ہود نام ایک
چھوٹا سردار مخالفت پر آمادہ ہوا جسنے اپنے تئین سلطنت اسلامی اسپانیول کا بادشاہ
قرار دیا اور اوس مملکت کو مہدویہ کے ہاتھہ سی نکال لینے مین فایز بمرام ہوگیا - الغرض
المامون ۱۲۳۲ مین قضا کر گئے - محمد قایم مقام مامون نے بیفائدہ کوشش کی کہ ممالک
اسپانیول پر پھر اپنا اقتدار جما دین اونھون نے اگرچہ فوج کشی اونممالک پر کی مگر ہزیمت
پائی اور مجبور ہوے کہ اونممالک سے ہاتھہ اوٹھا وین اور سلطنت اسلامی اسپانیول کی تین
شخصون پر اونکی مخالفین سے تقسیم ہوگئی جمیعت بن زین نام ایک شخص مملکت النشیا
اور اوسکی حوالی اور جوار پر قابض ہوا ابن ہود کی اراگان اور کچھہ حصہ اندلس کی لوگون نے

اطاعت اور تبعیت قبول کی محمد بن الاحمر مملکت جین اور اچھے حصے مملکت گراناداپر ظالمانہ
حکومت کرتا تھا اور یہ تینون بھی باہم کبھی کبھی لڑتے رہتے تھے اور وہ تینون عیسائیان
فرنگ سے مغلوب ہو گئے تھے کیمین طاقت اونکی مدافعت کی نہ تھی قرطبہ جو معتبر اور نامور
دارالخلافت سلطنت اسلامی اسپانیول کا تھا جون ۱۲۳۶ عیسویمین عیسائیون نے لے لیا
والنفیا سپٹمبر ۱۲۳۸ عیسویمین اہل اسلام کے ہاتھہ سے گیا و ینیا ۱۲۴۴ مین نکل گیا -
۱۲۴۶ عیسوی تک سارے قلعے دونو کنارے پر دریاے گواولکویر کے مسخر ہو گئے جو جین سے
لیکے شہر سویلی کے دروازے تک عیسائیونکی قبضے مین گئے ایک بادشاہ گراناڈا صرف
برائے نام اہل اسلام کا محمد بن الاحمر اتنی بڑی نامی سلطنت اسلامی اسپانیول مین
باقی رہگیا جسنے اطاعت اور تبعیت فردنیانڈ سیوم کی قبول کی اور فردنیانڈ نے شہر نامی
سویلی کا بھی مسخر کرلیا - چوتھا عہد سلطنت اسلامی اسپانیول کا صرف
سلطنت گراناڈا* سے متعلق ہے جو ۱۲۳۸ عیسوی سے ۱۴۹۲
عیسوی تک قایم رہی - یہ سلطنت آخر سلطنت اسلامی اسپانیول کی ہے
جسکے زوال سے نام اسلام کا او ممالک مین باقی نرہا جہان بڑے بڑے محدثین
اور فقہا اور فقرا اور ارباب کمال گذرے ہین اور سیکڑون معابد اور مقابر اور
خانقاہین اور عمارات نامی اہل اسلام کی جو تھین وہ سب معدوم ہوئین یا متبدل
بہ کنایس اور معابد عیسائیونکے ہوگئین نام بعضے عمارات نامی کا باقی ہے اور اگرچہ
علی العموم اب وہان مذہب عیسائی ہے مگر عورات مین بعضی ممالک کے اہل اسلام کے
پردے کی رسم باقی ہے کہ عورتین بدون برقع پہننے کے باہر نہین نکلتین جیسا

عرب کے ممالک مین دستور ہی - بالجملہ چونکہ محمد بن الاحمر فردیناند سیوم بادشاہ کیاسل کے
مطیع اور منقاد ہوگئے اوسکی حیات تک اپنی مملکت مین بصلح و سداد بسر کی فردیناند
کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا النسو دہم قایم مقام ہوا اوسکی مرنے کے بعد دونو طرف سی
عہدنامہ مصالحی کا توڑ ڈالا گیا اور باہم معرکہ جنگ قایم ہوا مدت تلک قتال و جدال رہا
مگر سنہ ۱۲۶۶ عیسوی مین عہدنامہ موقت کئی برس کا منعقد ہوا جسسے سردست لڑائی موقوف ہوئی
محمد بن الاحمر جنوری سنہ ۱۲۷۳ عیسوی مین قضا کر گئے اونکی بیٹے محمد دوم باپ کے قایم مقام
ہوے انکی عہد سلطنت مین ابن یوسف بادشاہ فاس اور مراکو نے پھر قصد اپنا اقتدار
ممالک اسپانیول مین قایم کرنیکا کیا اور سنہ ۱۲۷۵ عیسوی مین ہمراہی فوج کثیر آبناے اسپانیول
عبور کر آئے اور معرکہ جنگ کا مابین محمد دوم اور ابن یوسف کے گرم ہوا اس معرکے
کے شروع مین تھوڑیسی بہرہ یابی ابن یوسف کیطرف ہوئی مگر آخرش اونکو ہزیمت
فاش ہوئی اور وہ مجبور ہوکے اپنے ممالک کیطرف معاودت کر گئے پھر محمد دوم نے عزم
مصمم کیا کہ جو ممالک اونکی باپ کے عہد مین عیسائیون نے مسخر کئے تھے اونسے نکال لین
اس عزیمت کی سبب سے اونتیس برس تک برابر وہ اہل فرنگ سے لڑتے رہے لیکن بےنیل
مقصود رہے اور سنہ ۱۳۰۲ عیسوی مین اونھون نے قضا کی اور حسرت بے نیل مقصود رہنے کی
اپنے ساتھ لیگئے - اونکی بیٹے ابو عبد اللہ محمد سیوم باپ کے قایم مقام ہوے مگر زمانی نے
اونکی ساتھ بہت نا مساعدت کی اونکی اپنے ممالک مین دو جگہہ پر رعایا کا بلوہ ہوا یعنی گوادس
ن اور المیریا مین اِس فتنہ اور فساد کے دفع کی فکر مین مصروف تھی کہ عیسائیون نے اونکی
سلطنت پر یورش کی حتی المقدور وہ مدافعت کرتے رہی آخرش سنہ ۱۳۰۹ عیسوی مین قلعہ اور شہر

معتبر جبل الطارق جو آج کل جبرالٹر کہلاتا ہی عیسائیون نے اونکی فوج سی چھین لیا سنہ ۱۳۰۹ مین المیریا بادشاہ اراگان نے قبضہ کیا تھا اوسکی استرداد کیواسطی وہ گئی تھی مگر جب بی نیل مقصود وہانسی واپس آئے اوراپنی دارالسلطنت مین پہنچی علی العموم لوگ اونسی ناراض ہوگئی اوراونکو مجبور کیا کہ سلطنت چھوڑدین چنانچہ وہ سلطنت سی مستعفی ہوئے۔ اوراونکی بھائی ناصر۔ بادشاہ مقرر ہوئے ابتدا سلطنت ناصر کی بہت اچھی ہوئی مملکت المیریا جو قبضے سی جاتی رہی تھی پھر غاصب سے چھین لیگئی سیوٹا جو افریقیونکی اپنی بادشاہ فاس اورمراکو کے قبضی مین تھا اورجبسی جبل الطارق پر عیسائیون نی قبضہ کیا تو وہ مملکت حقیقت مین کنجی آبنائے اسپانیول کی تھی اوسکو بھی ناصر کے سپہ سردارون نی مسخر کرلیا مگر سنہ ۱۳۱۴ عیسوی مین اونھین لوگون نے جنھون نے ناصر کو بادشاہ کیا تھا اونسی پھر گئے۔ اوراسماعیل بن فرج کو بادشاہ کیا ناصر مدافعت پر آمادہ ہوئے باہم خوب لڑائی ہوئی آخرش ناصر کو شکست ہوی اوروہ ترک سلطنت پر مجبور ہوئے وہ اسماعیل بن فرج ایک خاندان سلطنت کے شاہزادے تھی جنکی کنیت ابوالولید تھی اوروہ بڑے شجاع اورمدبر اورلایق سلطنت کی تھی سنہ ۱۳۱۶ عیسوی مین اونھون نی قلعہ جبل الطارق کا محاصرہ کیا اورخوب لڑے اگرچہ اوسکو فتح نکرسکی مگر سنہ ۱۳۱۹ عیسوی مین اونکو بہت بڑی فتح عیسائیونکی فوج پر حاصل ہوی جسکی سپہ سرداری خود پڈرو بادشاہ نابالغ کیاسل اوراوسکا چچا جان کرتا تھا وہ دونو میدان جنگ مین مقتول ہوئے ممالک مارتاس اورلوزا اونکی قبضی مین آے اورشرقی حداونکی سلطنت کی بسبب اونکی فتوح کے ممالک مرشیا مین بہت بڑھگئی۔ باانیہمہ اونکو اندرونی دشمنون سے نجات نملی محمد نام ایک شاہزادی کی اوسی خاندان سلطنت سے اونکیطرفسی کچھہ ہتک ہوئی تھی اوسنی قسم کھائی کہ مین اوسکا بدلہ لونگا سنہ ۱۳۲۵ عیسوی مین ایکدن وہ مع اپنے ایک وزیر کے قصر الحمرا کے صحن مین ٹہل قدمی

کرتے تھے وہ محمد خمیس اشخاص کو ہمراہ لیکر دفعۃً وہان گھس گئے اور بادشاہ اور وزیر دونونکو قتل کر ڈالا اسمٰعیل
کو مقتول ہونیکے بعد اونکی بیٹے محمد چہارم باتفاق اراکین ارباب حل وعقد بادشاہ گرناڈا یعنے غرناطہ
مقرر ہوے شروع انکی سلطنت مین کچھ فتنہ و فساد پیدا ہوا عثمان نام ایک شخص جو کپتان یعنی جو
سپہ سردار اونکی سپاہ کا اور خاندان بادشاہ کا تھا اوسنے غدر کر دیا اور محمد بن فرج کو بادشاہ مشہور کیا
سنہ ۱۳۲۸ عیسوی مین کستلانیون نے بیرا اور البیرا اور بعضی اور قلعونپر قبضہ کر لیا۔

راقم کہتا ہے کستلانی ظاہرا عیسائی قوم تھی اور اگر اس لفظ کی اصل قسطلانی ہے تو شہر کے
نام قوم مشہور ہے — محمد چہارم بذات خود اس فتنہ کی مدافعت کیواسطے نکلے مگر اونکو ہزیمت ہوئی اور فوج اونکی
منتشر ہو گئی و عثمان بلوائی جو خاندان سلطنت فاس و مراکو سے تھا اوسکو افریقیہ سے مدد پہنچی اور اوسنے
الجزائر اور ماربلا اور روندا پر بھی قبضہ کر لیا۔ مگر آخر ایام اونکی سلطنت مین کچھ بخت مساعد ہوا سنہ ۱۳۲۹
عیسوی مین بڑا شہر ناصی اومتبر بانیا کو ظاہرا عیسائیونسے مسخر کیا اور اوسی سال مین جبر الٹر یعنی جبل الطارق
پھر مسخر کر لیا گیا اور سنہ ۱۳۳۰ عیسوی مین سارے بلوائی حکام مطیع اور منقاد ہو گئے مگر سنہ ۱۳۳۳ عیسوی مین محمد چہارم
ابو الحسن بادشاہ فاس اور مراکو کی دوستانہ ملاقات کیواسطے افریقیہ مین جانیوالے تھے اور بعزم عبور
دریاے شور کے جبل الطارق مین مقیم تھے وہان اونکو دشمنون نے قتل کر ڈالا ابو الحجاج یوسف۔

محمد چہارم کے بھائی جو اوس عرصہ مین دار السلطنت غرناطہ مین تھے فوراً بادشاہ مشہور کئے گئے مورخین عرب
کی روایت ہے یوسف بڑے صلح جو محب وطن بہی خواہ عام اور بڑے دانشمند اور لائق بادشاہ تھے کہ مثل
اونکی سلاطین گرناڈا یعنے غرناطہ مین کوئی دوسرا بادشاہ نہین ہوا اونہون نے اپنے صلح اور سداد کی
سلطنت مین بڑی کوشش اور توجہ انتظام محکمجات عدالت مین کی صنایع جر ثقیل اور اور مفید کام
ہنرونکو بڑی ترقی دی اونکی ایام سلطنت مین ابو الحسن بادشاہ فاس اور مراکو نے بڑی آخری کوشش

کی کوشش ملک اسپانیول مین جہان عیسائیونکا قبضہ ہوگیا تھا پھر نشان اسلام کا اڑاوین مگر وہ
اس کوشش مین کامیاب نہوا مقصود ہو مگر اکتوبر سنہ ۱۳۴۰ عیسوی مین دریاے سالاڈو کے کنارے قریب طارفا کے
ابوالحسن کی فوج کی اور پرتگال اور کسٹلانیون کے فوج سے بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی جسمین افریقیون
نے جو ابوالحسن کے فوج مین تھے شکست فاش پائی اگرچہ اونھون نے بڑی ثابت قدمی کی مگر اکثر ون نے مارا اور
مرگئے عیسائیونکو بہت مال غنیمت ملا یہانتک کہ بروایت سیکلوپیدیا افریقیونکی عورتین بھی مال غنیمت
مین تھی سنہ ۱۳۴۴ عیسوی مین ملکت الجزائر سلطنت غرناطہ کی عیسائیون نے مسخر کرلی اور سنہ ۱۳۴۶ عیسوی مین
اور کئی معمورات معتبر اوس سلطنت کی چھین لئے جس سے اوس سلطنت کی سرحد بہت تنگ ہوگئی بالجملہ یوسف
ابوالحجاج بھی مثل پہلے بعض سلاطین غرناطہ کی قتل کئے گئے لکھتے ہین دسمبر سنہ ۱۳۵۴ عیسوی مین وہ جامع
مسجد مین نماز پڑھتے تھے ایک مجنون آدمی نے اونکو قتل کرڈالا محمد پنجم یوسف کے بڑے بیٹے باپ کی
قایم مقام ہوے اور بموجب مضمون الولد سر لابیہ وہ بھی صلح اور بہبود کیطرف مایل تھے عیسائیونکے
ساتھ علی العموم اونھون نے مصالحہ کرلیا تھا اور ساری ہمت اونکی اپنی مملکت کی رفاہ اور فلاح عام
کیطرف مصروف تھی باینہمہ فتنہ پردازونکی بلوے نے اونکی اوس نیت خیر اور عزایم عاقلانہ کی
نتایج نظاہر ہونے دیے چونکہ نئی انتظامات رفاہ اور فلاح عام مین باللزوم متمولین کو کچھ ضرر پہنچتا ہے
بعضے چھوٹے چھوٹے رئیس اور سردار محمد پنجم کے اون انتظامات سے ناراض ہوگئی اور عزم مصمم کیا کہ اونکو
سلطنت سے معزول کرکے اونھین کی بھائی اسماعیل کو تخت نشین کرین ایک جمعیت فتنہ پردازونکی
سنہ ۱۳۵۹ عیسوی مین قصر سلطانی مین دفعۃً گھس گئی اور سپاہ محافظین ذات بادشاہ کو جو قصر کی گرد تھی
اونکو قتل کیا اس شورش کی عام ہوجانے سے محمد پنجم بچکے قصر سے کسیطرف نکل گئے فتنہ پردازون نے
جب قصر کو خالی پایا فوراً اسماعیل بن یوسف کو تخت سلطنت پر بٹھا کی اونکا بادشاہ ہونا مشتہر کردیا

وہ اسمعیل دوم تھی مگر مشکل سے فتنہ پردازونکی فساد سے صرف ایک برس بادشاہ رہی ابو سعید
نام ایک شخص اونکی امراؤ نین سے جسنے پہلی اونکی بادشاہ ہونیکی اعانت کی تھی دفعۃً باغی ہوگیا اور
قصر الحمرا مین اونکو قید کرلیا اور جولائی ۱۳۶۰ء مین اونکو قتل کر کی خود تخت سلطنت پر بیٹھا مگر وہ غاصب
سلطنت بہت دنون اپنی غضب سے متمتع نہین ہوا پدرو بادشاہ کیاسل کستلانیونکی قوم کا جسکا
لقب کرو یل کنگ یعنی بیرحم بادشاہ تھا ابو سعید غاصب کے ساتھ لڑائی پر آمادہ ہوا اور خاص
اپنی مملکت مین محمد پنجم بادشاہ معزول جنکی قبضے مین ابتک مملکت رونڈا اور اوسکی گرد و نواح
کا علاقہ تھا اپنی سلطنت از دست رفتہ کی حاصل کرنےمین فکر کر رہے تھی غاصب نے دیکھا کہ دونو
لڑائیونمین سر بر نہین ہوسکتا بادشاہ کیاسل کے ساتھ مصالحہ تابعداری کا کرلیا اور نقد و جنس
سی بہت کچھہ نذرانی مین اوسکو دیا اس تدبیر سی ایکطرف سی اپنی دانست مین خاطر جمعی حاصل
کی اور بذات خود واسطے اتمام بعضے شرائط معاہدہ کی تھوڑیسی جمعیت محافظین کی ہمراہ لیکی
سویل مین بادشاہ کستلانیونکی ملاقات کیواسطی گیا اوس بادشاہ نی خواہ اس طمع سی کہ بہت
کچھہ زر اور جواہر اوسکی ہمراہ تھا یا مخفی محمد پنجم بادشاہ معزول اور مستحق کی ساتھہ سازش ہوگئی
تھی خلاف قاعدۂ صداقت اور مروت سلطنت کی مہمان کشی کی اور ابو سعید غاصب کو اوسنی
۱۳۶۲ عیسوی مین قتل کر ڈالا پس اگرچہ ابو سعید غاصب اسی لایق تھا جسکے قتل ہونسی محمد پنجم
بادشاہ مستحق غرناطہ کے پھر تخت نشین ہوئے مگر کستلانیونکا بادشاہ لاریب مہمان کشی کی بدنامی
سی ہمیشہ کیواسطے مطعون ہوا۔ الغرض محمد پنجم کو بعد دوبارہ تخت نشینی کے تھوڑیسی زحمت ایک
[illegible] ہوئی مگر بہت سہل مین اونھون نی اوس قلیل بلوے کا انسداد کیا بعد اوسکی ۱۳۶۸ء مین مملکت
[illegible] اونھون نی مسخر کرلی جو اس سلطنت کی قبضے سے جاتی رہی تھی ۱۳۹۱ عیسوی مین محمد پنجم نی قضا کی

[illegible]

یوسف دوم اونکی بیٹی قایم مقام باپ کے ہوے جنکی کنیت ابوعبد اللہ تھی اونکی تخت نشین ہوتی ہوے خود اونکی اپنی ایک بیٹی نے جسکا نام محمد تھا بلوا کر دیا اور باپ پر یہ الزام لگایا کہ وہ عیسائیونکی دوست ہین ایک بڑی جماعت کثیرہ مسلمانونکی اونکی ساتھہ جمع ہوگئی اور بادشاہ پر یورش کی اتفاق تقدیر سی وہ اوس عوام کے بلوے سے بچگئی اور بعد اوسکی وہ بلوا فرو ہو گیا۔ القصہ یوسف دوم نے سنہ ۱۳۹۱ عیسوی مین مملکت مرشیا کو تاخت و تاراج کیا مگر اونکی سلطنت کو اوس سے بہت نفع نہین ہوا سنہ ۱۳۹۴ عیسوی مین ایک عیسائی رئیس جسکو گرانڈ ماسٹر آف الکنٹارا کہتی تھی ایک جمعیت کثیرہ سوار اونکی فوج لیکی یوسف دوم کی مملکت پر حملہ آور ہوا اور غرناطہ کی دروازے تلک پہنچ گیا یوسف دوم نے بڑی بہادری سے مدافعت کی گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین وہ گرانڈ ماسٹر خود مارا گیا اور سارے سوار اوسکی ہمراہی کی جو یوسف کی تدبیر عاقلانہ حربی سی گھر گئے تھی قتل ہوے بہت مال غنیمت یوسف دوم کو ملا۔ یوسف دوم سنہ ۱۳۹۵ عیسوی مین قضا کر گئی معلوم ہوتا ہی کہ اونکو زہر دیا گیا بعد اونکی قضا کرنیکی اونکا وہی بیٹا جسنے اونکی ابتدائی سلطنت مین بلوہ کیا تھا اوسنی قصر سلطنت مین جاکی تخت و تاج پر قبضہ کیا اور بنام محمد ششم بادشاہ ہوے اور اپنی بڑے بھائی کو جو مستحق سلطنت تھی اور اونکا نام بھی یوسف تھا قید کر لیا اور قلعہ سالوبرنا کی محبس مین رکھا اول سال اونکی جلوس کا عیسائیونکی ساتھہ صلح وسداد مین گذرا بلکہ یوریکوی سیوم کی ملاقات کیواسطی بھی وہ توڈیلو مین گئی تھی لیکن بسبب بدنظمی اور نامردی قلعہ داران سرحدی کے دونو طرف سے مسلمانون اور عیسائیون مین لڑائیان شروع ہوگئین سنہ ۱۳۹۷ عیسوی مین مسلمانون نے مملکت ایاماٹی کو مسخر کیا اور اوسکی دوسری سال مین دریا گواڈیانا کے ساحل پر عیسائیون کی ایک تھوڑیسی جمعیت فوج کو شکست دی مگر اس فتح وظفر کے مقابلے مین عیسائیون نے سنہ ۱۴۰۰ عیسوی مین زاہرہ اور بعضی اور معمورات پر قبضہ کیا

محمد چہارم سنہ ۱۴۲۱ عیسوی مین مر گیے تو لوگون نے اونکے بھائی یوسف کو جو مقید تھے تخت پر بٹھلایا۔
یوسف سیوم [illegible] وہ مشہور ہوے چودہ برس تک اونھون نے صلح وصلاح سے سلطنت کی مگر
دیکھو سنہ ۱۴۱۶ عیسوی مین عیسائیون نے [illegible] جب فرڈنانڈ بادشاہ کی فوج نے
کو [illegible] فتح کیا یوسف [illegible] محمد ہشتم [illegible] بادشاہ [illegible] جو محمد [illegible]
مشہور تھے [illegible] عیسائیون کے ساتھ تجدید کی عہد نامہ
موقت کی جو اونکے پچھلے سلاطین نے کیا تھا یہ امر علی العموم موجب ناخوشی رعایا کا ہوا اور طرہ
اوسپر یہ ہوا کہ وہ جبلت سے بہت ہی غیر متحمل اور سخت مزاج تھے اور تیسرا امر یہ واقع ہوا کہ بعضی
ملاہی اور ملاعب جسکی طرف علی العموم لوگونکو رغبت تھی اوسکی اونھون نے ممانعت کردی
ان سب امور کے اجتماع سے علی العموم لوگون کو اونسے نفرت ہوگئی سنہ ۱۴۲۵ عیسوی مین غدر
اور بلوا ہوگیا لوگ قصر سلطانی مین گھس گیے محمد ہفتم بھاگ کے بچے اور سلطان تونس جو اونکے
اقربا مین تھے اونکے پاس چلے گیے ایک صاحب محمد ہشتم کو لوگون نے تخت نشین کیا دوسرے
سال مین محمد ہفتم باعانت بادشاہ تونس ایک بھاری فوج لیکے اندلس مین پہنچے اور سنہ ۱۴۳۰
عیسوی مین غرناطہ مین داخل ہوے اور قصر سلطانی کو گھیر لیا اور محمد ہشتم کو پکڑکے قتل کیا
مگر یوسف بن احمر غرناطہ کے پہلے بادشاہ کے بیٹے نے جان دوم عیسائی بادشاہ کیاسل کی
اعانت سے فوج کشی کی محمد ہفتم کی فوج مدافعت پر آمادہ ہوی سنہ ۱۴۳۲ عیسوی مین محمد ہفتم
کی فوج کو شکست فاش ہوی اور دوسری مرتبہ محمد ہفتم سلطنت سے معزول ہوے اور بھاگ
کے مالاگا مین پناہ لی یوسف چہارم [illegible] مالغ اور مزاحم ہوکے قصر سلطنت غرناطہ مین داخل
ہوے اور بادشاہت [illegible] ہاتھ [illegible] مصائب جنگ وجدل ہے ساتھہ اونھون نے

[illegible] فرمانروائی کی تھی کہ اوسی سنہ ۱۴۱۴ مین قضا کر گئی محمد ہفتم کے بعد تیسری مرتبہ بادشاہ مشہور ہوے
انکی مرتبہ بھی وہ آسایش سے فرمانروائی نہ کر سکے اونکے ایک بھتیجے محمد بن عثمان نے غدر
کرکے سنہ ۱۴۴۵ عیسوی مین قصر الحمرا کو گھیر لیا اور محمد ہفتم کو وہانکی محبس مین قید کر دیا جہان
بقیہ عمر اونکی بسر ہوئی اور خود بنام محمد نہم بادشاہ مشہور ہوے ان بادشاہ کو بھی اطمینان
اور آسایش نصیب ہوئی ایک شخص محمد بن اسماعیل نے عیسائی بادشاہ کیاسل کی
اعانت سی ایک قلعہ کو مسخر کیا جسکا نام اشتیفر تھا اور اوسمین جا بیٹھے ہر چند محمد نہم بہت
کوشش اوسکی مسخر کرنیکی کرتے رہے مگر وہ خالی نہ ہو سکا بلوائی محمد بن اسماعیل نے خوب مدافعت
کی الغرض چار یا پانچ برس تک سلطنت غرناطہ ہر طرحکی مصائب بلوائیونکی اندرونی جنگ
مین مبتلا رہی علاوہ اوسکی فتنہ اور فساد عیسائیون نی اوس سلطنت کی ممالک کو تباہ کیا
آخرش محمد بن اسماعیل بلوائی جو ابتلک صرف مدافعت اوس قلعہ کی کرتے رہے جسکو اپنا
مامن بنایا تھا اونکو اور نئی فوج اعانت کیواسطی سنہ ۱۴۵۴ عیسوی مین جان بادشاہ کیاسل نے
دی اوسکی قوت سے وہ باہر نکلی اور غرناطہ کو جا گھیرا بادشاہی فوج نے حتی المقدور مدافعت
کی مگر ہزیمت نصیب ہوئی محمد بن اسماعیل مظفر اور منصور قصر سلطنت مین داخل ہوے اور
محمد نہم تبدیل صورت اور لباس کرکے بھاگ گئے محمد دہم بن اسماعیل بادشاہ مشہور ہوے
اور اکیس برس بہت آسایش اور آرام سے اونھون نے فرمانروائی کی اور اونکی زمانہ مین
بلوے نہین ہوے جسکے کثرت وقوع سی تغیر اور تبدل وہان کے پچھلے بادشاہونمین ہوا کی
لیکن روز بروز سامان زوال سلطنت غرناطہ کا نظر آتا تھا اسواسطیکہ عیسائیون نی اوس
سلطنت کی بہت ممالک پر قبضہ کر لیا تھا کبھی معاندانہ لڑ بھڑ کے قابض ہوے اور بعضی ممالک اپنا

بوائیونکی اعانت یا موافقت کرکے دوستانہ دخل کیا - الغرض اہل اسلام کی طاقت اور اونکا
زور کم ہوتا جاتا تھا او عیسائیونکی شوکت اور طاقت اونممالک مین روز بروز ترقی پر تھی سنہ ۱۴۶۰
عیسوی مین عیسائیون نے جبرالٹر یعنے جبل الطارق اور آرکیدونا پر قبضہ کرلیا اور سارے ممالک
متوسطہ کو مغلوب کیا اور روز بروز سرحدی ممالک کی نکل جانے سے مملکت اہل اسلام کی
بہت گھٹ گئی اب سرحد اونکی ممالک کی ایکطرف کوہستان الویرا سے مقرر ہوئی اور دوسرے
طرف دریا شور سے آخرش ایک عہد نامہ مصالحت کا سنہ ۱۴۶۳ مین مابین بادشاہ غرناطہ اور
عیسائی بادشاہ کیاسل کے منعقد ہوا اس شرط پر کہ اول باطاعت و تابعداری دوم کی بادشاہ
سے اور دس ہزار اسپانل طلائی جو اوس زمانے کی اشرفی تھی سالیانہ پیشکش بادشاہ کیاسل
کو دیا کرے - بالجملہ محمد دہم سنہ ۱۴۶۶ عیسوی مین قضا کرگئے ملی ابوالحسن علی بڑے بیٹے محمد
دہم کے باپ کے قایم مقام ہوے -

راقم کہتا ہے یہ لفظ کچھہ ہمارے سمجھہ مین نہین آیا کیا ہے ملا ہے یا مولوی ہے
یہ دونو لفظین تو ظاہر العجمی محاورے کی ہین اہل عرب کے محاورے مین اوسکا استعمال نہین
سناگر شاید ملا ہو - الغرض روز بروز بدتر امور اس سلطنت مین پیش آتے تھے سنہ ۱۴۷۰
مین گورنر یعنی حاکم سلطنت اسلام جو ملاگا مین تھا اوسنے بغاوت کی اور اپنی سلطنت کی
تابعداری چھوڑ کے بادشاہ عیسائی کیاسل کی اطاعت قبول کی دارالسلطنت غرناطہ
مین عجب طرحکا فساد برپا ہوا یعنی ابوالحسن کی بی بیونمین لڑائی شروع ہوئی سلطانہ
عائشہ جو ابوعبداللہ نام ایک شاہزادے کی مان تھی اور اوس شاہزادے کا حق بھی
ولیعہد کے بعد تھا ابوالحسن کی دوسری بی بی سے جو اسپانیول یعنی ظاہرا عیسائی عورت

مسماة زرایہ تھی اور اوسکی بطن سے دو شاہزادے تھے مناقشہ اور جھگڑا شروع ہوا - عجب نہین ہے کہ دوسری
بطن کی دونو ایک شاہزادہ عمر مین ابوعبداللہ سے بڑا ہو اس سبب سے اوسکو دعوی ولیعہدی کا
ہوا اور سلطانہ عائشہ جو اول بی بی اور مسلمان تھی اس سبب سے وہ تقدیم ابوعبداللہ کی چاہتی تھی
یہی امر باہم مناقشے کا ہوا اور وہ ایسا طول ہوا کہ باہم جنگ وجدل کی نوبت پہنچی جو حقیقت
مین بالکل موجب زوال سلطنت اسلام کی ممالک اسپانیول سے ہوئی ادہر تو دارالسلطنت
مین وہ عورتونکا جھگڑا کہ ایک ایک قوم دونو کے اعانت پر آمادہ ہوئی اور چین دارالسلطنت
مین آپسمین کشت وخون ہونے لگا اور اودہر دو بادشاہ عیسائی یعنی کیاسل اور اراگن کی
باہم متفق ہو کے ایسی حالت آپسکے نفاق مین اس ضعیف سلطنت کی ممالک پر یورش کرنے
لگی شروع اونکی مخالفت کی ایسی ہوئی کہ معمورہ زاہرہ جو پیشتر عیسائیونکی قبضے چلا آتا رہا تھا وہ ابوالحسن
علی کی سپہ سرداروں نے سنہ ۱۴۸۱ مین پھر مسخر کر لیا اسی سبب سے لڑائی شروع ہو گئی شہر الحامہ
جو جان اس سلطنت کی تھی سنہ ۱۴۸۲ مین عیسائیون نے اوسپر قبضہ کیا - اوسکی آئندہ سالمین
کئی معتبر قلعے ہاتھ سے نکل گئے اور عیسائیونکی قبضے مین آئے اور شہر دارالسلطنت یعنی غرناطہ مین
وہی زمانہ فساد برپا تھا سلطانہ عائشہ کی اعانت پر ایک قوم تھی جسکا نام صغری لکھا ہے زگری
اور ملکہ زرایہ کی اعانت پر قوم بنی سراج تھی ایک کا مامن قصر بایزین تھا اور دوسرےکا مامن
قصر حمرا تھا اور غرناطہ کی گلی کوچے مین خون خرابہ ہو رہا تھا آخرش شاہزادہ ابوعبداللہ
سلطانہ عائشہ کی بیٹے نے سنہ ۱۴۸۲ عیسوی مین اپنے باپ کو تخت پر سے اوٹھا کے خود بادشاہ بن بیٹھے
مگر ابوعبداللہ خود اپریل سنہ ۱۴۸۳ مین عیسائیونکی لڑائی مین مقید ہو گئے ابوالحسن سنہ ۱۴۸۴ عیسوی مین
پھر چند مدت کیواسطے بادشاہ ہو گئے مگر پھر بھی اونکو آسائش اور اطمینان نہ حاصل ہوئی ابوعبداللہ

پھر قید فرنگ سے رہائی پاکر اپنے بوڑھے باپ کے ساتھ لڑنے پر مستعد ہوا تھا تین لوگون نے باپ
بیٹے دونوں کو چھوڑا کہ آپس میں لڑ بھڑ لیں اور ایک اور شاہزادہ کو جسکا نام بھی عبد اللہ تھا غرناطہ
کا بادشاہ مقرر کیا اور اونکا بھی ایک رقیب اونکا چچا ایک بیٹا تھا جسکا نام الصغیر مشہور تھا اور جو
عیسائیونکی فتوح پر جیتے جاتے تھے اور وہ برابر ایک مملکت کے بعد دوسری مملکت پر فتح اور ظفر حاصل
کرتے جاتے تھے مدافعت کی لڑائیوں میں مسلمانونکو شکست پر شکست حاصل ہوتی جاتی تھی اس
بد اقبالی پر بھی ناعاقبت اندیش مسلمانونکی آنکھ نہیں کھلتی تھی وہی آپس کی نااتفاقی
و جنگ و جدال اندرونی بدستور تھی - عبد اللہ جسکا لقب زاگل لکھا ہے عدابانی صحیح
لفظ یہ کیا ہے مگر اوسکے معنے لکھے ہیں شجاع اور بہادر عیسائیونکی مدافعت کیواسطے دار السلطنت سے
کہیں باہر گئے تھے ابو عبد اللہ الصغیر نے موقع پاکے دار السلطنت میں قصر سلطانی اور تخت
سلطنت پر قبضہ کیا اور خود بادشاہ بن گئے یہ آخر بادشاہ اور ختم سلطنت اسلامی اسپانیول
کی تھے جنکو مورخین فرنگ بوعبدل لکھتے ہیں - موسم بہار ۱۴۹۱ء عیسوی میں فرڈنیانڈ بادشاہ
عیسائی کیاسل نے دار السلطنت غرناطہ کا محاصرہ کیا اور قریب ایک برس کی محاصرے کے بعد
اوسکو فتح کیا اور صلیب کا نشان سرخ برج قصر الحمرا پر نصب کیا جسے سلطنت اسلامی اسپانیول
کی جو قریب آٹھ سو برس کے بڑی شوکت اور شان سے رہی تھی آخر ہوئی انا للہ وانا الیہ
راجعون - لیکن ابتک ایک سلطنت اسلام کی ممالک مغربیہ میں باقی ہے جسکو سلطنت مراکو
کہتے ہیں اور دار السلطنت اوسکا فاس ہے اگرچہ وہ سلطنت چھوٹی ہے مگر بادشاہ وہانکا
سارے یورپ کے ممالک میں بلقب امپرر یعنی شاہنشاہ پکارا جاتا ہے بسبب اسکے کہ وہ سلطنت
اسلامی اسپانیول کی بقایا ہے یعنی اجداد وہانکے بادشاہ کے اوس سلطنت اسلامی کی

خلافت کر چکے ہین اور چونکہ چار خاندانون مین وہ سلطنت رہی ہی لیسئے اورلیسیا نہ بنی حمود اور مرابطین
اور موحدیم کو بالیقین نہین معلوم ہو کہ حال کے بادشاہ کس خاندان کے ہین غالب ہے کہ موحدیہ
جو آخرہا نکی سلاطین مین تہی اوسی خاندان سے ہانکی حال کے بادشاہ متناسل ہین اور وہ اپنی
تئین سادات حسنی مین شمار کرتے ہین -

راقم کہتا ہی یہانتک حکایت سلطنت اسلامی یوروپ لینے فرنگستان کی سیکلو پیڈیا
سی ہمنے ترجمہ کی ہی مگر ہمکو بڑا افسوس ہے کہ اسما بلاد اور رجال کی بالکل غلط اصل محاورہ عرب
سی لکھی گئی ہین اور چونکہ نامونکا تلفظ انگریزی اسپیل لینے ہجی کے بموجب بہی اصل قاعدہ مقرر
اسپیل پر نہین ہوتا اس سبب سے انگریزی محاوریکی بموجب بہی خواہ مخواہ اوسمین غلطی ہوئی
ہی مگر ایسی غلطی سی ہم مجبور ہین اگر کوئی عربی تاریخ مفصل اوس سلطنت کی ہمکو ملیگی تو حتی المقدور
نامونکی تصحیح ہوگی اور سیکلو پیڈیا مین بعد ختم وقائع اور حالات کے دستورات نظم اور نسق سلطنت
کی جو اوس سلطنت اسلامی مین مرعی تہی اور جو اوس سلطنت کی بدولت یوروپ مین علوم اور
صنائع لطیفہ رائج ہوئے ہین وہ سب نقل کئے ہین اوسمین سے کچھہ مختصر رواج علوم اور صنائع کی بابمین
ہم ترجمہ کرتے ہین اوسمین لکھا ہی اب علی العموم سارے یوروپ کے لوگونکی یہ اقرار پائی ہی کہ عرب
کی لوگون نی یونانی علوم اوس زمانے مین حاصل و جاری کئے جب جہالت اور جہالت کی ظلم و
ستم جمیع اطراف یوروپ مین یہانتک رومیون کی سلطنت تہی شائع اور عام تہی اور فلاسفہ
کی حکمت اور اونکی علوم عرب کی اہل اسلام مین منحصر ہوگئی تہی بہت تھوڑے تفاوت سی تحقیق
جمیع اقوام یوروپ سے جسنے یہ راہ تواریخ اہل اسلام کی حاصل کی ہے ثابت ہوتا ہے کہ سارے
اقوام یوروپ کے ممنون ہین اون اہل اسلام کے جنہون نے اونکی ممالک پر یورش کی تہی پہلا سبق

علوم کا اور تعلیم کا سارے یوروپ کے لوگون نے اونھین اہل اسلام سے پڑھا ہے اور کسطرح کی خوبصورتی
اور پاکیزہ مندی سے جمیع اقسام علوم کی جو ممالک شرقیہ مین رائج تھے وہ سارے یوروپ مین شائع
ہوے شرح اور تفصیل اوسکی اس کتاب کی کئی آرٹکل مین ملیگی یعنی آرابیا عبد اللطیف اور سپین
اور انشیہ وغیرہ مین - راقم کہتا ہے یہ مقام اہل اسلام کو بڑے رنج وغم کا ہے کسطرح حکا زمانے
پلٹا کھایا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون صدق اللہ تعالی و تقدس وتلک
الایام نداولہا بین الناس - یعنی ہم زمانے مین اولٹ پلٹ کرتے ہین آدمیون مین
انسائیکلوپیڈیا مین لکھا ہے عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک نے جیسا اوپر
مذکور ہو چکا ہے مدرسے تعلیم کے بناے اور اونکی جانشینون نے روز بروز اشاعت علوم کی ترقی کی
کتب خانے قایم کئے اور اپنی فیاضی اور بہی خواہی عام سے تعلیم اور تعلم مین بدون قید کسی ملت
اور مذہب کے بہت کوشش کی یہانتک کہ رواج ہر قسم کے علوم کا بہ نسبت ممالک شرقیہ کے
اسپانیول اور اور ممالک یوروپ مین جو اونکی تحت اقتدار مین آے بڑی کوشش سے ہونے لگا
صنائع مفیدہ عام کیطرف بھی عرب کے اہل اسلام نے بہت توجہ کی اور اونکو خوب رواج دیا
زراعت اور فلاحت کو اور درختونکی قلم بٹھلانے کو اور بیج بونے کو بڑی کوشش سے جاری کیا
آب پاشی کی نہرین اور نالیان سارے ممالک مین بنوائین بہ تخصیص زراعت کی ترقی کیواسطے
جو اجتک مرشیا اور والنشیا اور غرناطہ کے میدانونمین موجود ہین جسسے معلوم اور ثابت ہوتا ہے
کہ اس فن مین کیسی دستگاہ اور قدرت اہل اسلام کو حاصل تھی - استعمال لکھنے کے کاغذ کا
یوروپ مین اونھین اہل اسلام نے جاری کیا -
راقم کہتا ہے قبل سلطنت اسلامی اسپانیول کے معلوم نہین کہ یوروپ مین

لہ لفظ استعمال کا لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ... یوروپ مین کسی اور چیز ... ہوتا تھا ... اس جگہ ... استعمال ... اور وہان کاغذ ممالک ... [illegible] ... تحقیقات طلب ہے ۱۲ منہ

خطوط اور کتابین کس چیز پر لکہتے تھے شاید کسی قسم کے پتونپر لکہنے کا رواج ہو جیسے اڑیسہ مین
تاڑکے پتونپر لوہے کی نوک سے نقش کرتے تھے اور کہین بھوج پتر پر ہندوستان کی بعض ممالک
مین رواج لکہنے کا تھا - بارود کی بنانے کی اسپانولی اہل اسلام نے بہت ترقی کی اور
جنگ و جدل مین پہلے اونھین اہل اسلام نے بارود کا استعمال کیا - اور بہت سے قرائن اور
دلائل سے ثابت ہے کہ جہازی قطب نما کی استعمال کا اعزاز بھی اونھین اہل اسلام کو حاصل
ہوا اسکی بعد سیکلو پیڈیا مین بہت سے کتابونکا نام لکہا ہے جنمین سب وہ روایات منقول ہین
جسمین سارے اقوام یوروپ کی تاریخین مندرج ہین -

ذکر شروع خلافت عباسیہ کا جو ابو العباس عبد اللہ السفاح بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن العباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے شروع ہوئی

قبل ذکر اس خلافت اور اوسکی خلفا کی کچھہ تذکرہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہ کا مناسب معلوم ہوا حضرت ممدوح بحر العلوم اور دانشمندان امت محمدی علی صاحبہا
الصلواۃ والسلام تھے اور ترجمان قرآن اونکی صفت خاص تھی تین برس قبل ہجرت کے
اونکی ولادت ہوئی شعب جہان قریش نے سب بنی ہاشم کو محصور کیا تھا وہان وہ پیدا ہوے
اور جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جہانسے رحلت فرمائی تب اونکی
عمر تیرہ برس کی تھی ایک روایت مین پندرہ برس کی تھی حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ
کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی حق مین یہ دعا فرمائی تھی اللھم فقھہ فی
الدین وعلمہ التاویل اللھم علمہ الحکمۃ وتاویل القران و
اجعلہ من عبادک الصالحین اللھم زدہ علما وفقھا یعنی بارخدایا

اوسکو دین اسلام کا واقف اور ماہر کر اور سکہلا اوسکو تفسیر قرآن کی یا اللہ تعلیم کر اوسکو حکمت
اور تفسیر قرآن کی اور گردان اوسکو اپنے نیک بندونمین یا اللہ اوسکو علم اور ہدایت کو ترقی دے
آپ ہی تہے جنکو کہتے ہین عبد اللہ بن عباس ہاشمی فقیہ محدث مفسر کامل اور ماہر علوم مین تہو اکہتر
برس کی تہے طائف مین اونہون قضا کی اخیر عمر مین اونکی آنکہین جاتی رہی تہین بعضون
نے اونپر طعن کیا بسبب اپنی نابینائی کی حالتمین یہ اشعار کہی تہے شعر ان یاخذ اللہ من عینی
نورہما ففی لسانی وقلبی منہما نور قلبی ذکی وذہنی غیر ذی خلل
وفی فمی صارم کالسیف مطرود ترجمہ اگر لے لیا اللہ نے میری دونو آنکہون سے اونکا
نور پس میری زبان مین اور میرے دل مین اون دونو کا نور منتقل ہوا ہے میرا دل ذکی ہے اور میری
زبان کاٹنے والی ہے مثل تلوار کی تیزی سے ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونکی حسادونے اور اعدا نے نابینائی
کی سبب سے کچہہ شماتت کی ہو گی اوسکی جواب مین وہ اشعار کہے ہین شیخ عبد الحق دہلوی نے
مشکوۃ کی شرح مین ایک مقام پر لکہا ہے کہ وہ شاگرد حضرت اسد اللہ علی ابن ابیطالب امیر المومنین
کرم اللہ وجہہ کے تہے علوم اونہین سے اونہون نے اخذ کیے تہے با اینہمہ معاویہ کے ساتہہ مدارات کرتے تہے
راقم کہتا ہے اور تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد واقعہ صفین کے اونہون نے رفاقت
جناب حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی ترک کر دی تہی اور طائف مین جا کر بیٹہہ رہے تہے اور
نہج البلاغت مین ایک خط جناب امیر کا نقل کیا ہے اگرچہ اوسمین مکتوب الیہ کی نام کی تصریح
نہین ہے اوسمین لکہا ہے جناب امیر کا خط بعض اپنے عمال کی نام پر لیکن مضمون اوس خط کا
دلالت کرتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ عبد اللہ بن عباس کی نام پر تہا حقیقت مین یہ کتاب لائق ہے
لفظ بلفظ اوسکی نقل کرین طوالت سمجہکر خلاصہ مضمون اوسکا ہم نقل کرتے ہین کہ جناب امیر نے

تمکو امانت دار سمجھکی اپنا شریک کیا تھا اور اپنے اہل و عیال مین تمسے زیادہ کوئی معتمد اور امانت دار ہمارے نزدیک نہ تھا لیکن جب تمنے دیکھا کہ دہرنے تمہارے ابن عم کے ساتھہ بیوفائی کی لوگون ودیانت اور امانت باقی نرہی اور اس امت مین فساد برپا ہوا تمنے بھی مثل اور لوگونکی ہمسے مفارقت اختیار کی اور مثل اور خاینونکی تمنے بھی ہمارے ساتھہ خیانت کی پس نہ تمنے اپنے چچا کی بیٹے کے ساتھہ مواسات اور محبت باقی رکھی نہ وہ امانت ادا کی جو تمکو سپرد ہوئی تھی پس گویا اوس جہاد اور کوشش سے جو تم کرتے تھے خدا مطلوب نہ تھا صرف دنیا مطلوب تھی اس امت کی ساتھہ تم مکاری کرتے تھے اور اونکی حقوق کی خیانت کی تمکو فکر تھی جہانتک تمہارے اختیار مین اس امت کی مساکین اور یتیمونکی مال تھی خیانت کرکی تم اوسمین متصرف ہوے اور سب اوٹھا کی حجاز مین لیگئے گویا وہ سارا مال تمنے اپنے مان باپ کی وراثت مین پایا ہے تمہارے سوا اور کسی کے مان باپ موجود نہین ہین سبحان اللہ کیا تمکو معاد کا یقین نہین ہی اور روز جزا کے حساب کا ایمان تمکو نہین ہے اے وہ شخص جو ہمارے نزدیک اولی الالباب مین تھا کیونکر کھانا اور پینا تجھکو پچیگا جب تو جانتا ہی کہ حرام کھاتا پیتا ہے اور موال لیتا ہی تو لونڈیان اور نکاح کرتا ہی تو عورتونسے وہ اموال صرف کرکے جو یتامی اور مساکین اور مومنین اور مجاہدین کا خیانت کرکے تو اوٹھا لیگیا ہی پس خدا سے ڈر اور اونکا مال جو تو اوٹھا لیگیا ہی اوسکو پھیر دے اگر تو نی نہ پھیرا اور پھر تو میرے قابو مین آیا تو قتل کرونگا مین تجھکو اپنی اس سیف سے جسکا قتیل ہمیشہ دوزخ مین داخل ہوا ہی اور قسم ہی خدا کی اگر حسن اور حسین ایسا کام کرتے جو تو نے کیا تو اونکو مین خواہ نخواہ وہی سزا دیتا اور اونکی گردنسے وہ مظلمہ اوتارتا اور مین قسم کھاتا ہون کہ جو اموال تو نے تصرف کیا ہے وہ اموال مین اپنا نہین جانتا ہون کہ اپنے وارثونکی واسطے

چھوڑ جاؤن وہ مال مسلمانونکا ہی الی آخر ماقال - ابن ابی الحدید نے اس خط کی شرح مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے اس خط کے جواب مین لکھا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ آپنے جو الزام مجھکو تصرف کا بیت المال مین دیا ہی قسم ہے مجھکو اسپے عمر کی جو آپنے بیت المال مین تصرف کیا ہی میرا حق بیت المال مین اوسے زیادہ ہے -

راقم کی نزدیک شاید اگر خط امیر المومنین کا عبد اللہ بن عباس کے نام پر صحیح بھی ہو یہ جواب جو نقل ہوا ہی لاریب وہ دونو بزرگوارونکی اعدا اور حساد نے بنا کر مشہور کیا ہی ہرگز عقل قبول نہین کرتی کہ ایسی بی ادبی اور گستاخی کی تہمت عبد اللہ بن عباس سے دانشمند جناب حضرت امیر علیہ السلام پر کرتے کہ وہ حرکت اونکی ہمارے دانست مین بیت المال کے تصرف سے اگر اونھون نے کیا ہو بمراتب زاید ہی - پھر وہی ابن ابی الحدید لکھتا ہی کہ اس خط کی جواب مین حضرت امیر نے لکھا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بڑا تعجب ہے کہ تو اپنا حق بیت المال مین ایک مسلمان کے حق سے زیادہ سمجھتا ہی اس گناہ سے توبہ کر اور راہ راست اختیار کر اور سنا ہی کہ تو نے مکہ شریف کو اپنا وطن مقرر کیا ہی جہان مولدات مکہ اور مدینہ اور طائف کی پرائے مال سے خرید کرے خدا کیطرف رجوع کر اپنے حرکات سے باز آ اسکی جواب مین بموجب اوسی کی نقل کے عبد اللہ بن عباس نے لکھا آپنے میری نسبت بہت کچھ لکھا مگر قسم ہے خدا کی کہ اگر سارے خزانے زمین کی تصرف کر کے مین اللہ تعالی کے سامنے جاؤن وہ سہل ہے میرے نزدیک اوسی کہ ایک مسلمان کا خون کر کے مین اللہ تعالی کا سامنا کرون -

راقم کہتا ہی کہ اگر یہ جواب سچ ہے تو غالباً عبد اللہ بن عباس کا مطلب اوس سے معذرت ترک رفاقت کی ہی کہ جنگ وجدل مین شرکت مین نکرونگا اور اگر مطلب اونکا

اوس جواب سے یہ ٹھہراے کہ آپ نے لڑائیون مین ہزارون کا خون کیا اگر مینے بیت المال مین تصرف
کیا تو وہ گناہ نسبت کم ہے تو وہ لوازم ہی اور گستاخی کی تحریر پہلی جواب سے بہراتب زیادہ ہے عبد اللہ
بن عباس کیطرف ہمارا حسن ظن ہرگز مجاز نہین کرتا کہ ایسا امر مکروہ اونھون نے ارادہ کیا ہو
یہ سب کچھ نقل کرکے ابن ابی الحدید لکھتا ہے کہ اکثر لوگ اسکی قایل ہین کہ مکتوب الیہ اوس خط کی
جو نہج البلاغت مین منقول ہے عبد اللہ بن عباس ہین اور بہت تھوڑے لوگ اسکی قائل ہین
کہ ہرگز عبد اللہ بن عباس اوسکی مکتوب الیہ نہین ہین اونھون نے ہرگز ترک رفاقت جناب
امیر کی نہین کی اور جب تک جناب امیر شہید ہوے وہ برابر بصرے کے والی رہے اور راوندی نے
شرح نہج البلاغت مین لکھا ہے مکتوب الیہ اوس خط کی عبید اللہ بن عباس تھے عبد اللہ بن عباس
نہ تھے وہ امر بالکل غلط ہے عبید اللہ بن عباس جناب امیر کیطرف سے یمن کے والی تھے اور انکیطرف
کسی نے تصرف بیت المال کی نسبت نہین کی اور جو لوگ کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عباس جناب
امیر کی شہادت تک بصرے کے والی تھے وہ اوس خط کی دلیل لاتے ہین جو ابو الفرج علی بن حسین
اصفہانی نے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے معاویہ کو بعد شہادت جناب امیر کے
بصرے سے بھیجا تھا جسکو ہمنے یعنی الوسی ابن ابی الحدید نے اپنی کتاب مین پیشتر نقل کیا ہے اور جو
شخص سیر اور تواریخ کا ماہر ہے اور عبد اللہ بن عباس کے مباحثات مکررہ کو معاویہ کے ساتھ اوسنے
دیکھا ہے کہ کسطرح بے خوف وخطر فضائل اور اوصاف امیر المومنین کی معاویہ کے سامنے وہ بیان
کرتے رہے جسسے ہتک اور توہین معاویہ کی ہوتی تھی وہ یقین کریگا کہ اگر کچھہ خلاف اور کدورت
عبد اللہ بن عباس کے دلمین جناب امیر کے طرف سے ہوتی تو وہ ایسا نکرتے بلکہ خلاف اوسکی
بیان کرتے یہ نقل کرکے وہی ابن ابی الحدید کہتا ہے یہ دلیل واقعی ہے -

مگر راقم کہتا ہی ہمارے نزدیک یہ دلیل واقعی نہین ہی عبد اللہ بن عباس کو ایسا
ایسا خلاف جناب امیر کیطرف سے نہتا کہ اونکی فضائل واقعی کے اظہار سے اونکی دشمنون کے
سامنے سکوت کرتے اور اگر وہ قصہ تصرف بیت المالکا سچ تھا تو اونکی دین جناب امیر علیہ السلام
کیطرف سے ندامت ہوگی کدورت کی کون وجہہ تھی - الغرض ابن ابی الحدید آخر مین یہ لکھتا ہی
کہ اس معاملے سے ہم بڑی دشواری اور تفکر مین پڑے ہین اگر جناب امیر کے اس خط کو ہم موضوع
کہین تو مخالفت ہوتی ہے سارے روات سے جو باتفاق اوسکی راوی ہین اور اکثر کتب سیر مین اوسکا
ذکر ہوا ہی اور درصورت اوسکی تصدیق کے جو فضائل اور کمالات عبد اللہ بن عباس کے باتفاق
مروی ہین ایسی حرکت تصرف بیت المال کی اونکی فضائل اور کمالات کی بالکل خلاف ہی اور اگر جناب
امیر کے خط کی تصدیق کیجیے اور عبد اللہ بن عباس کو اوسکا مکتوب الیہ نہ کہیے تو ہم حیران ہین کہ جناب
امیر کے اہلبیت مین جو آپ کا بنی عم ہو کون شخص تھا سوا عبد اللہ اور عبید اللہ بن عباس کے جسکو وہ
خط لکھا گیا - راقم کہتا ہی کہ ہمکو اس معاملے مین کچہہ دشواری اور تفکر نہین ہے ہمارے نزدیک
مفارقت عبد اللہ بن عباس کی جناب امیر علیہ السلام سے بعد وقوع معاملہ تحکیم کے اور سکونت اونکی
طائف مین بروایات متفقہ ثابت ہی جو اکثر کتب سیر اور تواریخ مین مذکور ہی ممکن ہی جب جناب
امیر علیہ السلام نے عبد اللہ بن عباس کو حکم نہ مقرر کیا اور ایک شخص غیر یعنی ابو موسی اشعری کو حکم
قرار دیا تو بنظر وقوع اوسکی نتیجہ بد کے اور بنظر اسکی کہ وہ امر موہم ہے اعتماد دیکا عبد اللہ بن عباس تہا
اونکی دین کدورت اور ملال پیدا ہوا اسلئے اونھون نے رفاقت آپکی ترک کردی - اسکی ساتہہ ہمکو کچہہ
باک نہین ہی اوس خط کو موضوع قرار دینے مین جناب امیر کے اور سارے بنی ہاشم کے لوگ اسقدر
عدو اور حاسد تھے جنمین بعضے بڑے مدبر اور دانشمند مثل معاویہ اور عمرو بن عاص کے تھے اوس مفارقت

عبداللہ بن عباس کا محل پاکی تاکہ عیوب عبداللہ بن عباس کے اور جناب امیر کے مشتہر ہون
اور آپسمین اتفاق اور پھوٹ پڑے ایسی موضوعات خطوط کو اِس دانشمندی سی کہین بجر اور کہین
بار تشہا شہرہ دیا کہ اخیر زمانے مین کثرت روایات مرتبہ شہرت اور تواتر کو پہنچ گئین اور اگر موافق
شہرے کے کل وقائع کی تصدیق سمجھی تب بھی ہمین کچھہ تردد نہین ہے دنیا سخت بلا ہی اور بشریت سے
کوئی خالی نہین ہی انبیا اور اولیا سی بھی زلتین اور لغزشین وقوع مین آئی ہین اِس صورتمین اِس
مشاجرۂ جناب امیر کو عبداللہ بن عباس کے ساتھہ ہم اون مشاجرات مین شمار کرینگے جسمین اہل سنت
وجماعت کا حکم سکوت کا ہی اور درصورت صدق اِس روایت کے یہ بھی ہم کہہ سکتی ہین کہ عبداللہ
بن عباس بھی مجتہد تھے اونکے اجتہاد مین وہ تصرف بیت المال کا جائز تھا جو جناب امیر علیہ السلام کے
اجتہاد مین ناجائز ٹھہرا پس اگرچہ عبداللہ بن عباس کا اجتہاد مخالف اجتہاد جناب امیر علیہ السلام کے
خطا تھا لیکن مجتہد مخطی بھی مثاب ہی اِس سبب سے اوپر کچھہ محل طعن اور الزام نہین ہے - یافعی نے
مراۃ الجنان مین لکھا ہی کہ سبب انتقال خلافت کا مروانیہ سی بنی عباس مین یہ ہی کہ بعد شہادت
جناب حضرت امام حسین علیہ السلام کے شیعیان اہلبیت امامت محمد بن حنیفہ اونکے بھائی کے معتقد تھے
اونکے قضا کرنیکے بعد اونکے بیٹے ہاشم کو امام جانتے تھے لوگونمین اونکی بہت بڑی عزت اور قدر تھی وہ شام کے
ملک مین لاولد قضا کر گئے اور محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو اپنا وصی مقرر کیا اور اونسے کہا
کہ تمہاری اولاد مین خلافت آویگی اور جو تحریرات اونکے پاس تھین وہ اونکو سپرد کین اور اپنے
معاونین کو اونھین کیطرف رجوع کیا جب محمد نے قضا کی تو اپنے بیٹے ابراہیم کو اپنا قایم مقام کر گئے
اون ابراہیم کیطرف رجوع خلایق کی دیکھکے مروان حمار خاتم خلافت بنی امیہ نے اونکو قید لیا جب
ابراہیم کو یقین ہوا کہ مروان اونکو قتل کریگا تب اونھون نے اپنے بھائی سفاح کو اپنا قایم مقام

مقرر کیا وہ اول خلیفہ اولاد عباس کی تھی مختصر قصہ یہ ہی اور شرح اوسکی بہت دراز ہی - بالجملہ مروان حمار کی خلافت کی ذکر مین خروج سفاح کا اور مروان کا مقتول ہونا مذکور ہو چکا ہی - مسامرہ مین لکھتی ہین سنہ ۱۳۲ مین دوسری ربیع الثانی جمعرات کی دن اہل اسلام کی ارباب حل وعقد نی سفاح کی ہاتھ پر بیعت کی اوسکی دوسرے دن جمعہ کو علی العموم لوگون نی اونکی بیعت کی اور اونھون نی جمعہ کی نماز پڑہائی پدری نسب اونکا تو عنوان مین لکھا گیا ہی اونکی مان کا نام ربطہ حارثیہ تھا بنت عبد اللہ ابن عبد المدان الحارثی حدیث کی روایت وہ اپنی بھائی ابراہیم بن محمد اور اپنی چچا عیسی بن علی سے کرتے ہین اور وہ منصور دوانقی سے عمر مین چھوٹے تھے امام احمد حنبل نے اپنی مسند مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اخراج کی ہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج رجل من اهل بیتی عند انقطاع الزمن وظهور من الفتن یقال له السفاح اعطاؤه المال حثیا یہ حدیث مسامرہ مین نہین مذکور ہی اونکی تحریر کی پیچہین اتفاقاً مذکور ہوئی ترجمہ اس حدیث کا یہ ہی تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نکلیگا میرے اہلبیت سے ایک مرد آخر زمانے مین اور وقت ظہور فسادات کی جو سفاح کے نام سی مشہور ہوگا دست عطا اوسکا اموال مین ایسا ہوگا گویا وہ مٹھی بہر بہر کی بہت دیگا اور تھوڑا سمجھیگا اونکی مہر مین کھدا تھا الثقة بالله عبد الله به یومن اونکا حاجب ابو غسان اونکا غلام تھا اونکی وزیر اور منشی ابو الجہم تھی وزارت اور انشا کا عہدہ متحد ہو گیا تھا صاحب شرط یعنی کوتوال اونکی عبد الجبار بن عبد الرحمن ازدی تھی ارباب مشورہ اونکی امور عظام جنگ وغیرہ مین اونکی بھائی ابو جعفر منصور دوانقی تھی جنکو اونھون نے ولیعہد بھی مقرر کیا تھا اور ابو مسلم خراسانی اور قحطبہ بن شبیب اور حسن اور حمید دونو قحطبہ کے بیٹی اتوار کے دن تیرہوین ذی الحجہ سنہ ۱۳۶ ہجری مین چیچک کے عارضی سی انبار مین

اوس شہر مین جو اونھون نے آباد کیا تھا اور ہاشمیہ اوسکا نام رکھا تھا اونھون نے قضا کی یا برس نو مہینے اونھون نے خلافت کی قاضی اونکی ابن ابی لیلی تھے - اور ابن جریر طبری ناقل ہے ابتدا بنی عباس کی خلافت کی ایسی ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ خلافت تمہاری اولاد کیطرف رجوع کریگی اس سبب کی خبر کے سبب سے ہر ایک شخص اونکی اولاد مین سے اوسکی ظہور کا اپنے اوپر متوقع رہتا تھا - اور رشید بن کریب سے روایت ہے کہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد حنیفہ بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم شام کے ملک مین گئے وہان محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی اونھون نے اونسے کہا اے ابن عم مجھے ایک امر تمہارا کا علم ہے وہ مین تمسے کہا چاہتا ہون مگر کسی سے اوسکا ذکر نکیجیو وہ یہ ہے کہ خلافت تمہاری اولاد مین آویگی محمد بن علی نے کہا مین جانتا ہون آپکی بہی زبانسے بہی کوئی دوسرا نہ سننے - اور مدینی نے ایک جماعت سے روایت کی ہے کہ امام محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے اوس جماعت سے کہا تھا کہ ہمارے خاندان مین خلافت کے آنیکے تین وقت ہین ایک یزید بن ابی مسلم کے مرنیکے وقت اور دوسرا شروع صدی مین اور تیسرا افریقیہ مین باہم جنگ و جدل واقع ہونیکے وقت ہین ان تین اوقات مین ہمارے ڈہونڈھنے والے اوٹھین گے پھر ہمارے معین اور مددگار مشرق سے چڑھینگے اور اونکے گھوڑے مغرب تک پہنچین گے اسی خبر کی موجب جب یزید بن ابی مسلم افریقیہ مین مارا گیا تب امام محمد نے ایک آدمی کو خراسان مین بھیجا کہ ایک شخص رضی نام کو حضرت عباس کی اولاد مین سے ایک خط یا پیغام پہنچاوے اور کسی سے اونکا نام ظاہر نکرے اوسی پیغام سے ابی مسلم خراسانی وغیرہ آمادہ ہوئے اور اپنے نقیبونکو خطوط بھیجے اوس اطراف کے لوگون نے وہ آماد کی قبول کی لیکن یہ تدبیر پوری نہین ہونے پائی تھی کہ امام محمد نے قضا کی اور اپنے بیٹے ابراہیم کو ولیعہد مقرر کیا یہ خبر شائع ہوگئی مروان حمار کو پہنچی جو خاتم خلافت بنی امیہ کا تھا

اوسنے ابراہیم بن محمد کو قید کیا اور قتل کیا تب ابراہیم نی اپنے بھائی سفاح کو ولیعہد مقرر کیا تب
سارے اونکی اعوان اور انصار جمع ہوے اور کوفی مین اونکی ہاتھہ پر بیعت کی جسکی کیفیت مروان حمار کی خلافت
کی ذکر مین ہمنی لکھی ہی کہ وہ مارا گیا اور خلافت سفاح بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کی مستحکم ہو گئی
اور اقصای مغرب تک لوگون نی اونکی خلافت قبول کی بہت بڑا معین اور مددگار استحکام خلافت بنی
عباس کا ابومسلم خراسانی تھا جو محمد بن حنیفہ کی عہد سی اوسی ترتیب سی جسطرح سے یافعی کی روایت سے
ہمنے اوپر ذکر کیا ہی ہر ایک کی وہ اعانت کرتا رہا اور تمام خراسانی لوگونکو اوسی نی آمادہ کیا اور
اوسمین اوسنی بڑی شجاعت اور دلیری اور مدبری کی درحقیقت خلفاے عباسیہ کی گردن پر اوسکا
بہت بڑا احسان قایم ہوا گو اوسمین نیت اوسکو اپنے فلاح اور رشد کی ہو مگر بنی عباس کی خلافت
اوسنے قایم کی سارے حکایات اوسکی تدابیر کی بہت طویل ہین جسکو دیکھنا ہو بڑی تاریخونسی دیکھی
مگر منصور دوانقی جو دوسرے خلیفہ بنی عباس کی تھی اونھون نے ابومسلم کی احسان فراموشی کی
کہ اوسکو قتل کیا وہ بہت بڑے مدبر اور عاقل تھی یہ ہم نہین کہتی کہ بنظر نظم سلطنت دنیاوی
کی وہ حرکت اونسی خلاف عقل صادر ہوئی البتہ اہل دنیا مین ایسا محسن کسی شخص کا جب وہ بہت
بڑا صاحب شوکت اور مقتدر ہو اندنون خلاف مین شخص ممنون کیطرفسی اپنی احسان کے چھین لینی
مین اوسکو باک نہوگا اسی نظر سی منصور دوانقی قبل ظہور خلاف کی ابومسلم کیطرف سی اوسکی قتل کی فکر
مین رہتی تھی اور سفاح اپنی بھائی کو صلاح اوسکی قتل کرنیکی دیتے تھی مگر سفاح نی اختیار اوس احسان
فراموشی کی حرکت کا قبول نکیا جب خود اونکا اپنا وقت آیا اونھون نی بیباکانہ ابومسلم کو قتل کیا
بہرصورت یہ ہم ضرور کہینگے کہ اونھون نے احسان فراموشی کی گو عقل دنیاوی دوراندیشی کی
اوسکی مقتضی ہو۔ الغرض یہ سفاح بن محمد پہلی خلیفہ بنی عباس کی بہت بڑے سخی اور فیاض تھی

کبھی کسی سے کوئی وعدہ نہین کیا جسکا ایفا نہ کیا ہو عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبی رضی اللہ عنہم
نے ایکدن گفتگو مین اونسے کہا کہ دس لاکھہ درہم کا ہمنے نام سنا ہے کبھی آنکھہ سے نہین دیکھے اوسی وقت
خزانے سے منگواکے دس لاکھہ درہم اونکو دیدیئے مگر اس جود کے ساتھہ وہ سفک دما مین بھی بڑے
بیباک تھے اندک نارضامندی پر حکم قتل کا صادر ہوتا تھا یہی حال اونکے اتباع اور عمال کا مشرق
ومغرب مین تھا۔ راقم کہتا ہے اسی صفت بدنے اونکی اور اونکی اتباع کی اونکی خلاقت کو مستقل
اور مستحکم کر دیا کمال رعب اور خوف نے جو خلق پر خلیفہ کیطرف سے اور اونکی اتباع کیطرف سے پیدا ہوا تھا
کسیکو جرأت اور طاقت بغاوت اور انحراف کی نہوئی بالجملہ جب وہ عارضہ چیچک مین مبتلا ہوے
اپنے بھائی منصور دوانقی کو ولیعہد خلافت مقرر کیا اور جیسا اوپر مذکور ہوا اونھون نے قضا کی

دوسرے خلیفہ بنی عباس کے ابو جعفر عبد اللہ منصور بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم تھے

جنکو مورخین منصور دوانقی لکھتے ہین
مان اونکی ام الولد بربیہ تھی مسمات سلامت بنت بشیر وہ ۹۵ھ ہجری مین پیدا ہوے تھے اپنے جد
علی بن عبد اللہ بن عباس کی حیات مین لیکن اونسے کچھہ روایت اونھون نے نہین کی ہے اپنے
باپ امام محمد سے اور عطا بن یسار سے وہ راوی ہین اور اونسے اونکے بیٹے مہدی راوی ہین وہ
اپنے سارے خاندان مین ہیبت اور رعب اور شجاعت اور دور اندیشی اور دانشمندی مین اور
مال جمع کرنے مین فرد اور یکتا تھے لہو ولعب بالکل اونکی جبلت مین نتھا عقل کامل رکھتے تھے عالم
اور ادیب اور فقیہ تھے مگر اوسکے ساتھہ قسی القلب بھی تھے ہزارون آدمیونکو اونھون نے
قتل کیا بڑے فصیح اور بلیغ تھے اور ہر طرح سے اپنے زمانے کی امارت اور سلطنت کے لایق تھے مگر حرص
اور بخل مین بھی ممتاز تھے وہ اونچے پچھلے زمانیکا بہت ہی چھوٹا سکہ تانبے کا تھا کہ وہ عرب کے ممالک

مین مثل ہندوستانی کوڑیونکی چلتا تھا عوام مین خصوص ہندیونمین بلفظ دوانقی وہ مشہور تھا
چونکہ عمال سے اور پیشہ وروںسے وہ کوڑی کوڑی کا حساب لیا کرتے تھے اسواسطے دوانقی اونکا
لقب ہوگیا یہ وہی ہے جو بغداد مین آئے یہان شروع ۱۳۶ھ مین لوگون نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی
پہلا کام خلافت کا اونھون نے یہ کیا کہ ابو مسلم خراسانی کو اونھون نے قتل کیا جسنے عباسیہ کے
خاندانمین خلافت پہنچائی تھی یہ حرکت اونکی بھی خالی دوراندیشی اور عقل کی تیزی سے تھی
اسواسطے کہ ایسے شخص کو جبلت سے خیال اپنی حکومت کا خلفا پر بسبب اوس احسانکے ہونا لازم تھا
عجب نہ تھا کہ آئندہ خلفا کی عزل و نصب مین اپنا اقتدار جماتا۔ اسیطرح سے دوسری حرکت دوراندیشی
اور کرپری کی اونکی یہ تھی کہ عباسیون اور علویونمین اونھون نے نقاض ڈالا پیشتر اوسے
سب بنی ہاشم ایک تھے آپسمین ایک دوسرے کے معین اور مددگار رہتے تھے منصور دوانقی
نے صرف اس دوراندیشی سے کہ اگر علوی لوگ خلفاے عباسیہ کے ساتھہ ملے جلے شریک اونکی
شوکت اور حشمت مین رہے ممکن ہے کسی وقت مین بدعوے اقدم اپنے رہنے کے عباسیہ سے
بسبب ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت مین اونپر تقدم چاہین اور اوسی وجہہ سے
لوگ بھی اونکی معین اور مددگار ہوجائین اسواسطے علویونکیطرف سے اونھون نے احتراز اور
اور بدگمانی شروع کی و القلب یہدی الی القلب علویونکے دل بھی اونسے نفور ہوے آخرش
یہ نوبت پہنچی کہ خلفاے نے پشت تک قصور اور بقصور محض بدگمانی پر سادات کی قتل
اور قمع اور قید و بند پر کمر باندہی ادہر سادات مین بعض ناعاقبت اندیشون نے بغاوت
اور خروج بھی اختیار کیا اور ناحق تباہ ہوے۔ ہمارے دانست مین وہ سب مفاسد منصور
دوانقی کے نامۂ اعمال مین لکھے گئے جو موجب بدگمانی کے علویونکی طرف سے ہوے اور بنی ہاشم مین

آپسمین اتفرقہ ڈالا اور خود منصور دوانقی نی بھی بہت سی علما اور شرفا اور ذی تمول لوگونکو
سزاے قید اور نفی اور قتل اور ضرب مین مبتلا کیا جو عباسیون اور علویونکی خروج مین موید اور ممد
ہوے یا اونپر گمان ترغیب اور تائید کا ہوا علویونمین منصور کیوقت مین محمد بن عبد اللہ الحسنی
اور اونکی بہائی ابراہیم نی خروج کیا اور عباسیونمین بھی کئی آدمیون نے خروج کیا مگر سب کے
سب ناکام رہے ابومسلم وغیرہ نی اونکو زیر کر دیا آخرش خود ابومسلم بھی مقتول ہوے
اور ایسی سیاسات شدیدہ سی منصور دوانقی کا رعب قلوب پر خوب جما اور سارے ممالک
اسلام پر اونکا تسلط بہت استحکام سی ہوگیا بجز ممالک اندلس اور قرطبہ کی جہان عبد الرحمن
بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک مسلط ہوگئے تھے وہان بھی کئی پشت تک خلافت عباسیہ
کی رعب اور سطوت سی دعوی خلافت اور امیر المومنینی کا نہین ہوسکا جسکی کیفیت اوپر مذکور
ہوچکی ہے - منصور دوانقی کے یادگار کا ایک بہت بڑا نشان شہر بغداد ہی جسکی وہ بانی
تھی روضۃ الصفا مین لکھا ہی بروایت علمائی اخبار کہ ابو العباس سفاح نی اپنے ایام خلافت
مین کوفے کی نواح مین ایک شہر آباد کیا تہا جو ہاشمیہ کی نام سی مشہور رہا تھا ایک گروہ
روندیہ مذہب کا تھا اوسنی منصور پر وہان خروج کیا تھا اس سبب سی منصور دوانقی اوس
شہر سی بیزار ہوے ظاہرا محفوظ لایق مدافعت کی نہوگا اور فکر مین ایک نئی شہر کے آباد کرنیکی
ہوے لوگون نی ایک مقام تجویز کیا جو ممر تجارت اور مسافرین کے کاروانونکا تھا اور اوس
مقام پر جہان شہر بغداد آباد ہوا بہت سی درخت تابستانی اور زمستانی میوونکی تھی منصور
دوانقی یہ خبر سنکی بہت خوش ہوے اور اوس مقام کے دیکھنی کو گئی علی بن یقطین راوی بیان
کہ وہ اوس سفر مین خلیفہ کی ہمراہ تھی الغرض وہ نواحی بغداد مین پہنچے اور چند مرتبہ ادہر سے ادہر

اور اودہرسے ادھر دورہ کیا وہان قریب ایک راہب رہتا تھا علی بن یقطین کو خلیفہ نے
اوس راہب کے ہپیجا ظاہرا کچھہ پوچھنی کو جسکا روضتہ الصفا مین ذکر نہین ہی اور چونکہ
خلیفہ نی وہان بہت بندوبست احتیاط کا کیا تھا علی بن یقطین راوی ہین کہ اوس راہب
نے اونسی پوچھا کہ اِس احتیاط کے بندوبست کا کیا سبب ہی اونہون نی کہا خلیفہ کو
منظور ہی کہ یہان ایک شہر کی بنا ڈالین راہب نی خلیفہ کا نام اور لقب اور کنیت پوچھی
اونہون نے بیان کیا ابوجعفر عبد اللہ المنصور باللہ راہب نے کہا وہ یہان کوئی شہر
نہین آباد کرسکتی ہماری ایک قدیم کتاب مین ایک خبر غیبی لکہی ہے کہ البتہ یہان ایک
بہت بڑا شہر آباد ہوگا مگر اوسکی بانی کا نام مقلاص لکہا ہی علی بن یقطین نے وہ حکایت
راہب کی خلیفہ کے سامنی آکے بیان کی وہ یہ سنکے نہایت خوش ہوے اور گھوڑے سے اترکر
سجدۂ شکر کیا اور وہان شہر آباد کرنیکی اونکو اور زیادہ رغبت ہوی فوراً بڑے بڑی
ہوشیار مہندسون اور معمارونکی جمع کرنیکا حکم دیا علی بن یقطین نے عرض کیا یاامیرالمومنین
سجدۂ شکر کرنیکا کچھہ سبب مجہکو نہ معلوم ہوا اور زیادہ کوشش امیر کی اِس شہر کے بنا مین
ظاہرا اسے ہوئی ہے تاکہ قول راہب کا جہوٹہہ ہوجاے فرمایا لا واللہ بلکہ سبب یہ ہی کہ
لڑکپن مین سب گھر کے لوگ مجہکو مقلاص کہا کرتے تھی اور مجہی یقین ہی کہ کوئی شخص میرے
اِس وجہہ تسمیہ سی بجز میرے آگاہ نہین ہے حقیقت اوسکی یہ ہی کہ بنی امیہ کے ایام حکومت
مین ہم لوگ بہت مفلس اور مفلوک تھی جو تمکو معلوم ہی اون دنونین سب لڑکے ہمارے
ہمعمر جو آپسمین کہیلا کرتے تھی ہر روز بنوبت اونمین سی ایک لڑکا کچھہ کہانا پکا کی سبکو کہلاتا تھا
جب میری نوبت آئی تو میرے پاس کچھہ نہ تھا میری دائی کا سوت گھر مین رکھا تھا مینے

وہ چرا کے بیچڑ الا اور اوسے کہانا تیار کیا دائی نے مجھسے پوچھا کہ تمکو دام اِس کہانی کے کہان ملی مینے بات بنایمکو کہدیا کہ فلان شخص سی مینے قرض کیا ہی مگر جب اوسنے اپنا سوت نپایا تو اوسکو یقین ہوگیا کہ مینے وہی لیکی بیچڑ الا ہی تب مینے اوسے معذرت کی اور سوت کا بیچڑ النا قبول کیا اوس عربمین ایک شخص بڑا مشہور چور تھا جسکا نام مقلاص تھا جب دائی نے یہ کہانی میرے باپ کی اور میرے اعمام کے سامنے بیان کی تب تو وہ سب بر سبیل مطائبہ مقلاص کے نام سی مجھے پکارنے لگی اور سارے گھر والونمین یہی نام عام ہو گیا۔ بالجملہ جب سارے مہندس اور معمار اور سامان بنا کا آمادہ ہوگیا تب خلیفہ نے نوبخت منجم کو حکم دیا کہ شہر کی بنا ڈالنے کیواسطے کوئی تاریخ اور وقت سعید مقرر کرے نوبخت نے باتفاق راے خالد برمک اور حجاج بن ارطاب جو وہ دونو بھی نجوم کے ماہر تھے زائچہ کھینچا اور برج قوس کے طالع ہونے پر شہر کی بنا ڈالنے کی تجویز کی اور سارے دلائل نجومی اوسوقت کی برکت کے بیان کئے کہ وہ موجب کثرت عمارت اور طول بقا اور کثرت خلایق کی ہونگی اور منجملہ اور احکام کے ایک یہ حکم تھا کہ کوئی خلیفہ اِس شہر مین وفات نپاویگا منصور وہ سنکے بہت ہنسے اور کہا الحمد للہ علی ذلک لکھتے ہین وہ سب احکام نجومی اوسیطرح وہان واقع ہوے اور ۱۴۵ہجریمین اوسکی بنا شروع ہوئی پہلی اینٹ بنا کی منصور دوانقی نے اپنے ہاتھہ سی رکھی حصار کی بنا نہایت مستحکم اور عریض ڈالی گئی یعنی نیو مین بنیاد کا عرض پچاس گز اور سر دیوار کا عرض بیس گز تھا نہایت سرعت سی بنا شروع ہوئی مگر بیچمین بسبب بغاوت اور خروج محمد اور ابراہیم عبد اللہ حسنی کے دونو بیٹونکی چندے اوسکی بنا معطل رہی کہ خود منصور دوانقی واسطے اطفاے نائرہ فساد اوس خروج کے چڑھے تھے

جب اوس مفسد یکو دفع کرکے معاودت کی پھر اوسی سرعت سے اوسکی بنا شروع ہوئی
اور سنہ ۱۴۹ ہجری مین حصار وغیرہ کی بنا تمام ہوئی ایک کرور دینار اوسکی بنا مین صرف ہوا۔
ابتدا مین منصور نے تجویز کیا تھا کہ قصر کسریٰ جو مدائن مین ہے اوسکو کھود کر اوسکی اینٹ
اور مصالحہ بنا ے بغداد مین صرف ہو جب اس امر مین خالد برمکی سے استشارہ کیا اونھون نے
منع کیا اور کہا ایسی بنا ہے نامور سلاطین عجم کی باقی رکھنے سے موجب ناموری اہل اسلام کی ہے
کہ ایسے آثار نامور جن بادشاہونکی تھے اونپر اہل اسلام نے فتح اور ظفر حاصل کی چونکہ
خالد روساے عجم سے تھے منصور نے کہا تم بہ تعصب نہین چاہتے ہو کہ اپنے قوم کی سلاطین
کے آثار نیست اور نابود کئے جائین اور قصر کسریٰ کے کھودنے کا حکم دیا مگر جب حساب
کرکے معلوم کیا کہ اوسکی کھودنے کا صرف اور اینٹ لاد کے بغداد مین لانیکا نئی اینٹ
بنانے سے بمراتب زاید ہے اوس حکم کو منسوخ کیا تب خالد برمک نے کہا اب منسوخی اس
حکم کی مناسب نہین ہے اسواسطے کہ لوگ کہین گے جو عمارت نامور سلاطین عجم نے بنائی
تھی اوسکی کھودنیکی خلیفہ اسلام متحمل نہ ہوسکی مگر چونکہ بخل اور امساک منصور کی مزاج مین
بہت تھا اس صلاح پر عمل نہ کیا اور بدستور کھودنا اوسکا ملتوی کرادیا۔

راقم کہتا ہے بڑا تعجب ہے کہ اوس شہر عظیم کا نام منصور نے نہین مقرر کیا
اوس مقام کو پیشتر سے بغداد کہتے تھے اوسی نام سے وہ مشہور ہوا اسکا سبب یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ظاہرا منصور کو عقیدہ تفاؤل اور تطییر کا اور سعد و نحس نجومی کا بہت تھا۔
اوس جگہہ کے نام قدیم کو سعد سمجھکر وہی نام باقی رکھا اوسکی وجہہ تسمیہ از تحفۃ الصفا ملتان
دو منقول ہین ایک یہ ہے کہ وہان ایک باغ تھا جسکو باغ داد کہتے تھے کثرت استعمال سے

الف باغ کا گر گیا دوسری وجہہ یہ ہی کہ بغ بت کا نام ہے جسکو وہانکی مشرکین پرستش کرتے تھے اور داد فارسی مین عطا کو کہتے ہین تو لغداد کے معنے ہوے عطاے بغ ہمارے دانست مین اول وجہ موجہ معلوم ہوتی ہے — بنی کی روایات سے ثابت ہی کہ منصور دوانقی نہایت دانشمند بڑے عالم اور دور اندیش اور شجاع اور بہادر صاحب ہمت اور عزیمت تھے اور بہرصورت انتظام سلطنت کی لایق تھے اگرچہ لوگ بخل اور امساک اور ظلم اور ستم کی نسبت اونکیطرف کرتے ہین مگر ہمارے دانست مین وہ مسرف بیجا نہ تھے اور سیاسات شدیدہ واسطے بقا اپنے رعب اور سطوت کے اور ارباب بغی اور خروج کی زیر کرنیکے واسطے وہ عمل مین لاے اوسے اونکی لیاقت سلطنت مین بٹہ نہین لگتا خلافت راشدہ کے صفات البتہ اونمین نہ تھے سلطنت دنیاوی کے بہرصورت وہ لایق تھے موقع اور محل پر عاقلانہ عطا اور بخشش بھی کرتے تھے اور عدل اور انصاف اور ترحم اور رعایا پروری کے بھی حکایات اونکی مورخین نے نقل کئے ہین اونکی حرکات عاقلانہ کی حکایتین بہت مشہور ہین — روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ ایک روز منصور اپنے قصر کے کوٹھی پر بیٹھے تھے ایک بوڑہے فراش کو دیکھا کہ اپنے کام مین مشغول تھا اوسے بلاکے پوچھا کیا سبب ہے ارباب حکومت اور دولتمند ونکی عمر اتنی نہین ہوتی جتنی مفلوک اور مفلسونکی ہوتی ہے اوسنے جواب دیا یا امیر المومنین ارباب فرمان اور حکومت رزق مقسوم اپنا یکبارہ حاصل کر لیتے ہین تو اونکی عمر آخر ہو جاتی اور مفلسین کو تھوڑا تھوڑا بتدریج ملتا ہی اسواسطے اونکا رزق مقسوم پورا ہونیکے واسطے اونکی عمر بڑہ جاتی ہے منصور اوس جواب سے بہت خوش ہوے اور تین سو درہم اوسکو انعام دیا —

ایک ہفتہ کی بعد اوسی مقام پر بیٹھی تھی دیکھا کہ جو کام پہلی روز وہ بوڑھا فراش کرتا تھا ایک
لڑکا وہ کام کرتا ہی اوسکو بلا کے پوچھا وہ بوڑھا فراش کہان ہی اوسنے جواب دیا یا امیر المومنین
اوسنی قضا کی مین اوسکا بیٹا ہون منصور نی کہا تیرے باپنے سچ کہا تھا جب اوسنی اپنا رزق
بھر پایا تو مر گیا - دوسری حکایت اوسمین لکھی ہے کہ ایک شخص نے منصور پر خروج کیا تھا
وہ گرفتار ہو آیا منصور نے اوسکو غصے سے ایک گالی دی اوسنے جواب مین کہا کل ہمارے اور تمہارے
بیچمین تلوار تھی آج جب مین اپنی زندگی سے ہاتھہ دھو چکا ہون ایسے امر شنیع کے نسبت
تمنے میری طرف کی اگر مین بھی اوسکی بدلے مین تمکو وہی امر کہون بجز ندامت اور شرمندگی
کے تمکو کچھہ حاصل نہ ہوگا منصور بہت شرمندہ ہوئے اوسکا قصور معاف کیا لیکن ایک برس
تک اوسسے ملاقات نہ کی - تیسری حکایت اوسمین لکھی ہے کہ ایکروز منصور کے سامنے
ایک تدبیر عاقلانہ کا جو ہشام بن عبد الملک نے کسی لڑائی مین کی تھی ذکر آیا منصور نی اوسکی
تفصیل اور تشریح پوچھنے کیواسطے ایک شخص کو جو ہمیشہ ہشام کی مصاحبت مین رہتا تھا
بلوایا اور اوسی کیفیت اوس تدبیر کی پوچھی اوسنے حال بیان کرنا شروع کیا مگر جب
ہشام کا نام اوسکی زبان پر آتا تھا تو وہ کہتا ہی رحمت اللہ علیہ منصور اس دعا کی تکرار سے
بہت ناراض ہوئے اور بہت خفا ہو کے کہنی لگی دفع ہو یہان سے لعنت خدا کی تیرے اوپر
ہمارے سامنی ہمارے دشمن کو دعائین دیتا ہے وہ شخص اوٹھہ کھڑا ہو کے چلا یہ کہتا ہوا
اگر ہشام آپکی دشمن تھی تو مین مجبور ہون لیکن میرے گردن پر اونکی احسانات کی ایسی طوق
ہین کہ بجز مردہ شو کے میرے گردن پر سے کوئی نہین اتار سکتا منصور نے پھر اوسکو بلایا
اور پوچھا ہشام نے کیا کیا احسان تیرے اوپر کئے ہین اوسنے کہا کہ ہشام نے مجھکو

ساری دنیا کے مخلوقات سے بے نیاز کر دیا کہ اس بڑھاپے مین مذلت سوال سے کسی مخلوق الہی
مین محفوظ ہون اور کسیکا محتاج نہین ہون اونکی بعد نہ کسیکے دروازے پر مین گیا اور نہ کہین
جاؤنگا آپ نے مجھے یاد فرمایا تو مین حاضر ہوا کہ اولی الامر کے حکم کی اطاعت فرض ہے منصور نے
ساری تقریر اوسکی سنکے کہا مجھکو یقین ہوا کہ تو پارسا عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور کسی
مرد کریم نے تجھکو پالا ہے اور اوسکو بہت بھاری صلہ اور انعام دیکے رخصت کیا اوسنے عرض کیا
یا امیر المومنین بنظر شرف اور امتیاز کے آپ کا انعام مینے قبول کیا والا مجھے کچھہ حاجت
اسکی نہ تھی جب وہ چلا گیا تب منصور نے کہا ایسے لوگ لایق احسان اور بخشش کے ہین
افسوس ہے کہ ہمارے لشکر مین اس جنس کے لوگونکا قحط ہے یہ حکایت نقل کر کے روضۃ الصفا
مین لکھا ہے کہ منصور دوانقی بسبب نہایت امساک اور بخل کے چونکہ عطا اور بخشش اپنے
ہمراہیونپر نہین کیا چاہتے تھے اسواسطے سبکو بیوفائی کی تہمت کیا کرتے تھے۔
راقم کہتا ہے یہ قول صاحب روضۃ الصفا کا اگر محض بد گمانی کا ہو تو
عجب نہین ہے۔ چوتھی حکایت اوسمین لکھی ہے کہ ایکدن منصور بالاخانہ قصر پر جو
مشرف دجلے پر تھا اپنے مصاحبین اور ندما کے ساتھہ بیٹھے تھے اسمین قصر کے ایک
دروازے کیجانب سے جسکا نام باب دولت عباسیہ تھا ایک تیر آکے سامنے گرا
منصور بہت ڈر گئے اور وہ تیر اوٹھا لیا اوس تیر کے دونو پرون پر اشعار عربی نہایت
نصیحت اور اندرز کے لکھے تھے اون اشعار کو مورخ نے نقل نہین کیا اور ایکطرف تیر پر
لکھا تھا ایک شخص نہایت مظلوم ہمدان کا رہنے والا محبس مین مقید ہے منصور نے فوراً
لوگونکو محبس مین بھیجا کہ ایسے شخص کو حاضر کرین محبس کی ایک کوشک مین ایک شخص کو

دیکھا کہ رو بقبلہ بیٹھے ہوئے اس آیت کی تکرار کر رہے ہیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ترجمہ اسکا یہ ہے اور قریب ہے کہ جانیں گے وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا ہے
کہ کس کروٹ پر وہ پلٹیں گے ہم لوگ تحقیقات کیواسطی مامور ہوتے تھی اونھوں نے اوس
شخص سی پوچھا ای شیخ تم کہانکے ہو اور کیا ہے اونھون نے کہا ہمدان میرا وطن ہی
وہ اونکو منصور کے سامنے لے آئے اونھوں نی حاجت پوچھا ہمدانی نے بیان کیا کہ مین
ایک بزرگ خاندان اور اشراف ہمدان کا ایک آدمی ہون آپ کی والی نی جو ہمدان
مین مقرر ہوا تھا میری ریاست اور جائداد جو ہزار درہم کی تھی غالباً مراد ہزار درہم
سالیانہ ہی وہ غصب کرلی اور اس خوف سی کہ مین بارگاہ خلافت مین استغاثہ
کرونگا مجھکو مقید بازنجیر کرکے دار الخلافت مین بھیجدیا اور میرے اوپر تہمت کی کہ
میرا ارادہ بغاوت اور خروج کا تھا منصور نے پوچھا کتنی عرصے سی تم مقید ہو اونھوں
نے بیان کیا چار برس سے مین اس بلا مین گرفتار ہون منصور نے فوراً اونکی بیڑیان
کٹوا دین اور اون سے کہا ای شیخ تمھاری ریاست مع چار برس کے خراج کے
تمکو واپس دینے کا ہمنے حکم دیا اور سوا اوسکی ہمنے تمکو والی ہمدان کا بھی مقرر کیا تم
جاکے اوس والی معزول سے جسنے تمہارے اوپر یہ ظلم کیا ہے جسطرح جی چاہو
بدلا لیلو اوس مرد مظلوم نے عرض کیا یا امیر المومنین ریاست میری جو واپس عنایت
ہوی وہ تو مینے قبول کی اور ہمدان کی والی ہونیکی مجھکو لیاقت نہین ہے اور وہاں کی والی نے جو میرے
اوپر ظلم کیا وہ مینے عفو کیا تب منصور نے اوس شخص کو ہر قسم کی بخشش اور مرحمت بادشاہانہ سی
معزز اور مکرم کرکے رخصت کیا اور اوس حاکم ظالم کو بہت عتاب اور معاقب کیا۔

راقم کہتا ہی غالباً منصور نے اور تحقیقات خارجی سے بھی اوس ہمدانی کو
مظلوم ظلم اور ستم وہانکی حاکم کا پایا ہوگا صرف مدعی کے اظہار پر اوسپر ترحم اور بخشش اور حاکم کو
معاقب کرنا خلاف شان سلاطین عاقل اور عادل کے ہی - منصور کی کلمات عاقلانہ اوسی روضۃ
الصفا مین منقول ہین کہ وہ کہتی تھی بادشاہونکو اپنی رفقا اور مصاحبین کی جمیع امور خلاف ورزی کا
تحمل ہو سکتا ہی مگر تین امر شرکت ملک کی ملکیت مین اور افشائی راز مین اور خیانت حرم مین
یہ تین امر ہرگز لایق برداشت کی نہین ہین اور اونکا قول تھا - جس شخص کے مزاج مین مروت
زیادہ ہوگی اوسکو صعوبت اور دشواریان بہت پیش آینگی یہ قول نقل کرکے اوسی کتاب مین
لکھا ہی یہ قول متفرع ہی اس قول سی ہر کرا ہنر بیشتر درد سر او بیشتر - پھر اوسی کتاب مین لکھا ہی
بصرے کے قاضی نے سید حمیری کی سعایت مین ایک عرضی لکھی اوسپر منصور نی یہ عبارت دستخط
کرکے واپس کی جعلناك قاضیاً لا ساعیاً یعنی ہمنی تمکو قاضی مقرر کیا ہی چغلخور نہین
مقرر کیا - ایضاً ایک عامل کو کسی مقام کے منصور نے طلب کیا اوسنے اپنے عذر غیر حاضری مین
لکھا کہ مین بہت موٹا اور ثقیل الجثہ ہون اس سبب سے حاضر نہین ہو سکتا اوسکی جواب مین منصور نے
لکھا اگر سارے جثے کی ثقل کے سبب سے نہین آسکتا تو صرف سر اپنا کٹوا کے بھیجدے - ایضاً بعضے لوگون
نے منصور سی کہا فلانے دولتمند نے قضا کی اوسکی اولاد نابالغ ہے اگر اوسکی جائداد ضبط کیجائی تو سلطانی
خزانے کا بہت نفع ہی منصور نے اوسکی جواب مین کہا جو شخص خلافت روئی زمین سے جو اللہ تعالی کی
عطا ہی سیر نہو وہ یتیمونکی مال سی کب سیر ہوگا - ایضاً نقل ہی کہ ایکدن منصور نے اپنی رفقا اور مصاحبین
کی مجمع مین کہا چار آدمیونکا مین نہایت محتاج ہون کہ بدون اونکی انتظام خلافت کا نہین ہو سکتا
جسطرح تخت بدون چار پایونکی قایم نہین ہو سکتا اول قاضی کہ انفصال مخاصمات کا بغیر مداہنت اور ارتشا کی

عدل اور انصاف سی کرے دوسرا کوتوال اور حاکم کہ ضعیف کو قوی کی ظلم و ستم سی بچاوے تیسرا محصل خراج
جو رعایا سی بغیر جور اور ظلم کے خراج وصول کرے اتنا بیان کرکے کلمے کی اونگلی دانت مین دبائی اور کہا
آہ آہ لوگون نی عرض کیا چوتہا کون ہی فرمایا اخبار نویس جو اون تینونکی اعمال کی سچی سچی خبر مجہکو دیوے
راقم کہتا ہی منصور کا آہ آہ کرنا دانت مین اونگلی دابکی چارون شخصونکی مفقود ہو جانے
تہا یا صرف اخبار نویس کی مفقود ہونی پر - ایضاً منصور نی سلام بن قتیبہ سی پوچہا ابو مسلم خراسانی کی
کیفیت اور اوسکا حال بیان کرو اونہون نی کہا لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا یعنی اگر
ہوتی عالم مین بہت سی خدا نہ کہ ایک تو ہر آئینہ عالم مین فساد پڑجاتا منصور نی کہا جو تمنی کہا کافی ہی مینی
تمہاری نصیحت کو ہوش کی کان مین رکہی - یافعی مرآۃ الجنان مین لکہتے ہین جب منصور نی ابو مسلم خراسانی
کی قتل کا ارادہ کیا تب اونکی چچا کی بیٹی عیسی بن موسی نی اونکو لکہا اذا کنت ذا رای فکن ذا رویۃ ٭
فان فساد الرای ان تتعجلا ٭ خلاصہ مطلب اس شعر کا یہ ہی اگر کسی امر پر رای تمہاری قرار پاوے
تو اوسکو بہت دانشمندی اور دور اندیشی سی عمل مین لاو اسواسطیکہ ناقص رای ہی جلدی کرنیکی اسکی بعد ابی
اونہون نی وہی شعر لکہا مگر اول مصرع مین ذا رویۃ کی جگہہ پر ذا عزیمۃ بنا دیا اور دوسرے مصرع مین
تتعجلا کی جگہہ پر تترددا بنایا مطلب یہ ہوگیا کہ اگر کسی امر پر رای قرار پاوے تو بعزیمت اوسکو فوراً
عمل مین لاوے اسواسطیکہ ناقص رای ہی اپنی رایمین متردد رہنا - روضۃ الصفا مین منقول ہی کہ منصور نے
چند روز بیشتر اپنی مرنے کی ایک دیوار پر یہ دو شعر لکہی دیکہی - شعر - ابا جعفر حانت وفاتک
وانقضت ٭ سنوک وامر اللہ لابد واقع ٭ ابا جعفر ہل کاہن لک او منجم ٭
لک الیوم من ضرب المنیۃ مانع ٭ خلاصہ مطلب دونو شعرونکا یہ ہی یا ابا جعفر تمہاری وفات
آپہنچی اور تمہاری عمر کے سال تمام ہوے اور حکم خدا کا خواہ مخواہ واقع ہوگا پس کوئی کاہن یا منجم تمہارے پاس ہی جو آج

تکو موت کی مارسی روکی منصور اوسکو دیکھکی بہت متاثر اور مغموم ہوئے اور اونکو یقین ہوگیا کہ اجل اونکی قریب ہے۔ اور عبد العزیز بن مسلم راوی ہی کہ ایکدن مین منصور کے پاس گیا مینی سلام کیا اونھون نی جواب سلام کا ندیا تھوڑی دیر مین کھڑا رہا جب مینی ارادہ بازگشت کا کیا تب اونھون نی فرمایا کہ کل مینی خواب مین دیکھا کہ ایک شخص نی کچھہ شعر پڑہے جو دلالت کرتے ہین کہ میری موت قریب آئی اور وہ شعر جو اونھون نی یاد کرلئے تھی وہ پڑہے مینی کہا خیر باشد یا امیر المومنین یہ آپکا وہم ہے۔

راقم کہتا ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ وہی دو شعر جو اوپر مذکور ہوئے کہ منصور نی دیوار پر لکھی دیکھی دوسری روایت سی خواب مین سنے یا دیکھی تھی یا خدا جانی اور شعر ہون جو کتاب مین مذکور نہین ہین۔ اوسی کتاب مین ہی اونھین دنونین منصور حج کرنیکی ارادیسے بغداد سی نکلی اور قصر عبدویہ مین اترے صبح کیوقت ایک ستارہ ٹوٹا جسکی روشنی مثل آفتاب کی تھی اونکی بیٹی جو مشایعت کیواسطی ہمراہ آئے تھی اوسیوقت اونکو بلا کے امور مالی اور ملکی مین بہت سی وصیتین کرین

راقم کہتا ہی چونکہ منصور کو تفال اور تطیر کا عقیدہ بہت تھا ظاہرا اوس ستارےکی ٹوٹنی سی تطیر اپنی وفات کا کیا ہوگا۔ پھر اوسمین لکہا ہی کہ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھی کہ مین ذی الحجہ مین پیدا ہوا ہون اور ذی الحجہ مین لوگون نے میرے ہاتھہ پر بیعت کی ہے میرا گمان یہ ہی کہ ذی الحجہ مین میری وفات ہوگی۔ الغرض وہ کوفے سی ایکمنزل نکلی تھی کہ بیمار ہوگئی ربیع نام اونکا غلام مصاحب جو ہمراہ تھا اوسکو حکم دیا کہ روانگی مین بہت جلدی کر دجلد مکہ معظمہ مین پہنچیں ہرچند ہمراہیون نے بہت سرعت کی مگر بیر میمون مین پہنچکی چھٹھی ذی الحجہ کو اونھون نے قضا کی رات کو مقر مین نے اونکی موت کو ظاہر نہین کیا جب صبح کو سب امرا ہمراہی کے حسب دستور حاضر ہوئے ربیع نی وکالۃ مہدی کیواسطی سب سے بیعت کروائی اور منصور کو سر برہنہ منہ کھلا ہوا دفن کیا

اسواسطیکہ وہ نیت احرام کی کرچکی تھی تریسٹھہ برس کی عمر مین اونھون نے قضا کی اور بائیس برس چوبیس دن کم وہ فرمانفرما رہی پھر قضا کی۔ مسامرہ مین شیخ اکبر نے نقل کیا ہی مان منصور کی سلامت بنت بشیر بربریہ تھی اونکی مہر کا کندہ تھا اتق اللہ فانك تردفتعلم حاجب اونکا عیسی ابن نجیح تھا اور وزیر اونکا سلیمان بن مخلد اہوازی تھا وہ بیرمیمون مین خارج حد مکہ معظمہ سی پیٹ کی دردسی مرگئے حالت احرام مین اور حجون کے باب شعب مین مدفون ہوئے چونسٹھہ برسکی عمر اور بائیس برس سات دن کم خلیفہ رہی بیعت اونکی ۱۳۶ھ مین ہوی اور ۱۵۸ھ مین اونکی وفات ہوی چھٹی ذی الحجہ کو اوسیدن مہدی اپنی بیٹی کو ولیعہد مقرر کیا اور وہ خلیفہ بھی ذی الحجہ مین مقرر ہوے تھی۔

تیسرے خلیفہ بنی عباس کی ابو عبداللہ محمد المہدی بن ابی جعفر المنصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم تھی

مان مہدی کی ام موسی بنت منصور بن یزید حمیری تھی باختلاف روایت ۱۲۶ھ یا ۱۲۷ھ مین وہ پیدا ہوے تھی وہ بڑے فیاض اور بڑے خوبصورت تھی علی العموم رعایا کی محبوب اور پسندیدہ تھی اور مذہب مین بہت خوش اعتقاد تھی ملاحدہ اور زنادقہ کی بڑے دشمن تھی سیکڑونکو اوس جنس کے نیست اور نابود کردیا اور وہ اول خلفائے اسلام مین تھی جنھون نے کتابین مناظرہ کی متضمن رد کی ملاحدہ اور زنادقہ پر لکھوائین علماء کے ساتھہ اکثر صحبت رکھتی تھی اور اونپر بہت مرحمت فرماتی تھی الغرض بڑے ارباب تمیز مین تھی اپنے باپ سے اور مبارک بن فضالہ سی حدیث روایت کرتی ہین اور اونسی یحیی بن حمزہ اور جعفر بن سلیمان الضبعی اور محمد بن عبداللہ رقاشی اور ابوسفیان سعید بن یحیی الحمیری راوی ہین اب کچھہ باجمال انتخاب روایات روضۃ الصفا کا مناسب معلوم ہوا اوسمین منقول ہی کہ مہدی نی تخت خلافت پر پہنچتے ہوے سارے قیدیونکو جو اونکی باپ کے وقت سی مقید تھی رہا کردیا باستثنا خونیونکی

اور جو حقوق اغیار کیواسطی مقید تھی اور جمیع مساجد مین ایک مکان مسمی بہ مقصورہ بنوایا یہ مکان ظاہرا
ایجاد معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد اسی کوئی کو شک ملحق بمسجد ہے
جہان خود خلیفہ اور اور امرا اور ارباب تمیز عوام سی علیحدہ نماز پڑہین - پھر مہدی نے بعد اطمینان کے
انتظام ممالک سے ارادہ حج بیت اللہ کا اور زیارت مدینہ منورہ کا کیا ایک بہت بڑا لشکر ہمراہ لیگئی
کئی ہزار آدمیونکو مصارف آنے جانے کے عطا کئی پانسو اونٹ پر صرف برف اوسکے ہمراہ لیگئی تھی - لکھتے ہین
سارے خلفا جب حج کرنیکو جاتی تھی تو خانہ کعبہ پر ایک پوشش نئی ڈالتی تھے وہ سب جمع ہوتی ہوتی دیوار دن
اور چہت پر بڑا بوجھہ ہو گیا تھا وہ سب پوششین اوترواکے فقرا اور مساکین کو تقسیم کردیگئین اور دو
زربفت کی پوششین نئی مہدی کے حکم سی پنہائی گئین اور پہلے مشک اور زعفران سی دیوارونکو
اور چہت کو معطر کردیا بعد اوسکی مدینے کی زیارت کیواسطی گئے وہان بہت عطا اور بخشش کی ساری
وہانکی عورتونکو اور لڑکونکو بھی محروم نہین رکہا دو لاکہہ دینار اور تین لاکھہ درہم اس سفر مین اور
وہانکی عطا مین اونھون نے صرف کئی - لکھتے ہین حسن خلق اور مروت مین کوئی خلیفہ اونکی مساوی
نہین ہوا - ابن مقنع ملحد نے انہین مہدی کے عہد مین خروج کیا تھا عجب طرح کی عقائد فاسدہ اوسنے
اختیار کئے تھی اور ایک جماعت ملحدونکی جو ملقب بہ سفید پوش تھی اوسکی مطیع اور منقاد ہو گئے تھی
اور چونکہ وہ نہایت بدصورت اور کریہ منظر تھا ایک سونے کا چہرہ بنوا کے اوسسے اوسنے اپنے اوس
عیب کو چھپایا تھا طلسمات اور شعبدہ بازی مین وہ یکتا تھا اوسنے دعوی الوہیت کا کیا تھا اپنے معتقدونکو
اوسنے اعتقاد کرایا تھا کہ اللہ تعالی نے پہلے آدم کیصورت پر ظہور کیا تھا اس سبب سے ملائکہ نے اونکو
سجدہ کیا اور پھر انبیا اور اولیا اور حکما کے قالب مین ظاہر ہوا یہانتک کہ ابو مسلم خراسانی کی صورت
پر آیا بعد اونکی میری صورت پر آیا ہی اور بدعقیدگی سے کہتا تھا کہ ابو مسلم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سی

فاضل تھا - ایک طلسم اوسنے نخشب کے کنوے مین بنایا تھا کہ کنوے سے ایک چاند اور روشن چیز نکلتی تھی
جسسے دو فرسنخ مربع تک روشن ہوجاتا جو شعرا کی زبان پر ماہ نخشب مشہور ہے مرو سے اوسنے خروج کیا
اور نواحی کش مین ایک بڑے لمبے چوڑے قلعے مین وہ متحصن ہوا بہت سے کفار اور بدعقیدہ اوسکے ممد
اور معاون ہوے مہدی نے اوسکے خروج کی خبر سنکے بڑی جمعیت فوج کی اوسکے فتنے کے انسداد کیواسطے
مامور کی اوس جمعیت نے جاکے اوسکے قلعے کا محاصرہ کیا جب اوسکو یقین ہوگیا کہ اب بچ نہین سکتا تب
اوسنے اپنے سب ہمراہیونکو شراب مین زہر دیدیا اور خود ایک تیزاب کی مٹھور مین جابیٹھا جسسے
وہ بالکل گلکے پانی ہوگیا مگر اوسکے سر کے بال صرف اوس مٹھور مین رہگئے اسواسطے کہ بال تیزاب سے
نہین گلتے اور زہر دینے کی کیفیت سے ایک اوسکی لونڈی مطلع ہوگئی تھی وہ چھپ کے ایک کونے مین
جابیٹھی جب سب اوسکے ہمراہی مرگئے اور وہ خود بھی تیزاب مین گل گیا تب وہ لونڈی قلعے کی
دیوار پر چڑھگئی اور اوسنے پکارا کہ اگر میری جان بخشی ہو تو مین دروازہ قلعے کا کھول دون باہر
محاصرین کو معلوم تھا کہ قلعے مین سب مرگئے ہین اونھون نے اوس لونڈی کی جان بخشی کا
وعدہ کیا اوسنے دروازہ کھول دیا اور اوسنے سارے کوائف مخفیہ کے محاصرین سے ظاہر کردیئے
اور فتنہ اوسکا فرو ہوگیا مگر مدت مدید تک سفید پوشونکا پیچ معدوم نہوا اونکا اعتقاد تھا کہ ابن مقنع
آسمان پر عروج کرگیا ہے ایک وقت معہود مین پھر ظاہر ہوگا - یعقوب بن داؤد ایک شخص نصر بن
سیار کے بھائی بندونکی اولاد سے تھا جو علویونکا خیر طلب تھا اور زیدی مذہب رکھتا تھا ابوجعفر
منصور نے اوسکو مقید کیا تھا مہدی نے اوسکو مخلصی دی اور اپنی مصاحبت مین رکھا اور رفتہ رفتہ اوسکو
درجہ وزارت پر پہنچایا اگرچہ اوسکے حساد ہمیشہ اوسکی سعایت کرتے تھے اور چغلی کھایا کرتے تھے مگر کچھ
اونکا اثر نہین ہوتا تھا روز بروز اوسکا رتبہ داد و دہش سے بڑھتا جاتا تھا مگر اخیر مین ایک علوی کے

قتل کرنیکا اوسکو حکم دیا تہا اوسنے اونکو بہگا دیا ایک لونڈی جو مہدی نے یعقوب کو دی تہی اوسنے اوس
قصے سے علوی کے بہگا دینے کے مہدی کو مطلع کردیا اونہون نے مخفی لوگ مامور کرکے پہر علوی کو گرفتار کیا
بعد اوسکے یعقوب سے اوسکا حال پوچہا یعقوب نے مہدی کے سر پر ہاتھ رکہکے کہا کہ مینے اوسکو قتل کیا تب
مہدی نے علوی کو یعقوب کے سامنے بلایا یعقوب کو نہایت ندامت اور خوف سے غش آگیا چونکہ مہدی
مثل اپنے باپ کے جلاد نہ تہے یعقوب کو صرف مقید کیا اور علوی کو قتل کیا - لکہتے ہین یعقوب سولہ برس
مقید رہے اونکی آنکہونکی روشنی جاتی رہی تہی اور تمام بدن پر بال مثل چارپایونکی ہوگئے تہے ہارون
رشید کے عہد مین اونکو حبس سے نکالکے سامنے لیگئے اونہون نے کہا السلام علیک یا امیر المومنین لوگون نے
پوچہا کس امیر پر تمنے سلام کیا اونہون نے کہا مہدی پر لوگون نے کہا مہدی نے قضا کی تب اونہون نے
کہا ہادی* نے بہی قضا کی تب اونہون نے کہا ہارون پر لوگون نے کہا ہان تم اب ہارون کے سامنے
ہو بعد اوسکے ہارون نے پوچہا اب تم کیا چاہتے ہو یعقوب نے کہا اجازت چاہتا ہون کہ مکہ معظمہ مین
جاکے بقیہ انفاس عمر کے کاٹون حکم ہوا اجازت ہے اور کیا چاہتے ہو تب یعقوب نے عرض کیا اب
حال میرا مقتضی کسی اور حاجت کی طلب کا نہین ہے تب ہارون نے اونکو رخصت کیا وہ مکہ مین پہنچکے
تہوڑے ہی دنون کے بعد مرگئے -

ذکر وفات مہدی باللہ کا اور بعضے اونکے کوائف حیات کے

- روضۃ الصفا مین مذکور ہے سنہ ١٦٩ ہجری مین مہدی باللہ خلیفہ نے
قضا کی اونکے سبب موت مین روایتین مختلف ہین بعضے مورخین نے لکہا ہے کہ وہ ایک شکار کے تعاقب
مین گئے جو ایک کہنڈہر مین چلا گیا تہا اوسی کہنڈہر مین وہ گہوڑے کو لیگئے اونکی پیٹہ پر اوس
کہنڈہر کے دربند سے ایسا صدمہ پہنچا کہ فوراً جان نکلگئی - اور بعضے مورخون نے لکہا ہے کہ ایک اونکی
لونڈی نے شاید سوتیا حسد سے اونکو زہر دیدیا ایک روایت مین گیارہ برس اور چند روز

اونھون نے خلافت کی بعضون نے کچھہ کم اوس مدت سے اونکی فرمانفرمائی لکھی ہی تینتالیس برسکی
عمر مین اونھون نی قضا کی ۔ صحیح روایت ہی کہ علی العموم وضیع و شریف کی مہدی باللہ ممدوح اور
پسندیدہ تھی اسواسطی کہ رد مظالم مین اونھون نے بہت کوشش کی ظالمونکی ظلم وستم سی لوگون کو بہت
بچاتی تھی عطا اور فیاضی سی لوگونکو بہت متمتع کیا ۔ مروج الذہب مین مذکور ہی چھہ لاکھہ درہم اور ایک
کرور چالیس لاکھہ دینار جو خزانے مین منصور اونکی باپ چھوڑ گئے سب اونھون نی مستحقین اور غیر
مستحقین پر تقسیم کر دئے ایکدن خزانچی نی لاکی بہت سی کنجیان مہدی کی سامنی پھینکدین اور کہا
سارے خزانے کے صندوق خالی ہو گئے اب یہ کنجیان کس مصرف کی ہین مہدی نے اوسیوقت
بیس آدمی جمیع ممالک مین مامور کئے کہ روپیہ لاوین تھوڑے ہی دنونمین اسقدر کثرت سی خزانہ
جمع ہوا کہ خزانچی کو اوسکی رکھنی اور اوٹھانے کے سبب سے کئی دن فرصت نہوئی کہ خلیفہ کے دربار
مین سلام کرنیکو حاضر ہو جب اوس سے وہ فارغ ہو کے ایکدن مجرا کرنیکو حاضر ہوا تب مہدی نی پوچھا
کئی دنسی تم کیون نہین حاضر ہوے اوسنی سبب غیر حاضری کا عرض کیا تب مہدی نی خزانچی سی کہا
ای اعرابی احمق تو نے یہ سمجھا تھا کہ جب روپے ضرورت ہوگی تو ہمکو نملیگا چونکہ کنجیونکی پھینکنے سی
ایما تھی کہ اب روپیہ ہو چکا عطا کہانسے ہوگی اسواسطی مہدی نے وہ کہا تہا ۔ نقل ہے کہ ایکدن
مہدی باللہ شکار کھیلنے مین لشکر سے جدا ہو گئی اور بہت محنت اور مشقت کے سبب سے بھوکھی
اور پیاسے ایک اعرابی کے خیمے مین اوتر پڑے اور کچھہ کہانیکو مانگا وہ سوکھی روٹی اور دودھ
لایا مہدی نی بہت رغبت سی کہایا اور پیا بعد اوسکی کہا کچھہ اور لاؤ وہ شراب لایا پہلی خود پی
پھر ایک کاسہ مہدی کو دیا مہدی نے دو سکے پئے جب نشے مین آئے تو اعرابی سی پوچھا تم مجھکو
پہچانتے ہو اوسنے کہا نہین مہدی نے کہا مین خلیفہ کے خواصونمین ایک خادم ہون پھر دوسرا

کاسہ پیکی پھر وہی پوچھا اعرابی نے کہا آپ خود ابھی اپنی صفت کر چکے ہین مہدی نے کہا وہ صفت غیر واقع
تھی مین خلیفہ کے ارکان دولت کا ایک امیر ہون پھر تیسرا کاسہ پیکی پھر وہی پوچھا اعرابی نے کہا آپنے
ابھی فرمایا کہ ارکان خلافت کے امراؤ مین آپ ہین مہدی نے کہا وہ مینے غلط کہا مین خود خلیفہ مہدی
باللہ ہون تب اعرابی نے شیشہ شراب کا سامنے سے اوٹھا لیا جب مہدی نے اور کاسہ طلب کیا تب
اوس اعرابی نے کہا اب شراب پلانا آپکو مصلحت نہین ہے جو تھے کاسے مین اب دعوی پیغمبر یکا اور
پانچوین مین خدائی کا دعوے کرنے لگینگے مہدی باللہ بہت ہنسے اتنے مین سارا لشکر اونکا اور ارکان
دولت دور سے نمود ہوئے اعرابی وہ دیکھکے ڈر گیا مہدی نے اوسکی بہت تشفی کی اور نقد اور جنس کے
انعام سے اوسکو مالامال کر دیا اعرابی نے کہا اشهد انك لصادق ولو ادعيت الرابعة
والخامسة یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ آپ اپنے دعوے مین بہت سچے ہین گو چوتھا اور پانچوان
دعوی بھی آپ کرتے مطلب یہ ہوا کہ اگر پیغمبری اور خدائی کا دعوی بھی آپ کرتے تب بھی
سچے ہوتے۔ یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہے مہدی نے پہلے ولیعہد ہادی اپنے بیٹے کو کیا تھا بعد
اونکے اپنے دوسرے بیٹے ہارون کو مگر بعد اوسکے اونکا ارادہ ہوا کہ ہارون کو مقدم کرین ہادی پر بنظر اس
ارادے کے چونکہ ہارون جرجان مین تھے اونکو طلب کیا مگر پھر کسی مصلحت سے اونکی تقدیم نہ کی۔ بعد اوسکے
مراۃ الجنان مین مہدی کی وفات کی وہی دونو روایتین لکھی ہین جو روضۃ الصفا سے مذکور ہوئین مگر
اسقدر فرق ہے کہ کسی بیاری نے مہدی کی اپنی سوت کیواسطے ایک کھانے کو مسموم کیا تھا جب مہدی
نے اوسمین ہاتھ ڈالا تب اوسکو یہ جرات نہوئی کہ کہے مینے اسمین زہر ڈالا ہے آپ نہ کھائیے پھر
اوسمین مہدی کے سارے صفات نیک اور پسندیدہ خلایق ہونا نقل کر کے لکھا ہے وہ لمبی قد کے سفید
رنگ اور نمکین تھے اور بڑے سخی تھے اونکے باپ خزانے مین اٹھہ ہزار بار ہزار درہم چھوڑ گئے تھے

وہ سب اونھون نی سخاوت سی صرف کر ڈالی اور کوئی خلیفہ اونسی زیادہ سخی اور اونکی باپ سی
زیادہ بخیل نہین گذرا ہی - بعد اوسکی مراۃ الجنان نہین غالباً اوسی اعرابی کے گھر مین مہدی کی مہمان
ہونیکا قصہ اخری کچھہ اوس طرز پر لکھا ہی جو روضۃ الصفا مین نہین مذکور ہی یا شاید وہ کسی دوسری
اعرابی کی یہان مہمان ہوئیکا ہو اوسمین لکھا ہی ایکدن مہدی تفریح طبع کیواسطی انبار کیطرف
گئی وہان اونکی پاس ربیع بن یونس آئے اونکی پاس ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا جسپر کوئلے سے کچھہ
لکھا ہوا تھا اور اوسپر ضیافت کی مہر تھی جو مٹی سی کوئلے مین ملاکی گئی تھی پس ربیع نی عرض کیا یا
امیرالمومنین یہ عجیب واقعہ ہی کہ ایک اعرابی یہ پکارتا ہوا آیا کہ مجھی بتادو ربیع بن یونس کہان ہین
امیرالمومنین نی مجھی حکم دیا کہ یہ مین اونکی پاس لیجاؤن مہدی اوسکو ہاتھہ مین لیکی ہنسے اور کہا
یہ حقیقت مین میرا لکھا ہوا ہی اور اوسپر میری مہر ہے مین تمسے اوسکا قصہ بیان کرتا ہون کل مین
کچھہ رات باقی رہی شکار کیواسطی نکلا جب صبح ہوئی تب سیر اوپر شدت سی پانی برسنے لگا اور سب
ہمراہی مجھسے جھوٹ گئے تھے مجھکو بھوکھہ کی اور پیاس کی بہت شدت ہوئی اور طرہ اوسپر یہ کہ
نہایت سردی معلوم ہونے لگی سواسطی کہ سب پوشاک بھیگ گئی تھی تب مجھکو ایک دعا یاد
آئی جو مینی اپنی دادا سی اور باپ سی سنی تھی کہ وہ ابن عباس سے روایت کرتے تھی کہ جو شخص صبح اور
شام یہ دعا پڑھا کرے یا جب کسی مصیبت مین مبتلا ہو تو جلنی سی اور غرق ہونے سی اور عمارت کی گرنے
سی دبکی مرنے سی اور اور کسی بری طرح سی مرنیسی محفوظ رہتا ہی اور اوس مصیبت سی جسمین مبتلا ہو نجات
پاتا ہی بسم اللہ وباللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ جب مینے وہ دعا پڑھنا شروع کی
تب مجھکو دور سی آگ جلنی کی روشنی نظر آئی مین اوسطرف جھپٹا مینے دیکھا یہی اعرابی اپنی خیمی مین
آگ جلا رہا تھا مینے کہا اوسی کچھہ ہماری ضیافت کرسکتی ہو اوسنے کہا اوترو گھوڑے پرسی تب اوسنی

اپنی جورو سے کہا وہ جو جو رکھے ہین وہ لے آ ؤ اور اوسکو پیسکی روٹی پکاؤ تب مینے پانی پینیکو مانگا اوسنے مجھے دودہ دیا جسمین بہت سا پانی ملا تھا مینے پیا اوس پینے مین مجھکو ایسا مزا معلوم ہوا کہ عمر بھر کسی شربت مین وہ مزا نہ ملا تھا اور مجھکو اوسنے ایک باریک چادر دی جسکو اوڑھکے مین سویا عمر بھر کبھی سونے مین ایسا مزا نہین ملا تھا جیسا اوس سونے مین تھا جب میری آنکھہ کھلی تو مینے دیکھا کہ اوسنے ایک بکری جو اوسکے یہان تھی وہ ذبح کر رہا ہے اور اوسکی جورو اوسے کہتی ہے بڑا افسوس ہے تو نے ہمکو اور اپنے تئین ہلاک کیا اسی بکری پر ہماری معاش تھی اوسکو تو نے ذبح کر ڈالا اب اپنی معاش کی کیا فکر کروگے مینے کہا تم کچھہ معاش کی فکر نکرو پھر مینے اوس بکری کا کلیجہ اپنی چھوری سے جو میرے جیب مین تھی نکالا اور آگ پر رکھہ دیا جب وہ بھن گیا تب مینے کہا یا اور اعرابی سے کہا تمہارے پاس کاغذ وغیرہ ہے کہ اوسپر مین کچھہ لکھہ دون اوسنے مجھے یہ ٹکڑا ایک ٹھیکرے کا دیا مینے کوئلے سے اوسپر یہ لکھا اور اپنی مہر بھی اوسے کر دی اور اوسکو دیا کہ ربیع کا نام پوچھکے یہ تحریر اوسکو پہنچا دو اوسمین لکھا تھا کہ پانچ لاکھہ درہم اس اعرابی کو دو تب مہدی نے کہا مجھکو منظور پچاس ہزار درہم دلوانا تھا مگر غیب سے پانچ لاکھہ ہاتھہ سے لکھے گئے اب مین اوسے کم نہ دونگا یہ رقم اوسکو دیدو اوسوقت بیت المال مین اوسیقدر روپیہ تھا وہ سب اوس اعرابی کو دیا گیا وہ اعرابی امیر کبیر ہوگیا اوسنے بہت عمدہ مکان بنایا اور وہ مکان اس نام سے مشہور رہا مکان میزبان امیر المومنین مہدی کا حجاج اور مسافرین وہان ٹھہرا کرتے تھے۔ اور اوسی مراۃ الجنان مین لکھا ہے ایک شاعر کو مہدی نے پچاس ہزار دینار بخشدئے حقیقت مین وہ بہت بڑے فیاض تھے مسامرہ مین شیخ اکبر محی الدین ابن العربی لکھتے ہین سنہ ۱۵۸ھ مین اونکے باپ کے حکم سے لوگون نے اونسے بیعت کی اور محرم سنہ ۱۶۹ ہجری مین اونھون نے قضا کی ہارون رشید اونکے بیٹے نے نماز جنازے کی پڑہائی تینتالیس برس کی

عمر مین اونھون نی قضا کی دس برس ویڑھ مہینی وہ خلیفہ رہی اونکی مہر مین کہدا تھا حسبی اللہ
اونکی حاجب ربیع بن یونس تھی قاضی اونکی عہد مین عبد اللہ بن علاقہ اور عاقبہ بن یزید تھی اور مفتی
اونکی ابو الجہم اور فضل بن ربیع اور سلامۃ الابرش تھی۔ **چوتھے خلیفہ بنی عباس کی**
ابو محمد موسی الہادی بن المہدی بن المنصور بن محمد بن
علی بن عبد اللہ بن العباس تھے ۔ سیا یک الذہب مین لکھا ہی ہادی
ہادی کی ام ولد خیزران بربریہ تھی ۱۴۷ ہجری مین وہ پیدا ہوی اور بعد اپنی باپ کی اونکی وصیت سی
خلیفہ مقرر ہوے اور اونکی وصیت مین تاکید کی تھی کہ ملحدین اور زنادقہ کو نیست و نابود کر دینا
اوس وصیت سی سیکڑون زندیق اونھون نی قتل کئے لقب اونکا موسی اطبق تھا اصل اس
ملقب کی یہ ہی اوسکی معنی ہین بند کرو لڑکپن مین اونکی عادت ہوگئی تھی کہ منہہ کھلا رہتا تھا اور
باپ نے ایک شخص کو اوس پر مامور کیا تھا کہ جب وہ منہہ کھولتی تھی تو وہ کہتا تھا موسی اطبق
وہ اونکو بہت گران گذرتا تھا لیکن فوراً دونو ہونٹھ ملا کی منہہ بند کر لیتے تھی اسی سے وہ عادت جاتی رہی
گئی لیکن موسی اطبق لقب ہوگیا جو مذکور اوسی عادت کا رہا۔ ذہبی نی لکھا ہی مسکرات کا استعمال
کرتے تھی اور لہو لعب اور سماعت غنا کی بھی عادت تھی بڑے دوڑنے والی تھی گدھی پر سوار ہوا
کرتے تھی اور بہت خلافت کی رعایت نہین کرتے تھی اچھی بول چال پر بخوبی قادر تھی اور بڑے
فصیح اور بلیغ تھی اور بڑے ادیب تھی رعب و داب اونکا قلوب پر بہت تھا اور بڑے باسطوت
اور شہامت تھی یہانتک کلام ذہبی کا تھا۔ اور ون نی لکھا ہی ہادی بڑے ظالم اور جبار تھی
اور خلفا مین وہ پہلی ہین جنکی سواری مین لوگ مسلح ننگی تلوارین باڑھ رکھی ہوئین اور کمانین
چلون پر چڑھی ہوئین اور گرز لیکی آگی چلتی تھی اونکی تبعیت اور تقلید سی سارے اونکی عمال اور امرا نے

یہی وتیرہ اختیار کیا تھا اس سبب سے اونکی عہد مین ہنیار ونکی بہت کثرت ہوگئی تھی۔ اوس سامرہ مین لکھا ہی ماں ہادی کی خیزران بنت عطا تھی جو اونکی باپ کی غلام تھی اوسکو ام الخلفا کہتی تھی۔ راقم کہتا ہی ظاہر یہ ہی کہ ہارون بھی اوسیکے بطن سی پیدا ہوئے تھی اور جمع کا اطلاق افلاً دو پر بھی ہوتا ہی اسواسطی اوسکا لقب ام الخلفا ہوگیا ہوگا اونکی ولادت جرش مین ہوئی جو اردن کا ایک شہر ہی ۱۶۹ھ مین اونکی بیعت ہوئی اور ۱۷۰ھ کے ربیع الاول مین اونھون نی قضا کی ساڑھے پچیس برس کی عمر پائی اور ایک برس ایک مہینا تیئس دن فرمانفرما رہی ہارون رشید نی اونکی جنازیکی نماز پڑھائی اونکی مہر مین کھدا تھا موسیٰ یومن باللہ قاضی اونکی ممالک عربیہ مین ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم تھی اور ممالک شرقیہ مین سعید بن عبد الرحمٰن الجمحی تھی حاجب اونکی فضل بن ربیع تھی اور منشی اور وزیر اونکی ابراہیم بن مہدی اور ربیع بن یوسف تھی اور ربیع بن یوسف کی بعد عمر بن ربیع مقرر ہوئے۔ یافعی نے مرآۃ الجنان مین لکھا ہی بعضون نی لکھا ہی ایک قرحے کے سبب سے جو اونکی بدن مین کسی مقام پر تھا جسکی شرح نہین کی اونھون نی قضا کی اور بعضون نی لکھا ہے اونکی ماں خیزران نی اونکو قتل کیا ظاہراً زہر سی اسواسطی کہ اونھون نی اپنی بھائی ہارون کی قتل کا ارادہ کیا تھا۔ کچھہ واقعات ہادی کے عہد کے روضۃ الصفا سی باجمال منتخب ہوتی ہین۔ ہادی کی عہد دولت مین مدینہ منورہ مین حسین بن علی نے سادات حسنی کے زمرے سی خروج کیا عمر بن عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب جو ہادی کیطرف سی وہان حاکم تھی وہ مدافعت پر آمادہ ہوے صبح سی تا وقت استوا باہم جنگ وجدل رہی آخرش حاکم مدینے کی جمعیت کو ہزیمت ہوئی حسین نے ستر ہزار دینار جو بیت المال مین تھی اوسکو لوٹ لیا۔ اور باہم اپنی جمعیت پر تقسیم کردیا دوسرے دن پھر معرکہ جنگ کا قایم ہوا توابع عباسیہ کو پھر شکست ہوئی حسین بن علی حسنی مدینۂ منورہ سی کوچ کر کے

مکہ معظمہ کیطرف چلی گئی وہان اونکی جمعیت عبید اور غلامان کی شرکت سی کچھ بڑہگئی ہادی کو جب
اس مفسدہ کی خبر پہنچی بعضی اونکی اقربامین سی جو عازم حج کرنیکی واسطی تھی اونکی سپہ سردار ہین ایک
جمعیت فوج اس فساد کی دفع کیواسطی مامور کی وہ جمعیت جب وہان پہنچی حسین بن علی کی جمعیت
کی ساتھہ لڑائی ہوئی جسمین حسین بن علی مقتول ہوے اور اونکی جمعیت کو ہزیمت ہوئی سپہ سردارنے
سر حسین ابن علی کا ہادی کی پاس روانہ کیا اوس سر کا حال کچھہ متوقع انعام کا ہوگا ہادی نی سر کو
دیکھکر حکم دیا کہ اوسکو دفن کرو اور کہا یہ فساد کچھہ حساب میں نہ تھا او جاہل کو کچھہ نہ پایا اور
مروج الذہب مین لکھا ہے جب وہ سر خلیفہ کی سامنی آیا لوگون نی خوشی کی اور مسرت ظاہر کی
مبارک بادوی ہادی بہت ناخوش ہوا اور کہا یہ بادشاہ ترک اور روکا نہین ہے یہ ایک شخص اولاد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر ہے اسپر تم لوگونکی مسرت اور خوشی اور حمد کیا و نہایت نامناسب
ہی - پھر آدی روضۃ الصفا مین ہے کہ خیزران ہادی کی مان امور مملکت مین بہت مداخلت کرتی
تھین اور اونکی ڈیوڑہی پر ایک دربار امرا اور رئیسون کا جمع رہتا تھا اور ہر شخص بلا واسطہ اونسی کلمہ اور
کلام کرتا تھا رفتہ رفتہ یہ امر ہادی کو بہت ناگوار ہوا ایکدن خیزران نی کسی مقدمہ مین کسی حکم کے
انفاذ کی درخواست کی ہادی نی قبول نہ کیا جب اونکیطرف بہت اصرار ہوا ہادی بہت ناراض
ہوے اور کہا تم عورت ہو تمکو معاملات خلافت اور سلطنت مین مداخلت بہت نازیبا ہے اور حکم
عام دیا جو کوئی ارکین خلافت اور امرامین سی یا ارباب حاجات زنانی ڈیوڑہی پر جاینگی اونکو
مین سخت سزا دونگا جبسے خیزران کی مداخلت امور سلطنت مین موقوف ہوگئی اور خیزران ہادی
سی بہت آزردہ ہوگئین اور قسم کہائی کہ کبھی اونسی کچھہ بات نکرینگی - لکھتے ہین ہادی کی وقت مین
زنادقہ کی بڑی کثرت ہوگئی تھی بہت اعیان اور عالیخاندان زندیق ہوگئی تھی مثل عبد اللہ بن داود

ابو العباس

ابو العباس سفاح کی بنی عم اور عبد اللہ ہاشمی اس فکر مین کہ مثل قرآن شریف کی ایک کتاب بناوین مگر اس فکر بیہودہ مین ناکام رہی ہادی نی سب کو جمع کر کے قتل کیا۔ روایت ہی کہ ہادی کی دلمین آیا کہ ہارون رشید کو ولایت عہد خلافت سی معزول کر کے اپنی بیٹی جعفر کو جو نابالغ تھا ولیعہد کری یحیی برمکی سی اس امر مین مشورہ کیا اونھون نی منع کیا ہادی نی یحیی کو قید کیا چند روز کی بعد یحیی نی محبس سے ہادی کو ایک رقعہ لکھا مجھی نصیحۃً کچھ عرض کرنا ہی ہادی نی بلا بھیجا اونھون نی کہا اگر امر ناگزیر موت کا سر دست واقع ہو تو جعفر خلیفہ زادے ابھی کم سن ہین اور ہارون کو ولایت عہد سی آپنی معزول کیا تو نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ اہل اسلام آپ کی اقربا مین سی کسیکو خلیفہ کر دینگی اور خلافت آپکی باپ کی اولاد سی نکل جائیگی ہادی نی کہا مجھکو بھی اس امر مین تردد ہی یحیی نی عرض کیا کہ آپ ہارون کو بدستور ولیعہد رہنی دیجئی مین ذمہ کرتا ہون کہ جب جعفر خلیفہ زادے سن رشد پر پہنچینگے اول اونکی ہاتھ پر ہارون بیعت کرینگی یہ سنکر ہادی نی یحیی کو قید سی مخلصی دی لیکن دلمین اونکیطرف سے غبار رہا اور اسی فکر مین رہے کہ اونپر کوئی بلائے عظیم نازل کرین۔ موسی ہادی کی سبب موت مین اختلاف ہی حمد اللہ مستوفی قزوینی نے روایت کی ہی کہ ایکدن ہادی عیسی آباد کی قصر مین مع ہمنشینونکی تیر و کمان ہاتھ مین لئے بیٹھی تھی دور سی ایک فراش نظر آیا ہادی نی کہا کہ ایا مین ایک تیر اس فراش کو مار سکتا ہون کہ چھاتی مین لگ کی پیٹھ کی پار ہو جا لوگون نی عرض کیا امیر المومنین اوسی قادر انداز تر ہین لیکن ایک بیگناہ کا خون سی ہاتھ بھرنا مناسب نہین ہی کچھ اونکو اس ممانعت کا اثر نہوا فوراً اوسکو تیر مارا کہ وہ آخر ہوگیا بعد اوسکی اپنی اس حرکت قسی القلبی اور حماقت سی بہت شرمندہ ہوے اوس فراش متوفی کی ورثہ کو بلا کی بہت خوشنود اور راضی کیا مگر قصاص غیبی الہی سی محفوظ نہ رہی فوراً ایک آبلہ پشت پا پر نمود ہوا اور نہایت شدت کی خارش

اوسپر ہونے لگی جسقدر کھجلاتی تھی خارش بڑہتی جاتی تھی یہانتک کہ سارا پانو متورم اور متعفن ہوگیا
اور سمیت اوسکی اوپر چڑہتی جاتی تھی دو دن کی عرصہ مین آخر ہوگئے ۔ ہرثمہ بن اعین راوی ہی کہ وہ
مقرب اور مصاحب ہادی کی تھے اور اونکی قسی القلبی اور جلادی سے ہمیشہ جان ہاتھہ پر لئے رہتے تھے اسواسطی کہ
بیگناہ ہونکی خون کرنیسی کبہی اونکو خوف خدا نہین ہوتا تھا ایک رات بوقت خلاف عادت اونکو ہادی
نے طلب کیا وہ نہایت خوف زدہ اور متوحش قصر کی ایک کوشک مین جہان وہ بیٹھی تھی گئے
اونکی سامنے ہوتے ہی اوسوقت جتنی ہمنشین اور حضار کوشک مین تھی سبکو باہر کردیا اور ہرثمہ سی
کہا دروازہ کوشک کا بند کر کے میرے پاس آؤ وہ ڈرتی ڈرتی قریب گئی ہادی نے اون سی کہا اس کتے
یحیی بن خالد نے کیا مجھکو تنگ کر رکہا ہی علی العموم لوگونکو میرے بہائی رشید کیطرف مائل اور راغب
کیا ہی اوسکی غرض یہ ہی کہ مین مارا جاؤن اور رشید خلیفہ ہوجائین تو ابہی جاکی جسطرحسی ممکن ہو
رشید کا سر کاٹ لاؤ ہرثمہ نے عرض کیا اگر اجازت ہو تو مین کچھہ عرض کرون کہا کہو اونہون نی
عرض کیا رشید امیر المومنین کی بہائی اور ولیعہد خلافت ہین اگر بیگناہ مین اونکو قتل کرون تو
خالق اور خلق کے سامنے عذر اور جوابدہی میری کیا ہوگی کہا تجھکو میرے حکم کی اطاعت کرنی
ہوگی والا ابہی تجھکو مین قتل کرونگا مینے عرض کیا جو حکم ہو بجا لاؤنگا بعد اوسکی کہا اس مہم سی
فراغت کرکے تو ہمدان مین جا اور وہان جتنی آل ابیطالب ہین سبکی سر کاٹ لاؤ اگر بہت ہون تو
سبکو دجلہ مین ڈبا دو اسے فراغت کرکے کوفے مین جاو وہان جتنے بنی عباس ہون اونکو شہر سی
نکالکی تمام شہر مین آگ لگا دو کہ سارا شہر جلکی خاک سیاہ ہوجاے ہرثمہ کہتا ہی کہ مین تھوڑی
دیر غور اور فکر کرنے لگا کہ کیا کرون اور کیا جواب دون آخر دلمین یہ ٹہان لیا کہ اگر اسوقت
جان بچی یہان سی باہر نکلکی کسیطرف آوارہ ہوجاؤنگا پھر حکم ہوا جو مینے تجھکو حکم دیا ہی وہ خواہ

خواہ مجھکو کرنا ہوگا اسواسطے کہ جتنی مصیبتین مجھپر نازل ہین اونھین احکام کے تعمیل سے
ہونگی یہ کہکر اوٹھ کہڑے ہوے اور زنانے مین چلے گئے اور ہمسے کہا تو یہان ٹھہرین ابہی آتا ہون
ہرثمہ کہتا ہے مجھے یقین ہوگیا چونکہ ہدایت و لعل تعمیل ان احکام مین دیکھا ہے وہ اس فکر
مین اوٹھے ہین کہ کسی دوسرے کو ان احکام پر مامور کرین اور مجھے قتل کرین قریب نصف شب کے
ایک خادم آیا اسنے مجھسے کہا کہ چلو مین جلدی سے اوٹھکر چلا جب ایک مقام تک پہنچا جہان
عورتونکی آواز آتی تھی مین وہان رکا خادم جو بلانے کو آیا تھا اوسنے کہا آگے چلو مینے غل مچا کے
کہا جب تک خود امیر کی آواز بلانے کی نہ سنونگا مین آگے نہ بڑہونگا میرے دلمین یہ کھٹکا ہوا
شاید یہی حیلہ میرے قتل کا ہوا اوسنے کہا کہ بغیر بلائے زنانے مین تو کیون چلا آیا اتنے مین مینے ایک عورت
کی آواز سنی کہ وہ کہتی ہے کہ مین خیزران ہون اور ہرثمہ آگے آؤ اور یہ عجیب ماجرا دیکہہ مین متحیر اور
مدہوش سا آگے بڑہا خیزران نے پردہ کے پیچہے سے مجھسے آہستہ سے کہا موسی ہادی نے قضا کی اللہ تعالی
نے بچایا اور سب مسلمانونکو اونکے ظلم اور عذاب سے بچا یا کیفیت یہ گذری جب ہادی زنانے مین آئے
اور مجھسے کہا کہ ہارون کو اور مسلمانونکے قتل کی فکر مین ہین مین اونکے پاس آئی اور سر جھکا کے
رونے لگی او میری بہت منت سماجت کرنے لگی کہ ایسے قساوت قلبی سے درگذر کرو وہ مجھے دہمکانے لگے کہ اگر
تم ایسی باتین کروگی تو مین تمکو بھی قتل کرونگا مین ڈر گئی [illegible] پہر فرمانے لگی اور زنانے مین نہایت
تضرع اور زاری سے اللہ تعالی سے دعا مانگتی تہی کہ اللہ تعالی مجھکو اور سب مسلمانونکو اونکے شر سے نجات
دے اتنے مین ہادی نے ذرا انتہا کہانسنا شروع کیا ایسی بری طرح سے جس سے نہایت ڈر معلوم ہوتا تھا
ہر چند بہت کچھ علاج کیا کچھ فائدہ نہ کیا اور فوراً مر گئے ۔

راقم کہتا ہے اگر خیزران نے ہادی کو زہر دیا تو کیا سم قاتل تھا کہ فوراً اونھنے آخر کر دیا

اور کچھہ عجب نہین ہی کہ خیزران دس بیس عورتونکو لیکی دفعتہً ہادی کی اوپر کوئی چادر یا کپڑا ڈالکی
چڑہ بیٹھین اور گلا گھوٹ ڈالا جو حکایت اونھون نی بیان کی ہی سو کہ اللہ تعالی نی لوگونکو اونکی
ظلم سی بچایا بعد اس اپنی قیاس کے لکھنی کے تاریخ طبری کی ترجمی مین دیکھا لکھا ہی خیزران نی بہت سا
روپیہ ایک لونڈی کو دیا کہ اوسنی نشی کی حالت مین ایک تکیہ ہادی کے حلق مین ڈالکی خوب زور سی
دبایا جسی وہ فوراً مر گئے ظاہرا پرونکا تکیہ ہوگا جو بسبب نرمی کے کیسا ہی موٹا ہو دبکی منہہ مین
گھس سکتا ہی - بالجملہ ہرثمہ بن اعین کہتی ہین جب مینی دیکھا کہ ہادی بالکل سرد ہوگئی ہین
تنفس بھی مسدود ہی اور نبض بھی نہین چلتی تب خیزران نی مجھسے کہا ہی انکی موت
کی خبر مشہور نکرو جا کی یحیی سی کہو کہ ہارون کی بہ تجدید بیعت کروا دین تب اس خبر کو مشہور
کرو ہرثمہ کہتی ہین مینی آکے یحیی سے خلوت مین اطلاع کی اونھون نی اوسیوقت عمائد اور امرا کو
جمع کرکے ہارون رشید کی بیعت کروائی الغرض اوسی شبکو ایک خلیفہ مرا اور ایک خلیفہ خلیفہ
ہوے اور ایک خلیفہ پیدا ہوے یعنی مامون رشید شبکو پیدا ہوے ہادی عین شروع جوانی مین
مرے یعنی چھبیس برس کچھہ اوپر عمر پائی اور ایک برس تین مہینی خلیفہ رہے - بعد ان وقائع کی
لکھنی کی روضتہ الصفا مین مذکور ہی یہ خبر صحت کو پہنچی ہی کہ ہادی قلت رحم اور قساوت قلبی
اور خشونت طبع اور شرارت نفس سے متصف تھی مگر اسکی ساتھہ بڑے دلیر اور ذی جرات اور
شجاع تھی - ایکدن سواری سی فراغت پا کی باغ مین ایک حمار پر سوار گھوم رہی تھی ایکنی سلطنت مین کسی نی
عرض کیا فلانا خارجی گرفتار ہو آیا ہی حکم ہوا سامنی لی آؤ جب وہ خارجی باغ مین آیا بڑی جرات
سی جو شخص اوسکو لئے آتا تھا اوسکی تلوار کی قبضی پر ہاتھہ ڈالکی میان سے کھینچ لی اور ہادی کیطرف
دوڑا کچھہ تھوڑے سے آدمی جو اونکی ساتھہ تھی سب ڈر کی بھاگ گئی مگر ہادی کو مطلق خوف اور پریشانی

نہین ہوی حمار پرسی اوتر پڑے جب وہ قریب پہنچا کہا مار اسکی گردن الگ کر دی وہ پیچہی متوجہ
ہوا کہ اپنی قاتل کو دیکہی اور مدافعت کرے ہادی نی جھپٹ کر اوسکی ہاتھ سی تلوار چہین لی اور اوسکو قتل
کیا جو لوگ اونکی ہمراہی کی بہاگ گئی تھی وہ بہت ڈرے کہ سب مقتول ہونگی اسواسطیکہ بہت تہوڑے
جرم پر وہ گردن مارتی تہی مگر ہادی نی مطلق اعتنا اس امر مین نہ کی لیکن اوسدن سے پہر حمار پر نہین
سوار ہوی کظاہر اسی سبب سی کہ اوسپر حملہ کرنیوالے کی بخوبی مدافعت نہین ہوسکتی اور ہتیار اوسدن سے
کبہی جدا نہین کیا - پانچوین خلیفہ بنی عباس کی ابی جعفر ہارون الرشید
بن محمد مہدی بن ابی جعفر منصور دوانیقی بن محمد بن علی بن عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہم تھے - ہارون رشید کی ماں بہی وہی خیزران ہادی کی
ماں تہین وہ ری مین ۱۴۸ ہجری مین پیدا ہوے جب اونکی باپ مہدی ری کی اور خراسان کی حاکم تھی
اور وہ سفید رنگ بہت خوبصورت دراز قد تہی بڑے فصیح اور بلیغ اور عالم اور ادیب تھی اور
عابد بہی تہی ایام خلافت مین بہی سو رکعت نماز پڑہا کرتے تہی اور بدون ضرورت شدید کی کبہی
وہ عادت ترک نہین کرتے تہی اپنے ملوکات خاص سی ہزار درہم ہر روز خیرات کرتے تہی علما کے
ساتھ بہت صحبت رکہتی تہی اور حرمات اسلام کی بہت تعظیم کرتے تہی جو شخص ریا اور مکاری دین
مین کرتا تھا اور معارض نص رکے اگر کسیکا عقیدہ ہوتا تہا اوسکی دشمن ہوجاتے تہی اونکو خبر پہنچی
کہ بشر مریسی علما کی زمرہ سے ایک شخص خلق قران کا قائل ہوا ہی فرمایا اگر وہ میرے قابو مین آیا
تو اوسکو مین قتل کر دونگا اور ہمیشہ اپنی گناہون پر اور اسراف نفس پر رویا کرتے تہی بالخصوص
جب کوئی وعظ اور نصائح کرتا تھا تب بہت روتے تہی مگر مدح دوست تہی مداحونکی قصائد وغیرہ پر
انعام کثرت سی دیتے تہی - ابی معاویہ اونکی عہد کے ایک اندہے عالم تہی اونسے روایت ہی کہ جب

× ابوجعفر ہارون رشید

ایکدن ہارون رشید کے ساتھہ اونھون نے کھانا کھایا خود ہارون نے اونکے ہاتھہ دہلائے نابینا ہونے کے
سبب سے اونکو نہ معلوم ہوا پھر خود ہارون نے اونسے پوچھا آپ کے ہاتھہ کسنے دہلائے اونھون نے کہا مجھکو
نہین معلوم ہوا کون تھا تب ہارون نے کہا بنظر آپکی علم کی بزرگی کے میں نے دہلائے تھے - غرضکہ
لکہا ہے محاسن ہارون رشید کے اور اونکی عہد کے کوائف کی شرح بہت دراز ہے اور اسکی ساتھہ
روایات اونکی لہو و لعب اور اشتغال لذات دنیاوی بیشمار محصور ہین اور مجالس غنا کی ہوئی
ہین اللہ تعالی اوسکو عفو فرمائے - جاحظ نے لکہا ہے ہارون رشید کے زمانہ ... مین جو محاسن
جمع تھی کہ دوسرے خلیفہ کو میسر نہین ہوے وزرا اونکی برامکہ تھے قاضی اونکے ابو یوسف تھے شاعر
اونکا مروان بن ابی حفصہ ندیم اور مصاحب اونکے عباس محمد اونکے اپنے باپ کے چچا حاجب اونکے
فضل بن ربیع مغنی اونکے ابراہیم موصلی زوجہ اونکی زبیدہ خاتون تھین وہ سب لوگ اپنے
اپنے فنون مین نہایت باکمال اور نامی گرامی اور متصف بصفات حمیدہ تھے - اوروں نے لکہا ہے
ہارون رشید کی خلافت کمال لطافت اور دفع محاسن ایک عروس تھی ... تھی
بسبب اپنے باپ کی وصیت کی ہادی کے بعد وہ خلیفہ ہوے اور ... مین ممالک خراسان سے جہان
جہاد کیواسطے گئے تھے مرض طبیعی سے تیسری جمادی الثانی سنہ ۱۹۳ مین تینتالیس برس کی
عمر پائی وہین دفن ہوے ہیں ... منقول ہوا اور مسامرین لکہا ہے
ہارون رشید کا نقش خاتم تھا العظمة والقدرة للہ عز و جل وزیر اونکے جعفر
بن یحیی بن برمک تھے اور حاجب قیس بن میمون اونکے بعد محمد بن خالد بن برمک چوالیس
برس پانچ مہینے اونھون نے زندگانی کی چودھوین ربیع الاول سنہ ۱۷۰ شب جمعہ کو اونکی بیعت ہوئی
تھی جو تھی تیسری جمادی الثانی سنہ ۱۹۳ ہجری مین اونھون نے قضا کی ابن صالح نے نماز اونکی

جنازی

امان نامہ جو اونھون نے تجویز کیا تھا دستخط کردین تو وہ مفسدہ پردازی سے باز رہین فضل نے
وہ امان نامہ ہارون رشید کے پاس بھیجدیا ہارون فضل کی اس حسن خدمت سے بہت
خوش ہوے اور امان نامہ موافق مسودے کے بدستخط قضات اور علما اور اکثر بنی ہاشم کے بھیجدیا
اور یحیی بن عبد اللہ جب فضل بن یحیی کے ساتھہ آئے اونکی ساتھہ بہت محبت اور اخلاص سے
پیش آے اور تحائف اور صلات گرانمایہ اونکو دیئے اور امان نامی کو ساتھہ بھی کچھہ بھیجی
تھی اور فضل بن یحیی برمکی کی اس حسن خدمت سے بہت ترقی ہوی سنہ ۱۸۶ ہجری مین ہارون
رشید نے حج کے ارادے سے سفر کیا اور دونو بیٹونکو یعنی امین اور مامون کو ہمراہ لیگئے اور حرمین
شریفین مین لوگونکو انعامات اور صلات سے بہت خوش کیا اوس سفر کے مصارف مین
دس لاکھہ درہم اور پچاس ہزار دینار صرف ہوے اور مکہ معظمہ مین پہنچکے سارے ممالک مقبوضہ کے
دو حصے کئے بغداد اور واسط اور بصرہ اور کوفہ اور شامات اور سواد عراق اور موصل
اور جزیرہ اور حجاز اور مصر تا باقصی مغرب امین کو سپرد کیا اور اوسکا دار الخلافت بغداد ٹھہرایا
اور کرمانشاہ اور نہاوند اور قم اور کاشان اور اصفہان اور فارس اور کرمان اور ری اور
قومس اور طبرستان اور خراسان اور زابل اور کابل اور ہندوستان اور ماوراء النہر اور
ترکستان مامون کو سپرد کیا اور اوسکا تخت گاہ مرو ٹھہرایا اور یہ حکم کیا جو دونو مین پہلے
وفات کرے اوسکی ممالک مملوکہ دوسرے کے قبضے مین آوین اور بشدت تاکید اونکو نصیحت
کی آپسمین موافقت اور محبت رکھین اور باہم جنگ اور خونریزی سے پرہیز کرین اور
دونوکیواسطے ایک ایک سجل اس تفویض کی لکھکے اوسپر گواہیان علما اور فقہا اور قضاۃ
کی اور سارے بنی ہاشم کی ثبت کروائین - روایت کرتے ہین ایک اور بیٹے ہارون رشید کی تھی

اونکا نام

اونکا نام تھا قاسم وہ عبد الملک ابن صالح ہاشمی جو عباسیہ کے خاندان مین نامی گرامی تھے
اونکی اتالیقی اور تعلیم مین سپرد تھے اوتھون نی یہ خبر تقسیم ممالک دو بیٹون مین سنکے ہارون رشید
ایک خط لکھا کہ قاسم بھی تمہارے بیٹے ہین اونکو عطا ممالک سی محروم نکرو اس خط کی پہنچنے
سی جزیرہ کے ممالک سے جو سرحد روم سی متصل تھی اونکی نام پر مقرر کئی اور قاسم کا لقب
موتمن قرار دیا ہارون رشید کی عہد خلافت مہد مین بہت بڑا امراہیم عروج اور ترقی
بے انتہا برامکہ کی تھی اور پھر دفعتہً اونکا تنزل اور بربادی اونکی خاندان کی حالت عروج
مین جو اونکی خاندان کے لوگون نی بالخصوص فضل بن یحیی اور جعفر بن یحیی نی جود و فیض
عام کیا اور لاکھون روپے نقد و جنس لٹائے اگر وہ سب حکایات اونکی بخشش
عام کی جمع ہون تو کئی مجلد درکار ہین وہ اپنی فیض اور عطایای عام سی ایسی ممدوح
اور پسندیدہ خلایق تھی کہ اونکا تنزل اور اونکی تباہی نہایت درجے کو مولم عام اور
خاص کی ہوئی اور جسطرحسے ہزارون قصائد اور اشعار اونکی ثنا اور صفت مین
مشہور ہوئے تھی اسیطرحسے سیکڑون مرثیے اور تعزیت نامی اونکا ترقی اور تباہی کے
یادگار رہے ہے جو بڑی بڑی تاریخون مین بھرے ہوئے ہین غالباً اونکی حساد اور اعدا اونکی
تباہی سے اتنی خوش نہوئے ہونگی جتنے اونکی خیر طلب اور بہی خواہ ملول اور مغموم ہوئے
حقیقت مین اونکی کمال ترقی اور منتہا کا تنزل بہت بڑا مقام عبرت کا اس دنیائے
دون کی بیوفائی سے ہی اور تباہ شدہ لوگونکو بعد از عروج نہایت محل تسکین اور تشفی
ہو سکتا ہی چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے **قطعہ** ای طفل دہر گر تو زپستان حرص آز
روزے دو شیر دولت و اقبال برمکی + در عہد عمر غرہ مشو از کمال خویش + یاد آور

دودمان بزرگان برمکی + ان میں یحیی بن خالد تو مہدی اور ہادی کے عہد میں وزارت
خلافت کی کرتے تھے پھر ہادی نے اونکو مقید کیا ہارون رشید نے تخت خلافت پر بیٹھتے
ہوتے اونکو رہائی دی اور پھر وزیر مقرر کیا اور بظاہر بسبب قرابت رضاعت کے کہ ہارون
رشید نے فضل بن یحیی کی ماں کا دودھ پیا تھا اس بار اونکے خاندان کو منتہا تک ترقی کو پہنچایا
کروڑوں روپیے اونکے خاندان کے لوگوں نے خاص فضل بن یحیی اور جعفر بن یحیی نے
لٹائے ایک ایک شاعر کو کسی قصیدہ مدح کے صلے میں ۱۱ لکھ روپے بخش دیئے
جب تلک خیزران ہارون رشید کی ماں زندہ رہیں یحیی بن خالد اونکی مشورے
اور حکم سے امور ملکی و مالی کا انجام کرتے رہے اونکے مرنے کے بعد یحیی خود بھی گوشہ نشین ہو گئے
یحیی نے وزارت اپنے بیٹے فضل کو سپرد کی اور ہارون رشید جعفر کی طرف بہت راغب
تھے وزارت کا کام اونسے لیتے رہے وہ دونو تو بہت ہی مقتدر رہے اور یحیی کے دو بیٹے
اور تھے محمد بن یحیی اور موسی بن یحیی وہ بھی بہت مقتدر رہے مگر فضل اور جعفر کا مقابلہ
نہ کر سکتے تھے اور علاوہ انکے محمد بن خالد یحیی کے بھائی بھی بہت مقتدر تھے - الغرض
سارا اونکا خاندان شروع سے اقتدار ہو تھا گویا خلافت اونہیں کے خاندان میں تھا ایسا
میں تھی سترہ برس سا تھ رہے گیا [illegible] خلافت ہارون رشید [illegible]
جعفر بن یحیی اور [illegible] سارا اونکا خاندان کے لوگوں کے [illegible] خاندان [illegible]
اور شوکت ہوئی - اسباب ہارون رشید کے دل پھر جانے کے [illegible]
بعد ایسی ترقی نمایاں کے [illegible] نوبت لگی [illegible] فضل [illegible]
اقتدار کی لازمی الہ تغیر ہوتے ہیں جنکی تدابیر سیاست اور شاہی کے کبھی پسند نہیں ہوتی اوس

خاندان کی لوگون کی بی انتہا چغلیان واقعی اور غیر واقعی ہارون رشید سی لوگ کہا یا کئی جب تلک
کواکب اقبال اوس خاندان کی عروج پر رہے کسی کی چغلی نی کچھہ اثر نہ کیا لیکن وہ سب امور
ہارون رشید کی دلمین جمع ہوتی رہی اور بہیئت مجموعی سب پچہلی سعایتون نی ایک کیفیت تنفر
قلبی کی برامکہ کیطرف سی ہارون رشید کی دلمین پیدا کی جسکو مدت تک اونھون نی مخفی رکھا اور
بنظر اوس تنفر کی اخفا کی زاید بیشتر سے عطایا اور صلات کرتے رہی جب کواکب اقبال اونکی
ہبوط پیر آئے اوسوقت دو سعایتون نی جو واقعی تھین اور اون لوگونکی طرف سی ہوئین جو
معتمد خلیفہ کی مثل برامکہ کی تھی اون دونو نی تائید اثر پچہلی سعایتونکی اوس خاندان کا کام تمام
کردیا - اول سعایت یہ تھی کہ اوپر ذکر ہو چکا ہی کہ یحییٰ بن عبد اللہ بن حسن مجتبیٰ بن علی بن
ابیطالب رضی اللہ عنہم جو بعد خروج کی دیالمہ مین مصالحۃً بعد امان نامی کی پہنچنی کی بغداد مین تشریف
لائی اور مورد الطاف ہارون رشید کی ہوے تھی خدا جانی یہ امر واقعی تھا کہ بعض خطوط مخفیہ دیالمہ
کو اونکی نام پر یا اونکی خطوط دیالمہ کی نام پر پکڑے گئی یا ہارون رشید کو نسخ اون امان نامی کا منظور تھا
اسواسطی وہ حیلی تیار ہوے تھی علی ای حال ہارون رشید نی اونکو قید کرکے جعفر بن یحییٰ کو سپرد
کیا کہ اونکو حفاظت سی رکھو اونھون نی جعفر سی کہا کہ تم جانتی ہو کہ مین ذریت پاک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی ہون اور ہارون نی میرے ساتھہ بد عہدی کی اور اونکا ارادہ میرے قتل کرنیکا ہی تم
روز حشر کے میرے جد کو کیا جواب دوگی اگر تمنی میرے اوپر اس ظلم کی اعانت کی جعفر نی اونسی
کہا بہت اچھا آپکا جہان جی چاہے چلی جائے اگر ہارون مجھسی پوچھینگی مین کہدونگا وہ بھاگ
گئی اونکی بھگا دینے کی اطلاع ہارون رشید کے حاجب کو ہوئی اونھون نی ہارون کو خبر دی
راقم کہتا ہی اوپر مسامرہ کی روایت سی مذکور ہوا ہی کہ حاجب اونکی محمد بن خالد

جعفر بن یحیی کی بچپا تھی تعجب ہے کہ یہ تہمتین سعایت اونھون نی کی تاریخ طبری کے ترجمے مین ہی کہ جب
یحیی وغیرہ سب ائمہ کو ہارون نی قید کیا تب محمد بن خالد کو رہا کر دیا اسواسطی کہ اونسی خوش تھی اور
کہتے تھی کہ اونسی کوئی حرکت بد واقع ہوگی تو عجب نہین ہی کہ سبب رضامندی کا اونسی یہی ہوگا کہ
اونھون نی یحیی بن عبد اللہ حسنی کو جو جعفر نے بھگا دیا تھا اسکی اطلاع ہارون کو کر دی۔ القصہ جب
ہارون نے یحیی کی بھاگ جانی کی کیفیت سنی جعفر سی پوچھا کہ یحیی کا کیا حال ہے اونھون نی کہا
مقید اور محفوظ ہین ہارون نی کہا میرے سر پر ہاتھ رکھکی کہو جعفر سمجھی کہ اونکو اطلاع ہوگئی کہا
ہین آپکی سرکی قسم جھوٹھ نہ کہونگا اصل یہ ہی مینی دیکہا وہ بہت بوڑھی ہوگئی ہین اور کچھہ
بینت فساد کی اونکی معلوم ہوتی تھی اور آپ کے اقربائی قریب ہین اور ذریت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسواسطی مینی اونکو چھوڑ دیا چونکہ ہارون کو تنفر قلبی جعفر کیطرفسی
ہوگیا تھا لیکن اتبلک بمصلحت اظہار اوسکا منظور نتھا کہا خوب کیا مین بھی یہی چاہتا تھا
جب جعفر رخصت ہوکے اونکی سامنی سے باہر ہوئے جب تلک وہ زیر نظر رہے اودہر ہی دیکھا
کئی جب وہ باہر چلے گئے کہا خدا مجھکو موت دے اگر تجھکو مین قتل نکرون بعد اوسکی یحیی بن عبد اللہ
کو پتہ لگایا وہ خراسان مین ملے اونکو وہانسی طلب کر کی قتل کیا۔ دوسرا امر موجب تنفر کا
برامکسی یہ تھا کہ عباسہ ہارون کی اپنی بہن سی اونکو نہایت محبت تھی اور وہ ہمیشہ ہارون
کی مجلس لہو لعب اور غنا اور سرود مین شریک رہتی تھین اور جعفر بن یحیی کی بھی شرکت
بسبب کمال ربط کی اونسی ضرور تھی اور وہ دونو بسبب نامحرمی کے بی تکلف نہین ہوسکتی تھی
ظاہر السبب جعفر کی شرکت کی عباسہ کو برقع وغیرہ پہنا ضرور ہوتا تہا ہارون رشید نی چاہا کہ وہ
دونو بے تکلف ہوجاوین ایک بدیہ تدبیر اونھون نی سوچی جو نہایت خلاف عقل اور مصلحت تھی یعنی

عباسہ کا جعفر کے ساتھہ نکاح کردیا اس شرط پر کہ بجز اونکی سامنے کبہی عباسہ جعفر کے ساتھہ نہ بیٹھین اور خلوت نہ کرین یعنی جو زن و شو مین معاملہ ہوتا ہی وہ باہم کبہی واقع نہو اور چونکہ عباسہ نہایت حسین تھین کہ ہارون رشید کی محل مین کوئی عورت اونکی حسن کو نہین پہونچتی تھی اور جعفر بھی بہت حسین تھے دونوکو ایک دوسرے کی طرف نہایت رغبت ہوئی اور بعد نکاح ہوجانیکی ایفا اوس عہد کا جو ہارون ایک شخص غیر سے زن و شو مین کرایا تھا قریب محال تھا دونو مین خلوت صحیحہ ہونے لگی اور عباسہ حاملہ ہوگئین اور فرزند نرینہ پیدا ہوا چندے وہ محل مین رہا جب عباسہ نے دیکھا کہ یہ راز فاش ہوجائیگا اوسکو ہمراہی چند معتبر عورت اور مرد کے مکہ معظمہ مین بہیجدیا کہ وہین اوسکی پرورش اور تعلیم اور تربیت ہو۔ اب اس مقام پر روضۃ الصفا مین ایک روایت لکہی ہی جو نہایت خلاف قیاس ہی یعنی عباسہ کو جعفر کے ساتھہ نہایت شوق خلوت ہوا اور جعفر ہرگز راضی نہ تھا اور چند بار اونکی پیغام کو خفگی اور غصے کے ساتھہ رد کیا عباسہ نے جعفر کی مانکو بہت نقد و جنس دیکے راضی کیا اونہون نے جعفر کو فریب دیا کہ ایک لونڈی اونکی اختیار مین ایسی ہے کہ اوسکی حسن کے مقابل دنیا مین کمتر پیدا ہوئی ہی جعفر بہت مشتاق ہوئے چند روز اونہون نے ٹالا جب اشتیاق اونکا حد سے زاید ہوا تب ایکدن عباسہ کو اپنی گہر مین بلایا وہ بہت زرق برق کی پوشاک اور لباس پہن کے اور خوشبو اور بخورات سے معطر ہوکے آئین اور جعفر کے ساتھہ خلوت اور صحبت ہوئی جب جعفر فارغ ہوے عباسہ نے اونسے پوچہا شاہزادیونکی صحبت کیسی تمنے پائی جعفر نے پوچہا کون شاہزادی اونہون نے کہا مین ہون عباسہ مہدی باللہ کی بیٹی جعفر نہایت متاثر اور متردد ہوے اور اپنی مان سے بہت ناراض ہوے اور خفگی اونپر ظاہر کی اور عباسہ اوسی صحبت سے حاملہ ہوگئ

راقم کہتا ہی اس روایت مین دو امر خلاف قیاس ہین ایک یہ کہ

کے ساتھہ ہارون رشید کی سامنے برابر صحبت رہتی تھی پھر کیا وجہہ تھی کہ اس خلوت

عباسہ کو نہ پہچانا دوسرا یہ امر کہ صرف ایک ہی صحبت مین عباسہ کا حاملہ ہوجانا ذہن خوب قبول
نہین کرتا ہی اگرچہ ممکن ہی ہمارے دانست مین چونکہ برامکہ کی جود اور بخشش کے سببسے بہت لوگ اونکی
بھی خواہ تھی اونہین سی کسینے یہ بات بنائی ہے تاکہ ہارون رشید کو وہ خبر پہنچے اور جعفر کو وہ معذور
رکھین اور اگر کچھہ اِس روایت کی اصلیت ہو بھی تو شاید ابتدا مین ایسا واقع ہوا ہو مگر بعد عباسہ
کی اور جعفر کے خلوت کی جعفر اپنے تئین اوس عہد پر جو ہارون کی سامنی کیا تھا قایم نہ رکھہ سکی اور بعد
اوسکی باہم مکرر خلوتین واقع ہوئین جیسا تاریخ طبری کی ترجمے مین لکھا ہی کہ عباسہ اور جعفر دونو ایفا
اوس عہد کا نکر سکی جو ہارون کے سامنی کیا تھا - الغرض ہارون رشید کو اِس راز کے اطلاع کی طرح مین
یہ روایت لکھی ہی کہ عباسہ کی ایک لونڈی تھی اوسسے وہ ناراض ہوئین اوسکو مار اپٹیا اور قسم کھائی
کہ مین تجھے مار ڈالونگی اوسنی فوراً جاکی ہارون رشید سی اوس راز مخفی کو ظاہر کیا ہارون رشید نی اوس
لونڈیکو عباسہ سی لیکی اپنی لونڈیونمین بھیجدیا اور اوسکو حکم دیا کہ اب تو اِس امر کا کسی سے ذکر نہ کرنا - اور
روضة الصفا مین لکھا ہی کہ زبیدہ ہارون رشید کی بی بی منکوحہ جنکی ساتھہ اونکو بہت محبت تھی
وہ یحیی بن خالد سی ناراض ہوئین اونھون نے یحیی کی بہت شکایت کی ہارون نی کہا کہ مین
یحیی کو کسی امر مخالف دیانت داری کی متہم نہین جانتا زبیدہ نی کہا کہ یحیی نے جعفر کو عباسہ کے
ساتھہ خلوت کرنیکو کیون نہین روکا ہارون نی کہا جعفر کا عباسہ کے ساتھہ خلوت کرنے پر کیا دلیل
زبیدہ نی کہا بیٹا پیدا ہونیسی اور زیادہ کیا دلیل ہوگی جو حرم محترم کعبے مین پرورش پاتا ہی ہارون نے
کہا میرے سوا کوئی اور بھی اِس امر سی واقف ہی زبیدہ نی کہا تمہارے محل مین کوئی عورت ہی نہین
جو نہ جانتی ہو اسکو بھی ہارون نی دلمین رکھا - اور جب اونہون نی حج کے سفر کی تیاری کی تو
لکھا ہی کہ عباسہ نے جلدی سی لوگ روانہ کئے کہ اوس لڑکے کو مکۂ معظمہ سی یمن کیطرف

لیگئے مگر طبری کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ ہارون رشید نے کئی مین پانچ کے اوس لڑکے کو دیکھا
کہ بہت خوبصورت ہے اور عباسہ اور جعفر دونوں کی شباہت اوسمین ہے پہلے ارادہ کیا کہ اوسکو قتل
کرین پھر خوف خدا کچھہ دلمین آیا حرم محترم مین ایسی گناہ عظیم کے کرنے سے باز رہے ۔ بالجملہ جب سفر
حج سے معاودت کر کے آئے فوراً جعفر کو قتل کیا اور اونکا سرکاٹ کی سولی پر چڑھا یا اور بعد چند مدت
کی اوسکو جلا دیا اور یحیی کو اور فضل بن یحیی کو اور سارے اونکی خاندان کی لوگونکو مقید کیا اور سب اونکی مملوکات
کو ضبط کیا مگر محمد بن خالد یحیی کے بھائی کو عفو کیا کہ اونسے راضی تھے اوس خاندان مین سوا محمد بن خالد کے
کہ بروایت طبری برامکہ مین اونسے بہتر کوئی نتہا سب پر عذاب سخت نازل ہوا یحیی قید خانہ مین
مرگئے اور فضل بن یحیی اور جعفر بن یحیی کی چھوٹے چھوٹے بیٹے تھے اونکو بھی قتل کیا سارا برامکہ کا
خاندان بعد ایسی عروج کی جنہون نے لاکھون روپے لٹا دیے تھے سب مفلس اور نان شبینہ کو
محتاج ہوگئی ۔ روضۃ الصفا مین محمد بن عبد الرحمن ہاشمی سے ایک روایت لکھی ہے کہ وہ عید الاضحیٰ
کی دن اپنی ماں کی گھر مین گئے اوسوقت اونکی پاس ایک عورت بہت پرانی اور میلی کپڑے پہنی
ہوے بیٹھی تھی اونکی ماں نے اونسے کہا یہ ضعیفہ جعفر بن یحیی کی ماں ہے محمد بن عبد الرحمن کہتے ہین
مینے اونکی تعظیم کی اور اونسے پوچھا کہ آپ نے کیا دیکھا اور امور عجیبہ مین آپ نے کیا دیکھا اونھون جواب دیا بیٹا بڑا
عجیب امر یہ ہے کہ ایک زمانہ ہمارے اوپر گذرا کہ چار سو مقنعے گران قیمت ہمارے تو شکخانے مین تھے اور
ایک زمانہ آج ہے کہ اسوقت ایک بکری کی کھال ہمارے سر سے بندھی ہے اور دوسری کہال کا ہمارا لحاف
ہے محمد بن عبد الرحمن کہتے ہین کہ اوسیوقت مینے پانسو درہم منگوا کے اونکو نذر کئے وہ اسقدر خوش ہوئین
کہ قریب تہا مارے خوشی کی جان نکلجائے اوسکی بعد وہ اکثر ہمارے گھر مین آیا کرتی تھین جب تک
باہم مفارقت واقع ہوئی ۔ ذکر سفر ہارون رشید کا ممالک خراسان کیطرف اور

وفات اونکی طوس مین - صاحب روضۃ الصفا نے بروایت جبرئیل بختیشوع طبیب کے
لکھا ہی کہ وہ ہارون رشید کے ساتھ رقہ مین تھی اور سب دربار یون سے پہلی صبح کو اونکے پاس حاضر
ہوتے تھے اور کیفیت صحت مزاج کی دریافت کرتے تھے جب خوش وخرم رہتے تھے تو کوائف شبینہ
اپنے بیان فرماتے تھے کہ شب کو کیا کھایا اور کیا کیا کام کئے - ایکدن بدستور وہ حاضر ہوئے
دیر تک کھڑے رہے کچھہ بات اونھون نے نکی اور سر جھکائے ہوئے کچھہ فکر مین بیٹھے تھے اونھون نے
آگے بڑھکے پوچھا یا امیر المومنین سرم فدائے تو باد آج مین حضور کو بہت مغموم اور ملول پاتا ہون
اگر کوئی عارضہ بدنی ہی تو ارشاد ہو کہ فکر علاج کی کیجاوے اور اگر کوئی حادثہ ملکی ہی تو اسقدر پریشانی
نہین چاہئے یہ جہان حوادث سے خالی نہین رہتا اوسکے دفع کے باب مین مشورے سے کوئی تدبیر سوچنا
چاہئے - فرمایا اے جبرئیل اون دونو امرون سے جو تمنے کہا کوئی نہین ہی ملال میرا سبب ایک
مہیب خواب کے ہی جو رات کو مینے دیکھی ہے مجھکو نظر آیا کہ مین تخت پر بیٹھا ہون اوسکے نیچے سے
ایک ہاتھہ نمود ہوا جسکی ہتھیلی مین سرخ مٹی ہے اور ایک آواز آئی مگر بولنے والے کی صورت
نہین نظر آئی کہ یہ مٹی اوس جگہہ کی ہی جہان تم دفن کئے جاوگے مین نے پوچھا میرا مدفن
کہان ہوگا اور یہ مٹی کس ملک کی ہی جواب آیا طوس تمہارا مدفن ہی یہ وہین کی مٹی ہی پھر وہ
ہاتھہ غائب ہوگیا اور آواز منقطع ہوئی - جبرئیل کہتا ہی مینے عرض کیا یا امیر المومنین خواب
جو ابخرہ فاسد اور خیال کاسد سے پیدا ہوتا ہی اوسے ہرگز رنج نکرنا چاہئے اور پریشان
نہ ہونا چاہئے بلاشبہہ وشک یہ خواب اضغاث احلام کے قسم سے ہے قابل تعبیر کے نہین ہے
غالبًا حضور کو سوتے وقت تصور اوس حادثے کا ہوگا جو سمرقند مین واقع ہوا اور خیال خراسان
کے سفر کا ہوگا اسواسطے خیال نے یہ نبدش کی ہی آج حضور سامان عیش ونشاط زیادہ فرماوین

اور اس خواب پریشان کی رنج کہ جسکا باعث مواد سوداوی یا متخیلہ کی ایک ترکیب سے ہو خوشی
اور خرمی سی اوسکو بھلا دیجیئے غرض اس فہمایش کو مینے اسقدر طوالت دی کہ اونکی طبیعت
کا رنج دفع ہوگیا اور انبساط جو ہے پیدا ظاہر ہوا چند مدت کی بعد اوس خواب کا اثر اونکی دل سے
زایل ہوگیا اور رقہ سی وہ بغداد مین آئے اور ارادہ سفر خراسان کے ہوے آپ کو الف اور
بواعث اوس سفر کے تاریخ طبری کی روایت سی ہم لکھتے ہین رافع بن لیث بن نصر ایک
شخص سمرقند مین ارباب سیف سی بڑا نامور اور نہایت مکار اور عیار اور عیش دوست
تھا عورتونکی ساتھ بہت صحبت رکھتا تھا اور یحیی بن اشعث مہدی باللہ کی ممالیک مین سے
بھی سمرقند مین تھا اوسکی جورو بہت حسین تھی وہ اپنی جورو کو وہان چھوڑ کے کچھ ضرورت
سی بغداد مین گیا اوسکی غیبت مین رافع نی اوسی محبت اور آشنائی پیدا کی اور اوسکو ایسا
بہکایا کہ خواہشمند ہوئی کہ کسیطرح سی قید نکاح یحیی بن اشعث سی خارج ہوجاوے اور اپنی عیش دوستی
کی جو رافع کی جبلت تھی چونکہ وہ عورت متمول اور مالدار تھی وہ چاہتا تھا کہ کسیطرح سی وہ قابو
مین آوے اوس عورت کو رافع نی سمجھایا کہ اور کوئی صورت یحیی بن اشعث کی رضامندی
سی تمہارے قید نکاح جاتی رہنی کی نہین ہی بجز اسکی کہ تم مذہب اسلام سی مرتد ہوجاؤ تب نکاح
باطل ہوجائیگا پھر اوسکی بعد توبہ کرکے مسلمان ہوجانا اوس عورت نی مذہب ترسا اختیار کرلیا
اور چند روز کے بعد پھر مسلمان ہوی تب عدت مین بیٹھی بعد عدت کی گذرنی کے رافع کی ساتھ
نکاح کرلیا اس امر کا استغاثہ یحیی بن اشعث نی ہارون رشید کے سامنی پیش کیا اونھون نے
علی بن عیسی اپنی حاکم خراسان کو حکم بھیجا کہ رافع کو گرفتار کرکے منھہ کالا کرو اور گدہی پر
چڑھاکے سارے شہر مین گھماؤ اور کوڑے مارو علی بن عیسی نی وہ حکم سلیمان بن جنید ازدی کو

جو امیر سمرقند کا اونکیطرف سے تھا بھیجا کہ اوسکی تحقیق کرین اونھون نے رافع کو فوراً قید کیا
اور اوس عورت کو اوس سے جدا کر دیا مگر اور کوئی [illegible] سزا جو اوس حکم مین تھی وہ ظاہرا
مروت سے رافع پر جاری نہ کی اس سبب سے کہ وہ نامور آدمی تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ قید بھی کچھہ سخت اور حفاظت کی نہ تھی اسواسطے کہ رافع بن لیث سمرقند سے بھاگ گیا
اور بلخ مین پہنچا جہان علی بن عیسی تھے خود وہان مخفی رہا اور علی بن عیسی کے پاس پیغام
بدرخواست معافی اپنے جرم کے بھیجا علی بن عیسی نے ناعاقبت اندیشی کی اور خلیفہ کے حکم
کے خلاف اوسکا قصور معاف کر دیا اور اوسکو حکم معاودت کا سمرقند مین دیا وہ پھر وہان پہنچا
اور چونکہ اوس عورت کو علانیہ اپنے پاس نہین رکھہ سکتا تھا ایک تدبیر مفسدہ پردازی کی
سوچا یعنی سمرقند کے مفسد اور عیارون کو جمع کر کے سمرقند پر قبضہ کر لیا اور اوس عورت
کے ساتھہ علانیہ نکاح کیا اور چونکہ عام اور خاص باشندے اوس شہر کے علی بن عیسی کی حکومت سے
بسبب اونکے ظلم وستم کے ناراض تھے سب معین اور مددگار رافع بن لیث کے ہو گئے علی
بن عیسی نے یہ خبر سنکے ایک جمعیت فوج کی اپنے بیٹے کی سپہ سرداری مین بھیجی رافع نے
اوس فوج سے مقابلہ کیا بڑی جنگ ہوئی علی بن عیسی کے بیٹے کو مع اونکی جمعیت فوج
کے شکست ہوئی خود علی بن عیسی اوس جمعیت کے شکست کی خبر سنکے آئے رافع باعانت
سمرقندیونکے اونسے بھی لڑا اور اونکو بھی شکست ہوئی جب علی بن عیسی سمرقند سے ہزیمت
پاکے پھر بلخ مین پھرے آتے تھے وہان کے لوگ سب بگڑ گئے اونکے نائب کو مار ڈالا اور علی
بن عیسی کا اور اونکے بیٹے کا گھر لوٹ لیا تین کرور درم اونکے ایک باغ مین مخفی تھے وہ سب
اوٹھا لیگئے یہ واقعہ اونکی غیبت مین ہوا کہ وہ ہنوز مرو مین تھے اخبار نویس نے اس سارے واقعے کی

جو شہر قومس میں دریغ نہیں ہوا اور اُن فتنوں میں نا اتفاقی کی اور چونکہ بلخ کے سب لوگ علی بن عیسیٰ کے
بسبب اونکے ظلم و ستم کے ناراض تھے وہ سب علانیہ کہتے تھے کہ ہم [illegible] امیر المومنین کے مطیع اور تابعدار
ہیں [illegible] اونکو نرمی
اور مدارات کی ساتھ [illegible] ایسا ہو کہ وہ باغی ہو جائیں اور [illegible]
کی پاس سیکڑوں عرضیاں مظلوموں کی بھیجی تھیں جنپر علی بن عیسیٰ کی [illegible] توجہ نہ کی تھی
ہارون رشید نے ہرثمہ بن اعین کو ایک جمعیت فوج کے ساتھ مع احکام مخفیہ کے خراسان
کیطرف بھیجا اور حکم دیا کہ راہ سے تم علی بن عیسیٰ کو اطلاع کرو کہ مجھکو امیر المومنین نے تمہاری اعانت
اور مدد کیواسطے بھیجا ہے اور جب قابو میں آجائیں تو احکام مخفیہ یہ تھے کہ اونکو قید کر دو اور سارے
اونکی مملوکات ضبط کر کے یہاں بھیجدو اور اونکے پانوؤں میں بیڑیاں ڈالکے اشتہار عام کر دو کہ جسکو جو
دعوی علی ابن عیسی پر ہو وہ آکے دعوی کرے اسکا حق دو اوسکے مظالم کو رفع کرو ہرثمہ بموجب حکم کے روانہ
ہوئے اور جیسا حکم تھا رستے سے علی بن عیسیٰ کو اطلاع دی وہ استقبال کر کے اوسکو لیگئے ہرثمہ نے
تنہائی میں وہ حکم مخفی اونکو سنایا اور قید کر لیا اور مرو کی مسجد جامع میں علی العموم لوگوں کو اپنی
امارت خراسان اور علی بن عیسیٰ کی معزولی کا حکم سنایا [illegible] سپاہ کو اور رعیت کو سنایا سبھوں نے
قبول کیا ہرثمہ علی بن عیسیٰ کو پابجولان کر کے اور ہر روز مسجد جامع میں بیٹھکے اشتہار دیتے تھے
جسکو جو دعوی علی بن عیسی پر ہو وہ پیش کرے جو شخص آکے دعوی کرتا تھا ہرثمہ علی بن عیسی سے
اوسکو دلوا دیتے تھے بعد فراغت کے اونکی رفع مظالم سے سارے علی بن عیسیٰ کے مملوکات ہرثمہ نے
ضبط کئے۔ الغرض سارا خراسان ہرثمہ کے احکام کا مطیع ہو گیا مگر بالکل ممالک ماوراء النہر رافع بن
لیث کے قبضے میں آگئے تھے اون ممالک کے لوگوں نے ہرثمہ کے احکام تسلیم نہ کئے اونھوں نے مفصل

دارالخلافت مین اطلاع کی اِس خبر کے پہنچنے سے ہارون رشید نی بذات خود ارادہ سفر خراسان کا
کیا امین کو بغداد مین اور قاسم کو موصل مین قایم مقام مقرر کرکے روانہ ہوا اور ظاہرا مامون بیشتر سی
خراسان کی کسی شہر مین تھی مگر ہارون رشید وقت روانگی کے بغداد سی صحیح المزاج نہ تھی جبرئیل طبیب
ہمراہ تھا جب وہ نہروان مین پہنچی بادشاہ ہندوستان کی پاس ایک طبیب نامی تھا اوسکو طلب کیا
اوسکی معالجی سی صحت ہوئی جب کرمانشاہ پہنچی وہانسی مامون کو پیشتر روانہ کیا اور فضل بن سہل کو
اونکی وزارت سپرد کی اور اونکو حکم دیا کہ تم جاکی مرو مین قیام کرو اور ہرثمہ کو حکم دو کہ رافع کی مفسدیکو
دفع کرے اِسواسطی کہ وہ سمرقند سی بخارا مین جاکی مقیم ہوا تھا اور سارے ممالک ماوراءالنہر کے اوسکی
قبضی مین آگئے تھی اسی اونکی حالت صحت مین علی بن عیسیٰ کو مقید کرکے لائے جب وہ گرگان مین
پہنچے تھی سارے اونکی مملوکات نقد و جنس اسی کرور درہم کا مال تھا اور پندرہ سو اونٹ تھی وہ سب
ہارون رشید نی خزانے مین داخل کئے اور علی بن عیسیٰ کو پابجولانہ بغداد مین بھیجدیا اور محمد
امین کو تاکید اونکی حفاظت کیواسطی کی - بعد اوسکی پھر مزاج ہارون رشید کا بگڑ گیا یعنی اوسی مرض
کا نکس ہوا اور جبرئیل طبیب اونکی ہمراہی کی رائے اوس طبیب سی جو ہندوستانسی آیا تھا مختلف
ہوئی اور ظاہرا غلطی جبرئیل کے رائے کی ثابت ہوئی ہارون رشید نی ارادہ اوسکی قتل کا کیا اوسنی
درخواست کی کہ کل اگر صحت حضور کو نہو جائے تو جو سزا چاہئے وہ دیجیئ باتفاق تقدیر دوسرے دن
اونھون نی قضا کی - مگر قبل اِس واقعی کے جب ہارون گرگان سی روانہ ہوا اور ہرثمہ بن اعین
دریائے جیحون سے مامون کی حکم سی رافع بن لیث کی فتنی کی دفع کرنیکی لئے پار ہوئے اور سرحد بخارا مین
پہنچے رافع نی اپنی بھائی بشر بن لیث کو ایک جمعیت فوج کے ساتھہ مدافعت کیواسطی بھیجا ہرثمہ
نی اوس جمعیت کو شکست دی اور بشر بن لیث کو گرفتار کرلیا اور اوسکو مامون کی پاس

پابزنجیر روانہ کیا مامون نے اوسکو ہارون رشید کے پاس بھیجا کہ وہ اونکے پاس بحالت شدت بیماری
مین پہنچا اور چونکہ گرگان مین اونکے مرض کا نکس ہوا تھا اطبا کی تجویز ہوئی کہ آب وہوا طوس کی
غالباً مزاج کیموافق ہو اسواسطے وہ وہانسے روانہ ہوے اور صفر سنہ ۱۹۳ ہجری مین طوس مین پہنچے وہان
جب بشر بن لیث اونکے سامنے کیا گیا اوسے بغضب فرمایا اے دشمن خدا تونے اور تیرے بھائی نے خراسان کو
مجھسے باغی کیا کہ اس حالت ضعف مین مجھکو حرکت کرنا پڑی تجھکو ایسے عذاب سے قتل کرونگا کہ
آج تک کسیکو اوس عذاب سے نہین مارا ایک قصاب کو مامور کیا کہ اوسکے اعضا کو تھوڑا تھوڑا کاٹنا
شروع کیا چودہ ٹکڑے اوسکے بدن کے ہوے تھے جب اوسکی روح فنا ہوئی اون ٹکڑونکو جلایا
اور سر اوسکا سولی پر چڑھایا - آٹھ دس دنکے بعد ہارون رشید نے شب شنبہ تیسری جمادی الثانی
سنہ ۱۹۳ ہجری مین بروایت طبری قضا کی فضل بن ربیع اونکے صاحب شرط یعنی کوتوال اور اسماعیل
بن صبیح اونکے منشی اور تین خادم اونکے یعنی مسرور اور رشاد اور حسن نے اونکو غسل دیا اور ایک بیٹے
اونکے صالح جو ہمراہ تھے اونھون نے نماز جنازہ کی پڑھائی پینتالیس برس کی اونکی عمر ہوئی اور تیئیس برس
تخت پر رہے وہ بہت خوبصورت سفید رنگ مرغولہ موے یعنی گھونگھر والے بال رکھتے تھے تیرہ بیٹے اونھون
نے چھوڑے محمد امین - اور عبداللہ مامون - اور قاسم موتمن - اور علی اور صالح پانچ یہ تھے اور آٹھ
بیٹے اور تھے سبکا نام محمد تھا مگر کنیت سے مختلف اور ممیز تھے یعنی ابو اسحاق اور معتصم - اور ابو یعقوب اور
ابو العباس - اور ابو محمد اور تین اور محمد تھے کہ اونکی کنیت نہین معلوم ہوئی اور چار بیٹیان چھوڑین
اور منکوحہ بیبیان دو تھین ایک زبیدہ بنت جعفر ابن ابی جعفر المنصور الدوانقی اونکے پیٹ سے
محمد امین پیدا ہوے اور دوسری ام العزیز نام تھین جنکے بیٹے علی تھے اور باقی سب لڑکون کی مان
لونڈیان تھین مامون اور معتصم کی مان کا نام مرجانہ تھا - ہارون رشید کی ایک امر پر مورخین بہت

انصاف سے دیجیگا زاہد نے کہا اقل مرتبہ جو آپکو ضرور تھا کہ مجھسے فرمائے یہ تھا جو آپنے کہا رشید نے
پوچھا تمہارے نزدیک میں شریر تر اور خبیث تر ہوں یا فرعون زاہد نے جواب دیا فرعون اسواسطے
کہ اوسنے دعوی الوہیت کا کیا اور انا ربکم الاعلی کہا پھر ہارون نے پوچھا موسی اور
ہارون آپسے بہتر تھے یا آپ اونسے بہتر ہیں زاہد نے جواب دیا مجھکو کیا نسبت ہے اون دونوں سے
وہ پیغمبر تھے میں ایک ادنی عباد اللہ سے ہوں ہارون نے کہا جب اللہ تعالی نے موسی اور
ہارون کو فرعون کے پاس بھیجا تب کہا فقولا لہ قولا لینا یعنی اوسکے ساتھ ملایمت اور
نرمی سے گفتگو کرنا حالانکہ وہ کافر اور گمراہ تھا اور میں بقدر طاقت مامورات پر عمل کرتا ہوں
اور منہیات سے باز رہتا ہوں اور تمنے مجھکو نصائح ایسی سختی کے ساتھ کئے اور ادب خلافت کا
کچھہ لحاظ نہ رکھا زاہد نے کہا بیشک مینے خطا کی میں اس حرکت سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں
امیدوار ہوں اللہ تعالی میری توبہ قبول کرے آپ بھی میرا قصور معاف کیجئے ہارون نے کہا
اللہ تعالی تمہاری آمرزش کرے اور آٹھہ ہزار درہم انکے واسطے منگاکے دئیے زاہد نے کہا
میں ایک مرد سیاح ہوں اس مالکی مجھے احتیاج نہیں ہے ہرثمہ بن اعین نے کہا اے مرد
جاہل خلیفہ اور امام کے عطیہ سے تو انکار کرتا ہے ہارون نے ہرثمہ سے کہا تم چپ رہو اسمیں دخل
نکرو انکا معاملہ میرے ساتھہ ہے نہ کہ تمہارے ساتھہ بعد اوسکے ہارون نے زاہد سے کہا مینے تمکو
محتاج سمجھکے یہ نہیں دیا مگر خلفا کا دستور ہے کہ جسکے ساتھہ اونکو صحبت ہوتی ہے صلے اور انعام سے
اوسکو محروم نہیں رکھتے جسقدر تمہارا جی چاہے اس مال سے خواہ مخواہ قبول کرو زاہد نے اونکو دعا
دی اور دو ہزار درہم اوسمیں سے اوٹھا لئے مگر وہ سب وہیں دار الخلافت کے دربانوں اور حاضر
باشوں پر تقسیم کر دئے اپنے ساتھہ کچھہ نہیں لیگئے۔ مسامرہ میں شیخ اکبر لکھتے ہیں فضل بن ربیع

راوی ہین کہ ہمنے ہارون رشید کی ساتھ حج کیا اوسی سفر حج مین کوفے مین گذر ہوا رستے مین
بہلول مجنون کھڑے ہوئے ہذیان بکتی تھی فضل نے بہلول سے کہا چپ رہو امیر المومنین کی سواری
آتی ہی وہ چپ ہوگئی جب ہودہ امیر المومنین کی سواری کا اونکی سامنی ہوا بہلول نے کہا یا امیر المومنین
ایمن بن نابل نے مجھسے کہا کہ قدامہ بن عبد اللہ عامری نے اونسے روایت کی کہ مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو منی مین اونٹ پر سوار دیکھا جسپر پرانا پالان تھا نہ وہ منقش تھا نہ مذہب
نہ رنگین فضل بن ربیع کہتے ہین مینے عرض کیا یا امیر المومنین یہ بہلول ہین امیر المومنین نے کہا مینے
خود پہچان لیا تھا پھر بہلول نے کہا یا امیر المومنین مین کوئی شعر پڑہون ہارون نے کہا پڑہو
ظاہر معلوم ہوتا ہی سواری وہان روک لیگئی بہلول نے یہ عربی قطعہ پڑہا قطعہ ھب انک
قد ملکت الارض طرا + ودان لک البلاد فکان ماذا + الیس غدا مصیرک جوف قبر + ویحثو
التراب ھذا ثم ھذا + خلاصہ ترجمہ اوسکا یہ ہی ہمنے مانا تم ساری زمین کے مالک ہوگئے اور ساری
خدا کی بندے تمہارے تابعدار ہوگئی پھر کیا کل قبر کے پیٹ مین تجانا ہوگا اور مٹی کا ڈہیر منہ پر
نہ آویگا اسکو خوب یاد رکھو پھر یاد رکھو امیر المومنین نے کہا بہت اچھا شعر پڑہا کچھہ اور بھی فرمائیے
بہلول نے کہا بہت خوب - یا امیر المومنین جسکو اللہ تعالی مال اور جمال دونو عطا کرے پھر وہ
اپنے جمال کے ساتھہ پارسائی کرے اور مال سے لوگونکی ساتھہ مواسات اور احسان کرے
تو اوسکا نام دیوان ابرار مین لکہا جائیگا - امیر المومنین سمجھے کہ اس کلام مین حسن طلب ہے
فرمایا مینے حکم دیا ہی تمہارا سب قرض ادا کر دیا جائے بہلول نے کہا ایسا حکم نہ دیجیے قرض قرض لیکے
نہین ادا کیا جاتا اہل استحقاق کے حقوق ادا کیجئے اور اپنے نفس کا بھی قرض ادا کیجئے امیر المومنین نے
فرمایا مینے حکم دیا ہی کہ آپکی واسطے برابر دوام کچھہ مقرر کیا جائے بہلول نے کہا یا امیر المومنین ایسا حکم

نہ کیجئے

نہ دیجئے آپ کو میرے ساتھ برائی کرنے سے کیا ملیگا میرے واسطے مقرر کرنا او سیر سے ہے جسنے آپ کیواسطے مقرر کیا ہی آپکی مقرر کرنیکی مجہی احتیاج نہین ہی حضرت بہلول نے تقرر مواجب کا اپنے واسطے اپنے ساتھہ بدی کرنا ٹھہرایا - پھر اوسی مسامرہ مین فضل بن ربیع کی روایت سے لکہا ہی ہارون رشید نے حج سے فراغت کی اور ظاہر او ہین مکہ معظمہ مین ایکدن اونکی قیام گاہ مین تشریف لائے اونہون نے دوڑکی کہا یا امیر المومنین مجہے آپنے یاد کیوں نہین فرمایا آپنے خود کیون تکلیف فرمائی ہارون رشید نے فرمایا ویحک یا فضل میرے دلمین کچہہ کھٹکا ہوا ہی کسی عالم کو تلاش کرکہ اوسی پوچہون

راقم کہتا ہی ویحک کلمہ ترحم کا ہی جیسا ویل کلمہ عذاب کا ہی دونون کی معنی ہین افسوس ہی اور کھٹکا ہارون کو کسی دینی امور مین ہوا ہوگا فضل نے کہا یہان قریب ایک بڑے حافظ فقیہ رہتی ہین سفیان بن عینیہ وہ طبقہ ثانیہ کے عالم حافظ اور فقیہ تھی مگر اخیر عمر مین اونکی حفظ مین کچہہ فرق ہوگیا تھا ہارون نے کہا اچہا چلو اونکی پاس جب وہان گئے وہ دوڑکی باہر نکلی اور کہا امیر المومنین نے مجہکو یاد فرمایا ہوتا یہان تشریف لانے سے کیون زحمت اوٹھائی پھر ہارون کو جو پوچہنا تھا وہ پوچہا اونہون نے جواب دیا مگر ہارون کی ظاہرا تسکین نہوئی پھر اونسے پوچہا کچہہ آپکی اوپر قرض ہی اونہون نے کہا ہان حکم دیا انکا قرض ادا کردو وہانسے اوٹھے فضل سے کہا کوئی دوسرا شخص تلاش کرو فضل نے کہا عبد الرزاق ایک بزرگ یہانسے قریب ہین -

راقم کہتا ہی عبد الرزاق کئی عالمونکا نام ہی معلوم نہین ہی کون مراد ہین عجب نہین ہی عبد الرزاق بن عمر والدمشقی مراد ہون کہ وہ ہمعصر ہارون رشید کے ہین وہ بھی طبقہ ثانیہ مین تھی مگر ارباب اسماء الرجال اونکو لکہتی ہین کہ وہ متروک الحدیث ہین یعنی اونکی روایت حدیث کی بابمین معتبر نہین ہی اونکی ساتہہ بھی بعینہ وہی معاملہ ہوا جو سفیان بن عینیہ کی

سنا تہو اتہا ۔ وہانسی وہ نکلی گیا کوفہ اور بیٹالم تلاش کرو راوی فضیل بن عیاض کیا حتی انسی
قریب ہین فرمایا وہانجلین جب اونکی دروازے پہنچی تو آواز معلوم ہوتی کہ وہ نماز مین کھڑی
ہوئی ایکہی آیت کی تکرار کرتے تھی راوی کہتا ہی کہ ہمنی دروازہ کھٹکھٹایا تو انہونسی آواز دی کون
ہی ہمنی کہا امیرالمومنین تشریف لائی ہین انہو آواز دی کہ ہمکو امیرالمومنین سی کیا کام ہی راوی نی کہا سبحان الله
تمہاری اوپر اطاعت اونکی فرض ہی تب وہ اوترے اور دروازہ کہولکر بہاگ اور پہر اپنی
کوٹھی پر چڑھ گئے اور چراغ گل کرکے ایک کونے مین جا بیٹھی ہم اور ہارون رشید بھی اوپر چڑھ گئی
اور ہاتہونسی ٹٹولنی لگی کہ وہ کہان ہین امیرالمومنین کا ہاتھ اونکی بدن پر پڑا تو وہ بولے اف
یہ ہاتھ کیسا نرم ہی اگر کل خدا کی عذاب سی بچا فضل بن ربیع کہتی ہین مینی اپنی دل مین کہا
آج ہم انسی جی کہولکے باتین کرینگے ۔

راقم کہتا ہی ظاہر فضل بن ربیع کا مطلب یہ تہا کہ وہ کسی سی کبہی ملاقات
نہین کرتے تھی خلق سی متنفر رہتی تھی چونکہ اب پھنس گئے اسواسطے فضل نے وہ تصور کیا پھر امیرالمومنین
نی فرمایا سنیے جسواسطے ہم آئے ہین وہ کہئے اور جواب سنکے ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ یہ درخواست
کی ہوگی کہ کوئی نصیحت موثرہ فرمائے تب فضیل بن عیاض نے کہا جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ
ہوے تب اونہون نے سالم بن عبدالله اور محمد بن کعب قرظی اور رجا بن حیات کو بلایا اور انسی
کہا مین اس بلای عظیم مین مبتلا ہوا ہون مجہی مشورہ دو مین کیا کرون تو اونہون نی خلافت کو بلا شمار
کیا تہا اور آپ اور آپکی رفقا اوسکو نعمت عظیم جانتے ہین ۔ تب سالم بن عبدالله نی کہا اگر خدا کی
عذاب سے نجات پانیکا قصد ہی تو دنیا سی روزہ رکہو اور موت سی افطار کرو ۔ اور محمد بن کعب نے
کہا اگر خدا کی عذاب سے بچنا چاہتی ہو تو مسلمانونمین جو تمسے بڑا ہو اوسکو باپ سمجہو اور برابر کو بہائی جانو

اور چہوٹی کو

اور چھوٹے کو بیٹا خیال کرو تو باپ کی توقیر کرو اور بھائی پر بخشش اور اکرام کرو اور بیٹوں پر رحم کرو۔
اور رجا بن حیات نے کہا اگر خدا کی عذاب سے نجات ملنی کی آرزو ہے تو مسلمانوں کی واسطے وہ بہتر جانو جو اپنی واسطے بہتر جانتے ہو اور اونکے واسطے وہ بد جانو جو اپنے واسطے بد جانتے ہو پھر چاہو تو مر جاؤ سوائے ہارون رشید مین تمسے کہتا ہون کہ مجھکو تمہارے اوپر رحم آتا ہے اسواسطے کہ مجھکو خوف ہے تمہارے اوپر اوسدن کا جسدن کسی کے پانو زمین مین نہ ڈگینگے سو مین تمسے پوچھتا ہون خدا تمپر رحم کرے کوئی تمہارا مشیر ایسا بھی ہے جو میری سی نصیحت کرے تب ہارون رشید نے رونا شروع کیا یہانتک روئے کہ غش کھاکے گر پڑے۔ فضل بن ربیع کہتے ہین تب مینے کہا امیر المومنین کے ساتھ نرمی سے بات کیجئے دیکھئے اونکی حالت کیسی متغیر ہے اونھون نے جواب دیا تم اور تمھارے یار لوگ امیر المومنین کی قتل کرنیکی فکر مین رہو ہمسے کہتے ہو کہ نرمی کرو۔

راقم کہتا ہے فضیل بن عیاض کا مطلب قتل کرنیسے آخرت کا قتل ہے۔ اتنے مین امیر المومنین کو ہوش آیا کہا اور کچھہ فرمائیے خدا آپ پر رحمت کرے فضیل بن عیاض نے کہا مینے سنا ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے کسی شخص کو کہین کی حکومت دی تھی اوسنے کسی امر کی شکایت لکھی تھی اوسکی جواب مین عمر بن عبد العزیز نے لکھا بھائی مین تمکو یاد دلاتا ہون بد خوابی دوزخ کی لوگونکی ساتھہ دوام قیام کے اوسمین ایسا نہو کہ اللہ تعالی کی نظر تمہاری طرف سے پھر جاے اور اپنے آخر وقت مین تم نا امید ہوجاؤ اوسکی رحمت سے اس تحریر کے پہنچنے سے وہ حاکم وہانسے اوٹھہ کھڑا ہوا اور دار الخلافت مین چلا آیا عمر بن عبد العزیز نے اونسے پوچھا تم بیوقت اور بے طلب کیون اپنی دار الحکومت سے چلے آئے کہا آپکی تحریر سے گویا مین سوتا تھا جاگ پڑا اور میرا دل بدل گیا اب مین کہین کی حکومت اپنے ذمے نہین لونگا اب مجھپر کھل گیا کہ دنیا کی کامونکا انجام اپنا دین بچاکے آدمی کی اختیار مین نہین ہے

الا من شاء اللہ ہارون رشید پھر شدت سے روئے اور کہا اور کچھہ فرمائیے آپ پر رحمت بھیجے - اونھون نے
کہا او خوبصورت اچھی چہرے کے آدمی تو وہ ہے جسسے خدا اس خلق کے باب مین بہت کچھہ پوچھیگا جہانتک
ہوسکے اس چہرے کو آگ سے بچاؤ اور خبردار کوئی صبح اور کوئی شام تمہارے اوپر ایسی نہ گذرے کہ تمہارے
دلمین اپنی رعیت کیطرف سے کچھہ کینہ ہو اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ اَصْبَحَ
عِندَہٗ غِشٌّ لَہُمْ لَمْ یَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ یعنے جو شخص صبح کو اوٹھے دلمین کینہ لئے ہو وہ
نہ سونگھیگا خوشبو جنت کی پھر ہارون رشید بہت زار روئے اوسکے بعد اونسے پوچھا آپ پر کسیکا قرض ہے اونھون
نے کہا ہان مین اپنے پروردگار کا قرضدار ہون جسنے ابتک مجھہ [illegible] نہین طلب کیا افسوس ہے
مجھپر اگر وہ اوسکا بابت مجھسے مناقشہ کرے اور افسوس ہے مجھپر اگر جواب نہی کا مجھکو الہام نہو ہارون
رشید نے کہا مین آدمیونکا قرض پوچھتا ہون اونھون نے کہا میرے پروردگار نے آدمیونسے قرض لینے کا مجھے
حکم نہین دیا اور نہ اوسکی ضرورت مجھکو عطا کی اسواسطے کہ اوسنے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ
یعنے بہ تحقیق اللہ تعالی روزی دینے والا ہے پھر کسی سے قرض لینے کی حاجت کیا ہے - تب ہارون رشید نے
ایک تھیلی ہزار دینار کی اونکے سامنے کی اور کہا اسے اپنا اور اپنے عیال کا نفقہ کیجئے کہ اوسکی سبب سے آپکو
قوت اور فرصت عبادت کرنیکی ہوگی فضیل بن عیاض نے کہا سبحان اللہ مین تو آپکو نجات کا رستہ
بتلاؤن اوسکا مکافات آپ یہ کیا ہے کرتے ہین کہ مجھے عذاب مین مبتلا کرتے ہین یہ کہکر اونھون نے
سکوت کیا - راوی کہتا ہے تب ہم باہر نکلے جب دروازہ پر پہنچے تب ہارون رشید نے کہا جب ایسی آدمی
کی دیکھنا ہو تو ایسا آدمی دکھلایا کرو کہ وہ مسلمانونکا سردار ہے [illegible] جب ہم باہر سے ہوی مسلمانہ ایک عورت
اونکو چھوڑ تو [illegible] دیکھتی ہے کس سختی اور تنگی [illegible] مین ہم مبتلا ہین
اگر یہ روپیہ تم لے لیتے تو ہمیں روز آسایش اور آرام سے بسر ہوتے شیخ نے جواب دیا میری اور تمہاری [illegible]

مثل ہوئی کہ ایک قوم کے پاس ایک اونٹ تھا اوسکی محنت اور مشقت سی اونکی بسر ہوتی تھی جب وہ
بوڑھا ہوا ذبح کرکے اوسکا گوشت کھا گئے ہارون رشید نے یہ سنکر کہا پھر چلو انشاء اللہ وہ یہ روپیہ لے لین تب
ہم وہان گئے وہ گھر سے نکل کر چھت پر چڑھ گئے اور ایک کھڑکی مین جا بیٹھے ہارون رشید بھی جاکی
اونکی پہلو مین بیٹھے اور اصرار شروع کیا کہ وہ روپیہ وہ قبول کرین اونھون نے سکوت کا ایسا سناٹا
بھرا کہ مطلق جواب ندیا اتنے مین ایک کالی عورت آئی اور اوسنے کہا اے لوگو آج کی رات
تو شیخ کو بہت تکلیف دی اب بہتر ہے کہ یہانسے آپ تشریف لیجائیے اور شیخ کو فرصت دیجئے کہ
یاد الٰہی مین مشغول ہون خدا آپ پر رحمت کرے راوی کہتا ہے تب ہم سب وہانسے چلے آئے۔

چھٹے خلیفہ بنی عباس کے ابو عبد اللہ محمد الامین بن ہارون رشید تھے
جو باپ کی مرنیکی بعد اونکی وصیت سے خلیفہ ہوئے۔ محمد امین کی ماں زبیدہ تھین بنت
جعفر ابن ابی جعفر المنصور الدوانقی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم زبیدہ کا نام
امۃ العزیز بھی تھا اسی بی بی کا نام سبب اوس نہر کے ہوا اوسنے کھدوائی تھی کہ مکہ معظمہ کو سیراب کیا ہے عجب
نہین ہے تا قیام قیامت صفحۂ گیتی مین قائم رہے شیخ اکبر نے مسامرہ مین لکھا ہے خلفا اور ائمہ مین
سوا حضرت علی ابن ابی طالب اور حضرت حسنین رضوان اللہ علیہم اور محمد امین کے کوئی ہاشمیین گذرا جنکی
ماں ہاشمیہ ہو وہ دراز قد سفید رنگ اور بہت خوبصورت تھے اور طاقت بھی اونکو بہت تھی
اور بڑے شجاع تھے۔ مورخین لکھتے ہین ایک شیر کو جنگل مین اونھون نے تلوار سے قتل کیا اور بڑے
فصیح اور بلیغ اور ادیب اور فاضل تھے مگر حکمرانی مین بدتدبیر تھے سیکڑون تدبیرین کرتے تھے مگر کمتر
کوئی راست ہوتی تھی وہ امر یا اقتضای تقدیر تھا یا اس سبب سے کہ لہو و لعب مین مشغول رہتے تھے
اور پابند ہوا و حرص کے بہت تھے اس سبب سے عاقبت بینی اور دور اندیشی عاقلانہ نکر سکتے تھے

مورخین لکھتے ہین عقل امارت اور حکومت کی اوتمین نہ تھی بہرصورت بموجب وصیت ہارون رشید کے
محمد امین بعد اونکی خلیفہ مقرر ہوے اور اونکی بعد عبد اللہ مامون اور اونکی بعد قاسم موتمن اسی ترتیب
سی خطبون مین دعائیہ جملے پڑہے جاتے تھے اور سکہ جات بھی اسی ترتیب سی کندہ ہوتی تھی اور نشانون
وغیرہ پر بھی وہی ترتیب لکھی ہوئی تھی تو اگرچہ دلی خواہش محمد امین کی ہو کہ ولیعہدی مامون کی
اور اونکی بعد قاسم کی بدل دین اور اپنی بیٹے کو جو صرف دو برس کا تھا اوسکو ولیعہد مقرر کرین لیکن بسبب
باپ کی وصیت کی اور اس خوف کے کہ مبادا کوئی فتنہ برپا ہو جرأت اوسکی منظور نہ تھی اور چاہتی تھی
کہ باتفاق بھائیونکی بسر کرین اور مامون کی دلمین بھی مخالفت نہ تھی چنانچہ بعد ہارون رشید کے
قضا کرنیکی اونھون نے محمد امین کی خلافت کا خراسان مین اشتہار دیا اور بھائی کو تحائف اوس ملک کی
باظہار تابعداری اور قبول بیعت کی روانہ کئی لیکن ایک شیطان الانس نے بنظر اپنی خود غرضی اور ہوس
بیجا کی محمد امین کا دل بدل دیا اور بھائیونمین نفاق پیدا کرکے خسران الدنیا والاخرت ہوا۔ تفصیل
اسکی ہم باختصار تاریخ طبری سی لکھتے ہین اوسمین لکھا ہی کہ ہارون رشید نے اپنی مرض الموت
مین فضل بن ربیع کو حکم دیا تھا کہ جو کچھہ مال اور اموال میرے ہمراہ ہی بعد میری وفات کی وہ سب مامون کا
ہی فوراً مرو مین اونکی پاس بھیجدینا وہ سب تخمیناً دس کرور درہم کا تھا فضل بن ربیع نی پہلی یہ حرکت
نالایق کی کہ خلاف وصیت ہارون رشید کے وہ سب اموال محمد امین کے پاس جاکی گذرانا چونکہ وہ
بالفعل خلیفہ ہوے تھی بہ نیت تقرب کے اونکی پاس یہ حرکت کی بعد اوسکو یہ خوف اوسکی دلمین پیدا ہوا کہ
مامون بعد اپنے اقتدار کے اوسی اوس مالکا مواخذہ کرینگے۔ اور راقم کی رایمین شاید کوئی اور بھی وجہ
ہوگی جیسے فضل بن ربیع کو مامون پر اطمینان نہ تھا اسواسطے اوسنے خلاف وصیت ہارون رشید کے
اوس اموال کو پامال کیا تھا۔ بہرصورت بعد تقرب کے محمد امین کی پاس ابتدا ہی سی اوسنے یہ دراندازی

شروع کی اونسی کہا یا امیر المومنین آپکو اللہ تعالی نی فرزند عطا کیا ہی جسکا نام موسی تھا اور فرزند اگرچہ چھوٹا ہے
بہ نسبت بھائی کے مستحق تر ولیعہدی کا ہی محمد امین نی جواب دیا یہ امر کسطرحسی ممکن ہی ہارون رشید ولیعہدی
کی بیعت مامون کیواسطی اور اونکی بعد قاسم موتمن کیواسطی کرواچکی ہین فضل نے کہا ہارون رشید نے
اس امر مین خطا کی ہے پہلی جب وہ آپکی بیعت ولیعہدی کی کرواچکی اب آپکی ولیعہد مقرر کرنیکا آپکو اختیار
ہی اونکا اختیار باقی نہین رہا یہانتک اسبابمین اوسنے ترغیب اور تحریص کی کہ محمد امین کا دل بھائی
کیطرف سی پھیر دیا اور اونھون نے عزم مصمم کیا کہ دونو بھائیونکو ولیعہدی سے معزول کرکے اپنے بیٹے دو سالہ کو
ولیعہد مقرر کرین۔ پہلی اونھون نے قاسم موتمن کو موصل سے بغداد بلا لیا [illegible] اور حاکم بھیجا
وہان اونکی آنیکی بعد مامون کے بعد اونکی ولیعہدی منسوخ کی جب مامون کو یہ خبر پہنچی وہ سمجھی کہ اونکی
ساتھ بھی یہی امر پیش آویگا اونھون نے اپنی استقامت کی تدابیر مخفیہ شروع کین۔ اور محمد امین نی
مامون کو خط لکھا کہ تمہارے پاس فوج کم ہی اور ملک بہت ہے اور یہان فوج زاید ہی اور ملک بقدر اونکی
مصارف کی نہین ہے اسواسطی مینی یہ تجویز کیا ہے کہ ممالک ری اور قومس اور گرگان اور طبرستان
تمہارے قبضی سی نکالکی وہان دوسرا حاکم اپنی طرفسی بھیجون کہ آمدنی وہانکی میرے پاس آیا کرے اور
مجھی منظور ہی کہ مرو مین تمہارے ساتھ میرا اخبار نویس رہے تاکہ وہانکی اخبار مجھی پہنچایا کرین اور حکومت
خلافت کی میری خراسان مین قایم رہے ان دونو امر مین تم میرے حکم کی اطاعت کرو۔ مامون نے
وہ احکام قبول نکئی اب محمد امین نی باعلان مامون کے خلع کا ولیعہدی سے عزم کیا اور جمعہ کو دن خطبی سی
جملہ دعائیہ مامون کا نکلوا ڈالا اور فضل بن ربیع نی مامون کی خلع کا ولیعہدی سے اور موسی دو سالہ محمد امین
کی بیٹی کی ولیعہدی کا لوگونکو حکم سنایا اور وصیت نامہ ہارون رشید کا جو باب کعبہ معظمہ پر آویزان
تھا اوسکو اوتروا کی پھاڑ ڈالا جب یہ خبر مامون کو پہنچی اونھون نے بھی نام محمد امین کا خطبے سی اور درم اور

دیا وجہ اوسکی اوڑالا اور علانیہ خراسان مین پنجتین ملقب بہ امیر المومنین کیا اور وہانکی لوگون نے
بے تکلف اوسکو منظور اور قبول کرلیا اور بغداد مین محمد امین نے فضل بن ربیع کی صلاح سے علی بن عیسی
بن ماہان جو ہارون رشید کے حکم سے بغداد مین مقید تھا اوسکو رہائی دیکر امارت خراسانکی اوسکی نامزد کی
اور اوسکو بہت سے امور کی فہمایش کی اور یہ حکم دیا کہ اگر مامون تیرے ساتھ جنگ کرین نہایت
کوشش کرنا کہ وہ زندہ گرفتار ہون اور چاندی کی بیڑی انکے پانون مین ڈالکر یہان روانہ کرنا دولاکھ
درہم نقد علی بن عیسی کو انعام دیا اور پچاس ہزار فوج اوسکے ہمراہ کر دی مع رسنے مین جو تھی
جنگ ... ہمراہ ... بغداد سے روانہ ہوا مامون نے یہ خبر سنکے طاہر بن حسین
یک حشم کو ... ہزار فوج کی ... سردار ... علی بن عیسی کیواسطے مامور کیا ...
رے کی سمت کوہستان تا درحلوان اونکی حکومت مقرر کی اور حکم دیا کہ اسی ... رے مین
قبل علی بن عیسی کے پہنچنے کے تم پہنچ جاو چنانچہ بموجب حکم کے وہ رے مین پہنچ گئے اور وہان
معسکر بنایا متعاقب اونکے علی بن عیسی بھی پہنچے اور سامنے اور مقابل طاہر بن حسین کے معسکر کو
اپنا معسکر کیا اور طاہر کے پاس پیغام بھیجا اگر لڑنا منظور ہے تو صف آرائی کرو ورنہ بہتر ہے کہ
محمد امین کی بیعت قبول کرو اور صلح کرو طاہر نے جواب دیا عہد بیعت سابق کا تم لوگون نے توڑا
اور ناحق بھائیونکے بیچ مین تم نے مناقشہ ڈالا یہ مفسدہ پردازی تم ہی لوگونکی ہے نہ خاص محمد امین کی
اس جواب وسوال کے بعد طرفین سے صف آرائی ہوئی اور علی بن عیسی ... شجاعت ... اپنی
سپاہ کی صف سے باہر نکلا اور طاہر کو آواز دی اگر حوصلہ ہے تو صف سے باہر نکلو اور میرے ساتھ
مقابلہ کرو طاہر بن حسین بھی ... گھوڑے پر سوار ہو کر سامنے ہوتے ہی اپنی تلوار دونوں ہاتھ سے علی
بن عیسی کے سر پر ماری کہ اوسنے خود کو دو ٹکڑے کر کے اوسکے سر کو شق کیا ... اوسکا کام تمام کیا اور

مقابلہ اوسکی ساری طاہر بن حسین کی فوج نی متہور انہ بغداد پر یورش کی اور ایک ہی حملہ مین اونکی پانو اوکھڑ گئی اور سبکو ہزیمت ہوئی طاہر کی ہمراہیون نی علی بن عیسی کا سر کاٹ لیا اور انگشتری ظاہرا اوسکی مہر کی اوسکی اونگلی سی نکالکی طاہر کے پاس لائی اور ہزیمتیان بغداد کا تعاقب کرکے بہت سے لوگونکو قتل کیا دوسرے روز طاہر بن حسین نی لشکر سے پہر کے ری مین داخل ہوا اور فضل بن سہیل ذوالریاستین کو جو وزیر کو ذوالریاستین کہتی تہی ایک خط لکھا جسکا مضمون یہ تہا کہ مین تمکو لکہتا ہون اسوقت کہ میری سامنی علی بن عیسی کا سر کٹا ہوا میری سامنی رکہا ہی اور اوسکی انگشتری میری اونگلی مین ہی والسلام فضل بن سہیل جو مامون سی کچہہ دور تہی اونہون نی مامون کو بذریعہ خط کی وہ خوش خبری پہنچی مامون نی اوسیدن دربار عام کیا اور لوگون نی بادب خلافت اوسپر سلام کیا یعنی سب نی کہا السلام علیک یا امیر المومنین اور مامون نی طاہر بن حسین کو خط آفرین اور تحسین کا لکہا اور اوسکو ذوالیمینین خطاب دیا اوسکا مطلب یہ تہا کہ تمہارا داہنا ہاتہ میرا ہاتہ ہی جسپر تم لوگونسی میری بیعت لو اور تمہارا بائیان ہاتہ تمہارا اپنا داہنا ہاتہ ہی اسسبب سی تم ذوالیمینین ہو یعنی دو داہنے ہاتہ والے اسکے بعد محمد امین نی مکرر فوج بہیجی اور طاہر بن حسین کی فوج ہر بار غالب ہوئی اور محمد امین کی فوج کو شکست ہوئی اور طاہر برابر بغداد کیطرف بڑہتے جاتی تہی یہانتک کہ حد عراق تک پہنچی اور مامون سی مدد طلب کی مامون نی ہرثمہ بن اعین کو بیس ہزار فوج کی ساتہہ بہیجا لیکن ہرثمہ کا درجہ سپہ سرداری کا طاہر بن حسین سے زیادہ تہا مامون کو متخیل ہوا کہ شاید طاہر بن حسین کی اطاعت نکرینگا یا ہرثمہ ... عذر کیا ہو اسواسطی مامون نی طاہر کو لکہا کہ تم اپنی جمعیت فوج کے ... ہو کے راستے سی جاؤ اور ہرثمہ نہروان ہو کی ... دونو جمعیت ... متفق ہو جائیں اور بغداد مین محمد امین نی شام سی مدد طلب کی تہی

وہان آپسمین جنگ وجدل ہوگئی - حسین بن علی بن عیسی بغداد مین پچاس ہزار کی جمعیت
فوج کے ساتہہ اوٹھہ کہڑا ہوا اور محمد امین پر نفرین کرنا شروع کی کہ لہو ولعب مین مشغول
رہتی ہین سپاہ کی تدبیر سی عاجز ہین اور اونکو بجبر خلافت سی خلع کیا اور مامون کی بیعت لوگونسی
کروائی - محمد امین بھیس بدلکی قصر خلافت سی اپنی مان زبیدہ کی محل مین چلی گئے اور حسین بن علی
کی پچاس ہزار جمعیت فوج مین آپسمین پھوٹ پڑگئی صبح سے شام تک حسین نے مدافعت کی
بعد اوسکی سپاہ مخالف غالب ہوئے حسین بن علی کو اونھون نے گرفتار کرلیا اور محمد امین کو
پھر تخت خلافت پر بٹھلایا حسین فرصت پاکر اس عزیمت سی نکلا کہ ہرثمہ اور طاہر کے ساتھہ جاکی
ملی محمد امین کو خبر ہوگئی اونھون نے ایک جمعیت اوسکی تعاقب مین مامور کی باہم لڑائی ہوئی
جسمین حسین بن علی قتل ہوا لوگ اوسکا سر کاٹ کی محمد امین کی پاس لائے اور فتنہ آپسکی فوج کا
فرو ہوگیا - اور مامون کی جمعیت کی یہ کیفیت ہوئی کہ جب ہرثمہ بن اعین مع اپنی جمعیت کے
حلوان مین پہنچی طاہر بن حسین بموجب مامون کے حکم کے اپنی جمعیت کو اونسی علیحدہ کرکے
اہواز کیطرف روانہ ہوے وہان محمد امین کیطرفسی اہواز کا حاکم آل مہلب سے ایک شخص تھا
محمد بن یزید بن مہلب وہ حصار اہواز مین متحصن ہوگئے طاہر نے اوسکا محاصرہ کیا برابر
لڑائی ہوتی رہی اخرش محمد مہلبی مارے گئے اور طاہر نے اہواز کو فتح کرلیا اور سارے شہر اور قصبات
جو اہواز سے متعلق تھے وہان اپنے لوگ مقرر کئے اور وہانسی لشکر جمع کرکے بصرے کی طرف روانہ ہوے
منصور نام ایک شخص بصرے مین حاکم تھا اور کوفے مین عباس بن ہادی اور موصل مین مطلب
بن عبد اللہ یہ تینون حکام طاہر بن حسن کی ساتہہ متفق ہوگئے اور تینون مقام مین مامون کی لوگون
نے بیعت کرلی اور بغیر لڑائی کے وہان قبضہ مامون کا ہوگیا - بعد اوسکی طاہر واسطہ مین پہنچے وہانکا

حاکم

حاکم ہیثم بن شعبہ بھاگ گیا طاہر کا وہان بھی قبضہ ہوگیا وہانسے جاکی مدائن پر قبضہ کیا اور وہانسے طاہر نے ہرثمہ
بن اعین کو جو حلوان مین تھی اطلاع کی ظاہر الکہا مین بغداد مین جاتا ہون تم بھی وہان پہنچو۔ الغرض
دونو جمعیتین فوج کی نزدیک بغداد کے پہنچین۔ اور جب حسین بن علی نے محمد امین کو خلع کیا تھا اور
ہر طرف مامون کی خلافت کی دعوت کی مکہ معظمہ کے لوگون نے وہ دعوت قبول کی اور وہان خطبہ مامون
کی نام پر پڑہا گیا۔ اور جب وہ دونو جمعیتین مامون کی فوج کی بغداد کی قریب پہنچین محمد امین بغداد مین
متحصن ہوئے ہرثمہ باب خراسان پر اور طاہر باب بصرہ پر حصار کئے ہوے تھی ہر روز مابین محاصرین
اور متحصنین کی جنگ ہوتی تھی لیکن محمد امین کی پاس روپیہ نہ تھا چاندی اور سونی کا اسباب گلا گلا کی
نقد کرتے تھی اور سپاہ پر تقسیم کرتے تھی بہت سی شہر کے لوگ ہرثمہ اور طاہر کے پاس تدریج زنہاری
ہوے جو نہین نکلی اونپر مصیبتین پڑین بہت سی اہل علم اور ادب مختفی ہوگئی شہر کی لچون نے بھی
چوری اور قتل و خون شروع کیا بعضی لچی اور عیار بہت شجاعت اور جرأت سی محاصرین کی
مدافعت کرنے لگی۔ بالجملہ طاہر بن حسین اور ہرثمہ بن اعین نے شہر بغداد کو محاصرے اور جنگ و جدل سے
بہت ضیق مین مبتلا کیا محمد امین اپنی مان زبیدہ کی محل مین جسکا حصار اور اوسکی دروازے بہت
مستحکم تھی متحصن ہوئے۔ مگر جب اونھون نے دیکھا کہ محاصرین کا غلبہ ہے اور مدافعت ممکن نہین ہے
ہرثمہ بن اعین کو پیغام دیا اپنی زنہاری ہونیکا اور یہ کہ مجھے مامون کی پاس لیچلو ہرثمہ نے رات کو دجلہ
پر ایک کشتی مقرر کی کہ اونپر سوار کرکے اونکو اپنے لشکر مین لے آوین۔ طاہر بن حسین نے یہ خبر سنی تھی
اونکو حسد ہوا کہ اس صورت مین نام فتح کا ہرثمہ کا ہوگا اونھون نے پیشتر سی چند کشتیان اور کچھہ لوگ
دجلہ مین اور دونو کنارونپر مختفی رکھی جب محمد امین کو ہرثمہ سوار کرکی اپنی کشتی پر لیچلے اونھون نے
تیر اندازی کرکے کشتی کو ڈوبا دیا ہرثمہ اور محمد امین باعانت کشتی بانونکی پیرکے اوس پار ہوے۔

وہان ایک خراسانی ہمراہی طاہر نے محمد امین کو پہچانا اور اونکے اوپر ایک کمل ڈالکے اپنی محل سکونت مین لیگیا اور طاہر کو اطلاع کی اوسنے ایک شخص کو بہیجا کہ محمد امین کو قتل کرکے اونکا سر کاٹ لایا صبح کو طاہر نے پہلے وہ سر ایک طشت مین رکھا اور کہا اس شخص نے خود اپنے تئین مقتول کرایا کہ ہرثمہ کی پاس زنہاری ہوا تاکہ فتح اونکے نام پر ہو اور محنت جنگ جدال کی میری اگر میرے پاس زنہاری ہوتے تو مین اونکو زندہ مامون کے پاس لیجاتا بعد اوسکے ہرثمہ اور طاہر دونون نے بتقاریر مختلفہ مامون کو اس خبر فتح سے مطلع کیا - مسامرہ مین لکہا ہے محمد امین کی مہر مین کندہ تہا لکل عمل ثواب حاجب اونکے فضل بن ربیع تہے وزیر ابراہیم بن مہدی تہے طاہر بن حسین نے اونکو قتل کیا جسکا قصہ بہت طویل ہے وہین بغداد مین جہان قتل ہوے تہے دفن ہوے چار برس سات مہینے تئیس دن اونہون نے خلافت کی سنہ ۱۹۸ ہجری مین جب مقتول ہوے تہے ستائیس برس کی عمر ہوئی تہی اور سنہ ۱۹۳ مین اونکے ہاتھ پر بیعت ہوئی تہی قضات اونکے اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ اور ابو البختری وہب بن وہب اور محمد بن سماعہ تہے - **ساتوین خلیفہ عباسیونکے ابو العباس عبداللہ المامون بن ہارون رشید تہے** - جو بموجب باپ کی وصیت کے بعد محمد امین کے چاہتے تہا کہ خلیفہ ہون لیکن چونکہ محمد امین نے باپ کی وصیت کو توڑنا چاہا تہا اسواسطے بہائیونمین جنگ وجدال ہوئی جسمین محمد امین قتل ہوے جیسا اوپر مذکور ہوا اور عبداللہ مامون نے اونکی حیات مین خراسان مین دعوائے خلافت کیا اور بعد محمد امین کے قتل کے علی العموم سارے ممالک مین اونکی بیعت ہوئی کتاب الذہب مین لکہا ہے مامون کی مان ام ولد تہین اونکا نام مراجل تہا اور تیسیر طبری کی روایت سے مرجانہ نام لکہا ہے منتصف ربیع الاول شب جمعہ کو سنہ ۱۷۰ ہجری مین وہ پیدا ہوے اور اونکی مان اونہین کی پیدائش کے نفاس مین مرگئین اور اوسی شب مین اونکے چچا ہادی نے قضا کی

اور اونکی باپ ہارون رشید خلیفہ ہوے۔ مامون نی لڑکپن مین سب علوم کی تحصیل کی حدیث کی اپنی باپ سے اور اور بہت فقہا اور محدثین سی اونھون نی سماعت کی عربیت مین اور فن تاریخ مین بہت کامل ہوے اور رشد کی عمر مین فلسفی کا اور علوم اوائل کا اونکو شوق ہوا انمین بھی کمال حاصل کیا مگر اونکی فلسفی کی بدولت خلق قرآن کے قایل ہوے بہت لوگون نے حدیث اونسی روایت کی ہی منجملہ اونکے اونکا اپنا بیٹا فضل بن مامون ہی اور یحیی ابن اکثم ہین۔ الغرض وہ خاندان عباسیہ مین حزم اور دور اندیشی اور ہمت اور عزم اور حلم اور علم اور عقل اور دانش اور شجاعت اور تودد اور سماحت ان سب اوصاف مین یکتا تھی اور بہت محاسن اور اخلاق حمیدہ کی متصف تھی مگر اس خلق قران کی عقیدہ سی اونھون نے بہت بڑے بڑے علما کو محنت اور عذاب مین مبتلا کیا کوئی خلیفہ خاندان عباسیہ کا علم و ہنر مین اونکا مساوی نہین ہوا مگر ان کمالات کی ساتھہ تشیع مین معروف ہوے ۲۱۲ سنہ مین اونھون نی اپنا عقیدہ خلق قران کا اور اوسکی ساتھہ تفضیل حضرت مرتضی علیؑ کی حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ پر رضی اللہ عنہم ظاہر کیا اس سبب سے قلوب لوگونکی اونکیطرف سی پھر گئے اور شہر مین ایک فساد عظیم کا احتمال ہوا اس سبب سے جو اونکا ارادہ تھا کہ وہ عقیدہ جبراً لوگونسی قبول کروائین وہ پورا نہوا لہذا اوس زمانے مین وہ ساکت ہورہے پھر ۲۱۸ سنہ مین اپنی عقیدہ مین نہایت تعصب کے سبب سے بندگان خدا کو بلائے عظیم مین مبتلا کیا اور دین مین بڑا رخنہ ڈالا جسکی تفصیل کی یہان گنجایش نہین ہی۔ جب اونکی بھائی امین قتل ہوے تب وہ خراسان مین تھی وہین ۱۹۸ سنہ مین لوگون نے اونکو خلیفہ کیا بعد اوسکی خلافت اونپر مستقل ہوگئی اور ۲۱۸ سنہ مین ارض روم مین اونھون نے قضا کی وہانسی اونکی لاش طرسوس مین آئی جہان وہ دفن ہوے انتہی ما فی سبایک الذہب۔

راقم کہتا ہی وہ جو سبایک الذہب مین ہے کہ مامون نے مذہب تشیع اختیار کیا۔

وس زمانے مین شیعہ اوسکو کہتی تھے جو مفضل جناب مرتضیٰ علی کا شیخین پر ہو یہ مذہب جو شیعہ کا آج کل ہے
یہ عقیدہ اونکا نتھا حقیقت مین وہ معتزلی ہو گئے تھے اور اکثر معتزلہ مفضل جناب اسد اللہ کی شیخین پر
ہین اسی سے اونھون نے عقیدہ تفضیل کا اختیار کیا تھا اور شیعہ حالیہ کے بابمین تو اونکا یہ قول مشہور ہے
وجدت اربعة فی اربعة الزهد فی المعتزلة والكذب فی الرافضة والمروة
فی اصحاب الحدیث وحب الرياسة فی اصحاب الرای - یعنی چار چیزین مینے
چار قوم مین خاص پائی ہین معتزلہ مین زہد روافض مین جھوٹھ محدثین مین مروت اصحاب رای مین
طلب ریاست - اور چونکہ ابتداے خلافت مامون مین اکثر لوگونکی توجہہ علویونکیطرف تھی اور بغداد مین
اور شام مین اور حرمین مین بعض علویون نے خروج بھی کیا تھا اور اونکا ایسا وزیر فضل بن سہل کی بھی
توجہہ قلبی علویونکیطرف تھی اسی سبب سے اونھون نے حضرت امام موسی رضا کو ولیعہد مقرر کیا تھا اور
وہی عقیدہ اونکا یہ تھا کہ بنی فاطمہ خلافت کیواسطے احق ہین بنی عباس سے سوا اسکے عقیدہ قلبی کی عجب
نہین ہے کہ باقتضاے مصلحت جو اوس زمانے مین علویونکا اور بنی فاطمہ کا عقیدہ تھا اظہار بھی اوسکا
منظور ہو - چنانچہ ایک حکایت شیخ اکبر نے مسامرہ مین لکھی ہے اوس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اونکا میلان
مذہب تشیع کیطرف تھا - یعنی اونھون نے ایک اشتہار اس مضمون کا جاری کیا کہ متعۃ النسا مسلمانون پر
حلال ہے اس اشتہار سے فقہا اور محدثین اور علما کو بہت تشویش ہوئی یحیی بن اکثم نے جو بڑے مشہور
اونکے زمانے مین قاضی تھے دو آدمیون سے جو مامون کے معتمد مصاحبون مین تھے مشورہ کیا اور اونسے کہا
کل جب تم دربار مین جاؤ اور موقع ملے تو اس امر کا ذکر چھیڑ دو والا میرے آنے تک کچھہ نہ کہنا وہی دونو
شخص جب گئے تو دیکھا کہ مامون مسواک کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نہایت غصے سے
زبان پر لاکر متعتان کانتا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم

وانا انہی عنہما کہنے لگے من انت یا احول حتی تنہی عما فعلہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قول کے معنی یہ ہین دو متعہ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین جاری
تھی یعنی متعۃ النسا اور متعۃ الحج مین اور انسے منع کرتا ہون ظاہر اس عبارت سے دلین ایک کہٹکا پیدا
ہوتا ہی جیسا مامون نے سمجھا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو حضرت عمر منسوخ کرتے ہین اسواسطے
اونہون نے حضرت عمر کیطرف بے ادبی سے خطاب کرکے کہا تو کون ہے ای احول جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی حکم کو منسوخ کرے اور حقیقت مین اس قول مین ایک جملہ محذوف ہوا ہی جسکا مطلب یہ ہی کہ مین منع
کرتا ہون بسبب اسکی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رفع ضرورت کی جو اوسکی اجازت کیواسطے ہوئی
تھی اوس حکم کو منسوخ فرمایا وہ جملہ بسبب اسکی کہ اوسوقت کی لوگ ارباب حل وعقد اوس منسوخی
سے واقف تھی حضرت عمر کی زبان پر نہ گذرا ہو یا گذرا تھا مگر راوی نے اوس جملے کو نقل نہین کیا اور
مامون نے جو بے ادبی سے حضرت عمر کو بلفظ احول مخاطب کیا تو یا مامون کی علم مین حقیقت مین حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو وہ عارضہ عارض تھا یا اوسنے اس مقام پر اپنے تشیع کو اظہار کیا ہی مطلب اوسکا
یہ ہی کہ جناب حضرت مرتضی علی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کنفس واحد تھی اونکو الگ الگ دو نفر انا
الغرض وہ دونو شخص جنکی ساتھ یحیی بن اکثم نے مشورہ کیا تھا وہ راوی ہین کہ ہم لوگ مامون کو
بہت حالت غضب مین دیکھکی ساکت رہگئے اتنے مین یحیی بن اکثم پہنچے اور جاکی مامون کی سامنی
بیٹھی ہم لوگ بھی بیٹھی تب مامون نے یحیی بن اکثم سے پوچھا کہ آپکا چہرہ کچھہ متغیر معلوم ہوتا ہی اسکا
کیا سبب ہے اونہون نے کہا بسبب رنج اور الم کے اوس امر پر جو اسلام مین حادث ہوا البتہ کچھہ تغیر
میرے چہرے پر ہے مامون نے پوچھا کیا امر نیا حادث ہوا اونہون نے کہا کہ اشتہار زنا کی حلیت کا آج
دیا مامون نے کہا کیا متعہ زنا ہی اونہون نے کہا لاریب قرآن اور حدیث دونو سے حرمت اوسکی ثابت ہی

پھر زنا نہین توکیا ہے قران مین ہے والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون ترجمہ اسکا یہ ہی فلاح پائی اون مسلمانون نے جو اپنی شرمگاہونکو رکہتے ہین مگر اپنی جورونپر اور لونڈیونپر اوسکی نہ روکنے سے اونپر الاہنا نہین ہے اور اوسکی سوا جو خواہش کرے وہ حد سے بڑہا ہوا ہے - یہ آیت پڑھکے یحیی بن اکثم نے پوچہا یا امیر المومنین متوعہ ملکت یمین ہی مامون نے کہا نہین پھر اونھون نی پوچہا وہ جورو ہے جو شوہر کی وارث ہوتی ہے اور شوہر کو اپنا وارث کرتی ہے اور لڑکا اوسکی شوہر کو لاحق ہوتا ہے مامون نی کہا نہین تب اونھون نی کہا اس صورتمین متعہ کرنیوالون نی بموجب حکم اس آیت کی حد سی تجاوز کیا - اور زہری نی یا امیر المومنین یہ حدیث اخراج کی ہے عبد اللہ اور حسن دو بھائیونسے جو محمد بن علی ابن ابیطالب کے بیٹے تھے وہ دونو اپنے باپ سی روایت کرتے ہین اور اونکی باپ اپنے باپ سے یعنے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے راوی ہین کہ آپ نی فرمایا مجھکو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتہار کا متعے کی حرمت کا اور اوسے منع کرنیکا بعد اوسکی کہ حکم اوسکی جواز کا دیا تھا - راوی کہتے ہین مامون ہماری طرف متوجہ ہوکے پوچہنے لگے کہ زہری سے یہ حدیث محفوظ ہے ہمنے کہا واقعی یا امیر المومنین زہری سے ایک جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے تب مامون نی کہا استغفر اللہ اشتہار کرو اور متعے کی حرمت کا لکھتے ہین اس واقعے کے سبب سے یحیی بن اکثم کی ایسی ناموری ہوئی کہ اونکی اقران مین کسیکی نہین ہوئی وہ تھی = الغرض مسامرہ مین ابتدائی تسلط مامون کی کیفیت باجمال یون لکھی ہے کہ جب امین خلیفہ ہوے اور مامون دو برس کئی مہینے خراسان مین متوقف رہے مشہور ہے کہ فضل بن ربیع نے امین کا دل مامون کیطرف سی پھیر دیا ظاہرا یہ کہدیا ہوگا کہ وہ خلیفہ کی اطاعت نکرینگی اسواسطیکہ وہ

خراسان

خراسان کی حکومت بالاستقلال کرتے ہین تب اپنے بیٹے موسیٰ کو ولیعہد مقرر کیا اور لوگونسے اونکی ولایت عہد کی بیعت کروائی اور ایک جمعیت فوج کو ہمراہی علی بن عیسیٰ کی ۱۹۴ سنہ ہجری مین مامون کی استیصال کیواسطے خراسان کیطرف روانہ کیا اور ناطق بالحق اپنے بیٹے کا لقب مقرر کیا اور دوسرے مامون نے طاہر بن حسین کو اور اوسکی فوج کے مقدمے مین ہرثمہ بن مرہ کو روانہ کیا۔

راقم کہتا ہی اور سب تواریخ مین ہرثمہ بن اعین لکہا ہے معلوم نہین کہ مرہ بھی اونکا نام تہا یا شیخ اکبر کو غلط خبر پہنچی۔ الغرض آپسمین محاربات ہوے جب علی بن عیسیٰ مارے گئے پھر دو برس کئی مہینے مامون اور امین کی فوج مین محاربہ اور مقاتلہ ہوا کیا یہانتک کہ مامون کی فوج کو غلبہ ہوا اور طاہر مامون کا سردار انبار مین پہنچ گیا اور ہرثمہ مقدمۃ الجیش اوسکی فوج کے نہروان مین داخل ہوے اور امین نے جاکے مدینہ ابی جعفر مین پناہ لی اور ایکدن اتوار کی راتکو پانچ دن محرم ۱۹۸ سنہ ہجری مین باقی تھی کہ امین نے طاہر اور ارادہ فرار نکلی تھی کہ طاہر کے لوگون نے اونکو پکڑ لیا اور طاہر کے پاس لائے اوسنے امین کو قتل کرکے سر اونکا باب الحدید مین لٹکا دیا پھر اوسکو اتار کے خراسانکی طرف روانہ کیا اور جسد اونکا بستان مونسہ مین دفن کر دیا جب سر امین کا مامون کی پاس پہنچا وہ اوسکو دیکہکے بہت روئے جسکا سبب محبت جبلی اخوت تھا اور ہارون رشید کی زمانے مین جو اونکی قدر اور منزلت اور حشمت اور شوکت تھی اوسکو یاد کرکے عبرت بھی ہوئی ہوگی الغرض بہت حسرت اور افسوس اونکی تقریر سے اور مشاہدہ چہرے سے عیان تھا۔ پھر اوسی مسامرہ مین مروی ہے کہ رمضان ۲۰۱ سنہ ہجری مین حضرت علی رضا بن موسیٰ بن جعفر صادق رضی اللہ عنہم کو مامون نے اپنا ولیعہد مقرر کیا اور اونکی ولایت عہد کی لوگونسے بیعت کروائی اور خود لباس سبز جو مخصوص سادات کا تہا پہنا اور لباس سیاہ جو مخصوص عباسیہ کا تھا

اوسکو موقوف کیا اور اپنی ایک بیٹی کا نکاح اونکے ساتھ کیا اسپر آل عباس نے اور اونکے ہوا خواہون
نے بہت شور اور غل مچایا اور مفاسد برپا کیے چنانچہ ابراہیم بن مہدی مامون کے چچا نے خروج کیا
اور ۲۰۲ھ مین بغداد مین لوگون نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی اور مبارک اپنا لقب مقرر کیا گیارہ
مہینے کئی دن اونکا تسلط رہا اونکا حال جو ہوا وہ شیخ اکبر نے اسی کتاب یعنی مسامرہ مین
اور مقام پر ذکر کیا ہی - ۲۰۳ھ مین حضرت علی رضا نے قضا کی پھر مامون نے لباس سیاہ مخصوص عباسیہ
کا پہنا اور ۲۱۲ھ مین مامون نے اپنا عقیدہ خلق قرآن کا مشتہر کیا - پھر اوسی مسامرہ مین خلفا کی
ترتیب کے ذکر مین لکھا ہے مامون کی مان اہل بادیہ سے تھی اور اونکی مہر کا کندہ تھا الموت حق
منشی اونکے احمد بن ابی خالد احول اور احمد بن یوسف تھے اور وزیر اونکے حسن بن سہل اور فضل
بن سہل تھے فضل کا لقب تھا ذو الریاستین اور حاجب اونکا اپنا غلام رشید تھا اور وہ طرسوس
مین ۲۱۸ھ مین قضا کر گئے اور ۱۹۸ھ مین اونکی بیعت ہوئی تھی اڑتالیس برس کی عمر مین اونھون نے
قضا کی اور بیس برس پانچ مہینے اکیس دن خلیفہ رہے قاضی اونکے محمد بن عمر واقدی تھے
پھر محمد بن عبد الرحمن مخزومی پھر بشر بن ولید پھر یحیی بن اکثم مقرر ہوے -

راقم کہتا ہے ظاہر اوہ سب قضات ممالک مختلفہ کے تھے اگرچہ مسامرہ کی تحریر
سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرے مقرر ہوے - اب کچھہ کوائف مامون کی سلطنت کی تاریخ
طبری سے باجمال لکھے جاتے ہین جب مامون کی بیعت بعد قتل محمد امین کے علی العموم ہوگئی -
فضل بن سہل نے اپنے بھائی حسن بن سہل کو حکومت بغداد پر مقرر کروایا اس سے طاہر بن
حسین اور ہرثمہ بن اعین دونو رنجیدہ ہوے اور فضل اور حسن دونو ارباب قلم مین بالیاقت تھے
مگر سپہ سرداری افواج کی اونمین لیاقت نہ تھی اس سبب سے سب کے سب سپہ سردار افواج کے

کبیدہ خاطر ہوئے اور ہر طرف بغداد اور عربستان مین خوارج کا غلبہ ہوا شام مین بعضی سادات حسنی نے تسلط کیا
علی ہذالقیاس حجاز مین بھی واقعہ پیش آیا خاص بغداد مین ابراہیم بن مہدی عباسی نے تسلط کیا او
وہ سب وقائع بسبب جہالت حسن کے سپہ سرداری افواج سے اور نارضامندی سبب سپہ سردارون کے
وقوع مین آئے مگر فضل بن سہل اصل سبب نارضامندی عام کا مامون سے چھپاتے رہے تاکہ بدلیاقتی
حسن کی نہ ثابت ہو اور مامون پر یہ ثابت کرتے رہے کہ لوگونکی توجہ علویونکیطرف بہت ہے اسواسطے اونکو
صلاح دی کہ علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولیعہد مقرر کرین مامون نے وہی کیا جیسا اوپر مذکور ہوا ہے
طاہر بن حسین کو مامون نے واسطے دفع فساد خوارج کے موصل اور بصیر ہکیطرف مامور کیا اور ہرثمہ کو اپنے
پاس طلب کیا مگر اونکو حسن نے پکہوڑا اور چند روز کے بعد جو ہرثمہ خراسان مین گئے فضل بن سہل نے کرنے
کی تدابیر سے قبل اسکے کہ مامون سے وہ حقیقت فتنہ اور فساد کا بیان کرین کہ بسبب نارضامندی عام کے
حسن کیطرف سے ہے قید کروایا اور اوسی قید خانے مین اونکو قتل کرواڈالا۔ القصہ بعد ایکمدت کی
کیفیت واقعی فتنہ اور فساد کی خود حسن کی تحریر سے مامون پر کھلی اور اونپر ثابت ہوگیا کہ فضل بن
سہل وقایع واقعیہ کو اوس سے مخفی کرتے رہے ہے تب اونھون نے بتدابیر مخفیہ فضل بن سہل کو قتل
کرواڈالا اور چونکہ نہایت دور اندیش تھے خود اونکی سوگ مین بیٹھے اور جن لوگونکو اونکی قتل پر مامور
کیا تھا اونکو قتل کیا اس خوف سے کہ مبادا حسن جو بااختیار بغداد مین ہے کچھہ مفسدہ برپا کرے اور
اب خود خراسان سے بغداد مین آئے حسن پیشتر سے دیوانہ ہوگیا تھا لوگون نے اوسکو پابجولانہ کیا مامون کو
جب خبر پہنچی اونھون نے اپنے طبیب کو بھیجا اور مخفی اوسکو حکم دیا ایسا علاج کرو کہ اوسکی بیماری بڑھجائے
بالجملہ مامون بغداد مین پہنچگئے اور سب طرف فتنہ خوارج کا مسدود ہوا ذکر مامون کا ولیعہد
کرنا اپنے بھائی معتصم کو اور بعد اوسکی اونکا قضا کرنا ارض روم مین۔

طبری مین لکھا ہے ۲۱۸ھ مین مامون نے اپنے بھائی معتصم کو اپنا ولیعہد مقرر کیا اور لوگون سے اونکی ولیعہدی کی بیعت کروائی خطوط اور فرامین خلافت جو جاری ہوتے تھے اوسکے عنوان مین لکھا جاتا ہے از جانب عبداللہ المامون امیر المومنین وبعد از و خلیفۂ او امیر المومنین ابی اسحاق المعتصم باللہ بن ہارون الرشید

راقم کہتا ہے کچھہ شبہہ نہین ہے مامون بڑے دور اندیش اور عاقل تھے اور امور خلافت مین اونہون نے حتی المقدور نفس پروری اور ہوا و ہوس کو دخل نہین دیتے تھے بڑی دلیل اس دعوے کی یہ ہے کہ باوصف اپنی اولاد کے موجود ہونے کی چونکہ اونمین لیاقت عہدہ فرمانفرمائی خلافت کی نہ پائی اپنے بھائی کو ولیعہد مقرر کیا علی ہذالقیاس چونکہ اونکی عقیدے مین بنی فاطمہ مستحق تر خلافت کی بہ نسبت بنی عباس کے تھے اونہون نے حضرت علی رضا رضی اللہ عنہ کو ولیعہد مقرر کیا اور مطلق خاندان عباسیہ سے خلافت جاتی رہنے کا کچھہ لحاظ نہ کیا لیکن چونکہ بنی فاطمہ کی خلافت قضا و قدر نے مقدر نہین کی تھی حضرت علی رضا نے ایکدن انگور بہت سے کہائے اوسے اونکو ہیضہ ہوا اور اونہون نے وفات پائی اور چونکہ اونکی ولیعہدی کرنے سے خاندان عباسیہ مین اور اونکی ہوا خواہون مین بہت شور و شغب مچا پھر بنظر دوراندیشی کے دوسرے کسی بنی فاطمہ کو اونہون نے ولیعہد نہ مقرر کیا یا اونکی دانست مین کسیکو لیاقت فرمانفرمائی خلافت کی اوس خاندان مین نہ تھی ـ شیعہ کہتے ہین مامون نے انگور مین جو حضرت علی رضا سلام اللہ علیہ نے کہائے تھے زہر ملوا دیا تھا ہمارے دانست مین وہ محض بدگمانی ہے جس شخص نے ایسی توجہ خاص سے اونکو ولیعہد کیا اور لباس اور اور علامات کو اون مخصوص خاندان بنی فاطمہ سے ملون کیا اور رنگ اپنے خاندان عباسیہ کا مٹا دیا اور اپنی بیٹی کا اونکی ساتھہ نکاح کر دیا ہمارا عقل نہین قبول کرتی کہ اوسنے زہر دیدیا ہو علاوہ اسکے وہ عمل اونکا بلا شبہہ بنظر اپنے عقیدے کی خوف خدا سے تھا کہ وہ اپنے

عہد مین مستحق خلافت بنی فاطمہ علیہا السلام کو جانتے تھے پھر دفعۃً اسقدر بد عقیدہ ہو جانا کہ ایسے
بزرگ مکرم و معظم آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیقصور مسموم کرکے قتل کرنا نہایت دور از قیاس
او عقل فطری معلوم ہوتا ہے اور کوئی دلیل قوی اس حرکت بد کی کسی مورخ نے نقل نہین کی بجز
سوء ظن شیعہ کی بزرگون کے ۔ القصہ مامون اوسی سال مین بغداد سے طرسوس مین گئے اور وہان سے
ارض روم مین اوسی سال کے جمادی الثانی مین پہنچے چونکہ ارسال کا راستہ وہانسے کچھ اوسی طرف
کے انتظامات موجب اس سفر کے ہونگے ارض روم کی زمین مین ایک دریا شیرین جاری ہے جسکا
نام اوس زمانے مین بدیدون تھا معلوم نہین کہ اب بھی وہ دریا جاری ہے یا نہین اور اگر جاری
ہی تو اوسی نام سے مسمی ہے یا اوسکا نام بدل گیا وہ زمانہ انگور کا اور خرما رطب کا تھا چنانچہ ہر روز
بغداد سے وہ دونو میوے اونکیواسطے آیا کرتے تھے ۔ لکھتے ہین کہ بدیدون کا پانی نہایت سرد ہمیشہ رہتا ہے
اسواسطے کہ اصل چشمہ اوسکا برفستان سے جاری ہوا ہے اوسکی ساحل پر جہان اونکا مخیم تھا ایکدن وہ
بیٹھے تھے خادم کو حکم کیا خبر لاؤ ارسال انگور اور خرما کی بغداد سے آئی ہے اتنے مین دو تھیلے خرما
رطب کے پہنچے مامون نے شکر کیا اور لب دریا پر جہان بیٹھے تھے اوسے تناول فرمایا اوسیدن کہ غرہ
ماہ رجب تھا اونکو بخار عارض ہوا سترہ دن بیمار رہے بعد اوسکے اونھون نے قضا کی حالت بیماری مین
معتصم اونکو ارض روم سے طرسوس مین لائے وہان اونھون نے قضا کی معتصم نے اونپر نماز پڑہی وہین وہ
دفن ہوے ۔ آٹھوین خلیفہ بنی عباس کے ابو اسحاق محمد معتصم باللہ بن...
ہارون رشید تھے ۔ راقم کہتا ہے ظاہر اقاسم موتمن جنکو ہارون رشید نے معتصم کا
ولیعہد مقرر کیا تھا عجب نہین ہے بلکہ غالب ہے کہ وہ مامون سے پہلے قضا کرگئے ہونگے ورنہ مامون
باپ کی وصیت کی خلاف اونکی ہوتے ہوے معتصم کو خلیفہ اپنا نکرتے اور احتمال ضعیف ہے کہ وہ زندہ

ہون مگر مامون نے اونہین لیاقت فرمانفرمائی خلافت کی نیابی ہو۔ سبایک الذہب مین لکہا ہی وہ باختلاف روایت ۱۷۸ھ یا ۱۸۰ھ مین پیدا ہوے تھے مان اونکی ام ولد تھی مولدات کوفے سی اوسکا نام تہا مارد یہ۔ راقم کہتا ہے پیشتر ہارون رشید کی اولاد کے ذکر مین طبری سے روایت لکہی گئی ہے کہ مامون کی اور معتصم کی مان ام ولد تھی جسکا نام تہا مرجانہ غالبًا وہ روایت غلط ہے عجب نہین ہی کہ جسسے وہ نقل ہوئی وہان کچہہ عبارت ساقط ہوگئی ہو اسواسطی کہ ترجمہ طبری مطبوع سے نقل ہوئی اور وہ ترجمہ نہایت غلط مطبوع ہوا ہے۔ پھر اوسی سبایک الذہب مین ہے ہارون رشید معتصم کو بہت پیار کرتے تھی اور وہ بہت قوی اور باشجاعت اور باہمت تھی مگر علوم سے عاری تھی کچہہ تھوڑا لکہہ پڑھ لئے تھی ذہبی نے لکہا ہے کہ معتصم اعظم خلفا مین اور بہت بارعب اور شوکت تھی اگر وہ زحمت جو خلق خدا کو اونھون نے قران کے مخلوق کہنے کے واسطی دی نہ دیتے تو خلفاے نامی مین شمار ہوتے اونکا لقب مثمن ہوگیا اسواسطی کہ آٹھہ کے عدد کو اونکی ساتھہ ایک خاص خصوصیت تھی وہ آٹھوین خلیفہ بنی عباس کے تھی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے آٹھوین پشت مین تھی یعنی معتصم بن ہارون بن مہدی بن منصور بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور ہارون کی آٹھوین اولاد مین تھی اور ۲۱۸ھ مین خلیفہ ہوے اور ۱۷۸ھ یا ۱۸۰ھ مین پیدا ہوے ان تینون سال کا اول عدد آٹھہ ہی اور آٹھہ برس آٹھہ مہینی آٹھہ دن خلیفہ رہے اور اڑتالیس برسکی عمر ہوی اسکا عدد اول بھی آٹھہ ہے اور طالع اونکی ولادت کا برج عقرب تھا جو آٹھوان برج ہے آٹھہ لڑائیان اونھون نے فتح کین اور آٹھہ بڑے دشمن اپنے اونھون نے قتل کئے آٹھہ اونھون نے بیٹے چھوڑے اور آٹھہ بیٹیان اور آٹھہ دن ربیع الاول مین باقی تھے جب اونھون نے قضا کی۔ یافعی نے مراۃ الجنان مین بھی معتصم کی اٹھوائیان لکہی ہین

مگر اوپر جو مذکور ہوئین اونمین سے کچھہ متروک ہین اور کچھہ آگے زیادہ ہین اوسے زیادہ یہ ہین
آٹھہ ہزار دینار اور اٹھارہ ہزار درہم نقد چہوڑے اور اسی ہزار گہوڑے اور اوسیقدر
اونٹ اور خچر اور آٹہہ ہزار غلام اور آٹھہ ہزار لونڈیان یہ لکہکی اونھون نے لکھا ہی یہ کتب تواریخ
مین مذکور ہی اگر صحیح ہے تو بڑے تعجب کا امر ہے۔ خلق قرآن کی عقیدہ مین اونکو نہایت تعصب
تھا مامون نے تو وہ عقیدہ شروع کیا تھا اونھون نے اوسکو ختم کیا یعنے سارے ممالک مین اوسکا
اشتہار کیا اور حکم دیا کہ لڑکونکو وہی عقیدہ تعلیم کیا جائے الغرض لوگونکو اس عقیدے کیواسطے
بہت تکلیف دی کتنی علما جو مخالف اس عقیدہ کی تھی اونکو قتل کرڈالا حضرت امام احمد حنبل
رحمۃ اللہ کو کوڑے مارے۔

راقم کہتا ہی کہ ہنوز مجھپر واضح نہین ہوا اس خلق قرآن کی بابمین اوسکی قائلین
اور اوسکی منکرین دونوکو اصرار اور تعصب کیون ہی وہ عقائد ضروریہ مین نہین ہی فرض کیجئے
اگر کوئی شخص قران کو نہ مخلوق کہی اور نہ غیر مخلوق بلکہ اپنے تئین جاہل اور لاعلم ٹھہرادے
تو ہمارے سمجھین نہین آتا کہ وہ عاقبت مین اوسپر ماخوذ ہوگا اسیطرح جیسے مسئلہ جبر اور
اختیار کا ہے جسطرح جسے کیفیت واقعی ذات جناب اقدس الہی کی ہمکو نہین معلوم ہے اگر
ان امور مین بھی ہم اپنے عدم علم کے قایل ہون تو کیا قباحت لازم آتی ہے ہمپر امتا۔ شاید اپنی
جہالت سے منکشف نہین ہوا۔ منکرین خلق قرآن کے جو اہل سنت وجماعت ہین شکر اللہ مساعیہم
وہ کہتے ہین کہ قرآن کلام الہی ہے جو اوسکی صفت ہے، اور صفات الہی مثل اوسکی ذات کی غیر
مخلوق ہین جو بحث اور مناظرہ اس عقیدے پر ہی وہ کتب کلامیہ مین مذکور ہی ہماری
یہ کتاب مناظرہ کی نہین ہے جو اوسمین کچھہ بحث کرین مگر اسقدر البتہ ہم کہین گے کہ بعضے

منکرین خلق قرآن بھی کچھہ بڑہگئے ہین اسواسطے کہ وہ کہتے ہین اسکی شرح بھی نکرو کہ مکتوب فی الدفتین
اور مقرو علی السنة الناس کیا ہے علی العموم کہو قران غیر مخلوق ہے - ایک حکایت لطیف اس
خلق قران کے بابمین ہمنے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ سے سنی تھی کسی کتاب تاریخ مین ہمنے اوسکا ذکر نہین دیکھا
یعنی کسی خلیفہ نے ایک کسی عالم پہ جبر کیا کہ کہو قرآن مخلوق ہے اونھون نے یہ توریہ کہا اسطرح سے کہ
اپنی اونگلیون پر شمار کیا القران والتوراۃ والانجیل والزبور ھذہ الاربعة مخلوقة
اور ھذہ الاربعة جب کہا تو وہی اونگلیان سامنے کردین جنپر چارون کلام اللہ کو شمار کیا تہا تو نیت
اونھون نے یہ کی کہ وہ اونگلیان مخلوق ہین اور ظاہر کلام دلالت کرتا ہے کہ شمار شدہ مخلوق ہین
مگر وہ ایسا توریہ علانیہ ہے کہ کوئی نہایت جاہل خلیفہ یا حاکم ہوگا جو اوسکو نہ سمجھا ہو - سنہ ۲۲۰ مین بغداد سے
وہ سرمن رای مین گئے اور سنہ ۲۲۷ مین اونھون نے قضا کی - اور سامرہ مین لکھا ہے معتصم کی مان
ماریہ بنت شبیب تھی اونکی مہر کا کندہ تھا سل اللہ تعطیک اور بعضے کہتے ہین یہ کندہ تھا
اللہ ثقة ابی اسحاق بن الرشید و بہ یومن حاجب اونکا اپنا غلام وصیف ترکی
تھا وزیر اونکی فضل بن مروان اور احمد بن عمارہ اور محمد بن عبد الملک الزیات تھے سنہ ۲۱۸ مین
اونکی بیعت ہوئی اونھون نے سرمن رای مین ایک قصر بنایا تھا اوسکا نام رکھا تھا خاقانی سنہ ۲۲۷
مین اوسی قصر مین اونھون نے قضا کی وہین دفن ہوے اڑتالیس برسکی عمر نصیب ہوئی آٹھہ برس
آٹھہ مہینے دو دن خلیفہ رہے قضات اونکی شعیب بن سہل بن محمد بن سماعہ اور عبد اللہ بن غالب
اور احمد بن دواد الایادی تھے اور قاضی القضات جعفر بن عیسی حسن بصری کی اولاد سے تھے - طبری
وغیرہ سب کتب تواریخ مین مذکور ہے بابک ہمدانی ایک شخص بد مذہب اور ملحد تھا اوسنے بہتونکو بد مذہب
اور اپنا رفیق کر لیا تھا بیس برس تک اوسنے ہمدان اور اصفہان مین امارت کی معتصم نے اسحاق بن

ابراہیم بن مصعب کو بھیجا اونھون نے بڑی کوشش سے دس ہزار آدمی اوسکی ہمراہی کے قتل کیے
اور خود بابک بچکر بھاگا اور کوہستان دشوار گذار کے قلعو نپر اپنا مامن بنایا معتصم نے افشین
نام ایک امیر کو بہمراہی فوج کثیر بھیجا افشین نے بہت سعی اور کوشش کی مگر کسیطرح سے وہ
اوسکی فوج کی زد پر آکے مقابلہ نہین کرتا تھا حصارہاے دشوار گذار سے مدافعت کیا کرتا تھا جہان
پہنچنا سوار اور پیادہ کیا دشوار نہین بلکہ محال تھا افشین نے جب مجبوری اپنی معتصم کو لکہی اونھون
نے ایک اشتہار نامہ عفو قصور کا لکھکے بھیجدیا اوسکو بھی اوسنے قبول نہ کیا تب افشین نے اوسکی بعضی
ہمراہیونکو توڑ لیا جنھون نے اوسکا سبب نہین قبول کیا تھا اگر حکومت مین مطیع ہوگئے تھے اونھون
نے پردہ دوستی مین اوسکو اور اوسکی بھائی کو گرفتار کروا دیا وہ دونو معتصم کے پاس بھیجی گئی اونھون
نے اشد عذاب سے بابک کو قتل کرکے اوسکا سر شہر سامرہ مین جو نیا اونھون نے بنایا تھا سولی
پر چڑھایا بعد اوسکی اوسکو خراسان مین بھیجا اوسطرف کی سارے شہرون مین وہ سر مشتہر کیا گیا اور
اوسکی بھائی کو بغداد مین بھیجا کہ وہ اوسیطرح سے وہان قتل اور مشتہر کیا گیا ۲۲۳ سنہ مین بابک اور
اوسکا بھائی دونو گرفتار ہوکے مقتول ہوے اور افشین کا جو ظاہر امر اترک سے تھا درجہ بہت بڑھ گیا
منجملہ اور عطایا کی معتصم نے اوسکو تاج مرصع یاقوت اور جواہر کا دیا جسکو مورخین لکھتے ہین کہ بیبہا
تھا - اوسی ۲۲۳ سنہ ہجری مین بادشاہ روم نے مسلمانونکے ایک شہر کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور
وہانکی اہل اسلام کو عذاب سے بہا سخت قتل اور قید وغیرہ مین مبتلا کیا یہ خبر شام مین اور ممالک جزیرہ مین
پہنچی اطراف اور نواحی شہر مفتوح رومیونسے وہ اہل اسلام جنکو طاقت اور قدرت تھی ہجرت کرکی
معتصم کے پاس مستغیث آے ابراہیم بن مہدی عباسی نے ایک قصیدہ معتصم کی مدح مین کہکر بھیجا
جسمین تحریص اور ترغیب جہاد پر بادشاہ روم کے ساتھ تھی معتصم بذات خود بمعیت دو لاکھ فوج کے

روانہ ہوے اور افشین کو مقدمۃ الجیش مقرر کرکے پیشتر روانہ کیا بادشاہ روم کے لشکر سے اور افشین سے بڑی سخت لڑائی ہوئی جسمین بادشاہ روم کو ہزیمت فاش ہوئی اور صدہا اوسکے بطارقہ اور سپہ سردار مقتول ہوے اور معتصم نے شہر عموریہ کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور عزم مصمم کیا کہ استنبول کا جاکے محاصرہ کرین اور عموریہ مین تیس ہزار رومیونکو اونھون نے قتل کیا اور حاکم عموریہ کا ناطس نام ایک بڑا بطریق تھا اوسکو مقید کیا اور چارون طرف شہر عموریہ کی ہدم اور احراق مین کوشش کی لیکن اس عرصہ مین عباس بن مامون نے ارادہ بغاوت کا کیا اور بہتسے امرا اوسکے معین اور مددگار ہوگئے اس سبب سے عزیمت استنبول کی اونھون نے فسخ کی اور سامرہ مین معاودت کی اور عباس بن مامون کو پکڑکے اپنے ساتھ لے آئے اور بعضی امرا وغیرہ مردم نامی جو اوسکی نیت کے معین ہوگئے تھے اون سبکو پکڑکے قتل کیا اور عباس بن مامون کو ایکدن کھانا بہت سا کھلایا اور پانی اونکا بند کردیا اس سبب سے وہ قضا کرگئے - سنہ ۲۲۵ ہجری مین افشین پر شبہہ بغاوت اور خروج کا ہوا اس سبب سے اوسکو قید کیا اور مازیار بن قارن ایک شخص نے طبرستان مین فساد برپا کیا تھا بعد جنگ وجدل کے وہ گرفتار ہوا اوسنے اقرار کیا کہ افشین کی تحریک اور ایما سے اوسنے فساد کیا تھا اور افشین کی دلمین کچھہ اغراض فاسدہ اوس فساد سے تھی مازیار کو قتل کرکے سولی پر چڑھایا اور افشین قیدخانے مین مرگیا اوسکی جسد مردہ کو پہلے سولی پر چڑھایا پھر اتار کے جلوادیا - بروایت طبری محرم سنہ ۲۲۷ کے شروع مہینے مین حجامت کی یعنی پچھنے لگائے اوسی دن بخار مین مبتلا ہوے ہرچند معالجہ ہوتا رہا مگر مرض کو روز بروز ترقی ہوتی گئی آخرش سترھوین ربیع الاول روز پنجشنبہ سامرہ مین اونھون نے قضا کی وہین دفن ہوے آٹھہ برس آٹھہ مہینے خلیفہ رہے اور اڑتالیس برس کی عمر مین وفات پائی آٹھہ بیٹے اور آٹھہ بیٹیان چھوڑین - نوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابوجعفر ہارون الواثق

باللہ بن المعتصم بن ہارون رشید تھے - مسالک الذہب مین لکھا ہی واثق باللہ کی مان ام ولد رومیہ تھی اوسکا نام تہا قراطیس وہ ۱۹۶ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے اپنے باپ کی وصیت سے خلیفہ ہوے اونھون نے اپنی حالت حیات مین اونکو ولیعہد کیا تہا اور اونیسوین ربیع الاول ۲۲۷ سنہ ہجری مین اونکی خلافت کی بیعت لوگون نے کی اور ۲۲۸ سنہ ہجری مین اونھون نے اشناس ترکی کو سلطان کا خطاب دیا اور دو مالے مرصع جواہرات کے اور ایک تاج مرصع جواہرات کا خلعت دیا - سیوطی نے لکھا ہی کہ وہ پہلی خلیفہ ہین میرے گمان مین جنہون نے ترک کو سلطان کا لقب دیا باوصف اسکی کہ ترکونکی مداخلت اور اونکا تقرب اور اقتدار دارالخلافت مین اونکی باپ کے وقت سے شروع ہوا تہا - ۲۳۱ سنہ ہجری مین واثق نے امیر بصرہ کو فرمان لکہا کہ لوگونپر جبر کرے کہ عقیدہ خلق قرآن اختیار کرین اور موذنین کو حکم دیوے اوسکی اشتہار کا -

راقم کہتا ہے غالباً اسکا مطلب یہ ہے کہ بطور اذان کے موذنین مساجد مین اِس عقیدیکو پکارا کرین اِس عقیدہ مین اونھون نے اپنے باپ کی پیروی کی - اور بعضے مورخین نے لکھا کہ واثق باللہ اپنے اخیر عمر مین اِس عقیدے سے تایب ہوئے اور اوس سے رجوع کی اور ذی الحجہ ۲۳۲ سنہ ہجری مین چھہ دن باقی تھے کہ چہارشنبے کے روز سرمن رای مین واثق نے قضا کی - اور سامرہ مین مدفون ہوئے، اونکی مہر مین کلمۂ طیبہ کندہ تھا حاجب اونکا ایتاخ ترکی تھا پھر وصیف ترکی اونکا اپنا غلام مقرر ہوا اوسکی بعد احمد بن عمارہ مقرر ہوئے قاضی اونکی احمد بن داؤد تھی اور وزیر اونکی محمد بن عبدالملک زیات تھے جمعرات کے دن ربیع الاول مین بارہ راتین باقی تہین ۲۲۷ سنہ ہجری مین کہ اونکی بیعت ہوئی پانچ برس نو مہینے چھہ دن خلیفہ رہے چھتیس برس کی عمر مین قضا کر گئے مرنے کی وہی تاریخ لکھی ہے جو مسالک الذہب سے بیشتر نقل ہوئی ہے - طبری مین منقول ہے متوکل اونکی بھائی نے نماز جنازہ کی پڑھائی بعد قضاء اللہ کے اِس عالم اسباب مین موت اونکی استسقا کی بیماری سے ہوئی کہتے ہین کہ واثق نے حالت نزع مین حکم دیا کہ سب پوشاک اونکی اتار کے زمین پر اونکو لٹا دین

وہی عمل مین آیا تب وہ منہ اپنا خاک مین ملتے تھے اور روتے تھے اور نہایت گریہ و زاری سے کہتے تھے
یا من لا یزول ادحم من زال ملکہ یعنے ای دایم اور قایم رحم کر اوسپر جسکا ملک زایل ہوا-
راقم کہتا ہے یہ دعا دلالت کرتی ہے کہ طلب رحمت اور مغفرت کی عقبی مین تھی سوا اسکے
اگر طلب صحت کی ہوتی تو ارحم من یزول ملکہ کہتے یعنے رحمت کر اوسپر جسکا ملک زایل ہوتا ہے -
اور روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ واثق کے عہد خلافت مین عمال رعایا پر بہت ظلم کرتے تھے اس سبب سے
واثق نے اکثر ونکو اس فرقے سے قید و بند کرکے بہت کچھہ مصادرۃً اونسے لے لیا یہانتک کہ وہ سب نان شبینہ
کو محتاج ہوگئے اور مثل اپنے باپ اور چچا کے معتزلی تھے لیکن علما اور سادات پر بہت فیاضی کرتے تھے یہانتک کہ
وہ دونو فرقے اونکی عہد خلافت مین بہت آسودہ اور متمول ہوگئے تھے کوئی اونمین محتاج نہین رہا - پھر
اوسین مروی ہے کہ واثق مرد کریم نیک اخلاق کے تھے ہمیشہ اونکی مجلس مین علما اور حکما مباحثات علوم
عقلی اور نقلی مین کیا کرتے تھے اونکو صحبت علما کی بہت پسند تھی اور اونکی عہد خلافت مین کافہ رعایا اور
برایا نہایت امن و امان مین رہی ہر ایک کی ساتھہ بہت نکوئی سے پیش آتے تھے اور بالخصوص علویونکی
نہایت تعظیم اور رعایت کرتے تھے حرمین شریفین مین نہایت کثرت سے روپیہ بھیجتے تھے کہ وہانکی سکان پر تقسیم
ہوتا تھا یہانتک کہ اونکی عہد خلافت مین اون دونو امکنہ مقدسہ مین کوئی شخص سایل باقی نہین رہا تھا اور
جب مدینہ منورہ مین اونکی وفات کی خبر پہنچی تو سارے باشندے زن و مرد اوس بقعہ طیبہ کی شب جنت البقیع
مین جمع ہوکے سوگوار رہے اور مراسم تعزیت کے ادا کئے - پھر اوسی روضۃ الصفا مین ایک حکایت
عجیب اور غریب منقول ہے کہ ایک حاجب نے اونکی عہد کی حجاب مین سے نقل کیا کہ ایک درویش نے واثق کی قصر خلافت
کے دروازے پر آکے مجھسے کہا کہ خلیفہ سے جاکے عرض کرو کہ مجھکو ایک لاکھہ درہم دیوین مین ہنسا درویش
نے پوچھا کہ تم ہنسے کیون مین نے کہا تمہارے مانگنے پر درویش نے کہا تمکو پیغام پہنچانا چاہیے امیر کا اختیار ہے

سینے کا اور خدا پر ہے اوسکا قبول کرانا مینی جا کے خلیفہ سے وہ پیغام عرض کر دیا اونھون نے سنتے ہی
حکم دیا کہ ایک لاکھہ درہم جا کے درویش کو دیدو جب وہ روپیہ درویش کو دیا اوسنے نہ لیا لوگون نے کہا جو
تمنے مانگا وہ امیر المومنین نے دیا پھر انکار کا کیا سبب ہے درویش نے کہا مینے درگاہ الٰہی مین مناجات
کی تھی کہ یا اللہ تو نے ایسی لوگونکو حاکم اور سردار خلق خدا پر کیا ہے کہ وہ اوسکی لایق نہین ہین منجملہ اونکے
واثق باللہ ہین کہ وہ بھی لیاقت حکومت کی نہین رکھتے مینے غیب سے ایک ہاتف کی آواز سنی کہ وہ
کہتا ہے جاؤ واثق باللہ کا امتحان کرو تا کہ شبہہ تمہارا رفع ہوجائے بموجب ہاتف کی ہدایت کے مینے امتحاناً
وہ روپیہ طلب کیا تھا مجھکو اوسکی حاجت نہین ہے اس امتحان سے معلوم ہوا کہ بسبب واثق باللہ کی فیاضی
کے خداوند تعالیٰ کے نزدیک اونکو لیاقت خلق اللہ کے سرداری کی ہے یہ خبر جب واثق باللہ کو پہنچی
وہ بہت روئے اور حکم دیا کہ اوس روپیے کو دونا کر کے خیرات کر دو اس شکرانے مین کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھکو اوس درویش کے سامنے شرمندہ نہین کیا۔ اور ایک حکایت اوسی روضۃ الصفا مین ہے
جسسے مخالفت ثابت ہوتی ہے اون صفات نیک کی جو اونکی منقول ہوئے ہین وہ حکایت یہ ہے کہ احمد
بن نصر بن مالک بن ھیثم خزاعی اصحاب حدیث مین بڑے رتبے کے مشہور تھے اونکیطرف طلبہ
حدیث کی بہت مرجعیت تھی اور وہ معتزلہ کے دشمن تھے اور سارے محدثین اور اہل سنت وجماعت
احمد کو واثق باللہ کی مخالفت پر جنکو مذہب معتزلہ مین غلو تھا تحریص ترغیب کرتے تھے اور چونکہ
وہ ماموں کے عہد خلافت مین بغداد مین وعظ اور نصایح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کیا
کرتے تھے اس سبب سے لوگ اونکی بہت تعظیم کرتے تھے اور اونکیطرف خلق کی بہت مرجعیت تھی
بسبب اس مرجعیت کی باقتضاے ہوس بشری اونکی دل مین عزم خروج اور بغاوت پیدا ہوا جب بہت
کثرت اونکی معتقدین اور تابعین کی ہوئی تب ایک روز خروج کا اونھون نے مقرر کیا مگر قبل اوس روز کی

بعضے اونکی مطیعین کی بے احتیاطی کے سبب سے یہ خبر شائع ہوگئی اور احمد کو شہر کے کوتوال نے گرفتار کرکے واثق باللہ کے پاس بھیجا واثق نے اونسے درباب عزم خروج اور بغاوت کی تو کچھہ نہین کہا مگر مذہب اعتزال کے باب مین کچھہ سوالات کئے جسکا جواب اونھون نے اہلسنت اور جماعت کے طور پر دیا اسکے بعد واثق نے عبدالرحمن بن اسحق سے جو قاضی جانب غربی دجلہ کے تھے اونکی بابین فتویٰ پوچھا اونھون جواب دیا کہ قتل اونکا مباح ہے اور احمد بن ابی داؤد جو کارفرما اور وزیر واثق کے تھے اونھون نے کہا کہ پہلے توبہ اونپر عرض کیجائے اگر اپنے عقائد سے توبہ کرین تو بہتر والا وہ واجب القتل ہوگئے واثق نے اپنے وزیر کی راے کے موجب توبہ تو اونپر عرض نہین کی مگر صمصام تلوار عمر بن معدیکرب کی خزانے سے منگوا کے ہمنشینونکو حکم دیا کہ مین جب اوٹھون تم کوئی اپنی جگہہ سے حرکت نکرو اور وہ تلوار لیکے اوٹھے اور احمد کے پاس جاکے ایک وار اونپر اوس تلوار سے کیا جو خالی گیا بعد اوسکے ایک سرہنگ نے ظاہرا اونکی حکم سے سر احمد بن نصر کا بدن سے جدا کرڈالا بعد اوسکے واثق نے حکم دیا کہ ایک کاغذ پر ایک عربی عبارت لکھوائی جسکا ترجمہ یہ ہے یہ سر ہے کافر مشرک گمراہ احمد بن نصر کا جسکو اللہ تعالیٰ نے مجھہ عبداللہ ہارون امام واثق باللہ کے ہاتھہ سے قتل کروایا بعد اسکے کہ حجت خلق قرآن اور نفی تشبیہ پر قائم ہو چکی اور اوسپر توبہ عرض کی گئی اور اپنے عناد سے اوسنے توبہ نہ کی پس جلد لیگیا اللہ تعالیٰ اوسکو اپنی دوزخ کیطرف اور عذاب الیم کیطرف صاحب روضۃ الصفا یہ لکھکے لکھتا ہی کہ واثق نہ حقیقت خدا سے شرمایا اور نہ خدا سے کہ وہ جھوٹھہ لکھوا کے مشتہر کیا۔

راقم کہتا ہے کہ اسمین شبہہ نہین ہے کہ واثق مثل معتصم اپنے باپ کے اور مامون اپنے چچا کے معتزلی مذہب تھے مگر مورخین نے اونکا ظلم اور ستم اوس بابمین مثل اونکی باپ اور چچا کی ظلمونکی نہین نقل کیا الا صرف احمد بن نصر کے ساتھہ سو ممکن ہے کہ اصل سبب اونکی قتل کا وہی عزم بغاوت

اور خروج تہا مخالفت مذہب اعتزال کا حیلہ کیا گیا تھا اور یہ بھی ممکن ہے کہ سارے اونکی جلسا اور ہم نشین
معتزلہ ہہون اور یہ امر واثق کو معلوم ہوا او نیز مخفی نہو اسواسطے کہ ظاہرا اونکو بہت تعصب اوس مذہب
مین نہ تھا بلکہ ایک روایت اخر عمر مین اونکی رجوع کی بھی اوس مذہب سے نقل ہوئی ہے واللہ اعلم

دسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو الفضل جعفر المتوکل علی اللہ بن معتصم بن ہارون رشید تھے - متوکل کی ماں بھی ام ولد تھین سمات شجاع ۲۰۵ھ یا ۲۰۷ھ مین پیدا
ہوے تھے اور ذی الحجہ ۲۳۲ھ مین واثق کے مرنے کے بعد اونکی بیعت ہوئی اونکا مذہب اہل سنت و
جماعت کا تھا اونھون نے اس مذہب حقہ کی بہت تائید کی تھی اور مامون کے عہد سے جو مذہب اعتزال کا
شایع ہوا تھا اور اونکی باپ اور چچا نے خلق قرآن کے بابین لوگونکو بالخصوص علما اور مجتہدین کو قتل و
بند وغیرہ سے بہت تکلیف دی تھی وہ مسدود ہوی - الغرض ۲۳۴ھ مین اونھون نے ابطال مذہب اعتزال کا
اشتہار کیا اور سامرا مین جسکو سر من رای بھی کہتے ہین بہت سے محدثین کو اونھون نے جمع کیا اور عطایا ے
جزیلہ او نیز کئے اور نہایت اونکی تعظیم و تکریم کی اور اونکو حکم دیا کہ احادیث صفات اور رویت کا
وعظ کرین اس سبب سے کہ معتزلہ صفات اور رویت کی منکر ہین اس سبب سے علی العموم خلق اللہ کی زبان
پر اونکی دعا اور ثنا جاری ہوئی یہانتک بعض کہنے والون نے یہ کہنا شروع کیا کہ خلفا بعد پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے تین نامی ہوے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اہل ارتداد کی ساتھ قتال کے سبب سے اور تردد ان
کے معدوم کرنیسے اور عمر بن عبد العزیز بسبب رد مظالم کے اور متوکل بسبب احیاے سنت اور اماتت بدعت کے

راقم نے اپنی بعض اساتذہ کی زبان سے سنا ہے کہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ
نے فتوحات مین لکھا ہے کہ خلفائے راشدین چھہ گذرے ہین چار وہی جنپر اتبک خطبونمین دعا
اور ثنا ہوتی ہے یعنی حضرت صدیق اور حضرت فاروق اور حضرت ذی النورین اور حضرت مرتضی اور

اور پانچوین حضرت عمر بن عبد العزیز اور چھٹی ابو الفضل جعفر متوکل مگر اتک راقم نے وہ مقام فتوحات
کا اپنے آنکھہ سے نہین دیکھا اور مسامرہ شیخ اکبر کی جسمین بعضی حالات متوکل کے زمانے کی ہم آیندہ نقل
کرینگے اوسمین بھی وہ مضمون نہین ہے - متوکل نے پہلے اپنے بیٹے منتصر کو ولیعہد مقرر کیا اوسکی بعد دوسرے
بیٹے معتز کو اوسکی بعد تیسرے بیٹے موید کو اور یا اون تینوکی ولایت عہد پر لوگو نسے بیعت کروائی بعد اوسکی
اوسکی رائے بدل گئی چاہتے تھے کہ معتز کو منتصر پر مقدم کرین چونکہ معتز کی مان سے اونکو بہت محبت تھی غالباً
اوسکی تحریک سے اس تبدیل کا ارادہ کیا تھا مگر منتصر نے پہلے حکم کی تبدیل کو قبول نہ کیا اس سبب سے وہ
منتصر سے بہت ناراض ہوے اور اونکو تہدید اور وعید شروع کی اور سب اور شتم کرتے رہے اسی عرصہ مین
ترک لوگ جو با اقتدار تھے وہ متوکل سے بسبب بعضی امور کے منحرف ہو گئے اور منتصر کے خیر طلب بن گئے
اور غالباً اونکی ایما سے متوکل کے قتل پر آمادہ ہوے اور پانچ آدمی پانچوین شوال ۲۴۷ھ کی شب کو متوکل
کے محل مین گھس گئے جسوقت وہ لہو و لعب مین مشغول تھے اور اونکو اور اونکی وزیر فتح بن خاقان کو
قتل کر ڈالا یہانتک روایت سبایک الذہب کی تھی - اور مسامرہ مین لکھا ہے مان متوکل کی مسماۃ
شجاع خوارزمیہ تھی اونکی مہر مین کھدا تھا المتوکل علی اللہ وزیر اونکی عبید اللہ بن یحیی
بن خاقان تھے اور محمد بن عبد الملک الزیات اور محمد بن الفضل الجرجانی اور قاضی اونکی یحیی بن اکثم*
اور جعفر بن عبد اللہ بن جعفر بن سلیمان العباسی تھے اور حاجب اونکی زرافہ اور وصیف وغیرہما تھے
سر من رائے مین وہ مقتول ہوے اور وہین دفن ہوے تینتالیس برس کی عمر نصیب ہوئی اور چودہ برس
نو مہینے نو دن خلیفہ رہے اسواسطے کہ چھہ دن ذی الحجہ ۲۳۲ھ مین باقی تھے جب وہ خلیفہ
ہوے تھے اور بدھ کی رات کو تیسری تاریخ شوال ۲۴۷ھ مین مقتول ہوے - روضۃ الصفا مین متوکل
کے عہد خلافت کے ذکر مین لکھا ہے کہ اونھون نے اپنے تین بیٹو نکو ایک کے بعد ایک کو ولیعہد کیا جیسا

* اور ابو عثمان بکر المازنی

اونکو ہوا مگر اونکی دو بیٹے اور تھی معتمد اور موفق اونکی بابت متوکل متفکر رہتی تھی کہ اونکیواسطے کچہہ نہ کیا
اتفاق تقدیر سے خواہش ازلی یہ ہوئی کہ منتصر اور معتز دو ولیعہد کا زمانہ خلافت تھوڑا ہوا اور
موید کو خلافت نہ نصیب ہوئی اور معتمد زمان دراز تک خلیفہ رہے اور آثار نیک اونھون نے
چھوڑے اور موفق کی اولاد مین خلافت خاندان عباسیہ کی متناسل رہی - پھر اوسی روضۃ
الصفا مین بعضی وقائع عجیب اور غریب نقل ہوے ہین منجملہ اوسکی کثرت زلزلون کی اکثر اطراف ممالک مین
منقول ہے - چنانچہ لکہا ہی کہ شہر قیروان کی متعلق تیرہ قریئے دفعۃً منخسف ہوگئی یعنی زمین کے اندر
گھس گئے یا کہئی زمین مین غرق ہوگئے اونکی سکانین سی صرف بیالیس آدمی زندہ بچ رہی وہ لوگ
جب شہر قیروان مین آئے وہان کے سکان بے رحم نے اونکو شہر مین ٹھہرنے ندیا اس زعم سی
کہ وہ مقہور الٰہی اور سکان زمین مقہور کے ہین مبادا قہر اونکی ساتھ آیا ہوا میر اور حاکم اوس
شہر نے شہر سی باہر ایک حصار بنوادیا جسمین وہ آفت رسیدہ لوگ جاکی آباد ہوے اور ۲۴۲ھ
مین شہر دامغان مین نصف شہر کی عمارات منہدم ہوئین - اور شہر بسطام مین ثلث شہر کی عمارات
گر پڑی اور شہر رَی اور جرجان اور نیشاپور اور اصفہان مین بھی زلزلونسی بہت بڑا نقصان ہوا
ایک حکایت عجیبہ یہ لکھی ہی کہ شہر قومس کے متعلق ایک قریے مین جب زلزلہ شروع ہوا لوگ
اوس قریے سی نکل کے باہر بہاگے جاتے تھی آسمان پر سی ایک آواز آتی تہی کہ ہر شخص سنتا تھا
اللہ اجل واعوذ بالرحمۃ لعبادہ - اور یمن مین زلزلے کے سبب سے پہاڑ کے اوپر ایک
مزرع تہا کہ وہانسی جدا ہوکے دوسری نشیب زمین پر آرہا - اوسی روضۃ الصفا مین ابن
ابی الوصاح نام کوئی مورخ یا مصنف عجائب کی کتاب کا ہوگا اوسی روایت لکھی ہی کہ متوکل
کے عہد خلافت مین کسی ولایت سے اخبار نویس نے ایک محضر پانسو آدمی کی گواہی سی اس مضمون کا

لکھکے بھیجا کہ ایکدن وہان ایک پرندہ جانور کوے سے بڑا خرمے کے ایک درخت پر آکے بیٹھا
اور چالیس مرتبہ یہ عبارت کہکے اڑگیا - یا ایہا الناس اتقوا اللّٰہ اللّٰہ اور دوسرے
دن پھر آکے بیٹھا اور اوسیطرحسے چالیس بار وہ عبارت کہکے اڑگیا - اور ایک واقعہ عجیب روضۃ الصفا
مین مذکور ہے کہ ابن جوزی نے اپنی کتاب تلقیح مین نقل کیا ہے کہ ایک قریے مین اہواز اور
خوزستان کے قریونسے ایک شخص کی وفات ہوئی جب اوسکا جنازہ اوٹھایا گیا تب ایک پرندہ
جانور اترا اور خوزی زبان مین اوسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس میت کی اور جتنے لوگ اوسکے
جنازیکے ساتھ ہین سبکی مغفرت کی یہ واقعہ غریبہ نقل کرکے ابن جوزی نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ
محمد بن حبیب الہاشمی کی تاریخ سے نقل ہوا ہے - ایک اور امر اعجب العجائب روضۃ الصفا مین
منقول ہے جو متوکل کے ناصبی ہونے پر دلالت کرتا ہے مثل خلفاے بنی امیہ کی بلکہ اونسے
بھی زیادہ اگر اوس امر کے حقیقت مین وہ باعث ہوے اور بنظر عداوت کے جناب امیر المومنین
حضرت اسد اللہ اور قرہ عین نبوت حضرت امام حسین علیہما السلام کے ساتھ اونھون نے
وہ کیا ہو جو امر بنظر اونکے ہاشمی اور عباسی ہونیکے نہایت موجب استعجاب ہے اور ہرگز عقل قبول
نہین کرتی کہ بنظر عداوت کے اوس خاندان عالیشان کے ساتھ اونھون نے وہ امر کیا جیسا ظاہر
طرز تحریر صاحب روضۃ الصفا اوسپر دلالت کرتا ہے ایضاً بین منقول ہوا ہے کہ سنہ ۲۳۶ ہجریہ مین متوکل
نے حکم دیا کہ عمارات قبر جناب سبط اصغر حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ کی اور جمیع شہداے
کربلا کے مٹا دیے گئے اور جو عمارات اور امکنہ وہان تھے سب منہدم کر دئے گئے بلکہ حضرت سبط
اصغر کی قبر کی جگہہ زراعت کروائی گئی اور خلق خدا کو زیارت اون مشاہد متبرکہ سے اور جناب
امیر المومنین علی مرتضیٰ کی زیارت قبر سے ممانعت کی اور علوی لوگ اونکے عہد خلافت مین بہت ملول

اور مفلوک زندگانی کرتے تھی انتہی اگر کہیے کہ بسبب خروج علویونکے وہ امور متوکل نے کئے تو اونکے عہد مین کسی
علوی کا خروج بھی کسی تاریخ مین نظر نہین آیا اور اگر فرض کیجیے کہ بسبب اونکی حکایات پچھلی عہود مین خروج کی اونکی
طرف سے بے اعتمادی تھی تب بھی یہ سمجھ مین نہین آتا کہ مشاہد متبرکہ اقربائے قریب اپنے اجداد کے باوصف ذی شمیت
اونھون نے کیون خراب کئے اور لوگونکو اوسکی زیارت سے کیون منع کیا راقم کو بقرائن قویہ اور اخبار متوکل کی
عہد کی معلوم ہوتا ہی کہ متوکل بہت بڑے پکے اہلسنت اور جماعت تھی بلکہ اوس مذہب مین اگر تھوڑا سا اونکو
متعصب بھی کہئے تو گنجایش ہے جیسے اونکے باپ اور چچا کو مذہب اعتزال مین تعصب تھا اور علماء محدثین کی
اونکو صحبت بھی رہتی تھی توحسن ظن متوکل کیطرف جنکو شیخ اکبر نے ظاہرا خلفاے راشدین مین لکھا ہی اسکو
چاہتا ہی کہ اوس عرصہ کی علما اور فقہا کو یہ اشتباہ پیدا ہوا کہ بسبب کثرت مرجعیت خلق کے زیارت اون مشاہد
متبرکہ کیطرف مبادا امرور دہور جہلا قبور پرستی کرنے لگین اور مشرک ہوجائین جیسا آج کل مشاہد ہی کہ جہلا
اور بے احتیاط پیر پرستی اور قبور پرستی مین مبتلا ہین اور کربلا کی زیارت کو حج بیت اللہ پر مقدم کرتے ہین
تو اگر خبر اون مشاہد متبرکہ کی خراب کرنے کی صحیح ہے تو عجب نہین ہے کہ اوس وقت کی علماے اہل سنت کی
یہ راے قرار پائی ہوے متوکل نے خود اپنی راے سے حفاظت جہال کی شرک سے یہی مین سمجھی ہو کہ نشان اون مشاہد
متبرکہ کا مٹا دیا جاے جسطرح سے حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اوس درخت کو جسکے نیچے
بیعۃ الرضوان واقع ہوئی تھی کٹوا کے پھینک دیا اس سبب سے کہ لوگونکی عادت ہوگئی تھی جو شخص اوس درخت
کی قریب گذرتا تھا یا بتخصیص وہان جاکے اوسکے نیچے دو رکعت نماز نفل کے پڑھتا تھا پہلی حضرت امیر المومنین نے
وہان نماز پڑھنے کی ممانعت کی جب دیکھا لوگ اوسے ممتنع نہین ہوتی پہلی ممانعت بہ تہدید وعید کی جب خلق
اوسے بھی ممتنع نہوئی تب اوسکو کٹوا کے پھینک دیا اور وہ جو اوسمین روایت ہی کہ علوی لوگ متوکل کی عہد مین
بحال اور مفلوک رہے اگر وہ سچ ہی تو جیسا ہمنے لکھا ہی کہ متوکل بڑے متعصب اہلسنت وجماعت تھی اور علوی

لوگ بتدریج وہ مذہب اہل سنت کا چھوڑتے گئے اور بد عقیدہ ہونے لگے تو کیا عجب ہے کہ بسبب مخالفت
مذہبی کے متوکل کی نزدیک قدر و منزلت علما ہونکی باقی نہ رہی ہو۔ بعد ان روایات کے روضۃ الصفا مین متوکل کو
لکھا کہ بڑے شراب خوار تھے اور بعضی اونکی حرکات لہو و لعب جاہلانہ مثل مسخروں کے اور سانپونکی اور بچھوونکی
اپنی ہمنشینوں پر چھوڑ دینے کی نقل کئے ہین اوسسے ہمکو بڑا تعجب ہوتا ہے کہ وہ متوکل کی کیفیت سبائک الذہب
جو ہمنے نقل کی ہے اور بعضی اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ شیخ اکبر نے بعضی اپنے تصنیفات مین متوکل کو خلفاے
راشدہ مین شمار کیا ہے وہ کیونکر صحیح ہوگی تو اگر وہ خبر صحیح ہے تو اسمین شک نہین ہوتا کہ وہ اخبار اونکی
بدنامی کی مورخین مخالفین مذہب نے مشتہر کئے ہین واللہ اعلم بالصواب گیارہوین خلیفہ بنی عباس
کے ابوجعفر المنتصر باللہ بن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید تھے ۔
سبائک الذہب مین لکھا ہے مان منتصر کی ام ولد رومیہ تھی مسمات حبشیہ اور منتصر خلیفہ نہایت بارعب
اور مہیب تھے اور بہت عاقل اور راغب امور خیر کے تھے ظلم اور ستم اونکی جبلت مین بہت کم تھا سادات علویین پر
اونھون نے بہت احسانات کئے اور سبکو اوس خاندان عالیشان سے مجاز حضوری کا اپنے دربار مین کیا
اور ابی طالب کی اولاد جس خوف اور محنت اور بلا مین خلفاے متقدمین کے عہد مین مبتلا تھی اون سبکو
مامون کیا اور اوس بلا کو اونکے سرون پر سے زایل کیا۔ شوال ٢٤٧ھ مین بعد مقتول ہونے اونکے باپ کے لوگون نے
اونکے ہاتھ پر بیعت کی اپنے دونو بھائی معتز اور موید جنکی ولایت عہد پر بعد اونکے متوکل نے بیعت کروائی تھی
اونکو ولایت عہد سے خلع کیا لیکن رعایا پر عدل اور انصاف کرتے رہے اس سبب سے باوصف اونکی شدت
رعب اور ہیبت کے عامہ قلوب اونکیطرف بہت مائل تھی اور علی العموم لوگ اونکے خیر طلب اور ثنا خوان رہے
وہ بہت کریم اور حلیم اور رحیم تھے اونکا قول تھا لذت عفو کی تشفی انتقام سے زیادہ تر شیرین ہے اور سب سے
برا اور بد فعل بعد قدرت کے انتقام ہے ۔ پانچوین ربیع الثانی ٢٤٨ھ جبرئین ظاہرا مرض موت سے اونھون نے

قضا کی چھبیس برس کی عمر پائی بلکہ اوس سے بھی کم اونکو نصیب ہوئی پس وہ خلافت سے بہت متمتع نہین ہوے صرف چند مہینے فرمانفرما رہے۔

راقم کہتا ہی اونکی صفات مستحسنہ کرم اور حلم اور رحم کے جو ذکر ہوے وہ اوسکو اپنے باپ اور بھائیونکی نسبت عمل مین نہ لائے بالخصوص لذت عفو اور بد ہونا انتقام کا بعد قدرت کی جو اونکا قول تھا اگر باپ کی بابمین کہی کہ خوف اور خطر جان اور آبرو عایق ہوا عجب ہے کہ بھائیونکو بعد قدرت کی ولایت عہد سے معزول کیا مگر جیسا آئندہ ہم روضۃ الصفا سے نقل کرینگے کہ اونھون نے اپنے بھائیونسے اپنی بے اختیاری کا اوس بابمین عذر کیا۔ اور ہمنے مکرر تجربہ کیا ہے اعالی اور ادانی سب مین کہ جو باپ کی ساتھہ بدسلوکی کرتا ہے وہ دنیا مین بہت کم متمتع ہوتا ہی اور انواع آلام اور مصائب مین عاجلاً یا اجلاً مبتلا ہوجاتا ہی بالخصوص جو شخص بنظر وراثت کی باپ کی موت کا امیدوار اور اوسسے خوش ہو اگرچہ باپ اپنی موت طبیعی سے مرے اور وہ خود باعث اور موجب اوسکی ہلاکت کا نہو وہ اوس وراثت سے بہت ہی کم متمتع ہوتا ہی چہ جاے اوس شخص کی جو اپنے باپ کا قاتل ہو منتصر کا ایسی جلد قضا کرنا ہمارے عقیدے مین بلاشبہہ باپ کی قتل کے سبب سے تہا۔ اور مسامرہ مین ہے منتصر کی مان رومیہ تھی جسکو حبشہ کہتی تھی اور وہ بہت بری طرحسے مرض ذات الجنب سے مرے چوبیس برس گیارہ مہینے پانچ دن کی عمر پائی اور چھہ مہینے دو دن خلیفہ رہے شوال کی چھہ دن گذرے تھی بدھ کی دن ۲۴۷ھ مین اونکی بیعت ہوئی اور سنیچر کی شب کو وس دن ربیع الثانی کے ۲۴۸ھ ہجری مین گذرے تھی جب اونھونے قضا کی مستعین نے اونکی نماز جنازہ پڑھائی اونکی مہر کا کندہ تھا یوتی الحذر من مامنہ اور بعضونے کہا ہی انا من ال محمد اللہ ولی و محمد حاجب اونکی وصیف اور مرزبان وغیرہ تھی اور قاضی اونکی جعفر ہاشمی تھی۔ اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہی کہ منتصر سات مہینے خلیفہ رہی اور چھبیس برس کی عمر نصیب ہوئی کہتی ہین امرای ترک کو اونکیطرف سے خوف پیدا ہوا تھا اونھون نے طیب بن طیفور کو ساتھہ ہزار

درہم دیئے اوسنے منتصر کو زہر دیکر مار ڈالا روایت ہی کہ منتصر نی اپنے مرض الموت مین اپنی مان سے کہا
مینے اپنی دنیا اور آخرت دونو کھوئین مینے اپنے باپ کی مارنی مین جلدی کی اسلئے میری موت بھی جلد آئی
اور طبری مین مذکور ہی کہ منتصر نے بعد خلیفہ ہونیکے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہ اوسنے کہتی تھی افسوس
ہی تجھپر اے محمد کہ میرے اوپر تو نے ظلم کیا اور مجھکو تو نے قتل کروایا اور میری خلافت تو نے چھین لی
تو اس خلافت سی ہرگز متمتع نہوگا مگر تھوڑے دن بعد اوسکی علی الدوام تو دوزخ مین رہیگا منتصر یہ
خواب دیکھکی غمناک اور محزون اوٹھی اور تھوڑے دنونکی بعد قضا کی - اور روضۃ الصفا مین منقول ہی کہ
مسعودی نی لکھا ہی کہ ترکون نے متوکل کو اوس مقام پر قتل کیا جہان شیرویہ نی اپنی باپ پرویز کو قتل کیا تھا
اوس جگہہ کا نام تہا ماحوزہ یہ جہان متوکل نی ایک قصر بنایا تھا اور اوسکا نام رکھا تھا جعفریہ منتصر بعد باپ کے
قتل کے سات دن ماحوزہ مین رہے بعد اوسکی وہانسی اوٹھکی کہین اور اقامت اختیار کی اور اوس مقام کو
بالکل منہدم اور خراب کر دیا - اور محمد بن سہل ناقل ہی کہ منتصر کے قصر مین سے ایک بساط دیکھی کہ مصلی
کی صورت پر بنی گئی تھی اور چند سطر مین ایک فارسی عبارت بھی بنی ہوی تھی اور مصلی کی داہنی جانب
ایک بادشاہ کی تصویر بنی ہوئی تھی کہ گویا بات کر رہے ہین اور اوس فارسی عبارت سی معلوم ہوا کہ
وہ تصویر شیرویہ کی ہی لکھا تھا کہ اوسنے اپنی باپ پرویز کو قتل کیا اور چھ مہینے سے زیادہ اوسکو سلطنت
نہ نصیب ہوئی اور بائین جانب تصویر یزید بن عبد الملک بن مروان کی تھی جسنے ولید کو قتل کیا
اور چھ مہینے سی زیادہ فرمانروائی اوسکو بھی نصیب نہین ہوی - راوی کہتا ہی پس وہ دیکھکی بہت
متعجب ہوا اور اوسپر قیاس کیا کہ منتصر کو بھی بہت تمتع خلافت سی نہوگا اور بساط کا ذکر اور اپنے قیاس کا
ندیمون سی ذکر کیا ایک ندیم نے کہا اوسی بساط پر متوکل قتل کئے گئے ہین بعد اوسکی بوغا اور وصیف کی
حکم سی وہ بساط جلا دیگئی الغرض جب امر خلافت منتصر پر قرار پاگیا تب احمد بن خصیب وزیر نی بوغا سی

اور اوس ترکو نسے کہا کہ بعد منتصر کے مرنیکے اگر خلافت معتز یا موید کو پہنچیگی تو ہم لوگون سے وہ ایک کو بھی زندہ
نچھوڑینگے مناسب بلکہ لازم ہے کہ اون دونوکو ولیعہدی سے معزول کرانا چاہیے ترکونکو وہ رائے بہت پسند آئی
ہوئی سب نے باتفاق نہایت مبالغے اور الحاح کے ساتھہ منتصر سے عرض کیا کہ اپنے دونو بھائی معتز اور موید
کو ولیعہدی سے خلع کرکے اپنے بیٹے عبد الوہاب نام کو ولیعہد مقرر فرمائیے ہر چند وہ امر منتصر کی رائے کے موافق
نہ تھا مگر ترکونکے مبالغے سے مجبور ہوئے دونو بھائیونکو طلب کرکے اونکو حکم دیا کہ خود اپنی تئین ولیعہدی سے خلع کردو
موید اتباع اس حکم پر راضی ہوئے مگر معتز راضی نہین ہوتے تھے موید نے اونکو سمجھایا کہ انکار کرنیسے کچھہ فائدہ نہین
ہوگا خلیفہ کے حکم کو بخوشی قبول کرنیسے امید فلاح اور بہبودی ہے اوسی وقت اس باب مین ایک وثیقہ لکھا گیا
اور بعد اون دونوکے دستخطون کے ایک جماعت کثیرہ کی اوسپر گواہیان لکھی گئین ۔ موید سے لوگون نے روایت
کی ہے کہ اوسکے دوسرے دن منتصر نے ہمین دونو بھائیونکو بلاکے خلوت مین اونسے کہا کہ یہ وثیقہ تمہاری
خوشی اور تمہارے دستخط سے لکھا گیا موید کہتے ہین مینے کہا واقعی یہ ہمنے طوع اور رغبت سے لکھا ہے اور
معتز نے بھی میری تحریک سے اعتراف کیا بعد اوسکے منتصر نے ہمسے کہا بھائیو تم اپنے دلونمین یہ سمجھو کہ مینے
تمکو اسواسطے ولیعہدی سے خلع کیا ہے کہ میرا بیٹا ولیعہد ہو تم یقین کرو کہ مجھے ہرگز اپنے زندگی کی اتنی توقع
نہین ہے کہ میرا بیٹا سن رشد کو پہنچے اور خلیفہ ہو قسم ہے خدا کی کہ اگر میرے خلافت تمکو پہنچے ہزار رجا بلسے
مجھے پسندیدہ ہے بہ نسبت اوسکے کہ میرے بنی اعمام میرے بعد خلافت کرین بعد اوسکے ترکون کیطرف اشارہ
کیا اور کہا اس جماعت نے تمہارے خلع کرنیکی ولیعہدی سے مجھکو تکلیف دی اگر مین نہ قبول کرتا تو
کچھہ شبہہ نہین ہے کہ تمکو اون لوگونکے ہاتھہ سے ضرر شدید پہنچتا جسکا تدارک کچھہ نہو سکتا یہ سنکے ہمنے اونکا
شکریہ ادا کیا اور ہاتھہ مین اونکے بوسہ دیکے رخصت ہوئے ۔ پھر اوسی روضۃ الصفا مین اسباب منتصر کی
وفات کی باختلاف روایات مختلف لکھے ہین بعضے کہتے ہین کسی جراحت کے سبب سے مرے بعضے زیادتی مین

اونکو سرسام ہوگیا تھا اوسے قضا کی بعضی مورخین لکھتے ہین بعد خلیفہ ہونیکی منتصر کا مزاج ترکونکی
طرف سی متغیر ہوگیا تھا اونھون نی حجام کو بہت سی رشوت دی کہ اوسنے زہرآلود نشتر سی فصد کی
اسسے اونھون نی قضا کی واللہ اعلم بالصواب کہتے ہین منتصر بڑے صبور اور عاقل اور کثیرالحیا
تھی لوگونکو زیارت مراقد متبرکہ حضرت امیرالمومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور سبط اصغر
حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ کی اجازت دی جسے اونکی باپ نی ممانعت کی تھی اور علویونکو جو
اونکی باپ سی بہت خوف زدہ تھی ایمن کیا اور علی العموم انصاف اور عدالت کرتے رہی اس سبب سے
باوصف اسکی کہ نہایت مہیب اور بارعب تھی رعایا کی قلوب مین اونکی خوب جگہہ ہوگئی تھی اور
خاص اور عام اونکی معتقد تھی ۔ منتصر کے مراحم اور شفقت عام کی بابین اوسی روضۃ الصفا مین
دو قصی نقل کئے ہین جنکا ذکر ہم مناسب سمجھتے ہین ۔ ابو علی یحیی منجم سے نقل کرتے ہین کہ اونکی
ہمسایے مین ایک شخص کی کوئی ریاست بہت عمدہ تھی جو محل بیع مین تھی اور منجم کو نہایت رغبت
اوسکی خریداری کی تھی لیکن اوسکی ساری قیمت کی ادا کی اونکو طاقت نہ تھی اس سبب سے نہایت اونکو
رنج والم پیدا ہوا کہ ہر شخص اونکی چہرے سے اونکا ملول اور مغموم ہونا پہچان سکتا تھا اوسی حالت مین
وہ منتصر کے دربار مین گئے منتصر نے سبب اونکی تغیر چہرہ کا پوچھا وہ راوی ہین پہلی اونھون نے اصل
سبب چھپایا پھر منتصر نے اونکو قسم دی کہ سبب واقعی اوسکا بیان کر تب اونھون نی واقعی کیفیت
نقل کی منتصر نے پوچھا اوس جائداد کی کیا قیمت ہی اور تم کسقدر دیسکتے ہو منجم نے عرض کیا تیس ہزار
درہم اوسکی قیمت ہی اور دس ہزار وہ دیسکتے ہین منجم کہتے ہین وہ سنکے چپ ہورہے تھوڑی دیر کے
بعد برخاست کی مگر قبل برخاست کی کچھہ لکھکی ایک خادم کو دیا منجم راوی ہین کہ مین اوسیطرح سے مغموم اور
مہموم اونسی رخصت ہوا اور دلمین کہتا تھا کہ اگر منتصر چاہتے تو میری حاجت روا ہوجاتی لیکن میری

تقدیر نے مساعدت نہ کی اور جب مین گھر مین پہنچا میرے وکیل نے بیان کیا کہ خلیفہ کا ایک خادم بیس
ہزار درہم تمھارے واسطے دیکے مجھسے رسید لیگیا ہے منجم کہتے ہین وہ خبر سنکر اونکو اسقدر مسرت ہوئی کہ
بیان نہین ہو سکتی لیکن جب تلک وکیل نے اونکو روپیہ نہین سپرد کیا وہ اوسکو خواب و خیال سمجھتی تھی
دوسری حکایت یہ ہے ابو عثمان سعید بن محمد بن الصغیر راوی ہین کہ اونکو منتصر نے بعض مہمات دیوانی کی
نظر سے مصر مین بھیجا وہان اونکو ایک لونڈی کی ساتھہ تعشق پیدا ہوا جو محل بیع مین تھی اور نہایت حسینہ
اور جمیلہ تھی اور بہت ہی عمدہ گانے والی تھی مگر اوسکی مالک نے ایسی گران قیمت قرار دی تھی کہ وہ متحمل
اوسکی ادا کی نہو سکی اس سبب سے اونکو بہت ہی رنج اور ملال ہوا اور آتش شوق اور عشق اوس لونڈی
کی اونکی دل مین روز بروز بڑہتی جاتی تھی جب وہ کام جسکی واسطے وہ گئی تھی اوس سے فراغت ہوئی
اونھون نے دار الخلافت مین معاودت کی اور کیفیت اوس کام کی منتصر کے حضور مین عرض کی
جسکو منتصر نے بہت پسند کیا بعد اوسکی اوس نے پوچھا کچھہ حاجت تمکو ہو اوسکو بیان کرو اونھون نے
وہی واقعہ اپنی تعشق کا نقل کیا مگر بظاہر ایسا معلوم ہوا کہ منتصر نے وہ معروضہ اونکا ناپسند کیا
اسواسطے کہ وہ سنکے اونھون نے منہہ پھیر لیا اور کچھہ جواب نہ دیا اور وہ حکایت پھر اپنے تعشق کی
منتصر نے اپنے مصاحبین اور ہمنشینون سے بیان کی اسواسطے کہ جب وہ دربار مین جاتی تھی تو سارے
مصاحبین اوس امر مین ہزل اور تمسخر اونکو چھیڑا کرتے تھے اور ایسی کلمات شوق انگیز کہا کرتی
تھے جسسے اونکا تعشق اور روز بروز بڑھتا جاتا تھا یہی ابو عثمان ناقل ہین کہ ایکدن وہ اوسی غلیان
شوق اور تعشق مین ڈوبے ہوئے منتصر کے دربار مین گئی پردے کے اوس طرف سے ایک عورت کے
گانے کی آواز آئی جسکو اونھون نے پہچانا کہ یہی اونکی معشوقہ ہے وہ ناقل ہین کہ وہ آواز سنکے وہ ایسی
بیخود ہوگئی کہ بآواز بلند رونے اور نعرہ کرنے پر آمادہ ہوئے مگر ادب دربار خلافت نے غلبہ کیا کہ بتکلف

انھون نے ضبط کیا منتصر نے پوچھا ای سعید تمہاری مزاج کی کیا کیفیت ہی اونھون نے عرض کیا حضور کی بدولت
بخیر مقرون ہی لیے اوسکی منتصر نے کہا اس گانی والی سی کہیہ تم فرمایش کرو کہ وہ گاوے وہ کہتی ہین
کہ جو راگ اونھون نے مکرر اوسی سنا تھا اور وہ نہایت اونکو پسند تھا اوسکی فرمایش کی جب اوسنے گانا
شروع کیا اونکی ہوش و حواس پران ہوے منتصر نے اونسے پوچھا یہ آواز تم پہچانتے ہو کسکی ہی اونھون نے
روکی عرض کیا خوب پہچانتا ہون منتصر نے پوچھا اب بھی تمکو امید اوسکی وصال کی باقی ہی اونھون نے
عرض کیا یا امیرالمومنین جب تلک وہ آواز مینے نہین سنی تھی امید وصال منقطع نہ تھی اللہ تعالی سی
امید تھی کہ شاید مجھکو اوسکی قیمت کا مالک کردیوے کہ مین اوسکو خرید کرون مگر اب جب حضور کی محل مین
داخل ہوی اب مین بالکل مایوس ہوگیا منتصر نے کہا اے سعید اوسکو مینے صرف تمہارے واسطے مول لیا
ہے اور جسوقت سی وہ آئی ہے ایک مرتبہ کے سوا مینے اوسکی صورت نہین دیکھی بعد اوسکی اوسکو زیور
اور لباس تکلف سی آراستہ کروا کے میرے گھر مین بھیجدیا جسے بعد از خوف ہلاکت گویا از سر نو مین
زندہ ہوا - بارہوین خلیفہ بنی عباس کے ابو العباس احمد المستعین
باللہ بن معتصم بن ہارون رشید تھے - سبایک الذہب مین مروی ہی مان
اونکی ام ولد تھی مسمات مخارف سنہ ۲۲۱ مین وہ پیدا ہوے تھی گورے بہت تھی مگر منہہ پر چیچک کے
داغ تھے جب منتصر نے قضا کی تب ترک لوگ جو ارباب حل و عقد خلافت تھے وہ سب جمع ہوے
اور مشورہ کیا کہ اگر متوکل کے کسی بیٹے کو خلیفہ مقرر کرینگے تو وہ ہمارے سب کی بیخ کنی کی فکر کرینگے
اسواسطے بجز احمد بن معتصم کے جو ہمارے استاد کی بیٹے ہین کوئی لایق خلافت کے نہین ہی -

راقم کہتا ہی چونکہ معتصم نے سب ترکونکو مقتدر اور دخیل نظم خلافت مین کیا تھا
اسی سبب سے بلفظ استاد اونکو تعبیر کیا مراد اوسے مربی اور پرورش کنندہ ہے - الغرض اونھین احمد

کے ہاتھ پر سبھون نے بیعت کی اٹھائیس برس کی عمر مین وہ خلیفہ ہوے اور اوائل سنہ ۲۵۱ تک وہ خلیفہ رہے
بعد اوسکے ترک لوگ اونسے منحرف ہو گئے اسسبب سے کہ وصیف نام ایک ترک کو اونہون نے قتل کیا تھا
اور جس ترک نے متوکل کو قتل کیا تھا اوسنے شرارت پر کمر باندھی مستعین نے بسبب ترکون کے اپنے تئین مجبور
دیکھا تب وہ سامرہ سے جو مدت سے دار الخلافت بنا ہوا تھا اوٹھکر بغداد مین چلے گئے تب ترکون نے معذرت
شروع کی اور بہت منت اور سماجت سے درخواست کی کہ سامرہ مین چلے مستعین نے قبول نہ کیا
تب ترکون نے معتز باللہ بن متوکل کو کھڑا کیا اور اونکے ہاتھ پر بیعت کی تب مستعین اور معتز کے آپس مین
قتال وجدال شروع ہوا کئی مہینے تک باہم گھمسان کی لڑائیان ہوئین اور بازار قتل اور خون کا دونو طرف سے
گرم رہا آخرش مستعین کیطرف ضعف اور سستی پیدا ہوئی تب لوگون نے باہم مصالحہ ٹھہرایا اسپر کہ
مستعین نے اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور وہ واسط مین محبوس کئے گئے ایک مہینے کے بعد معتز نے
اپنے حاجب کو اونکے پاس کچھ پیغام لیکر بھیجا اوسنے تیسری شوال سنہ ۲۵۲ مین غدر سے اونکو قتل کیا
اور یافعی نے مرآۃ الجنان مین بعینہ وہی روایت لکھی ہے جو سبب ایک اوپر سے لکھی گئی مگر مستعین
کے بعضے مددگارونکا اور سرداران محاصرین کا نام لکھا یعنی ابو احمد موفق معتز کے بھائی مع سپاہ کے آئے اور
اور بغداد کا محاصرہ کیا اور نائب بغداد ابن طاہر نے حصار بغداد کا مستحکم کیا اور جنگ شروع ہوئی کئی معرکے
لڑائی کے ہوے ایک معرکے مین دو ہزار آدمی محصورین کیطرف سے قتل ہوے اونکے پاس حلال چیزین
کھانے کی نرہین چند روز محرمات کا کھانا نصیب ہوا یہانتک کہ وہ کم طاقت اور ضعیف ہو گئے آخرش
صلح اسپر ہوئی کہ مستعین نے اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور شروط موکدہ اپنے مفید فتحیابونسے
لکھوا لئے مگر اونکیطرف سے غدر ہوا اور شروط پر عمل نہ کیا نو مہینے مستعین کو واسط مین مقید رکھا بعد
اوسکے اونکو سامرہ مین بلاکے قتل کیا آخر رمضان مین اور مستعین کو لکھا ہے کہ وہ بڑے مسرف خزائن

اور ذخائر کے تہی - اور مساہرہ مین لکہا ہے مان مستعین کی سقلابیہ مسماۃ مخارق تہی اوسکی مہر مین کہدا تہا احمد بن محمد حاجب اوسکا قامس تہا اور منشی اوسکا احمد بن نصیب تہا سینتالیس برس کی عمر ہوئی تین برس نودن خلیفہ رہے روضۃ الصفا مین ایام خلافت تین برس نو مہینی لکہی ہین چوتہی ربیع الثانی ۲۴۸ہجری مین اوسکی بیعت ہوئی تہی اور چوتہی محرم ۲۵۲ مین اونہون نے اپنے تئین خلافت سی خلع کیا اوسی سال مین احمد بن اشرف سب اوسکی قاضی مقتول ہوئے اور بعضون نے کہا ہے کہ ہین وزیر اوسکی مقتول ہوئے - روضۃ الصفا مین مستعین کی خلافت کا حال بہ نسبت اوسکی جو اور کی روایت سی لکہا گیا کچہہ زیادہ تفصیل سی ہے اوسکا نقل کرنا بہی مناسب معلوم ہوا اوسمین لکہا ہی مستعین نے ابتدای خلافت مین کل جائداد ضیاع اور عقار معتز اور موید کی باہر اجبر ضبط کر لی صرف اسقدر اون دونو کے ملوکات چہوڑ دیے کہ معتز کا ماحصل اوسکے بیس ہزار دینار اور موید کا پانچ ہزار دینار باقی رہا - اوسکی عہد مین یحیی بن عمر بن یحیی بن حسین بن زید علوی نے کوفہ مین خروج کیا بعد محاربات کے وہ مقتول ہوے اور بعد یحیی کی قتل کی ایک بزرگ نے خاندان علویہ کی جنہون نے اپنا لقب الداعی الی الحق مقرر کیا تہا طبرستان مین ملک گیری پر کمر باندہی اور اوس ولایت کو اونکا تسلط ہو گیا جہان اونیس برس اونہون نے سلطنت کی اونکی قضا کرنے کے بعد اونکے بہائی محمد نام نے وہان اٹہارہ برس بادشاہت کی اخرش اونکو محمد بن ہارون نے بتقویت اسماعیل سامانی کے قتل کیا - ۲۵۱ہجری مین وصیف اور بوقا نے مستعین کے حکم سے باغر ترکی کو قتل کیا اسواسطی کہ مستعین اوسکی طرف سی بسبب قتل کرنے متوکل کے صاف نہ تہے اور باغر کو وصیف کی ساتہہ بہی کچہہ نقاضہ پیدا ہوا مستعین اس نقاضہ باہم مین وصیف کی جانبدار ہو گئے اور باغر نے ساری اوس جماعت کو جو اوسکی ساتہہ متوکل کے قتل پر متفق تہی اس امر پر آمادہ کیا کہ وصیف اور بوقا کا اقتدار مستعین کی پاس بہت بڑہ گیا ہے ہمکو کسی امر مین مداخلت نہین دیتے سب لوگ ہماری ساتہہ متفق ہو جاو کہ مستعین کو مع اون دونو کے ہم قتل کرکے کسی

وہ جسکو خلیفہ زادہ خلیفہ کرین جسکو پاس ہمارا ... اور ہماری حکومت قایم ہو وہ ساری جماعت باغر کے ساتھ
اس عزیمت پر متفق ہو گئی جب مستعین کو یہ خبر پہنچی تو اوسنے وصیف اور بوغا کو مشورہ سے اسپر تیار پایا کہ باغر کو قید
کر دیا جاے ... باغر کے قید کرنیکی معلوم ہوئی سب ہون نے عذر کر دیا اور خلیفہ کی اصطبل مین گہس
گئے ... گہوڑے ... قبضہ کر لیا اور علانیہ بغاوت اور عصیان پر کمر باندہی وصیف نے اس گمان سے کہ اگر
باغر کو قتل کرین تو فتنہ اونکی تدبیر ... بیگا فوراً باغر کو حبس مین مستعین کے حکم سے قتل کر ڈالا اس امر سے وہ
فساد ترکونکا اور بڑہگیا یہانتک کہ مستعین مع وصیف اور بوغا اور شاہک سرمن راے یعنی سامرہ سے بغداد مین
چلے گئے اور محمد بن عبد اللہ بن طاہر ذوالیمینین کی گہر مین جاکی اترے جو حاکم بغداد کے تہی ترکون نے بعض سرداران
مع قضیب اور ردا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ہمیشہ خلفا کے استعمال مین رہتی تہی اور بعض دوسری
خزائن کیلی بغداد مین بہیجا اور اپنی جرم بغاوت کا اعتراف کیا اور درخواست عفو قصور اور معاودت دارالخلافت
کی بمنت و سماجت تمام کر بہیجی مگر حاکم بغداد نے اون سردارونکی بہت اہانت کی کہ وہ نامراد سامرہ مین پہر
آے اونکی واپس آنے سے ترکون نے معتز اور موید کو حبس سے نکالکر معتز کے ہاتہہ پر بیعت کی اور مستعین کی
خلع کرنے پر آمادہ ہوے جب یہ خبر بغداد مین مستعین کو پہنچی اونہون نے سامان تحصن اور حصارداری بغداد کا
جمع کیا اور سامرہ سے معتز نے اپنی بہائی ابو احمد موفق کو مع افواج کی بغداد کے محاصرہ کی واسطے روانہ کیا الغرض
بہت دنون تک محاصرین اور محصورین مین جنگ اور پیکار رہی آخرش محصورین کیطرف ضعف اور
ناطاقتی ہوگئی وصیف اور بوغا نے زمانے کا رنگ دیکہکے جیسا ہوا دنیا دارونکا دستور ہے مستعین کیطرف سے
برودت مزاجی شروع کی اور محمد بن عبد اللہ بن طاہر نے بہی اونکی ساتہہ اتفاق کیا کہ مستعین کو خلافت
سے خلع کرین اور بموجب اوسکی محمد حاکم بغداد نے معتز کے پاس سامرہ مین درخواست بہیجی کہ ہم کوشش
کرکے مستعین کو خلافت سے خلع کرتے ہین بشرطیکہ حکومت بغداد کی بدستور میرے نام پر قایم رہے اور وصیف

اور بوقانی بھی اپنے واسطے کچھ شرائط کئے ہونگی بعد منظوری اون شرائط کی مستعین یہان سے روانہ ہوکے
بیت اللہ مین حج کرنیکو جاتے اور وہان سے پلٹ کر واسط مین قیام کرینگی معتز نے درخواست محمد بن عبداللہ بن
طاہر کی منظور کی اور انکی شرائط کی بموجب وثیقہ لکھا گیا اور معتز نے قسم کہائی کہ جو شرائط اونھون نی
قبول کئی ہین اونکو وفا کرینگی اور بہت اعیان اور اشراف کی اوس وثیقی پر گواہیان لکھی گئین اور
بموجب اوسکی مستعین کو خلافت سی خلع کرکے قصر خلافت سی اونکو نکالکی اور مکانمین مقیم کیا بعد چند
عرصیکے معتز نے مستعین کو سامرہ مین طلب کیا اور بظاہر اخلاف اقرار کی جو اوس وثیقی مین مستعین کے
نسبت لکھا گیا ہو اونکو قتل کروا ڈالا مستعین نی تین برس نو مہینی خلافت کی اور ایک روایت سے
چھتیس برس کی اونکی عمر ہوئی مستعین اخبار اور انساب امم سابقہ اور قرون ماضیہ کی بڑی عالم تھی

تیرہوین خلیفہ بنی عباس کی ابوعبداللہ محمد المعتز باللہ بن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید تھی

معتز کی مان ام ولد رومیہ مسمات قبیحہ تھی۔

راقم کہتا ہی معتز کی مان کا نام سبائک الذہب اور روضۃ الصفا مین قبیحہ لکھا ہی
اور مسامرہ مین فتیحہ ہی صرف نقطونکا تفاوت ہی صحیح لفظ معلوم نہین کیا ہی مگر قبیحہ نام رکھنا عقل کی
خلاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی والدین اپنی لڑکی کا نام رکھین مگر یہ کہ کوئی وجہ ہو جسکی تسمیہ کی ہو۔
الغرض سبائک الذہب مین لکھا ہی کہ جب کہ مستعین کو خلافت سی خلع کروایا تب علی العموم سنہ ۲۵۲ ہجری مین
معتز کے ہاتھ پر اونکی اوسی سال کی محرم مین لوگون نے بیعت کی اور دونون بھائی اپنی بھائی موید کو جو بعد انکی
خلافت سی معزول کیا اور اونکو کوڑے مارے اور قید کیا اور قید مین وہ مر گئی بعد اوسکی ترکون نی
معتز کو خلافت سی خلع کرکے حمام مین قید کیا اور پانی پینی کا کئی دن ندیا جب وہ نہایت پیاس سے بیچین ہوا
تب برف کا پانی پلایا اور وہ فوراً اوسکو پیتے ہی شعبان سنہ ۲۵۵ ہجری مین مرگئے۔ اور مسامرہ مین معتز کا نام

اور لقب لکھا ہی ابی عبد اللہ المعتز الزبیر بن جعفر المتوکل مان اونکی قبیحہ تھی اونکی مہر مین کندہ تھا الزبیر بن الجعفر حاجب اونکا صالح بن الوصیف تھا اور وزیر اونکے احمد بن اسرائیل تھی اوسی صالح اونکی حاجب نے اونکو سرمن رأی مین قتل کیا اور دجلہ مین اونکی لاش کو پھینک دیا سینتالیس برسکی اونکی عمر ہوئی اور چار برس ساڑھے چھ مہینے اونھون نے خلافت کی ابتدا مین ۲۵۲ھ ہجری مین اونکی بیعت ہوئی تھی اور بعضی کہتے ہین کہ معتز پر لوگون نے جبر کیا کہ اونھون نے بکرہ اپنے تئین خلافت سے خلع کیا جب تین دن رجب ۲۵۵ھ ہجری مین باقی تھی اور اونکی کیفیت موت مین اقوال مختلف ہین قاضی اونکی حسن بن ابی الشوارب

راقم کہتا ہے مسامرہ کی عبارت معتز کے قتل کے بابین یہ ہے حاجبہ صالح بن الوصیف وزیرہ احمد بن اسرائیل قتلہ حاجبہ صالح وطرحہ فی دجلۃ

معتبر اور اس عبارت سے یہی ہے کہ صالح حاجب نے معتز کو قتل کیا اور بعید احتمال ہے کہ قتلہ کی ضمیر احمد بن اسرائیل وزیر کیطرف راجع ہو یعنی اوسی صالح معتز کے حاجب نے اونکی وزیر احمد بن اسرائیل کو قتل کرکے دجلہ مین اونکی لاش پھینک دی - اور یافعی نے مرآۃ الجنان مین لکھا ہی ۲۵۵ھ مین ایک علوی نے بصرہ مین خروج کیا بصرہ مین حبشی غلام حبشی اور زنگی تھے اونکی معین ہوے اور بہت سے فتنہ انگیز اور مفسد لوگ بھی اونکی ساتھہ جمع ہوگئے اور اونکو ایسا ثبات اور قرار ہوگیا کہ خلیفہ کی فوج جو مدافعت پر مامور ہوئی تھی اوسکو شکست ہوئی اونھون نے اہل بصرہ پر اور اوسکی گرد و نواح مین بڑے بڑے ظلم وستم کئے اور ایک مدت تک اونھون نے ناراض لوگونپر جبراً حکومت کی یہانتک کہ ۲۷۰ھ مین وہ مقتول ہوے -

راقم کہتا ہے عجب شان الہی اور قدرت کبریائی ہے کہ علویونکو بہ نسبت عباسیون اور بنی امیہ کی زیادہ تر استحقاق خلافت کیواسطے تھا اسی سبب سے بہت لوگون نے اوس خاندان کی اپنی اپنی عہد مین اوسکی حصول کیواسطے کوششین کئین کبھی وہ فایز بہ مراد نہ ہوے اور ناحق اپنی جانین کھوئین

اور اپنے سارے خاندان کو ارباب اقتدار کے سامنے بدنام کرتے رہے اس سبب سے اوس خاندان عالیشان مین
جو ارباب صلح و سداد تھے اور کسیطرح سے اونکی نیت سے مخالفت ارباب اقتدار سے نہ تھی اونپر بھی طرح طرح کے مصائب
اور آفات نازل ہوا کیے اور بعضے لوگونکو اگرچہ چند روز کیواسطے کہین کی حکومت نصیب ہو گئی اونھون نے
بجبلت شرارت اور مفسدہ پردازی کے یا اپنا رعب جمانے کیواسطے ایسے مظالم کیے اور سفاکیون اور
تاخت و تاراج پر کمر باندہی کہ اوس سے اور زیادہ تر وہ خاندان عالیشان بدنام ہوا۔ اصل یہ ہے کہ جب سلطنت
اور خلافت کسی خاندان مین قایم ہو گئی پھر آحاد ناس کی کوشش سے اوس خاندان سے سلطنت کا نکلنا نہایت
دشوار قریب بمحال ہے مگر یہ کہ قلوب ارباب حل و عقد سلطنت کے جو نہایت عظمت اور شوکت کے ساتھ ہون
بلکہ علی العموم لوگونکے قلوب متنفر خاندان مسلط سے اور راجع کسی دوسرے خاندان کیطرف یا کسی شخص واحد کیطرف
ہو جائین اور چونکہ علویونکے خاندان کے لوگ اختلاف مذہبی مین بلکہ اکثر بد مذہبی مین متہم ہو گئے تھے اس سبب سے
علی العموم قلوب لوگونکے اونکیطرف راغب نہین ہوتے تھے اسی سبب سے کبھی کسیکو خلافت عام نصیب ہوئی
لیکن مصر اور افریقیہ اور حجاز وغیرہ مین جو قرامطہ مدت تک مسلط رہے جو اپنے تئین بنی فاطمہ کہتے تھے اونکا بنی فاطمہ
ہونا ثابت نہین ہے اور اونکا ابطال دعوائے نسب مشہور ہے اور ہمارے نزدیک چونکہ منظور الہی نہ تھا کہ علویونکو خصوص
بنی فاطمہ علیہا السلام کو خلافت نصیب ہو یہ دلیل اگرچہ اقناعی اور ظنی ہو اسکی موجب ہے کہ قرامطہ بنی فاطمہ
نہ تھے اور اونکا وہ دعوی محض جعلی اور مصنوعی تھا چنانچہ بعض روایات اخبار بالغیب کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہوئی ہین کہ اوس خاندان عالیشان کو خلافت نہ نصیب ہوگی جو امر متتبعین کتب حدیث پر
پوشیدہ نہین ہے اور قرامطہ کا نہایت بدعقیدہ اور بدمذہب ہونا بھی ہمارے زعم مین اسی پر دلالت کرتا ہے
کہ وہ بنی فاطمہ نہ تھے۔ بالجملہ یافعی نے روایت کی ہے کہ معتز نے پکڑوا اور بجبر اپنے تئین خلافت سے خلع کیا
پھر اونکو قتل کیا اور حمام مین قید کرنے کی وہی خبر لکھی ہے جو سابق الذکر سے پیشتر منقول ہوئی لکھتے ہین

مان معتز کی مخفی ہوگئین اس سبب سے کہ وہ بڑی متمول اور مالدار تھین زمرد اور یاقوت اور جواہرات
اسقدر اونکی پاس تھی [illegible] قیمت بیس لاکھہ دینار تھی اور بیت المال خلافت مین [illegible] تھا اس سبب سے
معتز کی مان سے روپیہ طلب کیا اونھون نے نہ دیا اسواسطے معتز کو خلافت سے [illegible] کیا لوگون نے ہتھیار بندی
کی اور دار الخلافت کا محاصرہ کیا [illegible] پکڑ کے اونکو مارا پیٹا اور دھوپ مین کھڑا کیا یہانتک کہ
اونھون نے اپنے تئین خلع کیا اور محمد بن واثق کو بغداد سے طلب کر کے خلیفہ مقرر کیا پہلے اونکی ہاتھہ پر
معتز نے بیعت کی - راقم کہتا ہے [illegible] اور سب تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ معتز نہایت بدخو
اور ظالم اور سنگین دل تھی اور اونسی قطع نظر اپنے بھائیون پر بھی ہر طرح کا ظلم و ستم کیا موید کو نہایت ظلم
سے قتل کیا آخرش الله تعالی نے اونکو اپنے کیفر اعمال مین مبتلا کیا جیسا اوپر مذکور ہوا والله اعلم
بالصواب - **چودھوین خلیفہ بنی عباس کے ابی اسحاق محمد المہتدی
بالله بن واثق بالله خلیفہ نہم بن معتصم بالله خلیفہ ہشتم بن ہارون
رشید تھی** - سبایک الذہب مین مروی ہے بعضے کہتے ہین اونکی کنیت ابو عبد الله تھی
اور سامرہ مین اونکو ابو جعفر لکھا ہی مان اونکی ام ولد وردہ نام تھی اور سامرہ مین اوسکا نام
قرب لکھا ہی وہ اپنے دادا معتصم کی خلافت مین ۲۱۰ سنہ ہجری سے کئی سال کے بعد پیدا ہوئے تھے بروایت
سبایک الذہب جب ماہ رجب مین ایک رات باقی تھی اور بروایت سامرہ اوسمین تین دن
باقی تھی تب اونکی بیعت ہوئی تھی مگر وہ کسی کی بیعت قبول نہین کرتے تھے جب تک معتز بالله نے
اونکی سامنے آکے اپنے تئین خلافت سے خلع نہین کیا اور پہلے اونھین نے بیعت کی، مروی ہے جب معتز بالله
اونکی سامنے ہوئے تب اونھون نے اوٹھہ کی اونکی تعظیم کی اور گلے سے لگایا اور جو آداب خلیفہ کے واسطے چاہئے
وہ بجا لائے اور اونکو صدر مجلس مین ٹھہرا کے آپ اونسی نیچے اوتر بیٹھے اور اونسی پوچھا کیا معاملہ ہے معتز نے

جواب دیا مجہسی انجام خلافت کی کاروبار کا نہین ہوسکتا اسلئے سبب سی مین اپنی تئین خلافت سی خلع کیا تب ابی اسحاق نی کہا اگر فرمائے تو مین ترکونسی اور آپ سی مصالحہ کرا دون معتز نی کہا مجہکو مصالحہ نہین منظور ہی اور ترک لوگ بہی اوس سے راضی نہونگی تب ابی اسحاق نی کہا اس صورت مین مجہکو اپنی بیعت سی علاحدہ کر دیجئی اور معاف کیجئی معتز نے اپنی بیعت اونکی گردن سے اتار دی اوسوقت سارے قضات اور علما اور امرا اور حکام جمع ہوئے اور معتز کے اعتراف نالیاقتی پر خلافت سی گواہیان لکہی گئین اوسوقت ابی اسحاق مہتدی باللہ صدر مجلس مین جا بیٹہے اور پہلی معتز نے اونکی ہاتہہ پر بیعت کی پہر علی العموم لوگون نے بیعت اونکی شروع کی

راقم کہتا ہے کہ اوس زمانہ مخالف شریعت مین متدین لوگونکو عقد بیعت کا کسقدر پاس اور لحاظ تہا اور اس حکم الہی واجب العمل پر یا ایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود کیسا خلوص قلب سی عمل تہا ابی اسحاق مہتدی باللہ نی جب تلک اونکی متعاقد نی اونکو اوس عقد سے بری نہین کیا ہرگز خلافت کی نزدیک نہ گئی اور ایسے بڑے اقتدار کو قبول نہ کیا اسیطرح سے ہر زمانے مین دیانت دار لوگون نی جب تلک خلیفہ معزول نی اونکو عقد خلافت سے بری نہین کیا اگرچہ معزولی اوسکی اپنی بدلیاقتی سے ہو لوگونکی جبر و تغلب سی نہو ہرگز اونہون نے خلیفہ جدید کی بیعت نہ کی - لکہتے ہین مہتدی باللہ دبلی پتلی گندم رنگ ملیح الصورت تہی اور بہت پارسا اور عابد و زاہد اور نہایت عادل تہی اور بہادر اور شجاع بہی تہی اور صایم الدہر رہتے تہے چونکہ اوس زمانہ مین ترکونکا غلبہ اور اونکا فتنہ اور آشوب حد سی زیادہ ہوگیا تہا جو خلیفہ اونکا مخالف ہوا اوسکا قیام متعذر تہا اور امرا کو بہی جرأت اونسی مخالفت پر نہین ہوتی تہی اس سبب سے مہتدی باللہ کو معین اور مددگار رد مظالم کے اور موید انصاف اور عدالت کی نہ ملی تاہم اونہون نی اپنی تہوڑے

زمانہ

زمانہ خلافت مین جہان تک ممکن ہوا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہی روش عمر بن عبدالعزیز کی اونھون نے اختیار کی تھی حکم ممانعت غنا اور سرود کا اور تاکید ترک شراب خواری کی بہت کوشش سے اونھون نے کی اور ایک قصر گنبد دار بنوایا جسمین چار دروازے چارو طرف تھی اوسکا نام قبۃ المظالم رکھا اور بذات خاص اوسمین اجلاس کرکے رد مظالم اور فصل قضایا کیا کرتے تھی

راقم کہتا ہے اگر اوسکا نام قبۃ رد المظالم ہوتا تو بہتر تھا اور ممکن ہے کہ وہی نام ہو مگر مورخ سی نقل مین رد کا لفظ چہوٹ گیا ہو اگرچہ تاویلاً کہسکتے ہین کہ چونکہ وہان مظالم کے استغاثے ہوتے تھی اسواسطی قبۃ المظالم نام رکھا گیا مگر اوسکی ابتدائی اضافت مظالم کیطرف دار الخلافت مین بدون ذکر رد کے مطبوع نہین ہوتی - پھر مورخ لکھتا ہے مہتدی باللہ جمعے کے دن جامع مسجد مین جاکے نماز پڑہتی تھی ظاہرا وہ عادت اونکی قبل تقلد خلافت کی تھی اوسکو ترک نہین کیا لباس اور طعام خلیفہ مین جو عظمت ہوگئی تھی اور توشکخانہ اور باورچیخانہ مین جو اسراف ہوتا تھا سبکو متغیر کردیا سونے اور چاندی کے جتنی ظروف تھی سبکو تڑواکے مسکوک کروا ڈالا تصاویر کو فرش و فروش اور در و دیوار سی محو کروا ڈالا الغرض جن جن امور مین رخصت اور اباحت شرعی نہ تھی وہ سب موقوف کردیئے درندے جتنی کٹہرون اور زنجیر و نمین محبوس تھی سبکو قتل کروا ڈالا اور جانورون کو جنسی کچھہ انتفاع نہین ہوتا تھا صرف عظمت اور شوکت کی لحاظ سی محبوس تھی اونکو رہا کروا دیا خلیفہ کی مطبخ مین دس ہزار درہم کا روز کہانا پکتا تھا اوسکو موقوف اور معطل کرکے سو درہم روز مقرر کیا ایسی صورتون مین اہل دنیا جو اون اسرافونسی متمتع ہوتے تھی یا اونکو امید تمتع کی تھی ایسے متدین اور زاہد خلیفہ کی کاہیکو معین اور مددگار ہوتی آخر ش ترکونسی اور مہتدی باللہ سی منازعت شروع ہوی محاربات سخت باہم ہوے جو امرا اور سپہ سردار اونکی معین اور انصار تھی سب قتل ہوگئے بعد اوسکی ترکون نے مہتدی باللہ کو

قتل کرڈالا ۔ روضۃ الصفامین مذکور ہی بعد اونکی قتل کے اونکی قیام کے حجرہ مین ایک صندوق مقفل نکلا
لوگونکو گمان تھا اوسمین جواہر گران بہا ہونگی اوسکو کھولا تو اوسمین موٹے کمل کے کپڑے اور طوق
آہنی قید یونکا نکلا جو لوگ اونکی خواص اور ہر وقت کی حاضر باش تھی اونسی معلوم ہوا کہ وہ رات
کو کچھہ تھوڑی دیر سوتے تھے پھر اوٹھکر وہ طوق گلے مین ڈالکے اور کمل کے کپڑے پہن کی صبح تک
عبادت مین مشغول رہتے تھے ۔ مسامرہ مین بعینہ یہی حکایت عمر بن عبد العزیز کی لکھی ہی چونکہ
وہ جمیع امور مین تقلید عمر بن عبد العزیز کی کرتے تھے عجب نہین ہی کہ اِس امر مین بھی اونھون نے
تقلید کی ہو ۔ پھر اوسی روضۃ الصفا مین منقول ہے جب ترکون نے اونکو قتل کیا تین دن
پیشتر سے وہ روزہ دار تھی ہر روز افطار کیوقت دعا مانگتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ مینے سنا ہے کہ
دعا مظلوم کی اور روزہ دار کی اور امام عادل کی مقبول ہوتی ہے مجھکو تو ان اشرار کی شر سے
محفوظ رکھہ لیکن چونکہ ارادہ ازلی اونکی اتمام ایام خلافت پر اور اونکی مقتول ہونے پر متعلق ہو چکا تھا
دعا قبول نہوئی ۔ راقم کہتا ہے کہ اثر قبول دعا اونکیواسطے ہمارے عقیدہ مین عقبیٰ مین ظاہر ہوا
کہ اونکو شہادت نصیب ہوئی تاکہ وہان ترقی درجات ہو اور مجھلہ خلافت دنیوی سے اونکو
پاک کردیا ۔ الغرض بروایت مسامرہ رجب ۲۵۶ھ مین وہ مقتول ہوے صرف ایک برس تیرہ دن
کم خلیفہ رہے اونکی مہر مین کندہ تھا المہتدی باللہ یثق اونکا حاجب صالح بن داؤد تھا خبر ہیکہ
ایک ترک نے اونکو قتل کرکے اونکا خون اوسنے پیا ہمین آ ترا آہین وہ مدفون ہوے ۔ یافعی نے
مراۃ الجنان مین بعینہ سب وہی حکایت مہتدی باللہ کی لکھی ہے جو سب ایک اللہ سب سے منقول
ہوئی اسقدر زیادہ ہی کہ وہ صایم الدہر رہتے تھی اور روٹی اور سرکا اور زیتون کا تیل کھایا کرتی تھی
پندرھوین خلیفہ خاندان عباسیہ کی ابو العباس احمد المعتمد علی اللہ بن متوکل

دسوین خلیفہ بن معتصم آٹھوین خلیفہ بن ہارون رشید تھی سبایک الذہب مین
مروی ہی بعض کہتی ہین کینت اونکی ابو جعفر تھی سنہ ۲۲۹ مین وہ پیدا ہوے تھی مان اونکی رومیہ تھی فتیان
نام جب مہتدی باللہ کو لوگون نی قتل کیا تب وہ مقید تھی اونکو محبس سے نکالکی لوگون نی اونکی ہاتھہ پر بیعت
کی وہ بمجرد خلیفہ ہونیکی لہو ولعب مین اور عورتونکی صحبت مین منہمک ہوگئی اپنی بھائی طلحہ کو جسکا
لقب موفق تھا کارکن خلافت کا مقرر کیا وہی بالکل خلافت کی مالک ہوگئی تھی معتمد صرف برای
نام خلیفہ تھی چونکہ وہ بالکل عیش وعشرت مین مصروف ہوگئی ملک کی اور رعایا کی کچھہ اونکو خبر
اور پرواہ نہ رہی اسے خاص وعام کے دلمین اونکیطرف سے کراہت اور نفرت شروع ہوئی ممالک
مین بہت بدنظمی ہوگئی ہر طرف دشمنون نے اور بغاوت نی سر اوٹھایا اور معتمد خلافت کیطرف سے
اتنے بیعلاقہ ہوگئی کہ اونکی اپنی ذاتی مصارف لہو ولعب مین بھی تنگی ہونے لگی کہ اونکی خواہش کے
بموجب نہین ملتی تھی اوسوقت یہ قطعہ اونھون نی تصنیف کیا قطعہ الیس من العجائب ان مثلی
یری ما قل ممتنعا علیہ ۞ وتوکل باسمہ الدنیا جمیعا ۞ وما من ذاک شئی فی یدیہ ۞ الیہ تحمل الاموال طرا ۞ ویمنع
بعض ما یجبی الیہ ۞ ترجمہ ہر مصرع کا بترتیب یہ ہی کیا نہین ہی تعجب کہ میرے مثل کو ۞ دیکھیے کہ تھوڑی چیز
بھی منع کیجاتی ہی ۞ ساری دنیا اوسکی نام سی کھائی جاتی ہے ۞ اور اوسمین سے کچھہ اوسکی ہاتھہ مین نہین ہے ۞
اوسیکی طرف ساری دولت آتی ہے ۞ اور ذرہ سی جو اوسکی پاس جاے وہ روکی جاتی ہی ۞ الغرض جیسا
مذکور ہوا کل اقتدار اور اختیار ملک داری کا ابو احمد طلحہ موفق باللہ کے ہاتھہ مین تھا اسمٰعیل بن بلال
وزیر تھی اور خفیف سمرقندی حاجب تھی معتمد نے کوئی چیز مشروب پی تھی اوسیکے بعد مرگئے اس سبب سے
لوگونکو گمان اونکی مسموم ہونیکا تھا مگر بعض مورخین نی لکھا ہے وہ مسموم نہین ہوے مرگ مفاجات اونکی
ہوئی بعض روایت مین سوتے تھی بس سوتے ہی رہے باون برسکی عمر مین رجب سنہ ۲۹۹ مین گیارہ دن

باقی تھے جب اونھون نے قضا کی تیئیس برس دو دن صرف عیش و عشرت کرنیکے لئے خلیفہ رہے بغداد مین دفن

ہوئے قاضی اونکے حسن بن الشوارب تھے اور بعد اونکے علی بن محمد اونکے بھائی مقرر ہوئے بروایت مسامرہ چودہ

راتین رجب کی ۲۵۶ھ ہجری مین گذری تھین جب اونکی بیعت ہوئی تھی اور شب دوشنبہ رجب ۲۷۹ھ مین

گیارہ راتین باقی تھین جب اونھون نے قضا کی معتمد کے عہد خلافت مین بہت سے فساد ہوئے منجملہ

اوسکے صاحب الزنج کا فساد تھا بروایت روضۃ الصفا شرح اوسکی یہ ہے صاحب الزنج سادات بنی فاطمہ

علیہا السلام سے تھے متوکل کے عہد سے حبش مین اونکا تسلط ہوا تھا وہ حبشیونکی اعانت سے بہت زور پکڑ گئے

طلحہ موفق فوج کثیر ہمراہ لیکے اونکی مدافعت پر آمادہ ہوئے مگر اونکے لشکر مین وبا شروع ہوئی بہت سے لوگ جنکی تقدیر

مین مرنا تھا وہ مر گئے صاحب الزنج سے مقابلے مین بہت لوگ ضایع ہوئے مفلح ترکی جو سپہ سردار افواج

خلافت اور رئیس تھے مین ہمجنب طلحہ موفق تھے وہ بھی مارے گئے بسبب شدت وبا کے طلحہ معرکۂ جنگ سے پہلے ہٹ آئے تھے

مفلح کے مارے جانے کے بعد پھر اونھون نے لشکر کی ترتیب کی اور غنیم کے مقابل صف آرا ہوئے خوب معرکۂ جنگ گرم

رہا مگر حبشیون نے اونکو ہزیمت دی سارا لشکر اونکا متفرق ہوگیا وہ خود دار الخلافت مین معاودت کر آئے۔ اسی

عرصہ مین ایک شخص یعقوب بن لیث نام بعض ممالک عجم پر مسلط ہوگیا اور اسقدر اوسکو دلیری ہوئی کہ وہانسے

بغداد کیطرف متوجہ ہوا طلحہ موفق فوج کثیر ہمراہ لیکے اوسکی مدافعت پر آمادہ ہوئے بڑے معرکۂ جنگ کے بعد دیر عاقول مین

جسکو یعقوب بن لیث نے اپنا مخیم کیا تھا اوسکو ہزیمت ہوئی وہ عراق کیطرف رجعت قہقری کر گیا اور

طلحہ موفق مظفر اور منصور ہوکے دار الخلافت سامرہ عرف سر من رای مین داخل ہوئے۔ اسی عرصہ مین

صاحب الزنج کی اور قوت بڑھ گئی حبشیون نے جو ممالک خلافت کی اونکی قریب تھی اوسمین نہایت نہیب

و غارت اور قتل اور تاراج شروع کیا طلحہ موفق جب یعقوب بن لیث کو ہزیمت دیکے دار الخلافت مین

معاودت کر آئے تب اپنے بیٹے ابو العباس کو بہمراہی افواج کثیرہ صاحب الزنج کی مدافعت کیواسطے بھیجا

اونسی اور حبشیونسی بڑے گھمسانکی لڑائیان ہوئین دونو طرف سی بڑی کشش اور کوشش ہوئی ہزارون آدمی طرفین کی کام آے مگر کسیطرف فتح اور شکست نہین ہوئی دونون معرکونکی طفیہین طرفین کی فوج اسپنے اپنے مورچونمین جمی رہی ـ طلحہ موفق کو جب خبر پہنچی کہ صاحب الزنج ابتک بڑی قوت اور بڑے زور دنیرہے تب وہ خود اور بہت فوج لیکر اپنے بیٹے کی اعانت کیواسطی روانہ ہوے آخرش بڑے معرکون کے بعد خلافت کی فوج شہر منیعہ مین جسکو صاحب الزنج نے نیا آباد کیا تھا اور وہ بہت گلزار تھا داخل ہوگئی اوسکو خوب تاخت اور تاراج کیا ایک ہزار عورتین مسلمانونکی جو حبشی خلافت کی ممالک سے پکڑ لیگئی تھی طلحہ موفق کے حکم سی وہ سب اونکی اولیاؤنکو سپرد کردیگئین ـ اس عرصہ مین موفق نے مصلحت وقت صاحب الزنج کو حکم امان کا بہیجا مگر اونہون نے اوسکو قبول نہ کیا اور کسیطرح سے بہادرانہ کشش اور کوشش سی ہاتھہ نہ اوٹھایا اور مبارز کی طلب مین ھل من مزید اونکی زبانپر تھا ـ معتبر مورخین لکہتے ہین اگر تعداد دونو طرف کے مقتولین کی لکھی جاے محمول اغراق اور مبالغے پر ہوگی اور اگرچہ خود صاحب الزنج کا دل جنگ سی سرد ہوا تہا لیکن اونکی ہمراہیون اور معینونمین ضعف اور سستی چہاگئی اونکی معتمد دوستون نے اونسی انحراف کیا اور ثقات نے اونکی ہمراہیونمین سی خیانت کی ـ

راقم کہتا ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ صاحب الزنج کی سپہ سرداروں اور ہمراہیون نے خلافت کی فوج کی قوت اور اپنے طرف ضعف دیکھکی حکم امان جو موفق نے دیا تہا اوسکو قبول کرکے اونکیطرف لوٹ آئے اور صاحب الزنج کو تنہا چھوڑدیا ـ تب بھی صاحب الزنج نے حکم امان قبول نہ کیا اور اپنے تئین زندہ گرفتار ہونے نہ دیا یہانتک کہ مارتے مارتے مقتول ہوے اور سر اونکا کاٹ کی لوگ موفق کے پاس لاے اونہون نے وہ سر اپنے بیٹے ابو العباس کی ساتھہ دار الخلافت مین بہیجا کہ خوب تشہیر کیا جاوے وہ ایک مدت تک نظرگاہ خاص و عام رہا لنگارہا چودہ برس تک صاحب الزنج کا فتنہ اور فساد قایم رہا ۲۵۵ھ مین اونہون نے خروج کیا تھا اور ۲۷۰ھ مین

وہ مقتول ہوے - راقم کہتا ہی صاحب الزنج کی خروج کا اور مقتول ہونیکا سال سبایک الذہب کی روایت سے ہی اِس حساب سے اونکی امارت اور اقتدار کا زمانہ پنتیس برس ہوا وہ سارہی طوالت اونکی حکومت کی حبش کی ممالک مین تہی اور چودہ برس اونکی فتنہ اور فساد کا قایم رہنا جو بروایت روضۃ الصفا ہی اوسی مراد ظاہرا حبشیونکی تاخت اور تاراج عراق عرب مین ہی - بالجملہ معتمد نے پہلی اپنے بیٹی مفوض نام کو ولیعہد خلافت مقرر کیا تھا جب سنہ ۲۷۸ھ مین طلحہ موفق اونکی بہائی بغداد مین مرض موت سی قضا کر گئی تب سارے امرا اور سپہ سرداران افواج نے بعد موفق کی دفن کرنیکی اونکی بیٹی ابوالعباس کی ہاتہہ پر بعد مفوض کی جنکو خلیفہ نے ولیعہد مقرر کیا تھا ولایت عہد کی بیعت کی اور یہ امر لوگون نے بنظر موفق کی کارگذاریونکی خلافت مین اور خود ابوالعباس کی بہادرانہ کارگزاریونسی ضرور اور لازم سمجہا بعد اوسکی سنہ ۲۷۹ھ ہجری مین خود معتمد خلیفہ نے ایک جشن عام کیا اوسمین سارے علما اور قضات کو جمع کرکے اپنی بیٹی مفوض سی اقرار خلع کا اپنی ولایت عہد سے کروایا اور ابوالعباس کو جنکی ہاتھہ پر لوگون نے بعد مفوض کی ولیعہدی کی بیعت کی تہی بدون طفرے کے اپنا ولیعہد مقرر کیا -

راقم کہتا ہے کہ وہ امر معتمد نے خواہ اپنی رای سی یا امراکی مشوریسی خواہ برضامندی یا بکرہ اپنی بیٹی مفوض مین لیاقت نہ دیکہی اِسواسطی استحقاق ذاتی اور پدری اور لیاقت خلافت ابوالعباس بھتیجی کی رعایت کی - پہر روضۃ الصفا مین مروی ہے اوسی سنہ ۲۷۹ھ مین بغداد مین منادی ہوئی کہ کوئی شخص مسجد جامع اور کسی مقام پر وعظ نکرے اور منجم اور فال دیکہنے والی بازارونمین نہ بیٹھین اور صحافونسی قسم لیگئی اور اونسی مچلکی لئے گئے کہ کتابین علم کلام کی اور مجادلات مذہبی کی اور کتب فلسفہ جو بیشتر کی خلفا ترجمہ کراگئے تہی کوئی نہ بیچی -

راقم کہتا ہی کہ ظاہرا وعظ کی ممانعت اسی سبب سے ہوئی ہوگی کہ اوسمین مجادلات اور مخاصمات

مذہبی کا ذکر ہوا کرتا ہے - سولھوین خلیفہ بنی عباس کی ابو العباس احمد المعتضد باللہ بن طلحہ موفق بن المتوکل علی اللہ خلیفہ دہم بن معتصم خلیفہ ہشتم بن ہارون رشید خلیفہ پنجم تھے - معتضد باللہ اپنے چچا معتمد کے مرنیکے بعد بدون کسیکی نزاع اور پرخاش کے خلیفہ ہوگئے لوگون نے بخوشی اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اونکے باپ طلحہ موفق اگرچہ بذات خود خلیفہ نہین ہوے مگر معتمد اونکے بھائی کی خلافت کی حکومت اور کارگزاری تا حیات اونھین کی اختیار مین رہی جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے اور خود معتضد نے بھی عمدہ کام خلافت کے انجام دئے تھے اس سبب سے وہ بہت نامور ہوگئے تھے لوگ اونسے بہت راضی تھے مان اونکی رومیہ ام الولد تھی صواب نام بعضے لکھتے ہین ضرار نام تھا پھر موفق اونکے باپ نے اوسکا نام خفیر مقرر کیا ذیقعدہ سنہ ۲۴۲ ہجری مین وہ پیدا ہوے تھے اور ایک روایت اونکی ولادت ربیع الاول سنہ ۲۴۳ مین ہوئی اور بعد اپنے چچا معتمد کے وفات کی باختلاف روایت سنہ ۲۷۹ یا سنہ ۲۸۰ مین وہ خلیفہ ہوے معتضد نہایت بہادر اور مہیب ذی رعب تھے اور نہایت ظاہر الجبروت دانشمندی اور فطانت مین بھی یگانہ تھے بالجملہ خلفاے بنی عباس مین اون صفات مین وہ منتخب تھے - مورخین لکھتے ہین کمال شجاعت سے شیر کے شکار مین تنہا اوسے مقابلہ کرکے اوسکو گرادیتے تھے رحم مزاج مین بہت کم تھا جب کبھی کسی پر غصہ کرتے تھے اوسکو زندہ دفن کرادیتے تھے سیاست سلطانی اونھون نے خوب کی اور خلافت کا بہت اچھا انتظام کیا خوف وخطر لوگونکے دلین اونکیطرف سے بہت تھا اونکے عہد مین فتنے اور فساد سب موقوف ہوگئے اونکو لوگ سفاح ثانی کہتے تھے اس سبب سے کہ اونسے پیشتر خلافت مین بہت ضعف آگیا تھا گویا قریب زوال ہوگئی تھی اونھون نے نئے سر سے اوسکو قوی اور مستحکم کیا اور خلیفہ کی شوکت اور عظمت اور اونکا جبروت جو قلوب مین گھٹ گیا تھا اور بغاوت اور بدکردار لوگونکو خلیفہ کے عزل اور قتل پر بڑی جرات ہوگئی تھی کہ مکرر وہ امر واقع ہوا وہ شوکت اور عظمت خلیفہ کی قلوب مین

معتضد نے از سر نو قایم کی کمر بغاوت اور ارباب خلاف پر اونھون نے افواج کو مامور کیا اور ہر مرتبہ سپاہ افواج کو مظفر اور منصور ہوئے بغاوت اور خوارج نے مزاے قرار واقعی پائی پیشکش اور محصولات ممالک دور و دراز کی بے تکلف اور بدون مزاحمت اور انکار کے بیت المال خلافت مین داخل ہونے لگی یہانتک روایت سبایک الذہب کی تھی۔ اور سامرہ مین لکھا ہے وزیر معتضد کی عبید اللہ بن سلیمان تھے اور حاجب اونکی صالح الامین مان اونکی رومیہ تھی جسکو ضرار کہتی تھی پھر موفق نے اوسکا نام بدلکے خفیر مقرر کیا

راقم کہتا ہی کہ اکثر خلفا کی ذکر مین اونکی ماؤنکی نام مین رومیہ لکھا ہی مراد اوسی ہماری دانست مین عیسائی ہے چونکہ اوس زمانے مین نامور عیسائی سب رومی تھی اسواسطی اوسی لقب سی مذکور ہوے۔ مہر مین اونکی کندہ تھا توکل تکف کوتوال اونکی مونس فحل تھی ربیع الاول ۲۸۹ھ مین اونھون نے قضا کی اکتالیس برس کی اونکی عمر ہوئی نو برس سات مہینی تین دن خلیفہ رہے اور بروایت روضۃ الصفا نو برس نو مہینی نو دن خلیفہ رہے۔ اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہی مزاج معتضد کا حالت مرض مین کثرت جماع سی اور بدپرہیزی سی متغیر ہو گیا۔

راقم کہتا ہے مزاج کے متغیر ہونے سی ظاہر امر ادیہ ہی کہ مرض کی ایسی شدت ہوئی کہ پھر اونکی رمعات کیطرف ہوی۔ بعد اوسکی یافعی لکھتی ہین کہ اونھون نے آخر جلد ثانی کتاب مرہم مین کچھہ ذکر کیا ہے جو کیفیت اونکی مرض کی ہوئی اور جو علاج اونکا کیا گیا اور جو اونپر گذرا بعد اونکی تنور سی نکالنی کی جو زیتون کی لکڑی سی گرم کیا گیا تھا اور اونکو صبر اور قرار نہ تنور مین ٹھہرنے سی ہوتا تھا بسبب اوسکی شدت کی گرمی کے اور نہ تنور سی باہر اونکو نکالنی مین چین پڑتی تھی بسبب شدت کی سردی کی پھر جب ایکمرتبہ تنور مین بٹھاے گئی روح اونکی بدن سی نکل گئی وہ کیفیت مشرح اور حال اوسکی متعلق اور ذکر صحت روایت کا سب اوس کتاب مین ہے۔

راقم کہتا ہی وہ کتاب یافعی کی نہ ہمنے کبھی دیکھی ہی نہ اوسکا نام سنا ہی اور مراۃ الجنان
جو اسوقت ہمارے زیر نظر ہے ایسی غلط ہی کہ اوسکا مطلب سمجھنا گویا تصنیف کرنا ہی اسواسطے ہم یہ یقین یہ
بھی نہین کہسکتے کہ اوسکا نام مریم ہے یا وہ کوئی دوسرا لفظ ہی بدون نقطونکے وہ لفظ اس صورت سے
لکھا ہی مریم اور یہ بھی نہین معلوم ہے کہ وہ کتاب کس فن کی ہی - بعد اوسکے مراۃ الجنان مین لکھا ہی معتضد
بڑی شجاع اور مہیب تھے اور صاحب التدبیر اور اوسمین حازم تھے اور اونکی مزاج مین تشیع تھا - روضۃ الصفا مین منقول
ہی کہ معتضد نے اپنے خلیفہ ہونیسے پہلے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص دجلے کے کنارے پر کھڑا تھا اور اوسکا
سارا پانی مٹھی مین لے لیتا ہی اور پھر چھوڑ دیتا ہی اوس شخص نے معتضد سے پوچھا تم مجھے جانتے ہو مین کون
ہون اونھون نے جواب دیا مین نہین جانتا ہون تب اوس شخص نے کہا مین علیؑ بن ابی طالب ہون
پھر کہا جب تم خلیفہ ہو جاؤ تب میری اولاد کے ساتھ نکوئی کرنا - پھر اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ بعض کتب مین
مروی ہی کہ طبرستان کے حکام مین ایک بزرگ تھے محمد بن زید علوی وہ ہر سال تیس ہزار دینار جو اوس
زمانے کی اشرفی تھی ایک سوداگر کے پاس بغداد مین بھیجتے تھے کہ علویون پر تقسیم ہوتی تھین ایکمرتبہ بغداد کے
کوتوال کو اوسکے آنے کی خبر پہنچی اوسنے سب ضبط کرلین اور معتضد کو اطلاع کی اونھون نے حکم دیا کہ وہ
سب مال جسے تمنے لیا ہی اوسکو پھیر دو اور کہا مینے ایک شبکو خواب مین دیکھا کہ مین کہین جاتا تھا رستے
مین ایک پل ملا اوسپر ایک مقدس بزرگ نماز پڑھتے تھے اور مجھکو یہ معلوم ہوا کہ وہ بزرگ مجھکو
اوس پل سے عبور نہین کرنے دیتے تھے جب وہ نماز پڑھ چکے تب مین اونکے پاس گیا اور سلام کیا اونھون
نے ایک بیلچہ یعنی کدار مجھکو دیا اور کہا یہ زمین کھودو جب مینے کئی کدار زمین پر مارے تب اونھون نے
مجھسے پوچھا تم جانتے ہو مین کون ہون مینے کہا مین نہین جانتا فرمایا مین علیؑ ابن ابیطالبؑ ہون اب
جتنے کدار تمنے زمین پر مارے ہین اوسیقدر تمہاری اولاد خلافت کریگی اور تم جب خلیفہ ہو تو میری

اولاد مین سے کسیکو نستانا اور رنج ندینا اوریہی وصیت اپنی اولاد کو کیجیو جو خلیفہ ہونگی بعد اوسکی اونھون نے
رستہ دیا کہ مین اوس پل سے پار ہوگیا - یہ حکایت لکھکی روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ حافظ آبرو نے اپنی تاریخ
مین اس قصہ کو اور طرح سے لکھا ہی مگر مآل دونو کا ایک ہی ہے - پھر روضۃ الصفا مین معتضد کی ایک
حکایت لکھی ہی اوسکو بعینہ ہم نقل کرتے ہین اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ معتضد بھی مثل مامون رشید کی مایل
بہ تشیع تھی جیسا یافعی کی روایت سی جو پیشتر ہمنے لکھا ہی وہ یہ ہی - سنہ ۲۸۴ھ مین معتضد نی حکم دیا کہ خطیب لوگ
خطبوں مین معاویہ بن سفیان پر لعن کیا کرین اونکی وزیر نے منع کیا کہ ایسی حکم سے عوام مین ایک مفسدہ
برپا ہوجایگا معتضد نی وزیر کی ممانعت قبول نہ کی بلکہ حکم دیا کہ مامون نی جو ایک رسالہ معاویہ کی معائب
اور برائیوں مین لکھا ہی جسمین مدایح حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کی اور اونکی اولاد کے
بھی ہین ممبرون پر پڑہا جاے تب معتضد کی وزیر نے یوسف بن یعقوب سی جو قاضی تھی کہا تم جا کے خلیفہ
کو سمجہاؤ تاکہ صدور اس حکم کا ملتوی ہو قاضی نی جا کے عرض کیا یا امیر المومنین اگر یہ رسالہ مشتہر ہوگا اور
معاویہ کی نسبت جو حکم ہوا ہی وہ عوام کو معلوم ہوگا تو وہ فساد برپا کرینگی معتضد نے جواب دیا کہ مین تلوار سے
اونکا فساد مٹاؤنگا تب قاضی نی کہا علویوں کی نسبت کیا کیجیئگا اوس رسالے مین اونکی مدح وثنا ہی اور اکثر
وہ لوگ خروج بھی کرتے ہین اور لوگون سی اپنی بیعت طلب کرتے ہین جب عوام کو اونکی فضائل اور
مدایح حسبی اور نسبی معلوم ہونگی سب اونکی راغب اور معین ہوجائنگی اور وہ خود بھی سب دلیر ہوجائنگے
یہ سنکی معتضد اوس ارادے سے باز رہے - ایک حکایت عجیب روضۃ الصفا مین مروج الذہب سی منقول
ہوئی ہی کہ ایک شخص معتضد کے سامنے مختلف صورتین بدل بدل کے آیا کرتا تھا کبھی ایک بوڑھے
راہب کی صورت پر سفید داڑہی راہبونکی کپڑے پہنی ہوے کبھی ایک نوجوان خوبصورت کبھی تاجر
کی صورت پر کبھی ننگی تلوار ہاتھ مین لیئے ہوے آیا اور معتضد کے کسی خادم پر ایک وار کیا وہ سب

صورتین معتضد کو نظر آتی تھین جب دروازے قصر خلافت کی بند ہو جاتی تب کوٹھی پر یا صحن قصر مین وہ صورتین ظاہر ہوتی تھین یہ حکایت عام اور خاص مین مشہور ہوئی لوگ طرح طرح کی خیالات اوس امر مین دوڑاتی تھی بعضی کہتی تھی وہ شیطان ہی معتضد کو ڈراتا ہی اور ایذا دیا جاتا ہی کوئی کہتا تھا کہ کوئی مسلمان جن ہے معتضد کو ڈراتا ہی تاکہ وہ حرکات اور افعال ذمیمہ کی مرتکب نہون بعضی لوگونکا یہ تصور تھا کہ معتضد کی کسی خادم کو کسی عورت کی ساتھ معتضد کے محل کی کچھہ تعلق اور تعشق ہو گیا ہی اوسنے حیل حکما از قسم نیرنجات اور طلسمات سیکھی ہین وہ سہارے شعبدے کیا کرتا ہی الغرض معتضد کو اس واقعی سی بہت غصہ اور اضطراب پیدا ہوا اور اہل عزائم کیطرف اوسنے رجوع کی اور بعضی اپنے خدمتگارونکو اوسنے تلوار سی قتل کیا اور بعضونکو دجلے مین پھینک دیا صاحب مروج الذہب کہتا ہے وقد اتینا علی الخبر فی ذلک والسبیل الموجب لہ والحیلۃ فیہ وما قال الفلاسفۃ وما حکی عن افلاطون فی ہذا المعنی ۔ راقم کہتا ہے اس عبارت عربی مین کچھہ غلطی ہے اوسکا مطلب ہماری سمجھمین نہین آیا اسیطرحسی اوسکی قبل جو بعضی خدمتگارون کی قتل کو بشمشیر اور بعضونکو دجلے مین پھینک دینی کو لکھا ہی کتاب مطبوع بمبئی مین کچھہ وہان بھی غلطی ہے غالباً کچھہ عبارت چھوٹ گئی ہے اسواسطی کہ نتیجہ رجوع کا اہل عزائم کیطرف نہین لکھا اور عجب نہین ہے کہ جو مستفاد عبارت سی ہوتا ہے کہ معتضد نے بعضونکو خدمہ مین سی تلوار سی قتل کیا اور بعض کو دجلے مین پھینک دیا وہ حرکت اوسی صورت مرئیہ کی تھی نہ معتضد کی اسواسطی اسمقام کو ہمنی اوسیطرحسی جیسا لکھا تھا لکھا گیا جب تلک کوئی نسخہ روضۃ الصفا کا صحیح ہاتھہ لگی

سترہوین خلیفہ بنی عباس کے

ابی محمد علی المکتفی باللہ تھی بن احمد المعتضد باللہ خلیفہ شانزدہم بن طلحہ موفق بن جعفر المتوکل خلیفہ دہم بن محمد المعتصم خلیفہ ہشتم بن ہارون رشید

خلیفہ پنجم - انکا لقب یافعی کی مراۃ الجنان مین اور طبری مین اور روضۃ الصفا اور سبائک الذہب مین مکتفی باللہ لکہا ہی مگر شیخ اکبر کی مسامرہ مین مقتفی باللہ ہی غالباً وہ کاتب کا نسخ ہی وہ غرہ ربیع الاول ۲۶۴ھ ہجری مین پیدا ہوے تھی مان اونکی بروایت سبائک الذہب ترکیہ تھی اور حسن و جمال مین ضرب المثل تھی یہانتک کہ بعضون نے اوسکی شان مین یہ قطعہ عربی لکہا ہے **قطعہ**

قایست بین جمالہا وفعالہا ٭ فاذا الملاحۃ بالجنایۃ لاتفی ٭ واللہ لاکلمتہا ولو انہا ٭ کالشمس او کالبدر او کالمکتفی ٭

راقم کہتا ہے اس شاعر کا شعر دلالت کرتا ہے اسپر کہ وہ ذی عفت نہ تھی اور ظاہرا یہ وہی خاتون ہی جسکو روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ معتضد نی ایک خاتون جمیلہ کی ساتھہ نکاح کیا اور اوسکی مہر مین سوا تحائف ہند اور عراق اور چین کی دس ہزار درہم نقد دئے اور اوسی پیشتر اوسی کتابون ہی معتضد کو عمارات کا بہت شوق تھا چنانچہ ایک قصر ثریا نام بنایا تھا جسکی تعمیر مین چار لاکھہ دینار صرف ہوا اور اوسی پیشتر چونکہ معتضد کی بخل اور امساک کی شکایت لکہی تھی اسواسطی اون دونو روایتونکی بعد یہ فقرہ لکہا ہے مخفی و محجوب نماند کہ صرف دراہم در عمارت و خرج دنانیر جہت ازالۂ بکارت بہ بخل و امساک بے نہایت منافات ندارد اس صورتمین عمارت کی خرچ مین دراہم کی جگہہ پر دنانیر غلطی سے لکہی گئے اور مہر مین بسہو دنانیر کی جگہہ پر دراہم ہو گئی یا اس فقیر مین دراہم سی دنانیر اور دنانیر سے دراہم غلطی سی بدل گئے ہین - اور مسامرہ مین مکتفی کی مان کو رومیہ نشیج نام لکہا ہی - الغرض معتضد کے وفات کیوقت مکتفی رقہ مین تھی کہ وہ انکی امارت اونسی متعلق تھی قاسم بن عبید اللہ جو انکی باپ کے وزراؤ مین تھی اور ظاہرا وہ بغداد کے بھی حاکم تھی اونھون نی بغداد مین مکتفی کی سبب سے بیعت کروائی اور اونکو رقہ مین لکہہ بھیجا وہ فوراً وہان پہنچ گئی اور لوگون نی اصالۃً تجدید بیعت کی کی اور چونکہ مسامرہ مین معتضد کے وزیر کا نام جیسا مذکور ہو چکا ہے عبید اللہ بن سلیمان

لکہا ہی ظاہرا وہ قاسم جنہون نی مکتفی کی بیعت لبغداد مین وکالۃً کروائی وہ اونھین عبید اللہ کے بیٹے تھی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عبید اللہ معتضد کی حالت حیات مین قضا کر گئے تھی اونکی جگہہ پر وہی قاسم اونکی بیٹے مقرر ہوے تھی۔ روضۃ الصفا مین مروی ہی مکتفی نے تخت خلافت پر بیٹھتی ہی سب گڑھے جو معتضد نے لوگونکی زندہ دفن کرنیکی واسطی کھدوائے تھی وہ سب پٹوا دیئے اور ایک روایت سے اوسی جگہہ پر مسجد جامع بنوائی معتضد کا معمول تھا کہ جسسے ناراض ہوے ایک غار مین مجرم کو زندہ اوتارکے غار کو بند کروا دیتے تھی اور ظاہرا عبرت کیواسطی ایسی غار بہت سی کھدوا رکھی تھی جنہین لوگ ڈرتے رہین اونھین غارونکو مکتفی نی پٹوا دیا جو لوگ زندہ دفن ہوچکی تھی اونکی نشانات باقی ہونگی وہ نشانات مٹاکی وہان مسجد جامع بنوائی۔ سواے اوسکی مکتفی نی باپ کی عادت کی خلاف داد و دہش بہت شروع کی اِس سبب سے وہ بہت محبوب اور مرغوب رعایا کی ہوی۔ اور قرامطہ کی ابتدا اگرچہ مکتفی کی باپ کی عہد سی ہوئی تھی مگر اونکی عہد مین اونھون نی بہت زور کیا تھا ممالک عرب مین اور شام مین اونکا استیلا ہوا بہت بڑے ظلم وستم اون ممالک مین اونکیطرف سی واقع ہوے بہت سی ممالک کے بلدان اور قصبات اور قریات مین ہزارون عورتین اور بچون تک اونھون نی نہین چہوڑ سبکو قتل کیا مرد کس حساب مین ہین آخرش مکتفی کیطرف سی اونکا خوب قلع اور قمع ہوا بڑے بڑے سردار اوس قوم کے گرفتار ہوے اور بہ اشد عذاب قتل کئے گئے لیکن بیج اونکا نہ مٹا رفتہ رفتہ مصر اور حجاز مین اور بعضی ممالک افریقیہ مین ایک مدت تک اوس قوم نے خلاف کی اور آخرکار اون کی ہاتھ سی اونکی خلافت مٹی۔ روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ وہ قوم نہایت بد مذہب تھی سارے محرمات حلال سمجھتی تھے اور احکام شرعیہ کی تاویلات لغو کرتے تھی نماز پڑھنا اِس صورت سے جو بحکم الٰہی شارع اسلام نے علیہ الصلوٰۃ والسلام تبلائی ہے اوسکی

اونکی نزدیک کچھہ اصل نہین ہی امام معصوم کی فرمانبرداری نماز ہی زکواۃ عبادت ہی امام معصوم کو
خمس پہنچانے سی صوم کہتی ہین اسرار امامت کو چہپانیکو دن بھر فاقہ کرنا اور کچھہ نہ کھانا لغو ہی زنا
عبارت ہی امامت کی اسرار کو فاش کرنا اور عورت تو مرد کیواسطی مخلوق ہوی ہے ہر مرد کو ہر عورت
کی ساتھہ صحبت کرنا روا ہی اوسی زنا نہین ہوتی اور چونکہ ابتدامین کوئی سردار موجد اس مذہب کا خط منقط
بہت نہایت باریک لکہتا تھا اس سبب سے اوس جماعت کا نام قرامطہ ہو گیا - آوایل مین معتضد باللہ
کی عہد مین ابوسعید نامی ایک اونکا رئیس پیدا ہوا جو کچھہ جمعیت کرکے بحرین سی نکلا قطیف کوئی
جگہہ ہی وہان مسلط ہوا معتضد نی عمرو بن عباس غنوی نام ایک سردار کو کچھہ تھوڑسی جمعیت فوج کے
ساتھہ اوسکی مدافعت کیواسطی مامور کیا جب اوسی مقابلہ ہوا بڑے کشت وخون کی بعد ابوسعید نی
عمرو بن عباس کو مع اوسکی باقیماندہ ہمراہیونکی قید کرلیا جنمین سی سوائے ابن عباس کی ہمراہیونکو اوسنی
قتل کرڈالا صرف ابن عباس کو حلف لیکی چھوڑ دیا کہ اوسکا پیغام لفظ بلفظ معتضد کو پہنچا دیوے خلاصہ
اوسکی پیغام کا یہ تھا تم جسکو میری مدافعت کیواسطی مامور کروگے کتنی ہی جمعیت سے کیون نہو وہ میرے
اوپر ظفر نپاویگا مین تمہارا کوئی ملک نہین چہینتا جنگلونمین رہتا ہون ایسی صورتمین لوگ میرے مقابلی
کیواسطی مامور کرنیمین ناحق آدمیونکا کشت وخون ہوگا اور ہمیشہ تمہاری سبکی ہوگی اسواسطی کہ کبھی کوئی
مجھہ پر ظفر نپاویگا - قرتی بن عباس ناقل ہی کہ جب وہ معتضد کی پاس پہنچی وہ اونکو دیکھکی بہت ہی
متعجب ہوئے اسواسطیکہ اونکی گمانمین وہ مقتول ہوگئی تھی اوسنی ماجرا پوچھا ابن عباس نے خلوت کرواکے
پیغام ابوسعید کا پہنچایا معتضد وہ پیغام سنکی ایسی برہم ہوے کہ راوی کی گمان نہین تھا کہ وہ خود اوسکی
مدافعت کیواسطی چڑھینگی لیکن ایک مدت تک اونہون نی قرامطہ کا نام بھی نہ لیا - جب اونکو خبر
پہنچی کہ ایک گروہ اونکا اطراف کوفی مین خلق اللہ کو اغوا اپنی تبعیت پر کرر ہا ہی تب ایک سردار کو

اونکی گرفتاری کیواسطے مامور کیا اوس سپہ سالار نی اوس جمعیت قرامطہ کی سردار کو گرفتار کر لیا اور اونکی جمعیت کو منتشر اور پراگندہ کردیا اور اوس سردار کو معتضد کے پاس لے آیا اوسے معتضد نے پوچھا تیرا مذہب کیا ہی اوسنے جواب دیا آپکو میرے مذہب کے پوچھنے سے کیا فائدہ ہی مگر جسقدر میرا عقیدہ اور مذہب آپسے متعلق ہی اوسکو فرمائیے تو مین بیان کرون معتضد نے کہا بیان کرو اوسنے کہا جب جناب رسالتمآب نے قضا کی عباس نے ہرگز دعوی خلافت کا نہین کیا ابوبکر خلیفہ ہوے پھر عمر ہوے اونھون نے خلافت کو چھہ آدمیونکی شوری پر چھوڑا اون چھہ آدمیون مین بھی عباس کا نام نہ تھا اور خود بھی اونھون نے اوسوقت اپنا دعوی اور استحقاق نہین پیش کیا اس سبب سے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آل عباس کو بالکل خلافت کا استحقاق نہین ہے معتضد یہ سنکے بہت برہم ہوے اور حکم دیا کہ اوسکے سارے دانت توڑ ڈالے گئے اور ایک ہاتھ بندھوا کے اوسکو لٹکوا دیا دوسرے دن ایک ایک عضو اوسکا بتدریج کاٹا گیا اور اسی عذاب سے وہ قتل کیا گیا اوسکے قتل کیوقت لوگ صدور ایک کرامت کا اوسے نقل کرتے ہین جسکو عقل باور نہین کرتی مگر روضۃ الصفا مین جہان یہ حکایت مذکور ہے شرح اوس کرامت کی نہین کی کہ وہ کیا تھی - پھر مکتفی کے عہد مین جیسا اوپر مذکور ہوا بہت سے قرامطہ کے سردار گرفتار ہوے اور قتل کیے گئے اونہین حسین نام ایک شخص تھا جو دعوی سیادت کا کرتا تھا اور اپنا نسب یون ظاہر کیا تھا حسین بن عبید اللہ بن محمد بن اسمعیل بن جعفر صادق علیہ السلام وہ بھی پکڑا گیا اور قتل کیا گیا لیکن بیج اوسکا نہ مٹا ایک مذہب شیعہ اسماعلیہ کی بنا انھین قرامطہ سے پڑی اور ظاہرا فاطمیین مصر کے اونھین کی ایک شاخ تھی جنکو عبیدیون بھی کہتے ہین - سبایک الذہب مین لکہا ہی کہ فاطمیین اپنے تئین اولاد عبید اللہ المہدی بن محمد الحبیب بن جعفر المصدق بن محمد المکتوم بن اسماعیل بن جعفر الصادق علیہ السلام کہتے ہین پھر اوسمین لکہا ہے

کہ اس نسب مین نسابون نے اور بعضی اجلہ علما نے طعن اور قدح کی ہی اور خدا داناہی کہ امر حق کیا ہے -
روضۃ الصفا کی روایت مین دو نام بیچ کے ساقط ہوے ہین محمد بن الحبیب اور جعفر مصدق اور عبید اللہ
کا لقب مہدی نہین لکہا اور محمد دوم کی صفت مکتوم نہین لکہی - الغرض اون لوگونکو پہلی بلاد مغرب
مین اور افریقیہ مین تسلط ہوا پہر وہانسے مصر اور شام اور حجاز کے مالک ہو گئے - مکتفی کی مہر مین علی بن
معتضد کندہ تہا حاجب اونکا سوسن اونکا اپنا غلام تہا وزیر قاسم بن عبید اللہ قاضی اونکی ابو حازم تہی
پہر یوسف ہوے پہر یعقوب ہوے پہر ابو عمر پہر علی بن شوارب - روضۃ الصفا مین لکہا ہی مکتفی نے ذیقعدہ
سنہ ۲۹۵ ہجری مین قضا کی زمانہ اونکی خلافت کا بقول مسعودی کے چھہ برس چھہ مہینے سولہ دن تہی اور
عمر اونکی تینتیس برس چھہ مہینے کی ہوئی - اور سبایک الذہب مین ہی کہ بارہوین ذیقعدہ روز یکشنبہ
سنہ ۲۹۵ ہجری مین اونہون نے قضا کی اور بموجب اوسیکی روایت کے ولادت اونکی پیشتر جو لکہی گئی ہی
اوس حساب سے عمر اونکی اکتیس برس آٹھہ مہینے بارہ دن کی ہوی اور اوسیکی روایت سے مکتفی نے
آٹھہ بیٹے اور آٹھہ بیٹیان چہوڑین - اور سامرہ مین اونکی عمر ترسٹھہ برس بیس دن کی لکہی ہے
غالبا وہ کاتب کی غلطی ہے کہ تینتیس کی جگہہ پر ترسٹھہ ہو گئے ہین پہر اوسمین لکہا ہی کہ سات
دن ربیع الثانی سنہ ۲۸۹ مین باقی تہے جب اونکی بیعت ہوئی اور تیرہوین ذیقعدہ سنہ ۲۹۵ مین اونہون نے
قضا کی اور چھہ برس چھہ مہینے بیس دن خلیفہ رہے - یافعی نے مراۃ الجنان مین لکہا ہی ابو الحسن
علی بن المعتضد المکتفی باللہ بہت جمیل تہے خاصۃ بدیع الجمال معتدل القامت خوش رنگ اسود الشعر
بعد اپنے باپ کے خلیفہ ہوے اونکی خلافت ساڑہے چھہ برس رہی - اٹھارہوین خلیفہ بنی عباس
کے مکتفی باللہ کے بہائی ابو الفضل جعفر المقتدر باللہ تہے بن معتضد باللہ
سولہوین خلیفہ بن طلحۃ الموفق بن المتوکل دسوین خلیفہ بن معتصم باللہ

آٹھوین خلیفہ بن ہارون رشید پانچوین خلیفہ ۔ سبایک الذہب مین ہی ماں
مقتدر کی رومیہ تھی اور بعضی کہتی ہین ترکیہ مسمات قریبہ رمضان ۲۸۲ سنہ مین وہ پیدا ہوے تھی بعد اپنی
بھائی مکتفی کے اونکی ولایت عہد سی خلیفہ ہوے اونسی پیشتر کوئی خلیفہ بنی عباس کا اونکی عمر مین خلیفہ نہین
ہوا تھا اسواسطی کہ وہ تیرہ برسکی عمر مین خلیفہ ہوے بعد ایکمدت کی لوگون نی اونکو خلافت سی خلع کیا اور عبد اللہ
بن المعتز بارہوین خلیفہ کی بیٹی کو خلیفہ کیا پھر اوسیدن عبد اللہ کو خلع کرکے مقتدر کو خلیفہ بنایا وہ قصہ
اور وہ سبب عزل اور نصب کا بہت طول ہے بڑی تاریخون سے معلوم ہوگا پھر مقتدر خلافت مین
۳۱۷ سنہ ہجری تک مستقل رہے اس سال مین پھر اونکو خلع کیا اور محمد بن معتضد سولھوین خلیفہ کی بیٹی کو
خلیفہ کیا چند مدت کے بعد پھر خلافت مقتدر کیطرف رجوع ہوئی مگر ۳۲۰ سنہ ہجری مین فتنہ اور فساد امرای
بغات کا بڑھگیا اور اوس ہنگامے مین مقتدر بچارے مقتول ہوگئے ۔ اور مسامرہ مین لکھا ہی
ماں مقتدر کی رومیہ شعیب نام تھی اونکی مہر مین کھدا تھا جعفر یثق باللہ وزیر اونکی عباس
بن حسن تھی اونھون نے وزارت مین بکثرت عزل و نصب کیا بہت سی لوگ اس منصب پر اونکے
عہد مین مامور ہوے منجملہ اونکی فضل بن جعفر بن المہدی بن الفرات المعروف بہ ابن خیزرانہ تھی حاجب
اونکا نصر قشوری تھا اونکا ایک غلام یونس نام جسکو اونھون نی بہت بڑھا دیا تھا اوسنے نمک حرامی سے
اونکو قتل کیا سینتیس برس چند روز کم اونکی عمر ہوئی بیعت اونکی ذیقعدہ ۲۹۵ سنہ مین ہوئی تھی اور
شوال ۳۲۰ سنہ مین وہ قتل ہوے پچیس برس سترہ دن کم اونھون نی خلافت کی اور تیرہ برسکی عمر مین
خلیفہ ہوے تھی قاضی اونکی عہد کی بہت تھی منجملہ اونکی یوسف بن یعقوب اور اونکا بیٹا عمر محمد بن یوسف
اور عبد اللہ بن الشوارب وغیرہ تھی ۔ اور روضۃ الصفا مین مذکور ہی مقتدر نی چوبیس برس گیارہ مہینی
سولہ دن خلافت کی اور اڑتیس برس پانچ مہینی کی اونکی عمر ہوئی امرا اور وزرا نفاق پیشہ اونکو

وقت مین جمع تھے ایک دوسرے کی سعایت سے وزرا مین اکثر عزل اور نصب ہوا کیا اور اونکے فسادات
باہم سے خلیفہ کا بھی اکثر عزل ونصب ہوا جیسا مجملاً سبایک الذہب کی روایت سے اوپر ذکر ہوا ہے۔
مقتدر بہت کریم النفس تھے عطایا اور صدقات بہت کرتے تھے اور اکثر روزہ دار رہتے تھے رعایا کی ساتھ
برفق ومدارا اور اخلاق اور مروت سے زندگانی کرتے تھے مگر عورتون کو نظم خلافت مین اونکے عہد مین بہت
مداخلت تھی چنانچہ ایک اونکی ماں کی لونڈی دیوان مظالم مین بیٹھتی تھی اور علما و فقہا کی ساتھ ہم زانو
رہتی تھی داد و دہش اونھون نے بہت کی جو کچھ پہلے خلفا نے بیت المال مین جمع کیا تھا وہ سب اونھون نے
خرچ کر ڈالا اونکی مہر مین کندہ تھا الحمد للہ الذی لیس کمثلہ شیئ۔
راقم کہتا ہے مسامرہ کی روایت سے پیشتر اور ہی کندہ مہر کا لکھا گیا ہے شاید دو مہرین ہونگی
بارہ مرتبہ وزرا مین اونھون نے عزل ونصب کیا منجملہ اونکے وزرا کی اپنی اپنی نوبت مین عباس بن
حسن اور ابن فرات اور ابن خاقان اور حامد بن عباس اور علی بن عیسی اور محمد بن علی بن مقلہ وغیرہ
تھے اور یونس ایک اونکا خادم اور غلام اگرچہ وزیر نہین مقرر ہوا مگر سب وزرا سے زیادہ مقتدر تھا
امور اہم مین اونکے عہد خلافت کو ایک تسلط خلفای اسماعیلیہ کا مصر وغیرہ مین تھا جو اپنے تئین فاطمیین
کہتے تھے بنا اونکی اونکے اپنے دعوی سے ابو محمد عبید اللہ سے ہے بن محمد بن عبد اللہ بن میمون بن محمد بن اسماعیل
بن جعفر صادق علیہ السلام ہوئی کہ اوسنے اپنے تئین ملقب بمہدی باللہ کیا اور ممالک مغربیہ مین
خروج کرکے قدیم خاندانون کو اوسنے مٹا دیا اوسکی اولاد مین سے ایک شخص نے جسنے اپنے تئین ملقب
بہ المعز لدین اللہ کیا تھا ممالک مصر پر استیلا پایا چنانچہ مدت تک اوسکے خاندان مین وہان کی خلافت
رہی جسکو صاحب روضۃ الصفا نے دودمان علویہ اسماعیلیہ لکھا ہے یہ خاندان وہی ہے جسکا ذکر مجمل
اور منسب معتضد باللہ کی خلافت کے ذکر مین سبایک الذہب سے پیشتر ہمنے نقل کیا ہے مگر اس

اخیر روایت۔ روضۃ الصفا مین اوس خاندان کے نسب مین بڑا اختلاف کیا ہی ہمارے گمان مین اول روایت
صحیح ہے اگر کسی تاریخ مین ہمکو مفصل اور مرتب کوائف اوس خاندان کی حکومت کی معلوم ہونگے وہ ہم
انشاء اللہ تعالی لب بیتم ذکر خلفاے عباسیہ کے نقل کرینگے۔ دوسرا امر اہم جو مقتدر کی عہد خلافت مین واقع
ہوا قتل حسین بن منصور حلاج کا تھا روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ اوس عہد خلافت مین جب حامد بن عباس
منصب وزارت پر مامور ہوا وہ باعث اونکے قتل کا ہوا۔ اس واقعہ کی نسبت پہلے ہم اوسی کتاب سے
نقل کرتے ہین بعد اوسکے جو اوس بابمین شیخ ابن اثیر نے سامرہ مین اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہی
وہ نقل کرینگے۔ لکھا ہی منصور حلاج کو سہل بن عبداللہ تستری اور ابو القاسم جنید بغدادی اور ابو الحسین
نوری کے ساتھ اظہار ارادت تھا مگر دعاوی بلند خوارق اور کرامات کیا کرتے تھے یہ خبر حامد بن عباس کو
پہنچی کہ ایک شخص ایسا پیدا ہوا ہی کہ بہت خوارق عادات کا دعوی کرتا ہے یہانتک کہ مردے کو زندہ
کرنا اور تسخیر جنات کا بھی اوسکو دعوی ہی اور اکثر دار الخلافت کے لوگ اور بعض امراء سلطنت اوسکی طرف
رجوع کرتے ہین۔ ایک یہ خبر سلطنت مین پہنچی کہ ایک شخص بنی ہاشم سے یہ کہتا ہی کہ ابن منصور حلاج خدا
ہی اور مین اوسکا پیغمبر ہون۔ وزیر نے ایک جماعت کو اونکے مریدین مین سے گرفتار کیا بعد تخویف اور تہدید
کے سب نے اعتراف کیا کہ اونپر خوب ثابت ہوگیا اور سبکو یقین ہے کہ ابن منصور خدا ہی اور مردونکو زندہ کرتا
مگر جب خود ابن منصور سے پوچھا گیا اونھون نے کہا نعوذ باللہ جو مجھکو دعوی خدائی کا ہو مین نماز گذار اور روزہ
دار ہون اور برابر عبودیت پر قایم ہون بجز اعمال خیر کے اور مین کچھ نہین جانتا۔ وزیر نے علما و فقہا کو
جمع کرکے اونسے درخواست کی کہ ابن منصور کے قتل کا فتوی لکھین سب علما نے باتفاق کہا جبتک اونکا
جرم موجب قتل ہمپر ثابت نہوگا ہم فتوی نہین لکھینگے۔ اب وزیر کو فکر اونپر جرم ثابت کرنیکی ہوئی
پہلے وزیر نے علی بن عیسی کو حکم دیا کہ ابن منصور حلاج سے مناظرہ کرو۔

راقم کہتا ہی کہ وہ علی بن عیسی اپنے عہد مین وزیر بھی ہوگئی ہین جیسا کہ بیشتر روضۃ الصفا
کی روایت سی لکھا بھی گیا ہے شاید وہ علما کے زمرے سے ہونگے ۔ اونہون نی ابن منصور کو قیدخانہ سی
بلا کی اونسی کچھہ گفتگو شروع کی جسمین اونکو کوئی سخت بات کہی ابن منصور نی کہا اگر اسے زیادہ آگی تم بڑہی
ابھی زمین کو پانو سی اشارہ کرونگا جو تمکو خسف کریگی علی بن عیسی یہ کلام سنتے ہی ڈر گئی اور وزیر کی پاس
اونکی مناظرہ سی استعفا کیا ۔ اب وزیر نے ایک عورت نوجوان کو ابن منصور کی معتقدین مین سے بلوایا
جسکی منگنی بھی ابن منصور نی اپنے بیٹے کے ساتھہ کی تھی اوسنے گواہی مین بعض خوارق عادات ابن منصور
کے نقل کرکے کہا کہ ایکدن اونکی ایک بیٹی نی مجھسے کہا کہ میرے باپ کو سامنے سجدہ کرو اوسنے کہا
سجدہ سوا خدا کے دوسرے کا درست نہین ہی اسپر ابن منصور نی کہا یہ ٹھیک ہی مگر زمین پر ایک خدا
ہی اور آسمان پر دوسرا خدا ہی مگر علما نی ایک عورت کی گواہی کو قبول نہ کیا اور فتوی اونکی قتل کا نہ لکھا
بعد اوسکے اونکی قتل کا ایک عجیب امر باعث ہوا کہ ایک پرچہ کاغذ کا ابن منصور کے ہاتھہ کا لکھا ہوا وزیر کے
ہاتھہ مین آیا اوسمین لکھا تھا جسکو آرزو حج کرنیکی ہو اور عوائق سی مکے مین نہ جا سکی تو اوسکو چاہیے اپنی
گھر کو ہر طرح کی نجاسات سی پاک کرکے وہان کسیکو جانے نہ دے جب حج کے دن آوین تو اوسمین ایک
مربع یعنی چوکا بنا دے ۔ راقم کہتا ہی معلوم نہین اوس سے مراد صرف نشان چوکے کا کرنا ہی یا مربع احاطہ دیوار کا
دار سے مثابہ دار حرم ہے پھر اوس چوکے کی گرد طواف کرے اور جتنی مناسک حج کے ہین وہ اوسمین
ادا کرے اور ایک رات کو چند یتیم لڑکونکو اچھی اچھی کپڑے پہنا دے اور اچھا کھانا جو میسر ہو وہ کھلاوے
اور ہر یتیم کی اپنے ہاتھہ سی خدمت کرے پھر ہر یتیم کو اچھا کرتہ اور سات درہم یا تین درہم جسکی دو روپے
یا بارہ آنے ہمارے ہندوستان کے رواج کے ہوے دیکے رخصت کرے تو یہ عمل اوسکا قایم مقام
حج کے ہوجائیگا ۔ وزیر نے وہ کاغذ سب علما اور فقہا کو جمع کرکے پیش کیا قاضی ابو عمر نی حلاج سے

پوچھا یہ پریشان تحریر کس روایت اور کس کتاب سے لکھی ہی حلاج نے جواب دیا کتاب اخلاص سی جو حسن بصری
کی تصنیف ہی اور بعضی تاریخ کی کتاب مین لکھا ہی فلانی کتاب سی جو ابو عمر و عثمان مکی کی تصنیف ہے
قاضی نے کہا او کشتنی ہی وہ کتاب دیکھی ہی اوسمین ہرگز وہ روایت جو تو نی لکھی ہی نہین ہی۔ قاضی
کی وہ گفتگو جب وزیر کے کانین پہنچی اونھون نی قاضی سی اصرار کیا کہ تمھاری رایمین حلاج کشتنی
ہوچکا یعنی مار ڈالنے کے لایق اب تمکو چارہ نہین ہے بجز فتوی لکھنے کے قاضی نی ہرچند فتوی لکھنی
مین تعلل اور تساہل کیا لیکن بھر مخالفت وزیر کے حکم سے وہ نکر سکے لکھدیا کہ خون حسین بن منصور
حلاج کا ہدر ہے جو کوئی اونکو قتل کرے اوسے مواخذہ دنیوی شریعت کی موجب نہوگا اور سب
علما اور فقہائی قاضی کے متابعت سی اونکی راے کی ساتھ اپنا اتفاق لکھدیا۔ اور بعضی تاریخونمین
لکھا ہی کہ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نی بھی لکھدیا کہ حلاج بحسب ظاہر شریعت کشتنی ہی مگر یہ امر خلاف
واقع ہے اسواسطیکہ کہ خواجہ محمد پارسائی اور سارے علماے اخبار نے لکھا ہے کہ ابن منصور کے
قتل سے اونیس برس پیشتر حضرت شیخ ابوالقاسم جنید نے قضا کی تھی۔

راقم کہتا ہی تقدیم موت شیخ جنید کی حلاج کے قتل سے اونکی فتوای قتل
حلاج کے انکار کی دلیل جب ہو سکتی ہے جب ہفوات ابن منصور کے اونکی عہد مین مشہور نہوے
ہون البتہ یہ ثابت ہوا کہ وزیر نی جو فتوی قتل کا لکھوایا تھا او سپر اونکی دستخط نہ تھی۔ الغرض جب فتوی
حلاج کے خون کے ہدر ہونیکا مکمل ہوگیا تب وزیر نے اوسکو مقتدر باللہ خلیفہ کے روبرو پیش کیا اونھون
نی حکم دیا کہ شریعت غرا کا حکم نافذ کرو۔ وزیر نے بغداد کے کوتوال کو حکم دیا کہ کل ابن منصور حلاج کو
دجلہ کے پل پر لیجاکے پہلی اونکو ایک ہزار کوڑے مارو اگر اوسے نہ مرین تب ہاتھ پانو اور سر اونکا کاٹ
کے پل پر لٹکا دو اور باقی لاش کو جلا کے راکھہ اوسکی دجلے مین بہا دو اور ہرچند وہ کہین کہ دجلے

اور فرات مین تیرے واسطے پانی کی جگہہ پھر سونا اور چاندی بہادونگا اگر مجھکو تو چھوڑ دے ہرگز اونکی بات
کو نسنا کسیطرح سے کوڑے مارنے مین تخفیف نہ کرنا - بالجملہ کوتوال بموجب حکم کے دوسرے دن ابن منصور کو
پل پر لیگیا ہزاردن تماشائیونکا وہان مجمع تہا جب چھہ سو کوڑے اونپر پڑچکے تب ابن منصور نے کوتوال سے
کہا میری نصیحت ہے وہ خلیفہ کو پہنچادو وہ قسطنطنیہ کے فتح کے برابر ہے کوتوال نے مطلق اعتنا نکی اور ہزار کوڑے کی
تکمیل کردی مگر ابن منصور نے ابتدا سے انتہا تک اہ بھی نہین کی پھر جلاد نے سر کاٹا جو دار پر چڑھایا گیا اور لاش
کو جلا کے ساری راکھہ دجلے مین بہادی گئی بسبب اتفاق دجلے کا پانی بڑھگیا اونکے مریدین مین شہرت ہوگئی کہ
اونکی راکھہ کے پڑنے سے دجلے کا پانی بڑھگیا ہے - صاحب روضۃ الصفا نے یہ سب قصہ لکھکے لکھا ہے ارباب
صدق وصفا پر مخفی اور مستجب نہین ہے کہ مشائخ کبار نے ابن منصور حلاج کے رد او قبول کی بابت بہت کچھہ
لکھا ہے اور بعضے مشاہیر اس گروہ عالیمقدار کے اونکے علو مرتبے کے قائل ہوے ہین اور اونکے کلمات مخالف شرع کی
تاویلین کی ہین تفصیل اور شرح اوسکی سیاق تاریخ کے مخالف ہے اب ہم بعضے مشائخ کے اقوال اونکی نسبت
یہان نقل کرکے جو ہماری اپنی راے ہے اوسکو بھی اونکے بعد لکھین گے حضرت مولانا جلال الدین رومی
کا تو ایک شعر ہم لکھتے ہین ~~ چون قلم در دست غدارے بود + لاجرم منصور بر دارے بود + اور شیخ اکبر
محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ نے مسامرہ مین حلاج کا قصہ صرف اسقدر لکھا ہے کہ سنہ ۲۹۶ ہجری مین حسین بن
منصور حلاج گرفتار ہوا اور ذیقعدہ سنہ ۳۰۹ مین اوسکے ہاتھہ پانو کاٹے گئے اور سر کاٹا گیا اور لاش جلادیگئی
اور کچھہ تحسین یا تعییر اس فعل کی نہین کی مگر طرز تحریر اونکا اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے نزدیک وہ اور اونکی
حرکات اچھے نتھے اور اگرچہ عبارت عربی مین ضمائر مفردہ سے کچھہ بے تعظیمی نہین نکلتی لیکن جسکی بہت
تعظیم مدنظر ہوتی ہے تو ضمائر جمع بھی شخص واحد کیواسطے مستعمل ہوتے ہین وہ نہین مستعمل ہوے علاوہ
اسکے شیخ اکبر کی تحریرات مین جہان نام اولیاء اللہ کا اور بڑے بڑے مشائخ اور علما او فقہا کا آتا ہے تو

نام کے

نام کے بعد صیغہ دعائیہ مثل رحمہ اللہ وغیرہ کے ضرور لکھتے ہین وہ بھی حلاج کے نام کے بعد مستعمل نہین ہوا
یافعی نے مراۃ الجنان مین حلاج کے حال کی بہت شرح کی اور بعضی مشائخ کبار کے اقوال اونکی نسبت
لکھی ہین اوسکا ہم بعینہ ترجمہ کرتے ہین مگر ہمکو بڑا افسوس ہی کہ مراۃ الجنان جو ہمارے پیش نظر ہے اسقدر غلط ہے
کہ اوسی اصل مطلب کا سمجھنا حقیقت مین اوس کتاب کا تصنیف کرنا ہے اس سبب سے جو سارے کوائف
حلاج کی اوس کتاب کی تین ورق اکیس سطری مین لکھی ہین وہ سب ہم ترجمہ نہین کرسکتی جتنا ہماری
سمجھمین بمشکل آیا ہے وہ ہم ترجمہ کرتے ہین پھر بھی ہمین کھٹکا ہی کہ جو ہم سمجھے ہین شاید اوسمین بھی
غلطی ہو۔ الغرض یافعی نے شروع ۳۰۹ھ ہجری لکھکی پہلے لکھا ہی اس سالمین خلیفہ کے سپہ سالارون
نی شہر اسکندریہ پر قبضہ کیا اور عبیدی یعنی جو اپنے تئین فاطمیین کہتی تھی ملک مغرب کیطرف چلی گئے
مطلب یہ ہی کہ مملکت مصر پر پھر داخلت خلفاے عباسیہ کی ہوئی۔ اور اوسی سالمین قضیہ حسین بن منصور
حلاج کا واقع ہوا وہ بیضا و ایک شہر ملکت فارس کا ہی وہانکی تھی اور نشو ونما اونھون نی واسط اور عراق
مین پایا تھا سہل بن عبد اللہ کی اونکو صحبت رہی بعد اوسکی ابو الحسین نوری اور ابو القاسم جنید وغیرہم
کی اونھون نی صحبت حاصل کی لوگونکی آرا اونکی بابین مختلف ہین بعضون نے اونکی تعظیم مین بڑا مبالغہ کیا ہی
اور بعضون نی اونکی تکفیر مین بڑا مبالغہ کیا ہی اور بعضی لوگ اونکی بابین متوقف ہین اور محققون نی اونکی
طرف سی عذر کیا ہی اور جو ہفوات اونسے صادر ہوے اونکی تاویلات کی ہے۔ منجملہ اونکی قطب ربانی جنکی بزرگی
اور اونکی تقدس کی بڑے بڑے اکابر قائل ہوے ہین اور گردنین سارے اولیاء اللہ حاضر اور غائب کی اونکی زیر
قدم خم ہوئین یعنی شیخ شریف حسیب اور نجیب محی الدین عبد القادر جیلانی ہین اور شیخ کبیر عارف باللہ
مشہور امام الطریقت اور لسان الحقیقت شیخ بہاء الدین نقشبندی اور امام رفیع المقام حجۃ الاسلام
ابو حامد غزالی اور سوا اونکی اور بہت لوگ جنکا ذکر طوالت چاہتا ہے بلکہ حصر اونکا متعذر ہی۔ اور منجملہ اونکی

جو حسین بن منصور کے کمال کی قائل ہوئے ہین اور اونکو قبول کیا ہی اور اونکی حال کو صحیح کیا ہی اور اونکو ایک
محققین مین شمار کیا ہی اور اونکو ائمہ صوفیہ عارفین سالکین مرشدین سی خارج نہین کیا شیوخ بزرگ عارفین
باللہ ائمہ قوم شیخ ابو العباس بن عطا اور شیخ ابو القاسم نصیر آبادی اور شیخ ابو عبد اللہ بن خفیف ہین یہانتک
کہ بن خفیف کا یہ قول ہی کہ حسین بن منصور عالم ربانی تھی۔ پس شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام جسکو
شیخ ابو القاسم عمر بزار نے بہ اسناد حلاج کی مناقب مین نقل کیا ہی یہ ہی کہ راوی کہتا ہی کہ مینی سنا شیخ محی الدین
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو کہ اونھون نی فرمایا کہ لغزش کی حسین حلاج نی پس نہ تھا اونکی زمانی مین
کوئی جو اونکا ہاتھ پکڑکے اوس لغزش سی بچاوے اور اگر مین ہوتا اونکی زمانے مین تو مین اونکا ہاتھ پکڑتا یعنی
اونکو بچاتا کہ اوس لغزش سی گرنے نہ پاتے اور مین ہر شخص کو اپنی اصحاب اور مریدین اور محبین سی جنکی مرکوب
کو لغزش ہو قیامت تک بچانی والا ہون۔ اور منجملہ کلام محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ حسین حلاج کے
مناقب مین یہ ہی اوڑا طایر عقل بعض عارفین کا اپنی گھوسلے سے کہ کھنچی تھی اوسکو اوسکی صورت اپنی اور وہ پہنچا
آسمان پر فرشتونکی صفین پھاڑتے ہوے اور وہ تھا ایک باز قور خانہ بادشاہ کا جسکی آنکھین دھاگے سے
سی ہوئی تھین اسکی بعد خبر ایک آیت کا ہے یعنی خلق الانسان ضعیفا اوسکی معنی مین پیدا کیا گیا ہی
انسان کمزور پس نپایا اوسنے آسمان پر کوئی شکار پس جب ظاہر ہوی اوسپر دانش رایت ربی
کی یعنی دیکھا مینی اپنے پروردگار کو زیادہ تر متحیر ہوا اپنے مطلوب کے اس کلام پر اینما تولوا فثم وجہ اللہ
یعنی جدھر تم پھرو اوسیطرف ہی مونھہ اللہ کا پھر اوترا اپنی گھوسلے مین زمین کی خطے پر یہان ایک
محال کا طالب ہوا یعنی دریا کی عمق کے اندر آگ ڈھونڈھنے لگا اور عقل کی آنکھہ کو جب پھیرا اسوا
نشانونکی کچھہ نہ دیکھا فکر کی دونو جہانمین اپنی معشوق کی سوا کچھہ نپایا تب خوش ہوا پھر نشیلے دلکی زبانسی
انا الحق گایا اوس گنگری سی جو بشر کی گنگری نہ تھی اور ابلیس کی سیٹی بجائی تب آدم نی گایا اپنی آواز سے

وہ راگ جو پہنچا اونکو حقیقت نوری سے اونکی اپنے بھید مین اور کہا اوحلاج تو یہ سمجھتا تھا کہ قوت
تیری تجھسے ہی اب بہ نیابت جمیع عارفین کہ حسب الواحد افراد واحد کا کر یعنی این ہمیں مین اثبات
کی جتنی علی العموم لوگون نی وحدانیت پائی ہی اوسی وحدانیت پر قایم رہ اوسے آگے مت بڑھ اور کہا اے محمد
تو سلطان حقیقت کا ہی اور تو انسان عین وجود کا ہی تیرے استانہ باب معرفت پر گردنین عارفین کی
جھکی ہوئی ہین تیرے جلال کے بخار مین پیشانیان کل مخلوقات گھستی ہین۔ اور منجملہ کلام شیخ عبد القادر کے
حلاج کی باب مین اوسی راوی کی پاس بہ اسانید لکھا ہوا ہی کہ کہا اوسی رضی اللہ عنہ نی اوڑا ایک شخص
عارفین مین سی افق دعوی پر انا الحق کی پہ ونسی اور باغ ابدیت کا حسین کی حشیش اور انیس سے خالی
پایا اجنبی لغت سی سٹی بجائی بہ تعریض اپنے حنیف کی یعنی دین اسلام کی ظاہر ہوا اوسپر عقاب
بادشاہ کا کمن ان اللہ لغنی عن العالمین سی اور گرد یا اوسکی چہرے مین مخلاب یعنی پنجہ کل
نفس ذایقۃ الموت کا اور کہا اوسی سلیمان زمان کی شرع نی کیون تو بولا اجنبی لغت سی
کیون تو گایا اوس گنگری سے جس گنگری سی سالکین راہ کی نہین گاتی اب داخل ہوجا نی وجود
کی پنجرے مین غیریت قدم کی راہ سی رجوع کر یعنی پھر آ اپنی حدوث کیطرف اور اپنی زبان سی اقرار اور
اعتراف کر حسب الواحد افراد واحد کا اسکی شرح اوپر ہوچکی ہے تا کہ سنین تیرا اقرار ارباب دعاوی
اسیواسطیکہ اصل مناط حفظ طریق کا اقامت وظائف خدمت شرع کی ہی۔ اور منجملہ کلام شیخ شہاب الدین
سہروردی کی اونکی کتاب عوارف المعارف مین ہی جو باسناد عالی ہمکو پہنچی ہی کہ اونھون نی لکھا ہی
اور جو حکایت کیا گیا ہی ابی یزید رحمہ اللہ کا قول سبحانی حاشا کہ کوئی شخص بجز اسکی اعتقاد کرے
کہ اونھون نی اللہ تعالی کی قول کی نقل کی تھی اور اسیطرح سزاوار ہی کہ آدمی اعتقاد کرے قول
انا الحق حلاج رحمہ اللہ کا۔ اور کلام امام حجۃ الاسلام ابی حامد غزالی کا پس بہ تحقیق ہمنی ذکر کیا ہے

اپنی کتاب مشکوٰۃ الانوار مین ایک فصل طویل اوسکی جو اونھون نی عذر کیا ہی اون الفاظ کا جو حلاج سے صادر
ہوئی تھی مثل اونکی قول انا الحق کے اور قول ما فی الجبۃ الا اللہ کی او مثل اون اطلاقات کی۔
اسکی بعد یافعی نی ابن خلکان کا کلام بہت طویل علی العموم صوفیہ کی شطحیات کی تاویل کی بابین
اور اوسکی بعد باہم کلام شیخ عارف باللہ تعالی سید جلیل ابن الشموس ابی الغیث بن جمیل قدس سرہ
کا نقل کیا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ وہ کلمات خلاف شریعت اونکی حالت سکر اور بیہوشی واردات کی ہوتے
ہین۔ پھر وہ خود لکھتی ہین جب اسطرحکی واردات اونپر ہوتی ہی تو بنظر احتیاط کی کہ مبادا اوس قسم کی
شطحیات زبانسی نکلین اوس واردات کی بند کرنیکی واسطی بعضی عارفین بازارمین چلی جاتی تھی تاکہ لوگون
کی اشتغال مختلفہ دیکھکی وہ واردات بند ہوجاے بعضی اپنی منکوحہ سی صحبت کرتے تھی بعضی گھوڑے پر سوار ہوکے
اپنی تئین لہو ولعب مین مشغول کرتے تھی۔ پھر یافعی نی بعضی کلمات حلاج کی نقل کیے ہین منجملہ اونکی تھا
کہ لوگون نی اونسی پوچھا کہ تصوف کیا چیز ہے اونھون نی کہا کہ تصوف تمھارا اپنا نفس ہی اگر تم اوسکو
کسی کام مین مشغول نہ کرو تو وہ تمکو کسی کام مین مشغول کردیگا پھر یافعی نے خود اس کلام کی شرح
کی ہی کہ اگر نفس کو تم طاعات اور وظائف عبادات مین مشغول نہ کروگی تو وہ تمکو خواطر مذمومات موقعات
فی الھوی و الآفات مین مشغول کریگا۔ پھر بہت سے اشعار حلاج کی مشتمل اصطلاحات صوفیہ پر نقل کرکی یافعی
لکھتے ہین کہ اونکی بابین تصانیف کثیرہ ہوے ہین کہ ایک مختصر کتاب مین گنجایش اونکی ذکر کی نہین ہے
حاصل امر یہ ہی کہ اکثر علماے عصر نے فتوی اونکی اباحت دم کا دیا کہتی ہین کہ ابا العباس ابن شریح نی
کہا جب لوگون نی اونسی پوچھا کہ وہ ایک مرد ہی کہ مخفی ہے اونپر اسکا حال مین کچھہ اوسکی بابین
نہین کہتا یہ نقل کرکے یافعی لکھتی ہین مگر ابن شریح حلاج کے قتل سے تین برس پیشتر قضا کرچکی
تھی تو شاید اونسی قبل حلاج کے مقتول ہونے کے اونکی اپنی حالت حیات مین پوچھا ہو جسکا اونھون نی

وہ جواب دیا اسیطرحسے جو لوگ کہتے ہین کہ جنید اور ابن داود ظاہری منجملہ ان لوگونکے تھے جنھون نے فتوی اونکے قتل کا دیا تھا وہ بھی صحیح نہین ہے اسواسطیکہ جنید نے ۲۹۸ھ مین قضا کی حلاج کی قتل سے گیارہ برس پیشتر اور محمد بن داود نے بارہ برس پیشتر اونکے قتل سے وفات پائی تھی۔

راقم کہتا ہے کہ شطحیات حلاج کی اگر اون دونو بزرگونکے حیات مین شہرہ پا چکے ہین تو ممکن ہے کہ اونکا فتوی بھی قتل کا ہوا ہو۔ پھر یافعی لکھتے ہین کہ حامد بن عباس مقتدر کے وزیر کی مجلس مین قاضی ابو عمر نے حلاج کی قتل کا فتوی لکھا اور جتنے فقہا وہان حاضر تھے اونھون نے لکھا تو وہ سب لوگ اوسے لکھنے مین مشغول تھے اور حلاج کہتا اور سب کو یہی کہتے تھے میرا قتل حلال نہین ہے میرا اعتقاد اسلام ہے اور مذہب اہلسنت پر ہون ائمہ اربعہ اور خلفاء راشدین اور بقیہ عشرہ مبشرہ کو افضل جانتا ہون اور مینے بہت سی کتابین سنت کی تصنیف کی ہین جو واقعین یعنی کتب فروشون کے پاس موجود ہین فاللہ اللہ فی دمی۔ الغرض وہ برابر یہی کہتے رہے اور فقہا سب اوس حکم کے لکھنے مین مشغول تھے کسی نے اعتنا اونکے اوس کہنے پر نہ کی جب سب تحریرات کامل ہوچکین تب حلاج پھر محبس مین بھیجے گئے اور وزیر نے ساری کیفیت اوس مجلس کی فتوی کے ساتھ مقتدر کے پاس بھیجی مقتدر نے جواب لکھا کہ جب سب قضات نے فتوی قتل حلاج کا لکھا تو چاہیے کہ اونکو توال کو سپرد کرو اور حکم دو کہ پہلے اونکو ہزار کوڑے مارے اگر مرجائین تو بہتر ورنہ ہزار کوڑے اور مارین اوس پر بھی اگر نہ مرین تب گردن کاٹ ڈالی جاوے وزیر نے کوتوال کو مقتدر کے حکم سے مطلع کیا اور اپنی طرف سے اتنا بڑھایا کہ بعد کوڑے مارنے کے پہلے ہاتھ پانو کاٹے جائین پھر گردن کاٹی جائے اور جثہ جلا کے خاکستر دریا مین پھینکی جاوے اور اگر حلاج کہین کہ چاندی اور سونا دجلے اور فرات مین تیرے واسطے بہا دونگا ہرگز نہ سنا اور تخفیف عقوبت مین نکرنا کوتوال نے رات کو تو اونکو مقید رکھا اور صبح کو منگل کے دن جب ذی الحجہ سے

سات دن باقی تھی اوسی سنہ مین جو اوپر مذکور ہوا حلاج کو اوسیطرح مقید طوق اور زنجیر اور بیڑیون
باب الطاق مین لیگئے خلق کثیر کا وہان مجمع تھا جلاد نے کوڑے مارنا شروع کیا اونھون نے آہ تک
نہین کی جب چھہ سو کوڑے ہوگئے اونھون نے کوتوال سے کہا میری ایک نصیحت ہی جو قسطنطنیہ کے
فتح کے برابر ہے وہ خلیفہ کو پہنچا دو کوتوال نے کہا کہ مین سن چکا ہون کہ آپ یہ کہین گے اور اوس سے
بھی زیادہ مگر تخفیف عذاب کی میرے اختیار مین نہین ہی جب کوڑے پڑ چکے تب اونکے ہاتھہ پانو
کاٹے پھر سر کاٹا اور باقی جثے کو جلا کے اوسکی راکھہ دجلے مین بہا دی - کہتے ہین حلاج کے مریدین منتظر
تھے کہ چالیس دنکے بعد حلاج پھر نمود ہونگے - اور اتفاق سے اوس سال مین دجلے کا پانی پھر بڑھ گیا سب اونکے
مریدین کا اعتقاد تھا کہ حلاج کے جثے کی راکھہ اوسمین پڑنے سے اوسکا پانی بڑھ گیا - اور بعضے اونکے مریدین کا
یہ عقیدہ تھا کہ حلاج قتل نہین کئے گئے بعضے اونکے اعدا اونکی صورت پر ظاہر ہوئے سو وہ قتل کئے گئے جیسا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین ظاہر معنے قرآن سے ولکن شبہ لھم نکلتا ہی - الغرض
شرح سارے قصے کی بہت طوالت چاہتی ہے اور جسقدر مذکور ہوا وہ اطلاع عام کیواسطے کافی ہے -
ذہبی نے جو حلاج کے باب مین لکھا ہی اور اونپر نہایت تشنیع کی ہی اور اونکے باب مین بہت بڑے امور
اونقل کئے ہین جب اور مشائخ کبار کیطرف سے اونکے مناقب نقل ہوئے تو اوسکا ذکر مناسب نہین
ہے اونپر طاعنین کے اقوال اگر ہم نقل کرتے تو اوسکے ضمن مین اوسکا ذکر مناسب ہوتا -
راقم کہتا ہے عوام کی شہرت عجب چیز ہے جن مشائخ نے حلاج کے مناقب لکھے ہین
اور اونکی ہفوات کی تاویل کی ہے راقم کی دانست مین شہرت متواتر عوام نے اصل معاملے پر اونکو
خوض نہین کرنے دیا اس سبب سے اصل معاملے کی صحت کمتر منکشف ہوی اور جیسا تاویلات حضرت
محی الدین عبد القادر جیلی قدس سرہ سے معلوم ہوتا ہی کہ حلاج بلاشک صاحب نسبت تھے مگر شیطان نے اونکی راہ

جاری تھی اور شریعت محمدی سے علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اونکو خارج کردیا تھا تو بدلالت التزامی
حضرت شیخ کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ اجرا حد شرع کا اونکے اوپر یعنی اونکا قتل بیجا نہ تھا تو ہمارے نزدیک
حسین حلاج غفر اللہ لہ غالباً صاحب کشف و کرامات تھے لیکن مورخین معتبر کی روایات سے دو امر ثابت ہوتے ہیں
ایک یہ کہ سزاے قتل اونکی نری باقتضاے حکم شریعت نہ تھی بلکہ اصل غرض یہ تھی کہ باعث اونکے کشف و کرامات
علانیہ سے کثرت رجوع عوام جو حلاج کیطرف تھی اوسے احتمال وقوع فتور کا حکومت اور خلافت دین تھا
پس زجر اور توبیخ اور عبرت عوام کی منظور نظر حکام کی تھی بڑی دلیل قوی اس توجیہ کی یہ ہے
کہ قتل اونکا شریعت کی موافق نہیں ہوا اور جیسا عوام میں مشہور ہے کہ اونکو سنگسار کیا تھا اور وہ
بالکل اوس سنگساری پر صابر رہے مگر حضرت جنید نے جب ایک کنکری یا ایک پھول سے مارا تب وہ
شور و شغب کرنے لگے وہ ساری روایت عوام کی بنائی ہوئی ہے اوسکی کچھ اصل نہیں ہے اوپر مذکور
ہو چکا ہے کہ پہلے اونکو ہزار کوڑے مارے پھر ہاتھ پانو کاٹے پھر گردن کاٹی پھر جسم کو جلا کے راکھ اوسکی
دریا میں بہا دی یہ سزا ہرگز شرعی نہ تھی اگر سنگساری کی عوض میں وہ قتل کئے گئے تھے تو بعد قتل کے چاہیے
تھا اونکی لاش پر نماز جنازے کی پڑھکے دفن کر دیتے لامحالہ ایسی صورت سے قتل ہوے کہ عوام پر عبرت
ہو دوسری دلیل یہ ہے کہ جب فتوی اونکے قتل کا لکھا جاتا تھا وہ حالت ہوش و حواس میں اپنے
قتل کا بیجا ہونا اور اپنا مسلمان اہل سنت و جماعت ہونا مکرر اور سہ کرر کہا کئے یہ امر اونکی توبہ پر دلالت
کرتا ہے اگر خلاف شریعت کوئی قول اونکی زبان سے نکلا ہو مگر قضات اور علمائے اور حکام نے مطلق اعتنا نکی
اگر توبہ ضمنی قابل قبول نہ تھی چاہیے تھا کہ بتصریح اون کلمات ہفوات سے توبہ اونپر عرض کیجاتی اگر
بتصریح وہ توبہ نکرتے اوسوقت حکم قتل جاری ہوتا تیسری دلیل یہ ہے کہ خلیفہ مقتدر کو اور بالخصوص حامد بن
عباس اونکے وزیر کو جو بانی اور باعث اونکے قتل کا ہوا کوئی ذاتی عداوت حسین حلاج سے نہ تھی جو باعث

اونکی قتل کی خلاف شریعت ہوئی پس لامحالہ عبرت عوام مانع فتور وفساد موجب اونکی قتل کی ہوئی
دوسرا امر مورخین کی تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حسین حلاج سے اظہار اپنے کشف وکرامات مین
ایسے امور واقع ہوتے تھی جو موجب بدگمانی ارباب اقتدار کے ہوتے تھی اور ظاہر تشہیر اپنے کشف و
کرامات کی اونکو مد نظر تھی جو امر حب جاہ پر دلالت کرتا ہی اور طریقت اور حقیقت تو موجب اپنے مٹادینے
کی ہی بہت تعجب ہے کہ وہ راہ اونھون نے کیون نہ اختیار کی اور خواہ مخواہ خلافت اور حکومت کو اپنی طرف سے
بدگمان کردیا - افسوس ہی کہ اختلاف آراسی اونکی بابین صحت اصل معاملے کی مخفی ہوگئی ہمارے دانست مین
شہرت عوام اونکی بابین زیادہ تر اوسکی باعث ہوئی جو کبھی کبھی خواص کے پانوبھی ڈگادیتی ہی اسواسطے
کہ جبلت انسانی ہے جب قوی اور ضعیف کا مناقشہ باہم پیش ہوتا ہی قوی کیسا ہی حق پر ہو اور
ضعیف کتنا ہی باطل پر ہو علی العموم لوگ ضعیف کے خیر طلب اور مائل اوسکی باطل کے اور قوی کی بدخواہ اور
مبطل اوسکی حق کے ہوجاتے ہین وہی معاملہ یہان بھی پیش آیا واللہ اعلم بالصواب - اور یافعی نے
مقتدر کے قتل کی یہ روایت لکھی ہی کہ ۳۲۰ ہجری مین مونس نے بہت بڑے لشکر کے ساتھ بغداد پر
یورش کی پس امرائی مقتدر سے عرض کیا کہ فوج کو روپیہ دیکر راضی کیجئے تاکہ مونس کے لشکر کی مدافعت پر آمادہ
ہون لیکن اونھون نے ارادہ کیا کہ دریا کی رستے سے بصرے اور اہواز کیطرف چلے جائین پس محمد بن یاقوت نے
اونسے کہا خدا سے ڈریے بغداد کو بغیر جنگ کے دشمن کیواسطے نہ چھوڑ دیجئے جب صبح ہوئی مقتدر سوار ہوئے
چادر اوڑھے ہوئے اور قضیب ہاتھ مین تھا -

راقم کہتا ہی یہ چادر اور قضیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جو خلفا کے
استعمال مین رہتا تھا - اور قرا مصاحف اونکی گرد تھی اور وزیر اونکی پیچھے تھا پس بغداد کی شمال کیجانب
وہ بڑھے اور مونس کا لشکر سامنے ہوا اور قتال شروع ہوا اور مقتدر جاکے ایک ٹیلے پر کھڑے ہوئے

اسمعین بن یاقوت اور ابو العلا بن حمدان اونکی پاس آئے اور کہا آگے بڑھ چلیئے اور بتدریج اونکو بیچ میدان قتال مین لیگئے مگر بہت تھوڑی جمعیت فوج کی اونکی ہمراہ تھی اکثر اونکی ہمراہی مقید ہوگئی اور ابن یاقوت اور ھارون بن غریب مصایب سخت مین مبتلا ہوے اسمعین ایک جمعیت فوج دشمن کی مقتدر کی قریب پہنچ گئی او زمین سی ایک شخص ذبیحی سی جاکے مقتدر پر ایک وار حملہ کیا جسے وہ زمین پر گرے اور بعض کہتے ہین پہلی تیر سے یا نیزے سے اونکو زخمی کیا پھر تلوار سی سر کاٹ ڈالا اور اوسکو نیزے پر رکھکی بلند کیا بعد اوسکی جو لباس اور زیور وغیرہ وہ پہنتے تھی اوسکو لوٹ لیا اور لاش اونکی برہنہ بے ستر کردی اور گڑھا کھود کے اوسمین پھینک دی اور قبر کا کوئی نشان نہ بنایا اڑتیس برسکی عمر مین اونپر یہ مصیبت نازل ہوی پچیس برس چند روز کم وہ خلیفہ رہی وہ بڑے مسرف اور خراچ تھے اور کم عقل تھی ذخائر اور خزائن سی عمدہ اشیا اونھون نے ضائع کئے یہانتک کہ ایک کو اپنی لونڈیون سے ایک بڑا موتی جسکو درہ یتیمہ کہتی تھی کئی مثقال وزن مین تھا بخشدیا اور اسی ہزار ہا ہزار دینار اونھون نے بیت المال کے ضائع کئے یعنی خرچ کر ڈالے اونکی عہد دولت مین خلافت خاندان عباسیہ کی بہت ضعیف ہوگئی اور بعضون نے لکھا ہی وہ بہت بڑے عاقل اور دانشمند تھی لیکن لہو و لعب مین اور صحبت نسا مین ایسی منہمک تھی کہ مطلق امور انتظام کیطرف توجہ نہین کرتے تھی اونکی ماں اور خالہ اور قہرمانہ امور اہمہ خلافت مین مداخلت کرتی تھین اور پیشتر مذکور ہوچکا ہی کہ قہرمانہ نے الوزرا و قضات اور ارباب شرع کی محکمہ رد مظالم مین جاکی بیٹھتی تھی۔ کہتے ہین جب سر مقتدر کا سردار لشکر کی پاس گیا اوسنے نہایت حیرت سی کہا تمنے خلیفہ کو قتل کر ڈالا قسم ہی خدا کی ہم سب اپنے تئین قتل کرینگی الغرض ظاہر مین بہت نادم ہوئے اور مشہور یہ کیا کہ اونکا قتل غلطی سی اور ناگہانی سی واقع ہوا۔ بعد اوسکی قاہر باللہ کی ہاتھ پر بیعت کی جنکی ہاتھ پر ۳۱۷ھ مین بیعت کی تھی اور چند عرصیکی بعد وہ معزول ہوئے تھی اور پھر خلافت مقتدر

کیطرف رجوع ہوئی تھی اونھون نے سارے رفقا اور مصاحبین مقتدر پر انواع اقسام کی ظلم کر کے
ہر ایک کو خوب لوٹا مقتدر کی مان پر حد سی زیادہ ظلم کیا رسی مین بندھی ہوئی اونھون نی قضاکی
الغرض ایسے مظالم کئے جسکے سننے سی قلوب سخت کہ پھٹ جائیں ۔ او نیسوین خلیفہ خاندان
عباسیہ کے ابو منصور محمد القاہر باللہ تھی بن معتضد باللہ سولھوین خلیفہ
بن موفق جو اصالۃً خلیفہ نہین ہوے مگر اپنے بھائی معتمد کی خلافت
مین وہی مالک اور منتظم خلافت کے رہے بن جعفر المتوکل علی اللہ
دسوین خلیفہ بن معتصم باللہ آٹھوین خلیفہ بن ہارون رشید پانچوین
خلیفہ ۔ سبایک الذہب مین ہے قبل قتل مقتدر کے بلوائیون نے اونکی ہاتھ پر بیعت
کی اونھون نے سنہ ۳۲۱ مین شراب کے بکنے کی اور پینے کی اور لونڈیونکو گانا بجانا سکھانیکی اور اونکے
گانیکی ممانعت کی اور گانے والے اور گانے والیان گرفتار اور مقید ہوئین ہر قسم کے باجے جمع
کرواکے توڑ ڈالے حالانکہ خود نشے مین رات دن چور رہتے تھے اور بغیر گانا سنے نہین رہ سکتے تھے
اور لم تقولون ما لا تفعلون کا گویا سبق ہی نہین پڑھا تھا قریب ڈیڑھ برس کے اونکی خلافت
سی گذرے تھی کہ ارباب فوج کا بلوہ ہوا اور خلیفہ پر جبر کیا کہ اپنے تئین خلافت سی خلع کرین جب
اونھون نے قبول نہ کیا تب اونکو پکڑ کے گرم سلائیان آنکھونمین پھیر دین جسے پوٹے آنکھون کے
نکل پڑے اور وہ اندہے ہوگئے سبب اونکی خلع کا اونکی خصائل بد اور سفک دما تھا جو وہ کیا کرتے
تھی اور بیمروتی اور بیوفائی اپنے خیر طلبونکی ساتھ جنہون نی اونکو خلیفہ کیا تھا ۔ اور مسامرہ مین لکھا ہے
مان قاہر باللہ کی مولدہ تھی یعنی جاریہ کی بیٹی وزیر اونکے عبید اللہ حسینی تھی حاجب اونکا ایک غلام اونکا
تھا اوسکا نام نہین لکھا اونکی مہر مین کھدا تھا یا املی اختم بخیر عملی اونکو لوگون نی پکڑ کے

آنکھون

۳۵
آنکھوں میں گرم سلائی پھیر دی یہانتک کہ اندھے ہوگئے اور خلافت سے معزول ہوے اونکی پینتیس
برس کی عمر میں یہ حادثہ پیش آیا ایک برس چھ مہینے آٹھ دن خلیفہ رہے دو شنبہ شوال ۳۲۲ھ میں
باقی تھیں جمعرات کے دن اونکی ہاتھ پر بیعت ہوئی تھی ہاشمی اونکی عمر بن محمد بن یوسف تھی اور
ایک اونکی وزراؤں میں ابو علی بن مقلہ تھی اور روضۃ الصفا میں مذکور ہے کہ جب مقتدر قتل ہوگئے
مونس خادم کو اونکی قتل ہو جانے سے بہت متاسف ہوا اور چاہتا تھا کہ اونکی بیٹے ابو العباس کے ہاتھ پر بیعت
کرے ابو یعقوب جو ایک امراے اعظم میں تھی باتفاق اور امرا کے اسسے راضی ہوے اور کہا کہ مقتدر کے
عہد میں اونکی ماں اور خالہ اور اونکی لونڈیاں امور خلافت میں دست انداز تھیں جیسے تمہی ہمکو نجات
دی اب پھر چاہتے ہو کہ وہی امر پیش آوے ہرگز ہم بجز مرد عاقل اور ہوشیار کی جو انتظام خلافت کا اپنی
تدابیر سے کرے اور ہماری بھی عرض اور معروض کو اونکی پاس مداخلت ہو کسی دوسرے کی ہاتھ پر بیعت نہ کرینگے
آخر کش مقتدر کی بھائی قاہر باللہ پر قرار پایا کہ اونکی ہاتھ پر بیعت ہو اگرچہ مونس خادم اس امر سے
کارہ تھا مگر خلاف اجماع نہ کر سکا اور مونس نے قاہر باللہ کے ساتھ عہد نامہ کیا موکد بحلف کہ وہ مونس کے
ساتھ اور بلیق اور علی بن بلیق کے ساتھ کبھی بدی نکرینگے اور اوس عہد نامے پر اعیان اور اشراف کے
دستخط اور گواہیاں ہوئیں۔ الغرض جب بیعت قاہر باللہ کی تمام ہوئی اونھون نے علی بن مقلہ کو
فارس سے طلب کرکے وزیر مقرر کیا جسکو پیشتر مونس نے نکلوا دیا تھا اور علی ابن بلیق کو حاجب مقرر کیا اور
قاہر کے ظلم و ستم سے اولاد مقتدر کی مخفی ہو گئی اور مقتدر کی ماں جو عارضہ استسقا میں مبتلا تھیں اونکو
سخت مصیبت میں قاہر نے مبتلا کیا اونکو الٹا لٹکوایا اور روپیہ مصادرہ طلب کیا اور اونکو مجبور کیا کہ جو اسباب
اور جائداد کثیرہ اونھون نے حرمین کی مساکین کے واسطے وقف کی تھی اوسکو بیچکر مصادرے کا روپیہ داخل
کریں اونھون نے مجبور ہو کے اوسکو معرض بیع میں رکھا لیکن چونکہ مال موقوفہ تھا کوئی اوسکی خریداری پر

آمادہ نہوا تب اونسی لیکی سب سپاہ کی تنخواہونمین لگادیا آخرش وہ سب ظلم اور ستم اونکی آگی آیا جیسا کیا تھا
ویسا پایا یعنی قاہر مین اور اونکی امراے آبا اختیار مین تناقض اور عداوت پیدا ہوی ہر ایک دوسرے سے بدگمان
ہوا اور قاہر نے فرصت پاکر مونس اور بلیق اور اونکی بیٹی کو قتل کر ڈالا اور ابن مقلہ وزیر جو پہلی قاہر مین اور
اون لوگونمین مخالفت ڈالنی کا باعث تھا مخفی ہوگیا اور اوس حالت اختفا مین کبھی اندھا فقیر بنکر
کبھی عورتونکی لباس مین اون امراکے پاس جنپر اعتماد رکھتا تھا آمد و شد رکھتا تھا اور قاہر کیطرف سے
شکایت اونکی بدعہدی اور بدکرداری کی کرکے دلونکو قاہر کیطرف سے خوف زدہ کرکے پھیرتا تھا
آخرش یہ نوبت پہنچی کہ امراے ترک نے بمعیت اپنی اپنی جمعیت افواج غدر کر دیا اور قاہر کو پکڑ کے اندھا کر دیا
کہ مدت تک اوس حالت مین زندہ رہے باون برس کی ہوکے اونھون نے قضا کی ایک برس چھ مہینے
چھ دن یا آٹھ دن خلیفہ رہے کہتے ہین قاہر اوس حالت نابینائی مین ایسی مفلس ہوگئے تھے کہ اور
اندھون کے ساتھ مسجد جامع بغداد مین بھیکھ مانگا کرتے تھے - اسکی بعد روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ
قاہر ظالم سفاک اور متہور بے باک تھے اور اوسکی تائید مین ایک حکایت محمد بن علی المصری کے
زبانسے نقل کی ہے چونکہ اوسمین اکثر خلفاے عباسیہ کے مجمل حالات ہین اسواسطے ہم اوسکا بعینہ
ترجمہ کرتے ہین - لکھا ہے کہ وہی محمد بن علی المصری قاہر کے ایک مقربون مین تھے وہ ناقل ہین کہ قاہر نے
ایکدن خلوت مین اونکو طلب کیا اور ننگی تلوار ہاتھ مین لیکی کہا جو کچھ مین تجھسے پوچھون سچ سچ
ظاہر کرو الا تجھکو سزا دونگا مینے جانسے ہاتھ دھوکی کہا جو کچھ مجھکو معلوم ہوگا راست براست عرض کرونگا
پھر اسی اظہار صدق کی بابت مبالغہ کرکے کہا حال سب خلفاے عباسیہ کا سچا سچا بیان کر مینے کہا اگر
امیر المومنین راست براست حال ہر ایک کا سنکے غضبناک نہون اور میری جان بخشی ہو تو عرض
کرون فرمایا اگر راست براست بیان کریگا تو تو مامون رہیگا مینے کہنا شروع کیا کہ ابوالعباس سفاح سفک دما

مین ایسے دلیر تھی کہ اگر ہر روز ہزار آدمی کی گردن مارتی جب بھی کچھ اونکو پروا نہ تھی اور ایسی صفت بدین
سار اونکی امرای دور و نزدیک مبتلا تھی اسیطرحسے جود اور سخا مین وہ اور اونکی امرا متفق تھی۔ قاہر نی کہا منصور
دوانقی کا حال بیان کر و راوی نی کہا اوسنی نی آل عباس اور آل ابطالب مین وحشت اور فرقت ڈالی اوسکی
پیشتر آل عباس مین اور اصحاب گیسو مین اسقدر اتحاد اور مواصلت باہم تھی کہ ایک بال کی گنجایش بیچمین
نہ تھی اور وہ پہلی خلیفہ ہین جنہون نی منجمین کو مقرب کیا اور احکام نجوم کا یقین کیا اور اوسپر عمل کرتی
رہے نوبخت مجوسی منجم نی اونکی کوشش سی اسلام قبول کیا اور ایمان لایا اور دار الخلافت کا ملازم ہوا
اونکی عہد مین بہت سی کتابین سریانی اور فارسی وغیرہ سی عربی مین ترجمہ ہوئین علوم مین مجسطی کا ترجمہ
ہوا اور قصص و حکایات مین کلیلہ دمنہ مترجم ہوئی اور بہت سی کتابین اونکی حکم سی ترجمہ ہوئین اور
اونکی عہد دولت مین محمد بن اسحاق نی کتابین سیر اور مغازی کی پچھلی زمانے کی تاریخ جنگ اور
جہاد کی تصنیف کی پیشتر اہل عرب مین یہ رسم نہ تھی اور وہ پہلی خلیفہ ہین جنہون نی اپنے خدام اور
غلامونکو عہدے اور مناصب ممالک کی انتظام کے تفویض کیے اسوجہہ سے مراتب اور مناصب
عرب کے سردارونکی گھٹ گئی۔ حکم ہوا مہدی کا حال بیان کرو راوی نے عرض کیا وہ جود اور کرم مین
متفرد تھی اونکی عہد مین علی العموم لوگونمین اس صفت نی اثر کیا تھا وہ جب سوار ہوتی تھی تھیلیان دراہم
اور دنانیر کی منہ کھلی ہوئی ہمراہ رہتی تھین جو سائل جو کچھ مانگتا تھا وہ اوسکو عطا ہوتا تھا اور اونکی
عہد مین بدمذہب لوگ یعنی زنادقہ اور ملحدین بہت بڑھ گئے تھی اونکی قلع و قمع مین اونہون نے
ہرگز کوتاہی نہین کی اور وہ پہلی خلیفہ تھی جنہون نی علمای متکلمین کو حکم مباحثے اور مناظرے کا ملحدین کے
ساتھہ دیا جن علما کی سعی اور کوشش مشکور ہوئی اونہون نی دلایل اور براہین عقلی اور فلسفی سی بہت
سے ملحدین کو قایل کیا جو سب کے مسلمان ہو گئی۔ حکم ہوا ہادی کا حال بیان کرو راوی سنے عرض کیا ہادی

بہت بڑے متکبر اور متجبر تھے اونکی سواری کے ساتھ فوج کے لوگ ننگی تلوارین لئے ہوئے اور گرز
اوٹھائے ہوئے اور کمانین چلونپر چڑہی ہوئین چلتے تھے۔ حکم ہوا ہارون رشید کا حال کہہ راوی نے عرض کیا
ہارون حج بیت اللہ کے بڑے شایق تھے کہ نو حج کئے اور پیادہ اور لغات کے ساتھ پیادہ حج ادا کی اونہون
نے کئی جنگین کین اکثر وہ مظفر و منصور رہے اکثر اطراف ملک مین رباط اور سرائین بنوائین کنوئے اور
نہرین اور مکانات مسافرین اور مترددین کی آسایش کے واسطے جا بجا بنوائے بہت سے شہر آباد کروائے
اونکے عہد مین رعایا دولتمند سب تھی رفاہ عام کی عمارتین جا بجا بہت بنوائین ہارون رشید کی نیکی اور احسان
خاص اور عام کو پہنچا تھا زبیدہ خاتون جنکی کنیت ام جعفر تھی اور وہ ہارون رشید کی حلیلہ جلیلہ
تہین اقسام اور انواع اعمال خیر اونسے ظہور مین آئے حرم بیت اللہ کے راستے مین بہت سے حوض
اور نہرین پختہ ہوئی بنوائین جسکے سبب سے خاص مکہ معظمہ مین پانی کی افراط ہو گئی جسکا نفع عام مصنف
روضۃ الصفا کے زمانے تک قایم تھا۔

راقم کہتا ہے بلکہ ابتک کہ سنہ ۱۲۹ ہجری ہے وہ رفاہ عام قایم اور دایم چلی آتی ہے مگر
آج کل جا بجا اوسمین مرمت کی احتیاج ہے جسکے واسطے اہل اسلام فکر کر رہے ہین۔ اور زبیدہ خاتون
نے ممالک شام کے رستونمین جا بجا رباط اور منازل یعنی مہمان سرا کی عمارتین بنوائین اور ہارون
رشید پہلا خلیفہ ہے جنہون نے تیر اور چوگان اور شطرنج کھیلی اور شطرنج کھیلنے والونکے لئے دار الخلافت سے
علوفہ مقرر کر دیا الغرض اونکے زمانہ خلافت کو کثرت خیرات اور رفاہ عام اور ارزانی نعما کے سبب سے ایام
عروس لوگ کہتے تھے یعنی شادی کے دن ہمارے اردو کے محاورہ مین یہ مثل اوس زمانے پر چسپان تھی
دن عید رات شب برات۔ یہانتک قاہر نے راوی سے سنکے کہا تو نے زبیدہ خاتون کا مفصل
حال نہین بیان کیا راوی نے کہا البتہ اوسمین مین نے اختصار کیا یہ سنکے قاہر نے تلوار کو ہلایا محمد بن علی

راوی کہتا ہے مین سمجھا کہ اوسنے مجھکو قتل کیا ہر طرف سے مجھکو اپنی موت کی صورت نظر آتی اوسے دلمین گذرا کہ وہ ملک الموت ہی کہ میری قبض روح کیواسطے آمد ہوا ہی پھر قاہر نے تلوار ہلا کے مجھے کہا کیا تو اپنی زندگی سی بیزار ہی مینے عرض کیا یا امیر المومنین مجھے خطا ہوئی معاف فرمائیے حکم ہو تو قصہ جال زبیدہ خاتون کا بیان کرون میں عرض کیا زبیدہ خاتون کے حسنات اور خیرات اور عمارات کی کچھ حد نتھی کنوے اور نہرین اور مسافر خانے اور مہمان سرائین مکہ معظمہ کے راہ مین جو اونھون نے تعمیر کروائین اوسمین ستر لاکھ اشرفی خرچ ہوئی تھی سونے اور چاندی کے برتن جڑاو نگینون سے مرصع کرتے تھے اور ایک پوشاک مین اونکی پچاس ہزار اشرفی خرچ ہوئی تھی اور جب اونکی بیٹے امین کی خلافت کی نوبت پہنچی اور اونکو معلوم ہوا کہ امین کو امرد لڑکون کی طرف بہت توجہ ہی اونھون نے بہت سی خوبصورت اور حسین لونڈیان منتخب کر کے اونکی مردانی بہت عمدہ اور قیمتی پوشاکین پہنا کے اور عمامے اور کمر بند بندھوا کے امین کی خدمت کیواسطے مامور کین جنکے سر پر تاج مرصع بجواہرات رکھوائے اور سب امین کو بہت پسند ہوئین اور غلامیات اونکا نام مقرر ہوا اوسکے بعد وہ رسم دائمی ہوگئی - جب یہ حکایت قاہر نے سنی بہت خوش ہوے اور پکار کے کہا او غلام ایک پیالہ شراب کا دے کہ غلامیات کی نام پر پیون فوراً ایک گروہ اونھین غلامیات کا سامنے ہوا اوسی حیثیت سی جسکا ذکر ہوا ایک نے اوسمین سے شراب یاقوت کے رنگ کی ایک جام مین پیش کی وہ چڑھا کے فرمایا ہان تو اپنی اوسی حکایت پر جا جنی کہا - جب مامون مسند خلافت پر بیٹھے علم نجوم کیطرف بہت متوجہ ہوے اور منجمین کا رتبہ بہت بڑھایا -

راقم کہتا ہی ظاہرا علم نجوم سے علم ہیئت اور ریاضی کے سب فنون مراد ہین اور منجمین سے اونکی علما مراد ہین اسواسطے کہ مامون کی توجہ احکام نجوم کیطرف مورخین نے نہین لکھی جمیع علوم فلسفی کیطرف البتہ اونکا اشتغال مشہور ہی اور ہر جنس کی کتب فلاسفہ کا اونکی عہد مین ترجمہ ہوا ہے - پھر راوی

کہتا ہے مامون اجرائے کاروبار خلافت اور مملکت مین تقلید اردشیر بابکوکی اور سلاطین ساسانیونکی کرتے رہے اور جب مہمات ملکی سے فارغ ہوتے تھے تب کتب قدیمہ حکما اور فلاسفہ کا ملاحظہ فرماتے تھے اور عراق عرب مین آنے کے بعد جب بغداد مین توطن اختیار کیا تب اونکی مجلس مین اکثر جلسے علما اور فقہا اور متکلمین کا اور ارباب بحث اور جدل کا ہوتا تھا اور باہم مباحثات رہتے تھے وہ گروہ اونکے عہد مین بہت معزز اور مکرم رہا تحمل اور صبر اونکی جبلت مین تھا عفو اور اغماض جرائم سے بہت کرتے تھے جہان معذرت کی اونکو کسی سے حاجت ہوتی بہت ہی عمدہ عذر قابل قبول کرتے تھے اونکی وزرا اور حواشی اور عمال نے بھی اوسی اونکی سیرت نیک کو اختیار کیا تھا اور اونھین کی بہت مذہب کی تقلید کرتے تھے۔ اسیطرح سے راوی نے معتصم کا حال بیان کیا کہ وہ جمیع امور مین بھائی کی تقلید کرتے تھے اور پوشاک اور لباس اور آلات مجلس مین اونکو ملوک عجم کی مشابہت مدنظر رہتی تھی اور بہت جواد اور فیاض تھے۔ راوی کہتا ہے جب متوکل کے ذکر کی نوبت آئی کچھہ تھوڑا سا اونکا بیان کیا تھا کہ قاہر نے کہا تیرے بیان سے مجھکو ایسا معلوم ہوا کہ خلفائے گذشتہ کو مین اپنی آنکھہ سے دیکھہ رہا ہون اور بہت عمدہ پوشاک اور انعام صلہ مین عطا کر کے فرمایا اب تیرا جی چاہے تو اپنے گھر کو جا مین رخصت ہو کے جونہی اوٹھا اور چلا دیکھا کہ وہ تلوار لیئے ہوے میرے پیچھے پیچھے چلے آتے ہین جان خشک ہو گئی اور مین سمجھا کہ اب اسنے مجھے قتل کیا جب چند قدم چلکے وہ محلسرا مین داخل ہوئے تب جا مین جان آئی گھر مین پہنچکے دوگانہ شکرانہ ادا کیا کہ آج اس ظالم سفاک کے ہاتھہ سے اللہ نے بچایا راوی کہتا ہے اوسی تھوڑے دنونکے بعد وہ خلافت سے معزول اور اندھے کئے گئے راضی باللہ کے عہد مین یہلے اونپر بہت کچھہ سختیان ہوئین پھر راضی باللہ نے قاہر کو اپنی مصاحبت مین رکھا اور بہت کچھہ انعام اور اکرام سے اونکو مسرور کیا وہان اونسے ایسی ایک

حرکت حاسدانہ ہوئی جسے وہ راضی باللہ کی آنکھہ سی گر گئے اونکو اپنی مصاحبت سے برطرف کیا اور
ظاہر جو کچھہ اونکی مصاحبت مین اونکو حاصل ہوا تھا وہ سب ضبط ہوگیا اور آل اونکا یہ ہوا کہ اوسکی
بعد مدت تک زندہ رہے اور گلیون مین بھیکھہ مانگتے پھرتے تھی شرح اونکی اوس حرکت کی راضی باللہ
کی خلافت کی ذکر مین ہوگی۔ بیسوین خلیفہ بنی عباس کے ابو العباس محمد الراضی
باللہ تھی بن مقتدر باللہ اٹھارھوین خلیفہ بن معتضد باللہ سولھوین خلیفہ
بن طلحہ موفق بن متوکل علی اللہ دسوین خلیفہ بن معتصم باللہ آٹھوین خلیفہ
بن ہارون رشید پانچوین خلیفہ۔ سبائک الذہب مین مروی ہے کہ جبدن قاہر
باللہ کو لوگون نی خلافت سی خلع کیا اوسیدن راضی باللہ کے ہاتھہ پر بیعت کی اور ۳۲۲ ہجری مین
سب ممالک پر اونکی حکومت جمی اور اونھون نی اپنے دونو بیٹے ابو الفضل اور ابو جعفر کو سارے ممالک کی
حکومت پر مسلط کیا ایک کو ممالک مشرقیہ پر اور دوسریکو ممالک مغربیہ پر پھر ۳۲۵ مین ساری خلافت
مختل ہوگئی خلیفہ کے اختیار مین سوا بغداد کے اور اوسکے سوا اوکے کچھہ باقی نہ رہا بیرونی ممالک کے
یا اعدا مسلط ہوے یا عمال اور حکام نی محاصل مملکت بھیجنا موقوف کیا اور خود سر حاکم بن بیٹھے الغرض سارے
ممالک خلافت مین کیفیت طوائف الملوکی کی پیدا ہوئی۔ مگر یہ راقم پر تواریخ سی جو زیر نظر ہین
نہ ثابت ہوا کہ راضی باللہ نی جو اپنے دونو بیٹونکو حکومت پر مامور کیا تھا وہ دونو حکومتونسے بیدخل
ہوگئے یا اون دونو نی بھی خلیفہ سے بغاوت اختیار کی۔ بالجملہ ۳۲۹ ہجری مین راضی باللہ نی موت
طبیعی سی قضا کی۔ اور مسامرہ مین لکھا ہی ماں راضی باللہ کی رومیہ تھی ظلوم نام اونکی مہر کا کندہ
تھا مَنّ بالرضا وزیر اونکی ابو علی محمد بن علی بن مقلہ تھی اور بھی بعضی لوگ تھی حاجب اونکا
اپنا غلام ذکی رومی تھا اونکو توال کا نام لولو تھا تینتیس برس دس مہینے نودن کی عمر مین اونھون نے

قضا کی اور بغداد مین دفن ہوے چھٹھی جمادی الاول سنہ ۳۲۲ مین بدھ کے دن اونکی بیعت ہوئی تھی اور سولھوین ربیع الاول سنہ ۳۲۹ ہجری شب شنبہ کو اونھون نے قضا کی قاضی اونکے عزیز محمد بن یوسف اور محمد کے باپ یوسف بن عمر تھے اور انھین خلیفہ راضی باللہ کے عہد مین مجاہد نے شعبان سنہ ۳۲۴ مین قضا کی - راقم کہتا ہے مراۃ الجنان مین لکھا ہے سنہ ۳۲۴ مین مفتی عراق ابوبکر احمد بن موسی بن عباس بن مجاہد نے قضا کی وہ قرآن کے بڑے بصیر تھے اور اونکی علل اور رجال عدیم النظیر تھے تو غالباً یہ وہی ہین جنکو سامرہ مین مجاہد لکھا ہے پردادا کے نام پر اونکا نام بھی مجاہد ہوگا جو مراۃ الجنان مین مذکور نہین ہے - اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے جب قاہر باللہ خلافت سے معزول اور اندہے ہوگئے تب چند امرا ارباب حل وعقد راضی باللہ کے پاس گئے جو محبس مین مقید تھے اور آداب خلافت بجالا اونھون نے ابن مقلہ کو جو قاہر کے عہد مین مخفی ہوگئے تھے بلا کے وزیر مقرر کیا اونھون نے بعد اجلاس کے مسند وزارت پر اپنے دشمنونکے ساتھہ نکوئی اور احسان کرنا شروع کیا اور یہ کلمہ ہمیشہ اونکی زبان پر تھا کہ مینے اپنے ایام پوشیدگی مین عہد کیا تھا کہ درصورت اعادہ اقتدار کے کسیکو اذیت ندونگا اور وہ جب وزارت پر خوب تمکن ہو چکے تب ایک کسی امیر کو خلاف رای خلیفہ کے خط لکھکے بغداد مین طلب کیا غمازون نے یہ خبر خلیفہ کو پھنچائی جب خلیفہ نے اونسے پوچھا تو اونھون نے خط لکھنے سے انکار کیا جب غمازون نے اونکا خط خلیفہ کے پاس پیش کردیا تب خلیفہ نے اونکے ہاتھہ کٹوا ڈالے لکھتے ہین اونکے ہاتھونکے کاٹنے کے وقت اونھون نے بہت غل اور شور مچایا کہ جن ہاتھون نے بہت سی قرآن شریف لکھے ہین وہ ہاتھہ مت کاٹو مگر کچھہ نتیجہ اونکے اوس شور اور غل کا نہوا اور وہ ہاتھہ کاٹ ڈالے گئے -

راقم کہتا ہے کیا عجب ہے کہ وقت کتابت قرآن شریف کے کوئی ایسی بے ادبی اونسے

صادر ہوئی جس جرم خفیہ کی وہ سزا ہی غیبی ہوئی ہو۔ پھر اوسی روضۃ الصفا میں لکھا ہی عجیب اتفاق ہے
کہ ابن مقلہ تین مرتبہ وزیر مقرر ہوے اور تین خلیفہ کی وزارت کی اور تین سفر [illegible] کئے اور مرنیکے
بعد تین مرتبہ وہ دفن ہوے اور تین آدمی اونکی نوکرونمین سے جابجا مشہور ہوئے۔

راقم کہتا ہی تین مرتبہ دفن ہونے سے ظاہر یہ ہوا کہ لاش اونکی ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ منتقل کی گئی۔ اور انہیں راضی باللہ کے عہد میں ایک شیخ نے نواحی جفانیان میں دعوی نبوت
کا کیا بہت سی شعبدے لوگونکو دکھاتا تھا گویا اونکو معجزہ قرار دیا تھا غفیر یا دستان خلق بہت سی اوسکی
مطیع ہوگئی اور جو اوسکی طرف نہ جھکا اور اوسکا ہاتھ چوما اوسکو اوسنے قتل کیا ایک جماعت نامحدود
اوسکی ہاتھ سے قتل ہوی آخرش جفانیان کے حاکم نے اوسکو اور اوسکی بہت سی تابعین کو پکڑکی
قتل کیا معلوم ہوتا ہی وہ اپنے غیر معتقد ونکو سحر اور شعبدے سے قتل کرتا تھا۔ لکھتے ہیں یہ خبر بروایت
صحت کو پہنچی ہے کہ راضی باللہ بڑے ادیب فاضل اور عالم اور شاعر تھے اور نہایت خوش تقریر اور بہت
حسین تھے اہل دانش اور ارباب فضل کے ساتھہ وہ بہت صحبت رکھتے تھے اونکا بہت اعزاز اور
احترام کرتے تھے فن تاریخ اور علم انشا میں خود اونکو بہت مہارت تھی بذل اور سخاوت اور جود اونکا
ایسا تھا بیمثل اور بعدیل تھے اپنے جلسا پر بالخصوص علما اور فضلا پر وافر العطا اور کثیر الاحسان تھے۔
ایکدن بعضی تنگ حوصلہ نی اونکو نصیحۃ کہا کہ آپکا جود اور سخا منجر باسراف ہوا ہی راضی باللہ نی جواب دیا
کہ سخاوت میں مجھکو تقلید امیر سفاح کی ہے کہ کوئی گدا بھی اونکی مجلس سے بدون خلعت اور انعام
کے نہیں نکلتا تھا ہمارے ندما تو ہمارے بھائی ہین کہ اونکی صحبت اور لطافت اور ظرافت سی ہمکو مسرت
ہوتی ہی ہم بھی اونکی دلونکو بخشش اور انعام سے خوش کرتے ہین۔

راقم کہتا ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ راضی باللہ لہو اور لعب اور گانے بجانے کی

صحبت سے محترز تھے ہمیشہ علما اور ارباب دانش اور اہل کمال کی صحبت اونکو رہتی تھی نقل کرتے ہین کہ
اونکی کثرت انعامات اور عطایا کی شرم و حجاب سے بعضے اونکے ندما اونکی مجالس مین دو طلبیت کم جاتی تھی اس
روایت سے ثابت ہے کہ اونکی ندما بہت بے طمع اور ارباب دانش تھے بعضے غمازون نے راضی باللہ کو خبر پہنچائی
کہ قاہر باللہ خلیفہ معزول اور مکحول نے بعضے امرا سے دولتمند فلان فلان کو جو قتل کیا اونکی ساری دولت
ضبط کرکے اور چھپا کے کہین ذخیرہ کر رکھی ہے اس سبب سے پہلے اونپر بہت شدت اور سختی کی گئی مگر
بعد اوسکے راضی باللہ پر ثابت ہو گیا کہ وہ خبر نری غمازی کی تھی اوسکی کچھہ اصل نتھی تب اوس بیچارے
اندھے خلیفہ معزول پر اونکو نہایت رحم آیا اسواسطے اونکو اپنی مصاحبت مین رکھا اور مثل اور مصاحبین
کے اونپر بھی دست جود و سخا کا جاری ہوا مگر طبیعت شرارت طویت قاہر باللہ کی راستی پر کب
رہنے والی تھی ایک حرکت حاسدانہ ایسی کی کہ راضی باللہ کی نظر سے گر گئے اور اونکو بھیکھہ مانگنے کی
نوبت پہنچی وہ حرکت یہ تھی کہ اونھین قاہر باللہ نے اپنے عہد خلافت مین ایک باغ بہت ہی عمدہ
بنوایا تھا اوسمین ایک عمارت پر تکلف ہر جنس کی زیب و زینت سے سجی ہوئی تھی اشجار اور اثمار
اور طیور اور ہر قسم کے گل و ریاحین اور فوارے اور انہار سے سارا باغ مملو تھا وہان قاہر باللہ
شراب پیا کرتے تھے راضی باللہ بھی اوسمین عیش و عشرت کرتے تھے ایکدن قاہر باللہ نے اونسے کہا
جب آپنے میرے اوپر ایسی عنایت اور مرحمت فرمائی اب اپنا راز دل آپ سے چھپانا نری احسان
فراموشی ہے اسواسطے مین آپکو مطلع کرتا ہون کہ اس باغمین کسی مقام پر مینے بہت بڑا خزانہ زر و
جواہرات کا دفن کیا ہے مگر خاص مقام اوسکا مین بھول گیا ہون راضی باللہ نے وہ سارا باغ
مع عمارت بنیا سوت تک کھدوا ڈالا کہین خزانے کا پتا نہ لگا تب راضی باللہ نے اونسے پوچھا کہ اس
جھوٹھہ بولنے سے کیا فائدہ تمکو ہوا اونھون نے جواب دیا حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے ہرگز گوارا نہوا کہ مین تو اندھا

رہون اور تمہاری آنکھین اوسمین مرے اوڑائین اب میرا مطلب حاصل ہوگیا آپ جو چاہئے مجھکو سزا دیجئے راضی باللہ کی طبیعت اگر ویسی ہی ہوتی جیسی ظاہر کی تھی لامحالہ اونکو قتل کرتے وہ تو نہ کیا مگر اپنی صحبت سے اونکو نکال دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیچیارا زندگی بہ مدت تک جیتے رہے اور بغداد کی گلیوں مین بھیکھ مانگتے پھرتے تھے۔ الغرض سنہ ۳۲۹ مین راضی باللہ نے مرض استسقا سے قضا کی چھہ برس دس دن اونھون نے خلافت کی اور کچھہ اوپر بتیس برس کی اونکی عمر ہوئی روضتہ الصفا کی اور مسامرہ کی اور مراۃ الجنان کی روایات مین راضی باللہ کے وزیر کا نام کچھہ اختلاف سے ہے روضتہ الصفا مین علی ابن مقلہ لکھا ہے اور مسامرہ مین ابو علی محمد بن علی بن مقلہ ہے اور مراۃ الجنان مین ابو علی محمد بن علی بن حسن بن مقلہ ہے اور ایک مقام پر مراۃ الجنان مین مثل روایت روضتہ الصفا کی علی بن مقلہ لکھا ہے۔ اب ہم مراۃ الجنان کی روایت نقل کرتے ہین سنہ ۳۲۴ ہجری مین علی بن مقلہ وزیر گرفتار ہوے اور اونکا گھر جلا دیا گیا اور وہ مارے گئے اور دس لاکھہ دینار کا خط اونسے لکھوا لیا گیا اور اونپر مارنے سے اور لٹکانے سے اور سوا اوسکی بڑی بڑی شدتین ہوئین اور بڑے بڑے امرا ہم اس سال مین مخالفت اہل دولت کی یعنی امرا کی پیش آئے کہ وہ لوگ خلیفہ سے وزارت اور دفاتر اوسکی طلب کرتے تھے الغرض امر خلافت بہت ضعیف ہوگیا اور راضی باللہ برائے نام خلیفہ رہے

راقم کہتا ہے ظاہرا امرا نے بغاوت کرکے بن مقلہ وزیر پر شدتین کین اور امر خلافت کو ضعیف کر دیا۔ پھر اوسی مراۃ الجنان یافعی نے بن مقلہ کے ذکر مین اوس خبر مجمل مذکورہ بالا کی زیادہ شرح کی ہے لکھا ہے سنہ ۳۲۸ ہجری مین وزیر ابو علی محمد بن علی بن حسن بن مقلہ کاتب مشہور نے قضا کی اونکی ابتدا یہ تھی کہ بعض اعمال مملکت فارس پر اوسکی تحصیل خراج کیواسطے مامور ہوے پھر لوگًا فیوگًا اونکے حالات مین انقلاب ہوتا رہا یہانتک کہ مقتدر باللہ خلیفہ نے اونکو وزیر مقرر کیا اور خلعت عطا کیا دو

دو مہینے وہ وزیر رہے اوسکے بعد اونسے بہت کچھ زر مصادرہ لیکے ممالک فارس کیطرف اونکو نکالدیا
بعد اوسکے قاہر باللہ خلیفہ نے اونکو مملکت فارس سے طلب کرکے اپنا وزیر مقرر کیا اور اونکی ایام غیبت
مین اونکیطرف سے منصب وزارت پر ایک نائب مامور کیا اور وہ سنہ ۳۲۰ کی عید الاضحیہ کے دن
مملکت فارس سے آئے اور منصب وزارت پر قایم ہوئے اور برابر اونکے وزیر رہے یہانتک کہ اونپر
تہمت ہوئی کہ لوگون نے قاہر باللہ کے قتل کا ارادہ کیا اور اوسمین اونکے وزیر کی بھی شرکت ہے
جب اس تہمت کی ابن مقلہ کو خبر پہنچی خدا جانے وہ تہمت تھی یا اوسکی کچھ اصل بھی تھی
تب ابن مقلہ دفتر وزارت چھوڑکر چھپ رہے جب راضی باللہ خلیفہ ہوئے انھون نے پھر ابن مقلہ کو
بلاکے وزیر مقرر کیا اور مظفر بن یاقوت ایک امیر کو راضی باللہ کے امور مین بڑا اختیار اور اقتدار تھا
اور اونکے اور ابن مقلہ کے درمیان صفائی نہ تھی بلکہ باہم معادات تھی ایکدن ابن یاقوت نے
سارے خدام اور غلامونکو اسپر آمادہ کیا کہ جب ابن مقلہ قصر خلافت مین آوین اونکو قید کر لو خلیفہ کو
مین سمجھا لونگا وہ میری تجویز کے کبھی خلاف نکرینگے اس نظر سے جب ابن مقلہ قصر خلافت کی
ڈیوڑھی پر پہنچے سب غلامون نے ہجوم کیا اور ابن یاقوت بھی اونکے ہمراہ تھے اور ابن مقلہ کو پکڑکے
قید کردیا بعد اوسکے ابن یاقوت نے راضی باللہ سے جاکے بہت سے قصورات ابن مقلہ کے نقل کئے اور کہا
اس سبب سے ہمنے اونکو قید کرلیا ہے راضی باللہ نے کہا بہت مناسب کیا اور عبد الرحمن بن عیسی
بن داود الجراح پر سب ندمای راضی باللہ کے آرا قرار پائے خلیفہ سے کہہ سنکے اونکو وزیر مقرر کروایا
اور ابن مقلہ اونکے سپرد ہوئے تاکہ دفتر وزارت کے مواخذات اونسے کرین وزیر جدید نے ابن مقلہ پر
بہت سی سختی اور عذاب کا ہتھیں چھوڑا جو عمل مین نہ لائے ہون باندھا اور لٹکایا اور لاٹھیوں سے
مارا یہانتک کہ اونسے دس لاکھ دینار کا خط حوالہ لکھوالیا پھر اونکو اونکے اپنے گھر مین نظر بند کیا

اس سانحہ کے بعد ابن رائق ایک امیر تھا اوسنے لیاقت پر کمر باندھی گو راضی باللہ نے بہت مدارات اور استمالت اونکی ساتھہ کی مخاطب بہ امیر الامرا کرکے کل تدابیر ممالک خلافت کی اونکو سپرد کی اور حکم کیا ممبر و نپر خطبوں مین اونکا نام داخل کیا جاے الغرض خلافت مین اونکو بہت بڑا اقتدار حاصل ہوا اونھون نے سارے املاک ابن مقلہ کے اور اونکے بیٹے ابی الحسن کے ضبط کرلئے اب ابن مقلہ نے مخفی سلسلہ جنبانی شروع کی اور راضی باللہ خلیفہ سے درخواست کی کہ اگر پھر وہ منصب وزارت پہ مامور ہون تو تیس لاکھہ دینار خزانہ خلافت مین داخل کرینگے راضی باللہ نے قبول کیا جب بالا بالا سب امور خلیفہ سے طے ہوگئے جسکے متوسط ابن ہارون منجم ایک مصاحب خلیفہ کے تھے تب ایکدن رمضان مین ایک رات باقی تھی ابن مقلہ اپنے گھر سے بہ ارادہ قصر خلافت کی سوار ہوا اسواسطے کہ اوسدن قمر تحت الشعاع تھا اور وزارت کی امور کے واسطے وہ ساعت محمود قرار دیگئی تھی لیکن اونکیواسطے نامحمود ہوئی یعنی جب وہ قصر خلافت کی ڈیوڑھی پہ پہنچے لوگون نے اونکو خلیفہ تلک جانے نہ دیا پھر مقید کئے گئے اور ابن رائق نے خلیفہ سے کہہ سنکے ابن مقلہ کی داہنے ہاتھہ کی کاٹنے کا حکم لے لیا اور کٹوا ڈالا اگرچہ بعد اوسکی راضی باللہ ابن مقلہ کے قطع ید کا حکم دیکے بہت نادم ہوا اور اطبا کو اونکی معالجے کا حکم دیا بعد صحت کی راضی باللہ نے پھر ابن مقلہ کو وزیر مقرر کیا اور کہا قطع ید مانع وزارت کی کامونکی نہین ہے لکھتی ہین پھر چندے اونھون نے وزارت کا کام انجام کیا اوسحالتمین وہ قلم بازو پر باندھکی لکھا کرتے تھے پھر ابن رائق کی سعی سے ابن مقلہ کی زبان کاٹ ڈالنی کا حکم ہوا اور پھر مقید ہوگئے ابکی مرتبہ قید مین یہ نوبت پہنچی کہ کنوے سے پانی خود بھرتے تھے ایک ہاتھہ سے مشکل سے پانی بھرا جاتا تھا اسی حالتمین اونھون نے قضا کی فاعتبروا یا اولی الابصار علی مصائب ہذہ الدنیا الدنی المکار و انقلاب الاحوال بالمذلۃ والمسکنۃ بعد الامارۃ والوزارۃ بمشیۃ اللہ الواحد القہار پھر یافعی نے مرآۃ الجنان مین لکھا ہے

کہ سنہ ۳۲۹ ہجری مین راضی باللہ ابو اسحاق محمد اور بعضون نے کہا احمد بن مقتدر باللہ نے قضا کی اونکی
مان رومیہ لونڈی تھی اور وہ آخر خلیفہ خاندان عباسی کے تھے جو شاعر تھے اور آخر خلیفہ تھے جنہون نے
تدابیر ترتیب اور تہذیب فوج کی بذات خود کین اور آخر خلیفہ تھے جو ندما اور مصاحبین کے ساتھہ
مجالست کرتے تھے اور آخر خلیفہ تھے جنہون نے جمعے کے دن خطبہ پڑھا ہے بہ استثنا حاکم باللہ کے کہ اونھون
نے بھی دو مرتبہ جمعے کے دن خطبہ پڑھا ہے لیکن اپنی عورت کے مقہور رہتے تھے اور وہ بڑے فیاض اور کریم تھے
علما اور ادبا کو بہت دوست رکھتے تھے اور بغوی سے اونھون نے حدیث سماعت کی تھی اکتیس
برس کی عمر مین اونھون نے قضا کی - اکیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو اسحاق
ابراہیم المتقی للہ راضی باللہ کے بھائی یعنی مقتدر باللہ اٹھارھوین
خلیفہ کے بیٹے تھے - بروایت سبائک الذہب بعد راضی باللہ اونکی بھائی کی قضا کرنیکے
لوگون نے اونکی ہاتھہ پر بیعت کی جب اونکی عمر چونتیس برس کی تھی اونکی مان لونڈی تھی حلوب نام
اور بعضے کہتے ہین زہرہ اوسکا نام تھا اونھون نے خلافت کے امور مین کچھہ تغیر اور تبدل نہین کی یہان
تک کہ جو اونکی اپنی لونڈی متصرفہ تھی اوسکا بھی کچھہ رتبہ نہین بڑھایا وہ بہت کثرت سے روزے
رکھتے تھے اور ہمیشہ عبادت مین مشغول رہتے تھے اور کہتے تھے سوائے قرآن شریف کے مین کسیکو مصاحب
نہین بناتا الغرض وہ صرف نام کے خلیفہ تھے اور انتظام خلافت کا ابی عبد اللہ احمد بن علی کوفی
جو اونکا منشی تھا اوسیکی ہاتھہ مین تھا اونکی عہد مین دشمنون نے ہر طرف غلبہ کیا اور ہمیشہ خلافت کے
امور مختل رہے یہانتک کہ سنہ ۳۳۳ مین توزون نے اونکو پکڑ کے آنکھون مین گرم سلائی پھروا دی
اور خلافت سے معزول کرکے مستکفی کے ہاتھہ پر بیعت کی - اور مسامرہ مین لکھا ہے متقی للہ کی مان
رومیہ تھی حلوب نام اونکی بھائی راضی باللہ کے قضا کرنیسے سات دن کے بعد اونکی ہاتھہ پر بیعت ہوئی

اونکی مہر مین تھا کفی باللہ معینا وزیر اونکی محمد بن احمد بن میمون تھی اور تمام اونکی امر پر سعید بن شکلی تھے ظاہراً قائم بہ امر سے مراد یہ ہی کہ خلیفہ کے احکام ہر ایک کو وہ پہنچاتے تھے وہ نیا عہدہ انھین خلیفہ کے عہد مین صرف مسامرہ مین لکھا ہی یا او سے مراد یہ ہی کہ خلافت کا کام خلیفہ کے بدلے وہی کرتے تھی اور حاجب اونکی سلامہ اخوبنج تھی بود دن ترکی نی اونکو پکڑ کے سلائی آنکھوں مین پھیر دی کہ وہ اندھے ہوگئی اور خلافت سی اونکو چونتیس برس کی عمر مین معزول کیا گیارہ دن یا دو دن باختلاف روایت اونھون نی خلافت کی دس دن ربیع الاول ۳۲۹ سنہ مین باقی تھی چہار شنبہ کے روز اونکی بیعت ہوئی تھی اور دس دن صفر ۳۳۳ سنہ مین باقی تھی سنیچر کے دن وہ خلافت سی معزول ہوئے اور شعبان ۳۵۷ سنہ مین ساٹھ برس کی عمر مین مطیع للہ کی خلافت مین اونھون نے قضا کی اونکی قاضی یوسف بن عمر وغیرہ تھی - اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ جب راضی باللہ نی قضا کی اوسوقت تحکم نام اونکی امیر الامرا نی واسطے سے اپنے منشی کو بغداد مین بھیجا کہ ارباب حل وعقد کیلیکو عباسیون مین سی خلیفہ مقرر کرین چونکہ مسامرہ کی روایت سی لکھا گیا ہی کہ راضی باللہ بغداد مین دفن ہوئے تو بغداد ہی مین ظاہراً اونھون نے قضا کی اور تحکم امیر الامرا جسکو راضی باللہ نی مختار کل امور خلافت مین کیا تھا اور پیشتر اونکو ابن رایق لکھا ہی اونھون نی واسط سی گویا اجازت لکھہ بھیجی کہ بغداد مین سب بنی ہاشم اور آل عباس اور علما اور قضات اور اعیان اور اشراف جمع ہوکے عباسیون سی کسی شخص لایق کو خلیفہ مقرر کرین چنانچہ حسب حکم اور اجازت امیر الامرا کی سب لوگ جمع ہوئے اور باہم مشورہ سے یہ قرار پایا کہ ابراہیم راضی باللہ کے بھائی مقتدر باللہ اٹھارھوین خلیفہ کی بیٹے کو خلیفہ کرین جب لوگ اونکی پاس بیعت کرنیکو گئے چونکہ اوسوقت تک قاہر باللہ خلیفہ معزول نابینا زندہ تھی اور اونھون نے اپنا خلع خلافت سی قبول نہین کیا تھا اسواسطی ابراہیم نے کہا کہ جب تلک قاہر باللہ کی رضامندی نہین ہوگی یعنی وہ اونکو اپنی عقد بیعت سی بری

نہ کرینگی تب تلک وہ خلافت نہین قبول کرینگے جب قاہر باللہ کو یہ خبر پہنچی اونھون نے متقی کے حق مین
دعای خیر کی اور اونکے پاس یہ پیغام کہلا بھیجا کہ تمھارے بھائی [illegible] نے مجھپر بہت ظلم کیا
مگر اب مینے تمھاری خاطر سے اونکو بھی بخشا اور اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور تمکو اور سبکو اپنے عقد بیعت سے
بری کیا تب ابراہیم نے خلافت قبول کی اور اپنے تئین متقی للہ ملقب کیا اوس حکم امیر الامرا نے پہلے لوگ
بغداد مین بھیجکے اچھے اچھے گھوڑے اور عمدہ اونٹ اور سب اموال اور جواہرات کہ انکا جو خاص خلیفہ
کا مال تھا وہ سب ضبط کر لیا اس بے ادبی کے تھوڑے دنون کے بعد وہ مقتول ہوا اوسکی مرنیکے بعد منصب
امیر الامرای اور سپہ سرداری افواج کی ابو عبد اللہ پر قرار پائی اوسکو جب ناصر الدولہ ابن حمدان نے
قتل کیا تب توران ترک امیر الامرا ہوا اس ترک کا نام سبایک الذہب مین توزون یا توزون
پڑھا جاتا ہی اور سامرہ مین بودون لکھا ہی اور روضۃ الصفا مین توران ہی الغیب عند اللہ صحیح
کون لفظ ہی یہ ہمپر نہ کھلا ۔ بالجملہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس امیر الامرا سے اور خلیفہ سے منازعت واقع
ہوئی اوسنے بغاوت پر کمر باندھی خلیفہ مدافعت پر آمادہ ہوے باہم بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی
جسمین خلیفہ کو شکست ہوئی وہ بھاگ کر رقہ مین پہنچے وہان سے اخشید نام حاکم مصر سے استمداد
کی اوسنے درخواست کی کہ آپ مصر مین تشریف لائے اونھون نے اخشید کو وہین رقہ مین
طلب کیا وہ بہت کچھ تحائف اونکی نذر کیواسطے لیکر آیا اور بہت اصرار کیا کہ آپ مصر مین تشریف
لیچلیے وہانسے باطمینان مدافعت اعدا کی کیجائیگی اور سب اونکے ہمراہیونکا اور خیر طلبونکا بھی یہی
مشورہ تھا مگر اونھون نے اپنی خودرای اور خود پسندی سے اوسی توران کے ساتھہ مراسلات
شروع کئے اوس منافق نے بحلف عہد کیا کہ امیر المومنین بغداد مین معاودت فرماوین مین تابعدار
رہونگا اور زنہار بغاوت اور نافرمانی نکرونگا متقی نے اوس منافق کے عہد پر اعتماد کر کے بغداد مین

معاودت

معاودت کی اوسنے عذر کیا اور اوسکو اندھا کرکے خلافت سی معزول کیا اور مستکفی کو ہاتھہ پر بیعت کی

بائیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو القاسم عبد اللہ المستکفی باللہ بیٹی ابو محمد علی المکتفی باللہ ستر ہوین خلیفہ کے تھے ۔ سیاک الذہب مین مروی ہے مان اونکی ام ولد املح الناس نام تھی صفر سنہ ۳۳۳ ہجری مین بعد خلع متقی باللہ کے لوگون نی اونکی ہاتھہ پر بیعت کی جب اونکی اکتالیس برسکی عمر تھی اور توزون امیر الامرا اونکی عہد خلافت مین مر گیا اور احمد بن بویہ دیلمی جو عراق پر مسلط ہوگیا تھا بغداد مین داخل ہوا اور خلیفہ کے روبرو جاکے کھڑا ہوا خلیفہ نی اوسکی بہت استمالت کی اور خطاب معز الدولہ اور اوسکی ساتھہ مکلف خلعت عطا کیا جب اوسکا خوب تسلط سارے ممالک خلافت پر ہوگیا تب اوسنے خلیفہ کیواسطی پانچ ہزار درہم روز مقرر کردیا اور حکومت خلافت اپنے قابو مین رکھی اوسنے خلیفہ کو بے تعلق کیا اور اپنا وظیفہ خوار بنا دیا اور بعد چند مدت کی اوسنے خلیفہ کو اندھا کرکے خلافت سی معزول کیا اور فضل نام مقتدر باللہ کی بیٹی کو خلیفہ مقرر کیا اور مسامرہ مین منقول ہی مان مستکفی باللہ کی رومیہ تھی غصن نام وزیر اونکی ابو الفرج محمد بن علی السامری تھی حاجب اونکی احمد بن خاقان تھی مہر مین اونکی لکھا تھا عبد اللہ بن المکتفی اونکو چھیالیس برسکی عمر مین ظالمون نی اندھا کرکے خلافت سی معزول کیا ایک برس چار مہینی چار دن وہ خلیفہ رہی دس دن صفر سنہ ۳۳۴ ہجری مین باقی تھی جب اونکی بیعت ہوئی تھی اور ربیع الثانی سنہ ۳۳۳ مین اونھون نی قضا کی ۔ اور روضۃ الصفا مین مذکور ہی کہ جب ابو الوفا توزان بیوفا نی متقی للہ کو اندھا کیا اور مستکفی باللہ کی ہاتھہ پر بیعت کی بعضی بنی ہاشم جو لشکر گاہ مین حاضر تھے بہ تہمت امیر الامرا کی اونھون نی بھی بیعت کی تب وہ خلیفہ ہوگئے لوگ اونکو امام الحق کہتی تھی تھوڑے دنون کی بعد امیر الامرا مرگیا کفران نعمت اور شامت نقض عہد نی اوسکو جلد آخر کردیا ۔ اوسکو مرنی کی بعد

مستکفی نے باتفاق اراکین ملک امرا اور اشراف کے ایک شخص کو جسکا لقب ابن شیرزاد تھا منصب
امیر الامرائی کا عطا کیا اوسنے خلافت کے کام مین دخل دینا اور رعیت اوپر ظلم و ستم شروع کیا اہل حرفہ
کو نہایت تنگ کیا [illegible] بغداد سے بصرہ کو چلے گئے اور [illegible]
عراق پر مسلط ہوگیا تھا اوسکی فوج مین ایک شخص تھا جسنے بغداد مین کچھ اعتبار پیدا کیا تھا
اور واسط کا عامل ہوگیا تھا اوسنے یعنی احمد بن بویہ کو ترغیب دی [illegible] کہ بغداد کی
تسخیر کا ارادہ کرے وہ یہ خط پاکر اہواز سے واسط مین آیا چونکہ افواج خلافت کا مقرری [illegible] تھا
ہوتا تھی کہ کل افواج اوسی شخص کے ذریعہ سے جو واسط کا عامل تھا احمد بن بویہ کی قابو مین ہوگئی
اوسنے خوب وہان اپنا اطمینان کر لیا اب بغداد مین یہ خبر پہنچی یہان بدعملی ہوگئی ابن شیرزاد
بھاگ گیا خلیفہ مستکفی باللہ بھی شہر چھوڑ کے کہین نکل گئے ترک لوگ جتنے وہان تھے سب متفرق
ہوگئے احمد بن بویہ دیلمی بغداد مین داخل ہوا اور بغیر جنگ کے اوسپر مسلط ہوگیا اوسکے تسلط کے بعد بغداد
مین خلیفہ نے معاودت کی احمد بن بویہ دیلمی جب ملازمت کیواسطے حاضر ہوا خلیفہ نے اپنی بہت
مسرت خاطر اوسکی آنے سے ظاہر کی اور کہا تم سے مجھکو نہایت خوف تھا الحمد للہ کہ تمہارے
آنے سے میرا خوف دفع ہوگیا اوسنے بیعت کی معز الدولہ اوسکو خطاب دیا اور علی اور حسن دو بھائی
احمد کی تھی انپر بھی بہت مرحمت فرمائی علی کو عماد الدولہ اور حسن کو رکن الدولہ خطاب دیا اور حکم کیا
کہ اونکی خطاب سکو نمین منقوش ہون -

راقم کہتا ہی ظاہرا صرف معز الدولہ کا نام سکو نمین کندہ ہوا ہوگا اگرچہ روضۃ الصفا
کی عبارت مقتضی اسکی ہے کہ تینون بھائیونکا نام سکو نمین مضروب ہوا تھا اور یافعی نے مرآۃ الجنان
مین بھی تینون بھائیونکا نام سکے مین مضروب ہونیکا لکھا ہی - بالجملہ معز الدولہ نے پانچ ہزار دینار روپیہ خلیفہ

مصارف کیواسطی مقرر کر دیا اور کل محصولات ممالک کی معزالدولہ کی نوابکے اختیار اور ضبط مین آئی
اور حکومت خلافت سی بھی خلیفہ کو کچھہ علاقہ باقی نہ رہا۔ تب ایک الذہب کی روایت سی جو ادپر مذکور
ہوچکی ہے اوس اخیر روایت روضۃ الصفا سی یہ فرق ہے کہ اول روایت مین پانچہزار درہم
خلیفہ کے مصارف کیواسطی یومیہ مقرر ہوا جو اوس زمانے کا روپیہ تہا اور دوسری روایت مین
پانچہزار دینار یومیہ مقرر ہوا جو اوس زمانے کی اشرفی تھی غالباً دوسری روایت صحیح ہی اسواسطے
کہ دار الخلافت کی مصارف بہت بڑھے ہوے تھی دفعۃً اتنی تقلیل نہوئی ہوگی جیسی اول روایت
مین ہی بعد چند عرصے کی معزالدولہ کو خلیفہ کیطرف سی کچھہ اشتباہ ہوا کہ اوسکی ساتھہ کچھہ غدر منظور ہے
اس سببسے مستکفی باللہ کو اندھا کر کے خلافت سی معزول کیا۔ پھر روضۃ الصفا مین لکھا ہی
کہ سبب وحشت اور مباغضت کا مابین مستکفی باللہ خلیفہ اور معزالدولہ دیلمی کے باختلاف روایت
مختلف ہے۔ مسعودی کی یہ روایت ہی کہ مستکفی باللہ کی عہد مین بنی حمدان ممالک شرقیہ بغداد مین
مسلط تھی اور معزالدولہ جنکی قابو اور اختیار مین خلیفہ تھی وہ ممالک غربیہ مین تھی اور دونو مین سخت
معرکے لڑائیون کی ہو رہے تھی معزالدولہ کو غمازون نی خبر پہنچائی کہ خلیفہ بنی حمدان کیطرف مائل
ہین اور اونکی اسرار سی وہ خوب واقف ہین۔ اور حافظ آبرو نی اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ قہرمانہ
ایک عورت مستکفی باللہ کے محل مین بہت بڑی با اعتبار اور با اختیار خلیفہ کی اوسنی تھی اوسنے
کسی اپنی تقریب کے سبب سے ایک بہت بڑا جشن کیا تھا جسمین سارے امراے دیلمی اور امراے ترک
کو اوسنے مدعو کیا تھا معزالدولہ کو غمازون نی خبر پہنچائی کہ اوس مجمع عظیم مین یہ قرار پایا ہی کہ اونکو
قتل کرین یا قید کرلین دیالمہ کی سردارونمین سی ایک شخص تھا جسکو اوس مفسدہ منظورہ کی خبر پہنچی
وہ ساری جماعت مطلوبہ دعوت بہت پیشتر دار الخلافت مین داخل ہوا اور خلیفہ کی روبرو جا کی کھڑا ہوا

خلیفہ کو گمان ہوا کہ وہ دست بوسی ہونیکو پاس چلا آتا ہے جب وہ تخت کے قریب پہنچا خلیفہ نے اپنا ہاتھہ دراز کیا اس خیال پر کہ وہ بوسہ لیگا اوسنے کمال بے ادبی سے خلیفہ کا ہاتھہ پکڑ کے تخت پر سے نیچے کھینچ لیا اور اپنی پگڑی یا خلیفہ کا عمامہ اوسکی گلے میں ڈالکے مضبوط باندھ لیا معزالدولہ بھی وہاں پہنچا اور یہ دیکھکر کہ خلیفہ قابو مین آگئے ہیں وہ تو اپنے گھر میں پلٹ آئے اور دارالخلافت مین ایک شور مچ گیا دیلمی وہان لوٹ شروع کردی اور خلیفہ کو پکڑ کے معزالدولہ کے گھر مین لے آئے یہان بیڑیان اونکے پانوئن ٹھونک دیں اور پہرا نہ کو پکڑ کے اوسکی زبان کاٹ ڈالی اور خلیفہ کے آنکھون مین گرم سلائیان پھرا کے اندھا کر دیا۔

راقم کہتا ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونکی خلیفہ کو لوگ معظم اور متبرک سمجھتے تھے کہ عظمت اور بزرگی اونکی قلوب مین غیبی بسبب نیابت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور یہ ہر شخص ہرگز یقین تھا کہ اونکی ساتھہ کسی نہج کی بے ادبی حقیقت مین اونکے منیب کی ساتھہ بے ادبی ہی جسپر وقوع قہرالہی کا ہوگا وہ خوف و خطر غیبی بسبب بغاوت اور خروج کے خلیفہ ثالث حضرت امیرالمومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ پر دلونسی نکل گیا اسواسطی کہ کوئی قہرالہی غیبی ایسا کہ بالتصریح جزا اور سزا اوس بے ادبی کی معلوم ہوجاوے خلیفہ مظلوم کی ساتھہ ہوئی تھی واقع نہیں ہوا پس وہ رعب اور ڈر غیبی دلونسی مٹ گیا حالانکہ اگر چشم بصیرت ہوتی تو معلوم ہوتا کہ اوس بے ادبی کے عوضمین وہ زور کا قہرالہی نازل ہوا جسکی کچھہ انتہا نہ تھی اس اپنی کتاب کی شروع مین ہمنے کچھہ اوس قہر کی تشریح کی ہے اگر وہ بے ادبی اوس خلیفہ مظلوم رضی اللہ عنہ کے ساتھہ نہوتی تو خلفاے اسلام کا رعب اور خوف غیبی ہمارا گمان یہ ہے کہ کبھی دلونسے نہ نکلتا تو عجب نہیں ہے کہ ہر خلیفہ اسلام کے ساتھہ بے ادبی کا گناہ اول خلیفہ

ثالثہ کے بغات کے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا بسطرح جیسے قتل انسان کا گناہ پہلا قابیل کو نامۂ اعمال مین ثبت
ہوتا ہے جسنے ہابیل کو قتل کیا تھا جو بہ نص کلام الٰہی ثابت ہے اگرچہ کوئی ہماری اس تقریر کو اقناعی یا وہمی
کہکر کہا کرے ہمکو تو اوسکا یقین ہے - اور یافعی نے مراۃ الجنان مین سنہ ۳۳۳ کی وقائع مین متقی کے نسبت وہی لکھی ہین
جو اوپر مذکور ہوے کہ توزون نے بدعہدی کرکے اور اونکو اندھا کرکے خلافت سے معزول کیا اور مستکفی باللہ کے ہاتھ پر
بیعت کی اور تھوڑے دنونکے بعد وہ مرگیا بعد اوسکے سنہ ۳۳۴ ہجری کے وقائع نقل کیے ہین کہ اوس سال بغداد پر
بہت بڑی تباہی نازل ہوئی ایک شدت قحط اور گرانی سے اور پھر ظہور اونکا ہوا تسلط سے جو فساد اور فتنے اور
جور اور ظلم واقع ہوے اوسکی کچھ انتہا نہ تھی اونکی شرح دیر کی سے جو دیالمہ کے دخل سے ہوئے اوپر
مذکور ہو چکی ہے کچھ تھوڑی سی زیادتی کرتے ہین - یعنی جب دیالمہ کا خلیفہ پر تسلط ہو گیا تب
بعض شیعہ لوگون نے کچھ فساد کا ارادہ کیا تھا اوسپر خلیفہ نے سزا دیدی چونکہ معز الدولہ بھی شیعہ تھا اوسکو
یہ امر ناگوار ہوا اسواسطے اوسی سال کی جمادی الثانی مین امراء دیالمہ کے مع معز الدولہ خلیفہ کے پاس حاضر ہوے
دو نے اونمین خلیفہ سے اپنی تنخواہ طلب کی اور خلیفہ پاس جا کر کھڑے ہوے اونھون نے اپنا ہاتھ دراز کیا اس
گمان پر کہ دستبوسی کو آئے ہین اون دونو نے خلیفہ کا ہاتھ پکڑ کے تخت پر سے کھینچ لیا اور بہت بے ادبی کی اس
سارے قصر خلافت مین شور اور غل مچگیا متسلطین نے سارے خلیفہ کے ملازمین اور خواص کو قید کر لیا اور
خلیفہ کو پیادہ پا گھسیٹتے ہوئے لیگئے اور اونکو اندھا کر ڈالا اور خلافت سے معزول کیا صرف ایک برس چار
مہینے وہ خلیفہ رہے تین خلیفونکو متصل ظالمون نے اندھا کیا اونکو اور جو اونسے پیشتر تھے اور قاہر باللہ کو - بعد
اوسکے معز الدولہ نے ابو القاسم فضل بن مقتدر باللہ کو بلا کے اونکے ہاتھ پر بیعت کی اور مطیع للہ اونکا لقب مقرر ہوا
اور معز الدولہ نے صرف ایکسو دینار یومیہ خلیفہ کے مصارف کیواسطے مقرر کیا خلیفہ کی اب یہ نوبت پہنچی بعد اوسکے کہ
ساری دنیا کی خزانے اونکی اختیار اور قابو مین تھی اس زمانہ شدت کی قحط مین سو دینار اونکی مصارف کیواسطے

رہگئے۔ اسی سال کے شعبان مین بغداد کی یہ کیفیت ہوئی کہ لوگ گھاس پوس غیر اکول اور مردہ آدمیون کا گوشت کھاتے تھے اور سڑکون اور راہون پر برابر مردہ نظر آتے تھے مطیع اللہ نے ایک کُر آٹا دس ہزار درہم کو خرید کروایا چونکہ ایک کُر چھ ہزار رطل بغداد کا ہوتا تھا اس حساب سے فی رطل دو درہم ایک ثلث کم ہوا

راقم کہتا ہے چونکہ ایک رطل کچھ کم آدھ سیر ہندی ہوتا ہے اور ایک درہم قریب چار آنے کے تھا اس حساب سے ایک سیر آٹا ایک روپیہ کا ہوا کوڑیونکی ذلیل زمین اور ریاستین بکنے لگین پھر یافعی لکھتے ہین اگرچہ وہ بہت ہی بڑا قحط تھا لیکن ملک معظم مین ۶۲۶ھ مین اوس شدت کی گرانی ہوئی کہ ایک ثمن رطل آٹے کا دو درہم کو بکتا تھا جو ہندوستان کا ایک چھٹانک سے کچھ کم ہوا وہ آٹھ آنے کا بکا اللّٰھم احفظنا و جمیع المسلمین بل عامۃ الناس من ہذا البلاء تئیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو القاسم الفضل المطیع للہ بیٹے جعفر المقتدر اٹھارہوین خلیفہ کے تھے۔ سب اہل الذہب مین مروی ہے کہ ان اونکی ام ولد شعلہ نام تھی وہ ۳۰۱ھ ہجری مین پیدا ہوئے تھے اور جب المستکفی کو خلافت سے خلع کیا اوسی دن اونکے ہاتھ پر بیعت ہوئی مگر معز الدولہ نے صرف سو دینار روزانہ اونکو واسطے مصارف کے مقرر کردئے بغداد مین بھی اوسکی تولیت کی تسلط اور حکومت دیالمہ کی تھی خلیفہ برائے نام تھے ۳۵۶ھ مین معز الدولہ نے قضا کی اوسکا بیٹا بختیار نام سلطنت پر مسلط ہوا جسکو خلیفہ نے عز الدولہ خطاب دیا اور یافعی کی روایت جو آگے ذکر ہوگی یہ ہے کہ معز الدولہ نے ۳۵۸ھ مین قضا کی انھین دیالمہ کی حکومت کے زمانہ مین عبیدیون اسماعیلی کا مصر پر تسلط مصر پر قرار واقعی ہوگیا اور شام کے ممالک بھی اونھین کے قبضہ مین ہوگئے اور وہان خطبون مین سے نام خلفاے عباسیہ کا نکال ڈالا اور دولت اور حکومت روافض اسماعیلیہ کی قایم ہوئی۔

راقم کہتا ہے اگرچہ دیالمہ بھی شیعہ تھے لیکن چونکہ بغداد اور اوسکی توابع مین خلیفہ کا نام سکونسی

خطبو نسے نہین نکالا گیا تھا اس سبب سے وہان حکومت روافض کی نہین لکھی گئی اور چونکہ دیالمہ ظاہر شیعہ امامیہ تھی اور اوس زمانے کے شیعہ امامیہ مین ایسا تعصب اور خلاف جیسا اسماعیلیہ کو اہلسنت وجماعت سے تھا نہ تھا سواسطے مورخین نے اونکو روافض نہین لکھا ہے - ۳۶۳ھ مین مطیع للہ خلیفہ کو فالج ہوگیا اور اونکی زبان پر ثقل آگیا تب سبکتگین نام عزالدولہ کے حاجب نے اونسے درخواست کی کہ مناسب ہے کہ آپ اپنے تئین خلافت سے خلع کر کے اپنے بیٹے کو خلیفہ مقرر کیجئے چنانچہ اونھون نے وہ مشورہ قبول کیا اور بموجب اوسکے عمل کیا - اور مسامرہ مین لکھا ہے جمادی الآخر ۳۳۴ھ مین آٹھ دن باقی تھے جمعرات کے دن مطیع للہ کی بیعت ہوئی تھی مان اونکی سقلابیہ تھی مشعلہ نام بالله المطیع للہ اونکی مہر کا کندہ تھا وزیر انکا محمد بن یحییٰ بن شیرزاد تھا بجائے قائم بامر مملکت خلافت ابو الحسین احمد بن بویہ دیلمی معزالدولہ اقوی تھا - اور تتمہ لکھا ہے مسامرہ مین وزیر مطیع للہ کو باوصف اختلاف کے باپ کے نام مین معزالدولہ کا بھائی لکھا ہے تو شاید اخیافی بھائی ہوگا بعد اوسکے مہلبی نے اونکی وزارت کی حاجب اونکا عبد الواحد بن عمرو الشیرازی تھا انتیس برس چار مہینے گیارہ دن اونھون نے خلافت کی اسکے بعد اونکو فالج ہوگیا اسی سبب سے انھون نے اپنے تئین اپنی خوشی سے بدون کسیکے اکراہ اور جبر کے خلافت سے خلع کیا اور اپنے بیٹے عبد الکریم ابا بکر نام کو خلیفہ مقرر کیا جب محرم ۳۶۴ھ مین آٹھ دن باقی تھے اور ترسٹھ برس کی اونکی عمر تھی قاضی اونکے محمد بن حسن بن ابی الشوارب وغیرہ تھے - اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے مطیع للہ سے اور مستکفی للہ سے کبر و ترفع کے سبب سے باہم عداوت ہوگئی تھی سواسطے جب مستکفی بالله خلیفہ ہوئے تو وہ کہین مخفی ہوگئے تھے معزالدولہ کے حکم سے وہ تلاش کر کے نکالے گئے اور جب مستکفی بالله کے خلافت سے خلع کرنیکی گواہیان گذرین تب لوگون نے اونسے خلافت کا مجرا اور سلام کیا اور اونکے ہاتھ پر بیعت ہوئی مگر معزالدولہ کے زمانے مین خلفاء عباسیہ کا کچھ اعتبار اور کچھ اونکی قدر اور منزلت باقی نہین رہی تھی اور دیالمہ کا مذہب چونکہ شیعہ تھا انکا عقیدہ یہ تھا کہ خلافت علویونکا حق ہے اور

بنی عباس غاصب ہین اور معز الدولہ کو منظور تھا کہ سارے بنی عباس کو خلافت سے محروم کرکے ابو الحسن محمد بن یحیی
زیدی کو جو کہ اجلہ سادات سے فضل اور ادب اور فراست اور شجاعت اور کرم اور تقوی مین مثیل اور
بے نظیر تھے خلیفہ مقرر کرین ابو جعفر محمد صیمری جو اُس عہد مین وزارت کے منصب پر تھے اونھون نے معز الدولہ کا
وہ ارادہ سنکے انسے پوچھا اگر کوئی سید جو تمہارے نزدیک لائق خلافت کی ہو مقصدی آپ اور خلافت
کا ہو جاے تم اُسکی تابعداری کرو گے اُنھون نے کہا ایسا ویسا نہایت ممکن ہوگا اُنکو راضی رکھنے مین کوشش
کرونگا وزیر نے کہا کہ اگر وہ کہین سلطنت اور حکومت سے باز آو صرف امارت پر اقتصار کرو تو قبول
کروگے معز الدولہ نے کہا وہ ایسا امر مجھسے کہین گے وزیر نے کہا مین فرض کرتا ہون اگر ایسا اُنھون نے کہا
تو کیا کروگے معز الدولہ نے کہا اگر نفس قبول کریگا تو بادشاہی چھوڑ دونگا والا گنہگار ہوکے مستحق دوزخ
کا ہونگا وزیر نے کہا ایسی صورتمین ایسے شخص کو کیون نہ خلیفہ کیجیے کہ صرف خلافت کی نام پر قناعت
کرے اور تمسے متوقع بادشاہت چھوڑ اپنے کا نہو اور اگر کچھہ سر اٹھا وے تو اسکو اٹھا کے دوسرے کو بٹھا دیجیے
علاوہ اسکی سارے بنی عباس کی محروم کرنیمین ایک مفسدہ عظیم کا احتمال ہے کیا عجب ہے کہ بنی عباس
جو سارے عالم مین منتشر ہین بالخصوص وہ لوگ جو اکثر اطراف عالم مین باقوت اور شوکت ہین ہر طرف
غدر مچا دین جسکا تدارک دشوار ہو معز الدولہ کو یہ مشورہ پسندیدہ ہوا بنی عباس کے محروم کرنیکا ارادہ
خلافت سے دل سے نکال ڈالا اور فضل بن جعفر مقتدر باللہ کو بعد مستکفی کے اندھا کرنیکی اور خلافت سے
خلع کرنیکی خلیفہ مقرر کیا جنھون نے اپنا لقب مطیع للہ قرار دیا اور جیسا اوپر مذکور ہوا مطیع للہ نے سنہ ۳۶۳
مین اپنے تیئن خلافت سے خلع کیا اور اپنے بیٹے عبد الکریم کے ہاتھہ پر بیعت کروائی مدت انکی خلافت
کی انتیس برس پانچ مہینے تھی - یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہے کہ سنہ ۳۵۷ ہجری مین متقی للہ احمد
بن موفق عباسی نے جنکو توزون نے اندھا کرکے خلافت سے معزول کیا تھا قید خانے مین قضا کی انکی خلافت

چار برس رہی وہ بڑے صالح تھے اور کثیر الصلوٰۃ والصوم اور شارب خمر تھے اونکی عہد خلافت مین قبہ خضرا جو بنی عباس کی بڑے مفاخرت کا باعث تھا منہدم ہوگیا اور ۳۵۸ھ مین سلطان معزالدولہ احمد بن بویہ دیلمی نی قضا کی وہ اپنے لڑکپن مین لکڑیان چنکے بیچا کرتے تھی اور اونکی باپ مچھوے تھی یعنی مچھلیان شکار کرکی بیچا کرتے تھی پھر بتدریج ترقی پاتے پاتے بغداد کے مالک ہوے جہانکی سلطنت اونھون نی کچھہ اوپر بیس برس کی اور اندلس مین جاکی مرگئے وہ بڑے جازم امرا اور بڑے منتظم اور بارعب اور شوکت تھی لیکن رافضی تھی اور بعضون نی کہاہی اونھون نے اپنے مرض موت مین رفض سی توبہ کی اور جو اونھون نے اپنے حیات مین ظلم کئے تھی اُسپر بہت ندامت کا اظہار کیا اور وہ چچا عضدالدولہ اور عمادالدولہ اور رکن الدولہ کی تھی

راقم کہتا ہی ابتدا مین دیالمہ کی سلطنت جب بغداد مین ہوئی ہے اُسوقت معزالدولہ کی دو بھائیونکو بھی ایک علی کو عمادالدولہ کا اور دوسرے حسن کو رکن الدولہ کا خطاب خلیفہ نی دیا تھا اگرچہ روضۃ الصفا سی وہ روایت اوپر لکھی گئی ہی لیکن یافعی نی بھی ۳۳۴ھ کے وقائع مین مراۃ الجنان مین بعینہ وہی لکھا ہی جو روضۃ الصفا مین ہے پس مراۃ الجنان جو بالفعل ہمارے زیر نظر ہی نہایت غلط ہے اوسمین ۳۳۴ھ کی وقائع مین یہ عبارت ہی فلقبہ یومئذ معزالدولہ ولقب الویہ علیا عمادالدولہ والحسن رکن الدولہ وضربت لہم السکۃ اس عبارت مین الویہ کا لفظ محض بی معنے اور غلط ہے وہان خواہ مخواہ اخویہ ہے جسکو غلطی سی الویہ لکھا ہی یا یون ہوگا اخویہ من الویہ اخویہ اور من چھوٹ گیا ہی اوسکا مطلب یہ ہی کہ کہ وہ دونو حقیقی بھائی معزالدولہ کی تھی اور اس ۳۵۸ھ کے وقائع مین جو مراۃ الجنان سے اوپر نقل ہوے کہ معزالدولہ عضدالدولہ اور عمادالدولہ اور رکن الدولہ کے چچا تھی اس روایت سے ہمارا گمان یہ ہوتا ہی کہ وہ عمادالدولہ اور رکن الدولہ جو دونو بھائی معزالدولہ کی تھی وہ مرگئے تھی اونکی دونون کے بیٹونکو باپ کا خطاب ملا ہوگا جنکو ۳۵۸ھ کے وقائع مین لکھا ہی کہ معزالدولہ اونکی چچا تھی اور معزالدولہ کے بیٹے کو خطاب عزالدولہ کا ملا تھا جو باپ کی

بعد سلطان ہوے - چوبیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابوبکر عبدالکریم الطائع
للہ تھی مطیع للہ تیئسوین خلیفہ کے بیٹے - سبایک الذہب مین مروی ہے
کہ طائع للہ کی بیعت بعد اونکی باپ کی خلافت چھوڑ دینے کے تیئسوین ذیقعدہ ۳۶۳ھ مین اونکی
تینتالیس برسکی عمر مین ہوئی مگر اونکی عہد مین بغداد مین خطبونمین انکا نام نہین پڑھا جاتا تھا بسبب
بعضے وقائع طویلہ کے جسکا حال بڑی تاریخونسے معلوم ہوگا اور خلافت بہت ضعیف ہوگئی اور ترکون
کا بالکل اختیار ہوگیا -

راقم کہتا ہی دیالمہ سے پیشتر البتہ ترک محیط تھی تو طائع للہ کے عہد مین شاید دیالمہ کا اقتدار
ضعیف ہوگیا تھا یا دیالمہ ہی ترک تھی یا یہان غلطی سی دیالمہ کی جگہہ ترکونکا اقتدار لکھا ہی ۔ امر تحقیق
ہمکو نہین معلوم ہوا مگر روضۃ الصفا کی روایت کی قرینے سی جو آگے مذکور ہوگی معلوم ہوتا ہی کہ ترک
پھر مسلط ہوگئی تھے اور دیالمہ کا تسلط ضعیف ہوگیا تھا بعد اوسکی ۳۸۱ھ مین وہ خلافت سی معزول ہوے
اور مسامرہ مین لکھا ہی کہ مطیع للہ نی اپنی خوشی سے بدون کسیکے جبر کے اپنے تئین خلافت سے
خلع کیا اور اپنی بیٹے کے ہاتھہ پر تیرہوین ذیقعدہ ۳۶۳ھ ہجری مین بیعت کرائی اور بہاء الدولہ ابونصر
بن عضد الدولہ نی انکو سنیچر کے دن جب شعبان ۳۸۱ھ مین بارہ راتین گذری تھین قید کرلیا انھون
نی ظاہرا بجبر بغیر اپنی رضا کی خلافت ترک کی بعد قادر باللہ کے ہاتھہ پر بیعت ہونیکے انیس برس
نو مہینے نو دن وہ خلیفہ رہی اور منگل کے دن سلخ رمضان ۳۹۳ھ ہجری مین انھون نے قضا کی اور رصافہ
مین دفن ہوے - اور روضۃ الصفا مین مروی ہی کہ تیرہوین ذیقعدہ ۳۶۳ھ مین طائع للہ کی ہاتھہ پر
بیعت ہوئی اُسکی دو مہینے کے بعد انکی باپ مطیع للہ نی قضا کی انکی زمانہ خلافت مین ترکونسے اور
عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ دیلمی سی بغداد مین محاربات شروع ہوے اور عز الدولہ ان لڑائیونمین

بہت تنگ ہوئے ظاہر اونکی ضرر نہ ضعف پیدا ہوا اور ترک قوی ہو گئے تب انھون نے عضد الدولہ اپنے
بنی عم سے جو عراق عجم مین مسلط تھے مدد طلب کی وہ وہان سے بہت بڑی جرار فوج لیکے بغداد مین داخل
ہوئے انکے آنے سے ترک لوگ متفرق ہو گئے اور چونکہ ان مجادلات کے زمانے مین طائع للہ کے پاس ترکونکی
بہت مصاحبت رہتی تھی انکے متفرق ہو جانے سے طائع للہ کو عضد الدولہ کیطرف سے بہت خوف پیدا ہوا
اسواسطے وہ بغداد سے واسط کیطرف چلے گئے مگر عضد الدولہ نے انکو پیغام تسلی اور اطمینان کا بھیجکے طلب کیا
جب انھون نے بغداد مین معاودت کی عضد الدولہ نے بہت انکی تعظیم او تکریم خلافت کے رتبے کیموافق
کی اور چونکہ ترکونکے فتنے فساد مین خلافت کا سارا سامان اور اسباب غائب ہو گیا تھا عضد الدولہ نے
فرش اور فروش اور برتن وغیرہ سارا سامان احتیاج خلیفہ کا مہیا کر دیا بالجملہ عضد الدولہ عراق عرب
پر ایک مدت تک مسلط رہے پھر وہ اپنی موت طبیعی سے مر گئے انکے بعد صمصام الدولہ اور شرف الدولہ اپنے
اپنے عہد مین عراق عرب کے مالک رہے۔

راقم کہتا ہے ظاہر وہ دونو عضد الدولہ کے عزیز نہین تھے جنکو روضۃ الصفا مین
لکھا ہے کہ ان دونو نے بادشاہ امارت کی اٹھا ڈالی اس عبارت سے سمجھہ مین نہین آیا کہ ان دونو نے
از خود امارت چھوڑ دی یا معزول ہوئے یا مر گئے غالبا مر جانا مراد ہے۔ پھر اسی روضۃ الصفا مین لکھا ہے
انکے دونو کے بعد طائع للہ نے حکومت اور ریاست بغداد کی ابو نصر خسرو فیروز بن عضد الدولہ کو
سپرد کی انکو بہت بھاری خلعت دیا اور بہاء الدولہ خطاب عطا کیا مگر تھوڑے دنونکے بعد بہاء الدولہ
سے اور طائع للہ سے بگڑ گئی اس سبب سے کہ طائع باللہ اہتمام اور انتظام خلافت کا بغیر انکے مشورے کے
کرنے لگے پس بہاء الدولہ خلیفہ کی معزولی پر خلافت سے آمادہ ہوئے اور بعضے کہتے ہین بہاء الدولہ کے خزانے مین
روپیہ نہ رہا انکی لشکریون نے دند مچائی بہاء الدولہ نے اپنے وزیر پر بہت تشدد کیا جب کچھہ ہاتھ نہ آیا تب

ابوالحسن بن معلم نے یہ مشورہ دیا کہ خلیفہ کو خلافت سی معزول کرکے جو کچھہ اُنکی گھر مین پائے اُٹھا لیجیے
چونکہ بہاء الدولہ ابوالحسن کا قول کالوحی من السماء سمجھتے تھی اسواسطے خلیفہ کی معزولی پر آمادہ ہو گئے
راقم کہتا ہی ابوالحسن بن معلم روضۃ الصفا مین لکھا ہی اور یافعی نی مراۃ الجنان مین
بھی وہی لکھا ہی معلم کے بیٹیکا نام آج تک سننے مین نہین آیا تو عجب نہین ہی کہ ابوالحسن بہاء الدولہ
معلم کے بیٹے ہون - بالجملہ ایکدن بہاء الدولہ نے درخواست حضوری کی خلیفہ کے پاس کی جب اجازت
ہوئی تب وہ دستور کیموافق قصر خلافت مین حاضر ہوے اور بموجب قاعدہ کی مجرا کرکے تخت کی نیچی
کرسی پر جا کی بیٹھی اور دو اور امیر دیالمہ کے تخت کی پاس مجرا کرکے کھڑے ہوے خلیفہ سمجھی کہ بوسہ دینی کو
ہونیکو قریب آئے ہین اپنا ہاتھہ دراز کیا اُن دونو نی ہاتھہ پکڑکے تخت کی اوپر سی کھینچ لیا خلیفہ
ان للہ وانا الیہ راجعون کرتے ہوے نیچے گر پڑے تب اُنکو پکڑکے قصر خلافت سی باہر لیگئے اور
قصر خلافت مین جو کچھہ پایا اُٹھا لیگئی - اور یافعی نی مراۃ الجنان مین صرف اسقدر لکھا ہی کہ ۳۸۱ھ مین
طائع للہ نی بہاء الدولہ کو حکم دیا حسین بن معلم کے قید کرنیکا اور وہ بہاء الدولہ کی خواص ندماسی تھی
اس سبب سے وہ حکم اُنپر بہت شاق ہوا تب بہاء الدولہ ظاہر مین مطیعانہ خلیفہ کے حضور مین حاضر ہوے اور
موافق دستور کی زمین پر بوسہ دیکر کرسی پر بیٹھی اور ہمراہی بہاء الدولہ نی خلیفہ کو تخت پر سی کھینچ کے
زمین پر گرا دیا اور ایک چادر مین لپیٹ کی قصر خلافت سی قصر سلطنت مین لیگئی اور وہان جو کچھہ
پایا سب لوٹ لیا اس غل غپاڑے سی لوگ یہ سمجھی کہ خلیفہ نی بہاء الدولہ کو قید کر لیا اسی
عرصہ مین بہاء الدولہ نی قادر باللہ کی خلافت کا اشتہار دیا انکا نام احمد بن امیر اسحاق جو خلیفہ نہین
ہوے بن مقتدر باللہ تھا کثیر التہجد اور صاحب خیر اور نیکی کے تھی چوالیس برس کی عمر مین انکی
بیعت ہوئی اہل سنت وجماعت تھی - پھر یافعی نی ۳۸۱ھ کے واقعات مین لکھا ہی جو قاعدہ تیس

برس مین روز عاشورا کو ماتم حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ کا کرنیکا مقرر ہو گیا تھا ابوالحسن ابن معلم فے اسکو موقوف اور بند کرا دیا چونکہ انکو بہاء الدولہ کی مزاج پر بہت غالبا اور زور ہو گیا تھا

راقم کہتا ہی اسکی بعد ایک ایسی عبارت غلط نا معدوم حرفی اور نحوی سی مراۃ الجنان مین لکھی ہی کہ مطلب اوسکا سمجھنا دشوار ہی اوس عبارت کی اخیر مین ایک لفظ کتاب مین لکھا ہی باشناعا اور حاشیہ پر صحیح ک اسکا بدل لکھا ہی بالشناعات تا کہ نسخہ مین بالشناعات کا لفظ صحیح ہونیکی صورت مین اوس عبارت کا مطلب یہ ہی کہ اوس ماتم مین بعضی بہت بڑے معتبر اور با اقتدار لوگ کچھ سخت برے امور کیا کرتے تھے وہ سب رفتہ سو کرا دیئے گئے اور غالبا وہی لفظ بالشناعات کا صحیح ہی اور اگر بالشفاعات کا لفظ صحیح ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ بعضی بہت بڑے معتبر اور با اقتدار لوگ جنہون نے اوس ماتم کے بدستور تیس برس پچھلے کے باقی رہنے کی سعی اور سفاعت کی انکا رقعہ گرا دیا گیا حقیقت یہ ہی کہ وہ رسم مذموم ایجاد جہلا کی تھی جو سخت بدعت ہی قطع نظر اسے ماتم کا عموماً دایم رکھنا کسقدر خلاف عقل کے ہی اور شناعات اسمین جو اکثر ایجاد اہل ایران کی ہے اور وہ نسبی ہندوستان مین آئی ہین مثل اسکی کہ چھاتی پر چھینے لگا کے چھاتی کا پیٹنا اور اوسی قسم کے واہیات جو ظاہرا دیلمہ فی بغداد مین جاری کئے تھے معلوم ہوتا ہی کہ ابن معلم بہت بڑے عالم تھے انھون فی وہ شناعات دیکھکی وہ رسم ماتم کی موقوف کرا دی اور گمان اسکا کہ ابن معلم اہل سنت وجماعت تھے ہیکو نہین ہی بلکہ وہ چونکہ بہاء الدولہ کے غالبا استاد کی بہی تھے ممکن نہین معلوم ہوتا کہ انکی والدین جو پکے شیعہ تھی اپنے بیٹے کی تعلیم کیواسطی کسی اہلسنت کو مقرر کرتے اور خود بہاء الدولہ کے مزاج پر وہ اتنی محیط کیون ہوتی پھر مراۃ الجنان مین وہی موقوفی ماتم عاشورا کی حکایت لکھی لکھا ہی کہ لشکریوں فی اور اہل فوج نے بہاء الدولہ پر بلوہ کر دیا اور انسے ابوالحسن بن معلم کو طلب کیا اور اوس طلب مین بڑی شدت کی

یہانتک کہ انکے چچا اور بھائی نے بہاء الدولہ کو لکھا یا ایہا الملک اخترتقبادہ او تقائک مطلب یہ ہے کہ
آپ اگر اپنی زندگی چاہتے ہین تو انکی زندگی سے ہاتھ دھوئیے الغرض اہل فوج نے ابن معلم کو اور انکی
اصحاب کو اپنی قابو مین لا کر انپر بہت سے تشددید کئے یہانتک کہ انکو قتل کیا یہ لکھکر مراۃ الجنانمین لکھا ہی
رحمہ اللہ وہ دعائیہ اگر مصنف کا ہی اور کاتب کا بڑھایا ہوا نہین ہی تو شاید وہ اہل سنت ہون۔
راقم کے نزدیک اہل فوج کا دشمن ابن معلم کا ہوجانا غالباً اسی ماتم عاشورا کی موقوف کرانے سی ہوا
چونکہ اہل فوج مین اکثر جاہل اور نادان ہوتے ہین انپر استحسان عقلی اس معاملی کا نہ کھلا اور اسکی مانع کو
دشمن اہلبیت سمجھی۔ پچیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ سے ابو العباس احمد قادر باللہ تھی
بن اسحاق جنکو خلافت نہین نصیب ہوئی بن مقتدر باللہ اٹھارھوین خلیفہ۔
سبائک الذہب مین انکی خلافت کا صرف اسقدر حال لکھا ہی کہ بعد طائع للہ کی معزولی کی انکے
ہاتھ پر بیعت ہوی وہ بہت بڑے عالم اور بڑے متقی اور پرہیزگار اور دیندار تھی کثرت سی عبادت
کرتے تھی اور صدقات بہت دیتی تھی سنہ ۴۲۲ھ مین ستاسی برسکی عمر مین انھون نے قضا کی اکتالیس
برس تین مہینی وہ خلیفہ رہے۔ اور مسامرہ مین منقول ہے کہ قادر باللہ طائع للہ کی چچا کی بیٹی تھی
بارہ راتین رمضان سنہ ۳۸۱ھ کی گذری تھین جب انکی بیعت ہوئی سنیچر کے دن اور گیارھوین ذی الحجہ
سنہ ۴۲۲ھ مین اسی برسکی عمر مین انھون نے قضا کی اکتالیس برس تین مہینی خلیفہ رہے۔ اور
روضۃ الصفا مین مروی ہی کہ جب بہاء الدولہ نے طائع للہ کو خلافت سی معزول کیا تب ارکان دولت
اور اعیان ملت سے مشورہ کیا کہ خلافت کی لائق کون شخص ہی لوگونکی رائے احمد بن اسحاق بن مقتدر
باللہ پر قرار پائی وہ طائع باللہ کی خلیفہ ہونیسی بھاگ گئی تھی ظاہر اً اونسی کچھ منافقتہ ہوگا اور بطیحہ مین جا کے
ٹھہرے تھی جہاںکی والی اور حاکم مہذب الدولہ دیلمی تھی اونھون نی انکی حمایت کی اور اپنی پناہ مین رکھا

بہاء الدولہ نے لوگونکو بھیجکر انکو طلب کیا اور انکے ہاتھہ پر بیعت کروائی - ھیبت اللہ بن یحیی مہذب الدولہ کی منشی تھے وہ راوی ہین کہ ایکروز وہ طیحہ مین قادر باللہ کی مجلس مین قبل انکی خلافت کی حاضر تھے وہ اسوقت نہایت خوشی مین جھوم رہے تھے انھون نے جرئت کرکے سبب خوشی کا پوچھا قادر باللہ نے جواب دیا کل شبکو مینے خواب مین دیکھا کہ یہ دریا جو طیحہ کے گرد ہے حد اعتدال سے بڑھگیا ہے اور اسکی اوپر ایک پل باندھا گیا ہے مین تعجب سے کہتا ہون کہ اتنے بڑے دریا پر کسنے پل باندھا ہے اتنے مین ایک بزرگ مقدس کو مینے دیکھا کہ پل کے اس پار وہ کھڑے ہین اور پکار کے مجھسے کہا کیا تمھارا اس دریا سے پار ہونے کا قصد ہے مینے کہا ہان ان بزرگ نے اپنا ہاتھہ اٹھا لمبا کیا کہ میرے ہاتھہ تک پہنچ گیا اور میرا ہاتھہ پکڑ کے دریا سے پار کر دیا میرے اوپر اس مقدس بزرگ کا بہت رعب چھا گیا پھر مینے اُنسے پوچھا آپ کون ہین انھون نے کہا مین علی بن ابیطالب ہون تم خلیفہ ہوگے عمر تمھاری بہت ہوگی اور بہت برسون خلافت کروگے جب تم خلیفہ ہو جاو تب میری اولاد اور میرے شیعو پر مہربانی کی نظر رکھنا راوی کہتا ہے یہانتک قادر باللہ نے اپنے خواب کو بیان کیا تھا کہ اتنے مین ملاحون وغیرہ کی آواز ہمارے کانمین پہنچی کہ وہ بغداد سے جہاز یا کشتی قادر باللہ کے لینے کو واسطے لائے ہین - الغرض مہذب الدولہ نے قادر باللہ کو بہت تجمل اور حشمت کے ساتھہ رخصت کیا جب وہ بغداد مین داخل ہوے بہاء الدولہ نے اور سارے اکابر اور امرا اور اعیان اور اشراف نے استقبال کرکے دار الخلافت مین انکو اتارا اور تیرہوین رمضان کو خطبہ بغداد مین اُنکے نام کا پڑھا گیا انکی ایام خلافت مین اللہ تعالی کی فضل و کرم سے اقتدار خلافت کا بخلاف کئی پچھلے خلفا کے نہایت مستحکم ہوگیا رعب اور ہیبت اور شوکت اونکی اور خوف اُنکی سیاست کا خود بخود قلوب پر طاری ہوگیا دیالمہ کو جو تسلط ہوگیا تھا وہ

جاتا رہا پھر کسیکو انمین سے طاقت تغلب اور خروج کی باقی نہ رہی۔

راقم کہتا ہے عجب نہیں ہے کہ اسکا سبب یہی ہوگا کہ دیالمہ مین کوئی شخص ایسا
نہیں رہا جو صاحب ہمت اور اسکا رعب مثل پہلے انکے اہل تسلط کے ہو باقی نہ رہا۔ اور جب طائع للہ کو دیالمہ
نے حکومت سے معزول کیا تو ممالک خراسان مین ایک مدت تک خطبہ انھین کے نام پڑھا گیا وہانکے
سکے اور لوگون نے کہا کہ وہ [illegible] سبب سے معزول نہین ہوسکتا۔ مگر جب سلطان محمود سبکتگین
اٹھا ملک پر مسلط ہوا چونکہ انکو یقین تعارف اور اخلاص خاص قادر باللہ کے ساتھ تھا انھون نے
سکہ اور خطبہ قادر باللہ کا اونکے ملک مین بھی جاری کیا۔ قادر باللہ کے عہد خلافت مین سارے عالم
مین انقلابات کثیرہ ہوئے منجملہ بڑے انقلاب مین ایک یہ تھا کہ ترکستان مین بعد ایلک خان کے
طغاخان انکے بھائی مسند سلطنت اور حکومت کے ہوئے تھے وہ کسی عارضہ سخت مین مبتلا
ہوئے اس سبب سے خطا اور ختن کے کفار کو طمع تسخیر ترکستان کی ہوئی لکھتے ہین ایسی فوج کثیر
وہانسے اسکے واسطے روانہ ہوئی کہ تعداد اور شمار سے باہر تھی حافظ ابرو نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے
کہ اس جمعیت فوج مین تین لاکھ خرگاہ تھا خرگاہ بہت بڑے خیمہ مدور کو کہتے ہین جب وہ لشکر
آٹھ روز کے فاصلے پر طغاخان کی سرحد سے پہنچا اونھون نے جناب باری تعالی سے نہایت عجز و
الحاج کے ساتھ دعا اپنے صحت کی مانگی وہ دعا فوراً قبول ہوئی اور دفعۃً انکو صحت ہوگئی انھون
نے بعد صحت کے جسقدر لشکر جمع ہوسکا اکٹھا کر کے خطائیونکی مدافعت کیواسطے روانہ ہوئے مخالفونپر
وہ خبر سننے سے ایسا رعب چھا گیا کہ بغیر مقابلے کے رجعت قہقری انھون نے شروع کی طغاخان
نے تین مہینے برابر انکا تعاقب کیا بعد اس مدت کے دفعۃً اینپر شبخون مارا جسکے سبب سے دولاکھ
مشرکین بت پرست قتل ہوئے اور ایک لاکھ آدمی زندہ گرفتار ہوئے اور لاکھونکا اموال

غنیمت ہاتھہ آیا اس فتح نمایان کے بعد لشکر اہل اسلام کا سالماً او رغانماً اپنے وطن مین مراجعت کر آیا۔ مؤرخین لکھتے ہین کہ قادر باللہ صایم الدہر اور قایم اللیل تھے اور نہایت عدل اور داد او رلطف اور ترحم رعایا پر کرتے تھے منجملہ انکی حسنات جمیلہ کے ایک یہ صفت تھی کہ طائع باللہ خلیفہ معزول کو انھون نے اپنا ندیم اور مصاحب مقرر کیا تھا اور انپر بہت طرح سے احسانات کرتے رہے وہ صفت انکی کمال شفقت اور ترحم پر دلالت کرتی ہے اسیطرح کئی اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ سے انکی عمر اور خلافت مین بہت برکت ہوئی اور کئی پچھلی خلافتون سے جو اوسمین ضعف آگیا تھا وہ جاتا رہا اور اقتدار خلافت کا ازسرنو قایم ہوا بڑے عیش و آرام سے انھون نے زندگانی کی اور ۴۲۲ مین انھون نے قضا کی باختلاف روایات اکتالیس برس تین مہینے گیارہ دن یا تینتالیس برس قادر باللہ نے خلافت کی اور عمر انکی ایک روایت مین چھیاسی برس کی ہوئی اور دوسری روایت مین ترانوے برس زندہ رہے۔ یافعی نے مراۃ الجنان مین صرف اسقدر لکھا ہے کہ قادر باللہ نے ۴۲۲ ہجری مین قضا کی اور اپنے بیٹے قایم بامر اللہ کی خلافت کیواسطے وصیت کی چنانچہ شریف مرتضی نے پہلے انکی ہاتھہ پر بیعت کی اور بعد اسکے امیر حسن بن عیسیٰ ابن مقتدر باللہ نے بیعت کی اور ترکون نے جب بیعت کرنیکے واسطے آئے تو جو رسم اور آئین بیعت کرنے کیوقت مقرر تہا اسکی درخواست کی

راقم کہتا ہے ظاہرا نئے خلیفہ کے بیعت کیوقت تقسیم انعامات اور خلاع کا الفوج پر دستور ہوگا قایم بامر اللہ نے جواب دیا کہ قادر باللہ نے قصر خلافت مین کچھہ نہین چھوڑا حقیقت مین انھون نے سچ کہا اسواسطے کہ قادر باللہ سب خلفا مین مثل فقرا کے محتاج رہے آمدنی کم تھی اور مصارف انکی صدقات کے زیادہ تھے بعد اسکے تین ہزار دینار پر انھون نے الفوج سے مصالحہ کیا لیکن اسکی واسطے اور اور مصارف خلافت کیواسطے امکنہ اور باغات کے بیچنے کی نوبت آئی خلافت کے ہاتھہ کی تنگی کی

یہ نوبت پہنچی خلیفہ تک کے وصول ہونیمین بہت کمی ہوگئی وزرائے منتظمین مین کوئی لایق اور ذی وجاہت نرہا فتنون اور آشوب کا زمانہ تھا کوئی سردار باشوکت اور رعب نہ تھا سب لوگ گویا بے سر کے تھے اور اُسیسے پیشتر یافعی نے اسی سالکی وقائع مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ مشہور بہ صوفی ملقب بہ منصور نے جہاد کا ارادہ کیا اور سلطان نے انکو فرمان اجازت جہاد کا لکھدیا - راقم کہتا ہے وہ سلطان ملقب بجلال الدولہ دیلمی تھے مگر انکی وجاہت اور انکا رعب مثل دیالمہ متقدمین کے نہ تھا خلیفہ کا اقتدار بسبب ضعف قوت دیالمہ کے ازغیب بڑھگیا تھا اور دیالمہ کے قوت اور زور کیوقت چونکہ خلیفہ کا اقتدار بہت ضعیف ہوگیا تھا اس سبب سے علی العموم لوگ اہل سنت بہت رنجیدہ تھے پس صوفی کا دانت ظاہر روافض پر تھا جو دیالمہ کے تسلط سے بغداد مین اُنکے شناعات اور بدعات کی بڑی ترقی ہوئی تھی اور سلطان جلال الدولہ دیالمہ کے اگرچہ شیعہ تھے مگر ظاہر اوہ بھی اُن شناعات اور بدعات جاہلانہ عوام روافض کی اجرا کو پسند نہین کرتے تھے یا بسبب قوت اقتدار خلیفہ کے اور علی العموم لوگون کی بسبب اپنے ضعف کی نہایت ڈرتے تھے اس سبب سے حکم اور اجازت جہاد کا فرمان انھون نے لکھدیا - بالجملہ صوفی وہ فرمان لیکے جامع مسجد مین گئے تاکہ اُس فرمان کو پڑھین اور علی العموم خلق کثیر مسلح انکے ہمراہ تھی اور حضرت شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر پکار پکار سب رضوان بھیجتے تھے گویا وہ دعائیہ اپنا نشان اور شعار غازی ہونے کا مقرر کیا تھا جسپر یافعی لکھتے ہین مین کہتا ہون کہ وہ شعار معاویہ بن سفیان کا تھا کہ شیخین کا ذکر بدون ذکر علی ابیطالب رضی اللہ عنہ کے کرتے تھے اسپر کرخ کے لوگون نے اُس جماعت پر پتھر پھینکنا شروع کئے -

راقم کہتا ہے کرخ ایک محلہ بغداد کا ہے جہان بالکل یا اکثر آبادی اور سکونت شیعہ لوگونکی ہے اس پتھر پھینکنے سے فتنہ اور فساد شروع ہوگیا عوام نے جاکے شریف مرتضی کا گھر

لوٹنا شروع کیا مگر ترک لوگ جو اُنکے ہمسایے مین تھے اونھون نی انکو بچایا پھر بھی اُنکا بہت نقصان ہوا پھر شیعہ سبکو عوام لوگ مارنے کیواسطے آمادہ ہوے جنکے ساتھ کچھ ترک بھی تھے اور کرخ پر یورش کی اور ہر طرف آگ لگانا اور لوٹ مار شروع کردی قریب تھا کہ سارے کرخ کے لوگ تباہ ہوجائین اِسی سبب سے وزیر خلافت کی فوج لیکے عوام کی مدافعت کیواسطے آمادہ ہوے ایک اینٹ وزیر کے سینے پر آکی لگی اور اُنکا عمامہ گر پڑا ایک جماعت شیعہ کی جن بیچارونکا اُس فتنہ بڑھانے مین قصور نہ تھا قتل ہوگئی اور انھین کے گھر خوب لوٹے گئے اور اِس عوام کے فتنے مین کئی بازار کرخ کے جلاکے خاک کردیے گئے اور سلطانکی طرف سے کسی نہج کا انکار یا مدافعت اِس غوغای عوام کی بسبب انکی نہایت ضعف اور عجز کے نہوئی اور کئی دن تک رات اور دن اس عامیانہ فتنے کو ترقی رہی ۔

راقم کہتا ہے وہ سب نتیجہ اُن شناعات اور بدعات جاہلانہ کا تھا جو عوام شیعہ کے کرتے تھے جسکے معاوضے مین عوام اہلسنت کیطرف سے فساد برپا ہوا اور اُس فساد مین بیچارے خواص امامیہ مذہب کے لوگ بھی مبتلا ہوگئے اُسی فساد مین یا اُسکی بعد سپاہ نی سلطان پر اپنی تنخواہونکی واسطے بلوہ کردیا اور ارادہ کیا کہ خطبہ موقوف کرادین ۔ راقم کہتا ہے معلوم نہین صرف سلطان کا نام خطبے سی نکالنی کا ارادہ تھا یا خلیفہ کا بھی غالبا دونو کا نام نکالنا منظور ہوگا تب جلال الدولہ نی کچھ روپیہ دیکے اہلفوج کو راضی کیا مگر تھوڑے دنونکی بعد پھر اہلفوج نی سلطان پر بلوہ کیا مگر اِس مقام پہ اُسکا نتیجہ یافعی نے نہین لکھا وہ سب وقائع سنہ ۴۲۲ ہجری کی لکھکی یافعی نے قادر باللہ کی وفات کا ذکر کیا جو اوپر مذکور ہوا اور مکرر اُنکی وفات کا ذکر کرکے لکھتے ہین اکتالیس برس وہ خلیفہ رہے پھر خطیب ظاہرا کوئی مورخ ہے اُسکا قول نقل کیا ہے کہ قادر باللہ دیانت مین اور تہجد گذاری مین اور کثرت صدقات مین معروف اور مشہور ہین اور انھون نے ایک کتاب اصول مین تصنیف کی ہے جسمین تفضیل صحابہ کی اور تکفیر معتزلہ کی اور جو خلق قرآن کی قایل ہین

انکی لکھی ہے اور اُسکو ہر جمعے کے دن لوگونکی روبرو بعد نماز کے پڑھا کرتے تھی - چھبیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو جعفر عبد اللہ ملقب بہ القایم بامر اللہ پچیسوین خلیفہ قادر باللہ کے بیٹے تھے - بروایت سبایک الذہب دو نصف ذیقعدہ سنہ ۳۹۱ ہجری مین پیدا ہوئے انکی ارمینیہ ام ولد تھی بدر الدجی نام اقتدار اور اختیار انکا روز بروز گھٹتا چلا گیا مگر سنہ ۴۵۰ ہجری مین وہ قید ہو گئے سبب اُسکا بڑی تاریخون سے معلوم ہوگا پھر چھوٹے اور با اختیار ہوے اور سنہ ۴۶۷ھ مین قضا کر گئے - اور مسامرہ مین لکھا ہی انکی ماں بدر الدجی تھی اٹھارھوین ذیقعدہ سنہ ۳۹۱ مین وہ پیدا ہوسے تھے اور ذی الحجہ سنہ ۴۲۲ مین انکی بیعت ہوئی جب وہ اکتیس برس کی تھی انکی باپ نے اپنی حیات مین انکو ولیعہد مقرر کیا تھا اور جمعرات کے دن بارھوین تاریخ اور بعضی کہتی ہین تیرھوین تاریخ شعبان سنہ ۴۶۷ھ مین انھون نے قضا کی چوالیس برس آٹھ مہینے خلیفہ رہے - اور روضۃ الصفا مین مروی ہے قادر باللہ کی قضا کرنیکی روز انکی ہاتھ پر بیعت ہوئی تھی وہ حلیم خلفا سی تھے انکی عہد خلافت مین دیالمہ کی سلطنت اور دولت منقرض ہوئی اور انکی حکومت اور سلطنت طغرل بیگ سلجوقی کیطرف منتقل ہوئی - انکی زمان خلافت مین بساسیری ایک سردار بغداد کے امراؤ مین تھا نہایت شجاع اور دلیر اور عالی ہمت اصل اُسکی یہ تھی کہ وہ بہاء الدولہ دیلمی کا غلام تھا ارسلان نام اور کنیت اسکی ابو الحارث تھی اُسکے مولد اور مسکن کی نسبت سی اسکو بساسیری کہتے تھی اُسنے بغداد مین بہت فتنہ اور فساد برپا کیا تھا رئیس الرؤسا قایم بامر اللہ کے وزیر تھی اُنسے اُسکو کچھ نزاع واقع ہوئی وہ بغداد سی باہر نکل گیا اور لوٹ مار شروع کردی اور ایک شخص کو وکیل مقرر کر کے مصر مین بھیجا وہان عبیدیون کی قوم کا مستنصر لقب خلیفہ تھا اُسے مدد طلب کی -

راقم کہتا ہے چونکہ بساسیری خود شیعہ تھا اور خلفائی عبیدیون رفض مین سخت

متعصب تھی ظاہر اُنکی پاس یہ پیغام بھیجا ہوگا کہ بغداد مین اہل سنت کا بہت زور اور تعصب ہے شیعیان اہلبیت کو
اُنسے بہت زحمت اور تکلیف پہنچتی ہے اور غالباً ضعف قوت فوجی کی بھی اطلاع دی ہوگی کہ تسخیر اون
ممالک کی اس سبب سے آسان ہی پس منصر بسبب تعصب مذہبی کی اور طمع تسخیر دار الخلافت سی فوراً اسکی اعانت
پر آمادہ ہوگیا جب یہ خبر قایم باللہ کو پہنچی انھون نی اپنے وزیر کے مشاورے سے قاضی ھبت اللہ ھاشمی کو
برسم رسالت طغرل بیگ سلجوقی کے پاس بھیجا جو ظاہرا ممالک ترکستان پر یا خراسان اور عراق عجم پر بھی
مسلط تھی اور انکو بغداد مین طلب کیا اور امیر الامرائی اور سلطنت جو دیالمہ کے نامزد تھی اُسکا اُنکو موعود کیا
طغرل بیگ فوراً اپنے مقر حکومت سی روانہ ہوکی نہروان مین پہنچی رئیس الروسا وزیر خلیفہ کی اور بہت
نقبا اور اشراف اور اکابر اُنکی استقبال کیواسطی گئے عبد الملک ماکندری طغرل بیگ کی وزیر نے بغدادیوں کی
بہت دلجوئی اور تشفی کی اور مراسم تعظیم اور تکریم ہر ایک کے رتبی کیموافق بجالائے بعد اُسکی طغرل بیگ نے عہد و پیمان
رئیس الروسا خلیفہ کے وزیر کے ساتھ مستحکم کیا کہ وہ کسیطرحکا تعرض خلیفہ کے امرا اور مصاحبین اور
ملازمین کی ساتھ نکرینگی بالخصوص ملک رحیم دیلمی کے ساتھ جنسے اُس عرصےمین امارت اور حکومت بغداد
کی متعلق تھی کچھ تعرض نہوگا - راقم کہتا ہے اگر مطلب اس عدم تعرض کا یہ ہوگا کہ سارے پچھلے اہلکار
اپنے عہدو نپر بحال رہینگے تو جو شخص اعانت کیواسطی باقوت اور شوکت نیا آیا اگر وہ سب نوکرونکو بدستور
بحال رکھی تو وہ خود اور اُسکی ہمراہی کے امرا مثل صفر بین الاعداد کے رہی کہ اور ونکا رتبہ بڑھایا اور خود
کچھ بھی نہین پس عجب نہین ہی کہ وہ فقرہ عدم تعرض کا خلیفہ کے امرا وغیرہ کے ساتھ جو عہدنامے مین
لکھا گیا ہو جیسا معاہدہ قوی مین ضعیف کے ساتھ دستور ہی ذومعنیین لکھا گیا ہوگا یعنی بغدادیون نے
یہ سمجھا کہ اُنکی مناصب اور عہدونسے تعرض نہوگا اور معینون نی یہ معنے لگائے ہونگی کہ اونکی جان و مال
کے ساتھ تعرض نہوگا وہ سمجھ بغدادیونکی محض حماقت اور نادانی کی تھی اگر ایسا شخص جو راہ دراز سے

آنکے دشمنان خلافت کو سا تھہ سے چنانچہ ارمان کو تلف کرسے وہ حکومت اور شوکت خلافت کی باقی بھی تو غنیمت ہی اپنے تئین خلیفہ کے نوکر و کشا مطیع اور تابعدار بنا دے یہ کب ممکن تھا آخرش یہی ہوا کہ ساسے امرا دیالمہ سی جنہین رئیس الرؤسا وزیر خلیفہ سکے بجہ شنا ہ تھی کہ غالبا وہ بھی دیالمہ کی قوم سے ہونگی اور طغرل بیگ میں نزاع اور پرخاش واقع ہو گئی شرح اسکی یہ ہے کہ بعد تکمیل معاہدے کے مابین دیالمہ و سلجوقیونکے اونکو اجازت موقف خلافت سی دار الخلافت مین داخل ہونیکی ہوئی اور بموجب قرارداد کی باب الشماسیہ سلجوقیونکا مقیم قرار پایا جہان وہ اترے مگر ابتدا ہی مین ظاہر اطغرل بیگ کے باریابی کے بعد خلیفہ کے حضور مین یا اسے پیشتر دیالمہ اور سلجوقیون مین ایسی بگڑی کہ ظاہرا جنگ و جدل کی نوبت پہنچی اور کئی جمعے تک مسجد جامع مین لوگ نماز کیواسطے نہ جا سکی یا صرف طرفین کی آمادگی رہی اسکا حال مفصل نہین معلوم ہوا مگر کچھہ فساد ضرور ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سلجوقیون نی رئیس الرؤسا خلیفہ کے وزیر کا گھر اور مقبرہ خلفا کا جہان دیالمہ کا سب نقد اور جنس جمع تھا خوب لوٹ لیا اور سلجوقیون نی بلا شبہہ اس فساد کو سبب نقض عہد کا قرار دیا ہوگا مگر تفصیل نہین معلوم ہوئی کہ وہ فساد کس جنس کا تھا اور طغرل بیگ نے نسبت شر اور فساد کی ملک رحیم دیلمی کیطرف کر کے خلیفہ کے پاس پیغام بھیجا کہ برات ملک رحیم کی اس جرم سی منحصر اسی پر ہے کہ وہ بے عذر میرے پاس حاضر ہو خلیفہ نی اسکو ہمراہ چند اپنے امرا اور مصاحبین کی طغرل بیگ کے پاس بھیجدیا انھون نی ملک رحیم کو قید کر لیا اور سب انکا نقد اور جنس لوٹ لیا - اب طغرل بیگ بقیہ اقتدار دیالمہ کے مٹنے کے بعد اور اونکی طرف سے خاطر جمع کر کے بساسیری کے مقابلے اور مدافعت کیواسطے آمادہ ہوئے چونکہ وہ اندنون مستنصر خلیفہ مصر کی مدد سی بہت قوی ہو گیا تھا اور دبیس بن صدقہ ایک امرائے قدیم مین سے اور بنی اسد اور اعراب بنی کلاب اور بعضے ترک لوگ اور اکراد کی قوم اسکی ساتھہ جمع تھی طغرل بیگ نی اپنی فوج کے مقدمے مین قتلمش بن اسرائیل اپنے چچا کے بیٹے کو مقرر کر کے روانہ کیا اور

قریش بن بدران عقیلی کو اُنکی مدد کیواسطے ہمراہ کیا تہین بحالت جنگ مین بساسیری کی فوج کے ساتھہ قریش کے ہمراہیون نے اپنے سردار کے ساتھہ غدر کیا اور سب جا کے بساسیری کے لشکر مین شامل ہو اس سبب سے قتلمش کو ہزیمت ہوئی وہ طغرل بیگ کے پاس پلٹ آئے۔

راقم کہتا ہے بساسیری سوا بہادر اور ذی ہمت ہونیکی ظاہرا بڑا مدبر اور توڑ جوڑ کا آدمی تھا حریف کے ہمراہیونکو توڑ لینے مین بڑا استاد تھا۔ بالجملہ طغرل بیگ بذات خود اُسکے مقابلے کیواسطے روانہ ہوئے بڑے گھمسان کی باہم لڑائی ہوئی جسمین طغرل بیگ کو ظفر حاصل ہوئی اور بساسیری میدان جنگ سے بہاگ کے سنجار کیطرف چلا گیا اور وہان ایکجماعت متعلقین لشکر طغرل بیگ کی وارد تھی اُن سبکو لوٹ لیا۔ اسی عرصہ مین شامیون نے بساسیری کے مشورے سے تیس ہزار دینار جو اشرفی مروجہ اُس زمانے کی تھی ابراہیم نیال جو طغرل بیگ کا اخیافی بہائی تہا اُسکو دی کہ طغرل بیگ سے علیحدہ ہوکر فساد برپا کرے اور بالاستقلال شام مین امارت کرے ابراہیم نے اپنے بھائی کی ساتھہ غدر کیا اور اُنسے علیحدہ ہوکے ہمدان کیطرف بھاگ گیا وہان پہنچکر بعضی ارکان دولت طغرل بیگ کو فریب دیکے اپنے ہمراہی کی دعوت کی اسواسطے طغرل بیگ معاملہ بساسیری کا مہمل اور غیر منفصل چھوڑکر ہمدان کیطرف کوچ کر گئے بساسیری نے جب میدان اپنے حریف سے خالی پایا فوراً بغداد کیطرف روانہ ہوا اور آٹھوین ذیقعدہ ۴۵۰ھ مین وہان پہنچا اور خلیفہ قایم بامراللہ کو قید کر لیا اور رئیس الرؤسا خلیفہ کے وزیر کو اور بعضی اور اُونکی خواص امرا کو اونٹو پر بٹھلا کے تمام شہر مین تشہیر کیا اور بعد اُسکے سبکو قتل کر ڈالا اور خلیفہ کو مہارش عجلی نام ایک شخص کہ اپنے ہمراہیون مین سے تھا سپرد کیا اُسنے ایک مکان محفوظ مین خلیفہ کو مقید کیا اور بساسیری نے بغداد مین مستنصر خلیفہ مصر کے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ لکھتے ہین قایم بامراللہ نے قید خانے سے ایک رقعہ طغرل بیگ کے نام پر مخفی اپنی کسی معتمد کے ہاتھہ

روانہ کیا مضمون اُسکا یہ تھا یہان قرامطہ کی رسوم جاری ہوے اور اسلام ضعیف ہو گیا اگر ممکن ہو جلد یہان
پہنچو طغرل بیگ نے وہ رقعہ پڑھکے اپنے منشی کو دیا کہ چند سطر جواب مین لکھدو کہ مین بہت جلد پہنچتا ہون
منشی نے رقعے کی پشت پر یہ آیت لکھدی - ارجع الیھم فلناتینھم بجنود لا قبل لھم
بھا ولنخرجنھم اذلۃ وھم صاغرون - طغرل بیگ نے جواب بہت پسند کیا اور کہا مین
امیدوار ہون کہ بموجب آیت شریفہ کے واقع ہوگا -

راقم کہتا ہے وہ آیت اُس مقام پر واقع ہے جب بلقیس نے تحایف حضرت سلیمان کے
پاس اُنکی خط دعوت اسلام کے جواب مین بھیجے تھے جو خط مشعر عدم قبول اسلام کا تھا اُسکا ترجمہ مولوی
عبد القادر قدس سرہ نے یون کیا ہے پھر جا اُنکے پاس اب ہم بھیجتے ہین اُنپر ساتھ لشکرونکی جسکا سامنا ہوسکے
اُنسے اور نکالدینگے اُنکو وہانسے بے عزت کرکے اور وہ خوار ہونگے - الغرض طغرل بیگ نے ابراہیم کی مہم
سے فراغت کرکے دار السلام بغداد کا سفر شروع کیا جب قریب بغداد کے پہنچے مہارش عجلی جسکی حفاظت
مین بساسیری نے قایم باللہ کو سپرد کیا تھا وہ انکو ہمراہ لیکے طغرل بیگ کے پاس حاضر ہوا اُنھون نے
خلیفہ کا بہت اعزاز اور اکرام کیا اور اونکے سامنے زمین پر بوسہ دیکے اُنکو سوار کیا اور خود اُنکے جلو مین پیادہ پا
روانہ ہوا خلیفہ نے اونسے فرمایا ارکب یا رکن الدین یعنی سوار ہو تو اے ستون دین کے اُسوقت سے
یہ رسم ہو گئی کہ فرامین اور مناشیر مین انکا نام سلطان رکن الدین طغرل بیگ لکھنے لگے - بالجملہ سلطان مع
خلیفہ معظم کے بغداد مین داخل ہوے اور انتظام ضروری شہر اور دیار سے فراغت کرکے ایک شخص کو اپنے امرا مین
سے شام کے رستے پر مامور کیا تاکہ بساسیری اسطرف نجا سکے اور خود اُسکے تعاقب مین روانہ ہوے جو بغداد سے
اُنکی خبر آنے کی سنکے بھاگ گیا تھا ارباب مقدمہ لشکر سلطان نے بساسیری کو حوالی کوفے مین گرفتار
کیا اور فوراً اُسکا سر کاٹ لیا ایک برس اور چار مہینے یہ فتنہ بساسیری کا قایم رہا - القصہ قایم بامر اللہ

سنہ ۴۶۷ھ مین قضا کی چوالیس برس آٹھ مہینے وہ خلیفہ رہے جسمین غالباً فتنۂ بساسیری کا داخل ہے
چھہتر برس تین مہینے پانچ دن کی انکی عمر ہوی - قایم بامر اللہ بڑے فاضل اور شاعر اور باتحمل تھے اور نہایت خوبصورت
اور پاکیزہ سیرت خلیفہ گذرے ہین جب انکو اپنے قرب وفات کا یقین ہوا تب انھون نے اپنے بیٹے کو
جسکو ولیعہد مقرر کیا تھا بلا کے خلافت کے امور مین بہت کچھ سمجھایا اور وصایا کیے جو بلقب المقتدی بامر اللہ
انکے بعد خلیفہ ہوے - راقم کہتا ہے مقتدی بامر اللہ کو روضۃ الصفا مین اور شیخ اکبر کی مسامرہ مین قایم بامر اللہ کا
بیٹا لکھا ہے مگر یافعی نے مراۃ الجنان مین اور سبایک الذہب مین انکا پوتا لکھا ہے وہی صحیح ہے چونکہ مقتدی
بامر اللہ کے باپ محمد بن قایم بامر اللہ اپنے باپ کے حیات مین قضا کر گئے اسوقت مقتدی بامر اللہ اپنی
ماں کے پیٹ مین تھے اپنے باپ کی مرنے کے چھہ مہینے کے بعد پیدا ہوے اسوقت قایم بامر اللہ نے انکو اپنا
متبنی بیٹا بنایا اس سبب سے وہ انکے بیٹے مشہور ہوے اسی سے بعضے مورخین نے انکو قایم بامر اللہ کا بیٹا لکھا ہے
اور یافعی نے سنہ ۴۶۷ ہجری کے وقائع مین مراۃ الجنان مین قایم بامر اللہ کا صرف اسقدر حال لکھا ہے کہ
اس سال مین انھون نے قضا کی چوالیس برس کئی مہینے وہ خلیفہ رہے وہ بڑے دیندار اور پرہیزگار
تھے صدقات بہت کرتے تھے صاحب علم اور فضل تھے اور بہترین مخلوقات سے تھے خصوص جب انکی خلافت
کا اعادہ ہوا - راقم کہتا ہے اعادۂ خلافت سے مراد ہے جب بساسیری کی قید سے چھوٹے اور
طغرل بیگ نے پھر انکو تخت خلافت پر بٹھلایا - اور انکے پوتے مقتدی بامر اللہ عبد اللہ بن محمد بن قایم بامر اللہ
انکے بعد خلیفہ ہوے - **ستائیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کی ابو القاسم عبد اللہ المقتدی**
بامر اللہ تھے بن محمد جنکو خلافت نہین نصیب ہوئی بن قایم بامر اللہ
چھبیسوین خلیفہ - سبایک الذہب مین لکھا ہے انکے باپ محمد اپنے باپ کی حیات مین قضا کر گئے جب وہ اپنی ماں کے پیٹ
مین تھے اپنے باپ کے مرنیکے چھہ مہینے کے بعد وہ پیدا ہوے انکی ماں ام ولد تھی ارجوان نام خلافت کی بیعت انکی بعد

اُنکے دادا کے قضا کرنیکے ہوئی جب وہ انیس برس تین مہینے کے تھے اُنکے زمانہ خلافت مین بہت سے
نیک امور اور آثار حسنہ شہرون اور ملکون مین ظاہر ہوئے اور قواعد خلافت کے اُنکے عہد مین بہت عزت
اور حرمت سے مقرر ہوئے جو اُنسے پیشتر جاری نہ تھے اور وہ انتالیس برس کی عمر مین مرگ مفاجات سے
قضا کر گئے اور بعضے مورخین راوی ہین کہ اُنکی ایک لونڈی تھی شمس النہار نام اسنے انکو زہر دیدیا۔

راقم کہتا ہے بڑے امرا اور عمدہ لوگونکی وفات خصوص سلاطین کی اگر دفعۃً واقع ہو تو
اکثر شہرہ اُنکے مسموم ہونیکا ہوتا ہے کبھی وہ امر واقعی ہوتا ہے اور کبھی محض بے اصل اور نرا شبہہ
شیطانی ہوتا ہے۔ اُنکے بعد اُنکے بیٹے مستظہر کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔ اور مسامرہ مین لکھا ہے خلافت
مقتدی ابن القایم بامر اللہ انکا نام مقتدی بامر اللہ عبد اللہ بن محمد بن قایم بامر اللہ تھا اور کنیت اُنکی ابو القاسم
تھی تیرھوین شعبان ۴۶۷ ہجری کو جمعرات کے دن اُنکی بیعت ہوئی جب عمر اُنکی نو برس کی تھی۔

راقم کہتا ہے غالباً مسامرہ مین کاتب سے تسع کے بعد عشر کا لفظ چھوٹ گیا ہے اسواسطے کہ
سبایک الذہب سے اوپر لکھا گیا ہے کہ جب اُنکی بیعت ہوئی تو اُنکی عمر انیس برس تین مہینے کی تھی اور
ضعیف گمان ہے کہ شیخ اکبر کو اُنکی عمر کی روایت اُسیقدر پہنچی ہو۔ پھر مسامرہ مین لکھا ہے کہ اُنکے باپ
ابو العباس بن قایم بامر اللہ نے اُنکی ولایت عہد کیواسطے وصیت کی تھی لیکن پیشتر سبایک الذہب سے لکھا
ہے کہ باپکے مرنے کے وقت وہ تین مہینے کے مانکے پیٹ مین تھے تو شاید باپ کی وصیت مشروط ہو گی
کہ اگر بیٹا پیدا ہو تو وہ ولیعہد ہو پھر اُسی مسامرہ مین ہے کہ وہ بغداد مین سنیچر کے دن محرم ۴۸۷ھ مین
قضا کر گئے اس حساب سے خلافت اُنکی بیس برس چار مہینے اٹھارہ دن رہی۔ اور روضۃ الصفا مین
مروی ہے بعد قایم بامر اللہ کی امرا اور اعیان نے اُنکی بیٹے کے ہاتھ پر بیعت کی اُنکے ابتدای ایام خلافت مین
بغداد مین ایک آگ لگی تھی کہ اکثر شہر جلکے خاکستر ہو گیا تھا بعد چند سالکے اُنکے خلیفہ ہونیکے ملکشاہ سلجوقی کی

بیٹی کے ساتھ اُنکی نسبت قرار پائی اور ۴۵۸ھ مین وہ لڑکی بڑے تجمل اور احتشام کے ساتھ جو باپ نے
ہمراہ کیا تھا بغداد مین داخل ہوئی اسباب جہیز مین مورخین لکھتے ہین اکیسو تیس اونٹ کہ سب پر دیبائے
رومی کی جھولین تھین اور چاندی اور سونے سے اور اجناس قیمتی اور امتعہ نفیسہ سے لدے ہوئے تھے اُنکی ہمراہ
آئے اور تین عماریان ظاہر اودلھن کی اور اُنکی بعض بیگمات مصاحبین کی سواری کی جنکو چوہتر اونٹ
کھینچتے تھے اُنکی گردنوں مین سونے کے گھنٹے اور قلاید لطیفہ اور نفیس مرصع اور کارچوبی جھولین تھین
اور چھہ اونٹ پر بارہ صندوق چاندی کے تھے ہر صندوق جواہر گران بہا سے مملو تھا اور تین تیس ۳۳
گھوڑے نفیس عربی اور ترکی گران بہا زیور مرصع در و یاقوت و الماس و نیلم وغیرہ اور زینہا مرصع
زرین سے آراستہ تھے اور اسباب نقد و جنس کو اسی پر قیاس کرنا چاہئے جب یہ لشکر عروس کا اور
انکی امراے ہمراہی کا بغداد سے باہر پہنچا شہر سے سارے امرا اور غنی اور فقیر اور صغیر اور کبیر سوار
اور پیادہ اور افواج جنوسی استقبال کی واسطے نکلی اور خلیفہ نے اپنے وزیر کو بہت تیاری اور
تجمل کے ساتھ عروس کی ماں کے پاس جو اپنی بیٹی کے ساتھ آئی تھین بھیجا اور یہ پیغام کہلا بھیجا کہ
ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا یعنی بہ تحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہے
تمہیں کہ امانتونکو پہنچا دو اُسکے مالک کے پاس ۔

راقم کہتا ہے اس پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ عروس کی مان نے قبل نکاح کے
کچھہ شرائط خلیفہ سے کئے ہونگے اور بانتظار قبول ہونے اُن شرائط کے عروس کے شہر مین لیجانے
سے مکث کیا ہوگا آخرش بعد قبول ہونے اُن شرائط کے یا بغیر قبول ہونے شرائط کے عروس کی ان
نے خلیفہ کے پیغام کا جواب کہلا بھیجا بالسمع والطاعۃ یعنے بسر و چشم امانت ادا کیجائیگی اور بتقرر
تاریخ سعید ایک رات کو عروس کا داخلہ شہر مین ہوا۔ مگر معلوم نہین ہوا کہ نکاح قبل داخلے کے شہر مین ہوا

یا بعد داخلے کے عجب نہین ہے کہ نکاح بذریعۂ وکلا کے قبل روانگی عروس کے خراسان سے ہوگیا ہو پیغام خلیفہ کا
اُنکی مان کو اسی پر دلالت کرتا ہی اور قبل نکاح کے عروس کا روانہ ہونا اپنے مان باپ کے گھر سے رسماً
موجب توہین ہی وہ اتنے بڑے سلطان نے کب گوارا کی ہوگی ۔ الغرض جس رات کو عروس
بغداد مین داخل ہوئین نظام الملک وزیر سلطان ملکشاہ کے جو عروس کے ساتھ آے تھے اور اور
ارکین اور امراء سلجوقی کے سب ہمراہ تھے اور اتنی روشنی شہر مین ظاہرا عروس کیطرف سے ہوئی تھی کہ
سارا بغداد مثل روز روشن کے ہوگیا تھا عروس محفۂ مرصع زر وجواہر پر سوار تھین تین سو خوبصورت
لونڈیان ہمراہ تھین جنکو حور اور پری بغیر تامل کہین دو ہزار سوار آگے جلو مین تھے اور خواجہ سرا جو محفے کو
گھیرے ہوے تھے شمار سے باہر تھے کہتے ہین مثل اُس شب کے بغداد مین کسی نے کوئی رات نہین دیکھی
دوسرے دن مقتدی بامر اللہ نے طعام ولیمہ کی ایسی تیاری کی جسمین چالیس ہزار من شکر صرف ہوئی
تھی اور سامان کو اسی پر قیاس کرنا چاہیے بعد اُسکے بہت بڑے جشن کا دربار ہوا جسمین سارے ارکین
اور امراے سلجوقی کو ہر ایک کے رتبے کیموافق خلعتین اور انعامات عطا ہوے ۔ آخر الامر بعد چندے
یا بہت جلد جسکی تفصیل نہین معلوم ہوئی صحبت خلیفہ کی عروس کے ساتھ موافق نہوئی آپسمین بدمزگی ہوگئی
عروس اپنے باپ کی مملکت مین معاودت کر گئین مگر اصفہان نہین پہنچنے پائی تھین کہ گذر گئین ۔

راقم کہتا ہے کہ اِس عروس مقتدی بامر اللہ کی بڑی غیور تھین سیکڑون حرم خلیفہ
کی دیکھ نسکین یا خلیفہ کو وہ پسند نہوئین اور خلفاے عباسیہ مین باستثناے چند اوائل کے خلفا کے
ہارون رشید تک کسی کی شادی اور نکاح کا ذکر بھی تواریخ مین نہین دیکھا اور جتنے خلفاے عباسیہ گذرے
ہین سوا امین ہارون رشید کے بیٹے کے سب ام الولد اور لونڈیون کی اولاد تھے حضرت مقتدی بامر اللہ
کے نکاح اور شادی کا حال دیکھنے مین آیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفا کو حرم ہی کیطرف بہت توجہ تھی

شادی اور نکاح کے راغب نہ تھی اور جنکی شادی ہوئی بھی وہ اپنی منظور نظر لونڈیونکو شادی کی بی بی کے
برابر کر دیتے تھی بلکہ اُنسے بھی بڑھا دیتے تھی یہ امر ملکشاہ سلجوقی کی بیٹی کو جنکو غرہ اپنی شاہزادگی کا تھا
کب گوارا ہوتا - بالجملہ ایام خلافت مقتدی بامر اللہ مین کئی مرتبہ جنگ و جدل بغداد مین ہوئی جو کو اُلف
بڑی تاریخونسے معلوم ہونگی - ۴۸۷ھ مین مقتدی بامر اللہ نے قضا کی اُنکی مرنے کی مورخین نے یہ کیفیت
لکھی ہے کہ ایک شبکو انھون نے کھانا کھایا اسوقت انکے پاس سوا قہرمانہ اور شمس النہار کی کوئی نہ تھا
جو نہین ہاتھ منہ دھوکے بیٹھے شمس النہار سے فرمایا یہ سب کون لوگ ہین جو بے اجازت چلے آتے ہین
شمس النہار نے ادھر اُدھر دیکھا وہان کوئی نہ تھا - قرب موت کیوقت متخیلہ مین صورتین حس مشترک
مین کبھی منقش ہوئی ہون وہ منعکس ہوتی ہین مثل خواب کے یا شاید ارواح میتہ اور ملائکہ اور شیاطین
نظر آتے ہون - الغرض اسیقدر کہکر وہ چپکے ہورہے ہاتھ پاؤن سر اور سب بے قابو ہوگئے اور روح نے
مفارقت کی اُنکی مرگ مفاجات ہوئی کل اُنیس برس پانچ مہینے خلیفہ رہے اور چھتیس برس
آٹھ مہینے سات دنکی عمر ہوئی حقیقت مین وہ جوان صالح تھی سن کہولت اور پیری انھون نے نہ پایا -
بہت سے احکام موافق شریعت غرا کے انھون نے صادر کئے - گانے والی عورتونکی مجلسین موقوف کر وادین
ظاہر گانے والی عورتین اُس عہد مین ایسی ہی تھین جیسی ہندوستان مین کنچنیان اور لولیان ہین مگر شاید
کچھ خود اپنے تئین مخفی نہو مخفی ہوتی ہو - حکم دیا کہ حمامون مین کوئی شخص ننگا نہ نہاے یہ خباثت عرب کے
ملک مین مصر وغیرہ مین ابتک موجود ہے کہ ایک دوسرے سے اور حمامیونسے پردہ نہین ہوتا حمام تو در
کنار دریاؤن اور حوضون مین مرد علی العموم اور عوام کی عورتین سب بے تکلف ننگی ہوکے کنارے نہایا کرتی
ہین اور باہم ایک دوسرے سے کچھ پردہ نہین ہوتا - کبوتر خانے سب اجڑوا دیے اور حکم عام ہوا کہ
کوئی شرط اور بازی کبوتر اڑانے مین نہ کرے - ایک حکم یہ جاری ہوا کہ حمامونمین دجلی کا پانی نہ جانے پاوے

یہ حکم اخیر کس واسطے ہوا اسکا سبب نہین معلوم ہے چونکہ بغداد مین ہزارون حمام تھے تو سب مین دجلے کا پانی جانے سے شاید دریا مین پانی کم ہو جاتا ہوگا یا حماموں کا بند ہو جانا مد نظر ہو کہ وہان سے ننگے نہانے کے اور بھی شناعات ہوتے ہون - ایک حکم طاہر کو نکو علی العموم ہوا کہ ایک کشتی پر مشترک مرد اور عورتین نہ سوار کرین - اور اکثر امور جو خلاف شرع کے جاری تھے وہ انکے عہد مین موقوف ہوگئے -

راقم کہتا ہے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ احکام خاص شہر بغداد مین جاری ہوئے یا سارے ممالک محروسہ مین انکی تعمیل ہوئی - مرآۃ الجنان مین یافعی فی ۴۶۸ھ کے وقائع مین لکھا ہے کہ اُس سال مین دمشق جو خلفاے عبیدئین مصر کے تصرف اور قبضے مین تھا اُسکا محاصرہ ہوا شہر مین قحط ہو گیا کھانے پینے کی جنس معدوم ہوگئی آخرش محصورین نے حکم امان پا کے شہر سپرد کر دیا اور وہان پھر خطبہ خلیفہ عباسیہ کا جاری ہوا اور شعار شیعہ کا اذان وغیرہ مین موقوف ہوا -

راقم کہتا ہے یافعی کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتدی بامر اللہ کے زمانہ خلافت مین بدستور سلجوقیونکا تسلط ممالک مین تھا لیکن خلیفہ سے اور سلطان ملکشاہ سے صفائی کلی نہ تھی اور سلطان خود تو اپنے ممالک عجم مین تھے مگر انکے اعوان اور انصار اور اقربا ممالک پر مسلط تھے اور جتنے حکام ممالک بیرونی مین تھے وہ سب مستقل تھے گویا بالکل طوائف الملوکی کا زمانہ تھا مگر ظاہرا باستثنا انممالک کے جہان عبیدئین مصری کا تسلط تھا سب ممالک مین خطبہ اور سکہ خلیفہ کے نام کا جاری تھا غالباً ہر مملکت سے بطور پیشکش کے دار الخلافت مین کچھ آتا ہوگا بعضے حکام آپسمین ایک دوسرے سے جنگ و جدل کرتے تھے جسکو غلبہ ہوتا تھا وہ برسرکار آتا تھا چنانچہ یافعی نے ۴۷۱ھ کے وقائع مین لکھا ہے کہ تاج الدولہ سلطان ملکشاہ کے بھائی اس سال مین مملکت شام مین داخل ہوے اور اپنے بھائی کیطرف سے حلب اور دمشق پر قبضہ کیا پہلے کوئی اور حاکم تھا جسنے ظاہرا ۴۶۸ھ مین عبیدئین کے قبضے سے دمشق کو نکالا تھا - پھر انہین یافعی نے ۴۷۳ھ کے وقائع مین لکھا ہے

کہ اُس سال مین ایک شخص مکنی بہ ابوالحسن علی بن محمد بن علی الصلیحی مارا گیا جو یمن کا اور اسکی نواح کا بتدریج مالک ہوگیا تھا اُسکی حال مین لکھا ہی کہ اُسکا باپ یمن کا قاضی سنی مذہب تھا اور وہ بڑا عیار اور ہوشیار اور ذی عزیمت اور شجاع تھا اُسکے عجیب عجیب کوائف لکھی ہین کہ بتدریج بڑھتے بڑھتے ۴۵۳ ہجری مین سُننے خلفاے مصری عبیدیین اسماعیلی مذہب کیطرف سے یمن پر قبضہ کیا اور اُنکی مذہب کی دعوت شروع کی اور مدت تک اُن بلاد کا مالک رہا یہانتک کہ ۴۷۳ مین جب حج کرنیکو مکہ معظمہ کیطرف جاتا تھا وہ اور اسکا بھائی اور سب اُسکی ہمراہی کے لوگ قتل ہوگئے قاتل اُسکا سعید احول نام ایک شخص تھا جسکا باپ صلیحی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اُسنے اپنے باپکے قتل کا بدلا لیا اُسکا قصہ یافعی نے بہت طویل نقل کیا ہے اور سارے کوائف صلیحی کے ذکر مین کچھ اختلاف مورخین کا بھی لکھا ہی۔ الغرض سارے صلیحی کے پانچہزار فوج کے لوگ جنکو اُسنے پیشتر روانہ کیا تھا صلیحی کے قتل کی خبر سنکے سعید احول کے مطیع ہوگئے اور اُسنے اُنکی اعانت سے صلیحی کے مابقی لشکر کو مغلوب کیا اور سارے مقبوضات یمن وغیرہ پر مسلط ہوگیا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ اوسنے اُن مقبوضات مین سکہ اور خطبہ عبیدیین مصری کا جاری رکھا یا خلفائے عباسیہ کی اطاعت کی۔ پھر یافعی لکھتی ہین ۴۷۴ مین تاج الدولہ سلطان ملکشاہ کے بھائی نے طرطوس پر قبضہ کیا اور ۴۷۶ مین حران کے لوگون نے اور وہانکی قاضی نے ارادہ کیا کہ شہر حران ترکمان کے امیر کو سپرد کرین جو ظاہرا تاج الدولہ سلطان ملکشاہ سلجوقی کے بھائی کی تحت تھی اسواسطےکہ وہ امیر اہلسنت کی مذہب پر تھی اور حاکم موصل کا جسکے قبضے مین شہر حران تھا وہ رافضی تھا اس سببسے وہانکی لوگ اُسسے ناراض تھی حاکم موصل نے یہ خبر سنکے فوراً جاکے حران کا محاصرہ کیا اور منجنیق یعنے گوپھنون سے شہر پر آگ اور پتھر برساکے شہر پر قبضہ کیا اور قاضی کو اور اُنکی بیٹے کو ذبح کر ڈالا۔ پھر یافعی نے ۴۷۸ کے وقائع مین صرف اسیقدر لکھا ہی کہ اِس سالمین مقتدی بامر اللہ مرگ

مفاجات سی قضا کرگئے - پہلے تقلید اور حکومت برکیا روق سلطان ملکشاہ سلجوقی کے بیٹی کی انھون نے شادی پھر جب اُنسے ملاقات ہوئی تب اُنکو خطاب رکن الدولہ کا دیا اور خطبے مین انکا نام داخل کروایا اُسیکے دوسرے دن وہ قضا کرگئے بعد اُنکے دادا کے ۴۶۷ھ مین اُنکی بیعت ہوی تھی اُنکی انیس برس کے سن مین تین مہینے اوپر اور محرم مین انتالیس برس کی عمر مین فجاۃً قضا کرگئے اور بعضی کہتے ہین اُنکی لونڈی نے اُنکو زہر دیا وہ بڑے متقی اور دیندار تھے فواحش اور گانیوالی عورتون کو بغداد سے انھون نے نکلوا دیا خلافت انکی ایام مین مرفہ تھی اور صنائع اور حرفت نے خوب ترقی ہوئی تھی انکے بعد مستظہر باللہ احمد کی بیعت ہوی نام مقتدی کا یافعی نے یون لکھا ہے مقتدی باللہ ابو القاسم عبد اللہ ابن ذخیرۃ الدین محمد بن قائم بامر اللہ عباسی - **اٹھائیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ سے ابو العباس احمد المستظہر باللہ تھے مقتدی بامر اللہ ستائیسوین خلیفہ کے بیٹے** - بروایت سبائک الذہب شوال ۴۷۰ھ مین وہ پیدا ہوے تھے باپ کے مرنے کے بعد سولہ برس کی عمر مین اُنکی بیعت ہوئی مان اُنکی ام ولد ترکیہ تھی اور وہ بہت نرم مزاج اور کریم الاخلاق تھے نیک کامون مین بہت جلدی کرتے تھے اُنکا عہد خلافت رعایا کیواسطے بہت خوشی اور مسرت کا تھا بدھ کے دن تئیسوین ربیع الاول ۵۱۲ھ ہجری مین قضا کی پچیس برس وہ خلیفہ رہے - اور مسامرہ مین لکھا ہے کنیت مستظہر کی ابو العباس تھی اُنکے خلافت کی بیعت مقتدی کے دن محرم ۴۸۷ھ مین ہوئی بابین ظہر اور عصر کے انھون نے لوگون کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی بعد اُسکے اپنے باپ مقتدی بامر اللہ کی نماز جنازہ کی پڑھائی انکی عمر جسدن اُنکی بیعت ہوئی اور انکے باپ دفن ہوے سولہ برس دو مہینے انیس دن کی تھی وہ اسطرح کہ سنیچر کے دن مسیوین شوال ۴۷۰ھ مین پیدا ہوے تھے اور

روضۃ الصفا مین مذکور ہے باختلاف روایت اُسی دن جب مقتدی بامر اللہ نے قضا کی برکیاروق
بن ملکشاہ سلجوقی نے جو بغداد مین موجود تھا مستظہر کے ہاتھ پر بیعت کی - اور ایک روایت ہے کہ مستظہر نے
تین دن باپ کا مرنا مخفی رکھا اسکے بعد برکیاروق کو طلب کیا اور اپنا بیعت [illegible] اسکے باپ کا
قضا کرنا ظاہر کیا تب اُسنے آکے بیعت کی - مستظہر کے ایام خلافت مین [illegible] اسمعیلیہ نے بہت
قوت پکڑی اور بعض عراق اور شام اور [illegible] پر اُنکا قبضہ ہو گیا [illegible] مستظہر کی
عہد مین منجمون نے ایک سال [illegible] حکم کیا کہ طوفان نوح کیطرح سے اس سال مین طوفان ہوگا مستظہر باللہ
نے ابن عیسی منجم سے اُسکی کیفیت پوچھی انھون نے کہا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ مین [illegible]
سیارہ کا اجتماع اور قران برج حوت مین ہوا تھا اِس سال اُسی برج مین چھہ سیارے جمع ہونگے مگر
زحل اُسسے خارج ہے اگر زحل بھی اسمین ہوتا تو طوفان عالمگیر واقع ہوتا مگر ابن عیسی [illegible] بیان
کہ کسی جگہہ اِس عالم مین جہان ہر طرف کے لوگ بکثرت جمع ہونگے شاید ایک سیل عظیم آوے اور مجمع
کثیر کو ہلاک کرے اِس جمعیت سے بہت کم لوگ بچین اتفاقات سے اُس سال کے حجاج جو قریب دو لاکھہ آدمی کے
تھے حج سے فراغت کرکے ایک خشک ندی پر اُترے جسمین برسون سے پانی کبھی نہین آیا تھا دفعۃً ایک
سیل عظیم نے آکے سارے اُس مجمع کو چارون طرف سے گھیر لیا کسیطرف بھاگنے کا ایک رستہ نہ ملا اُس
مجمع سے بہت قلیل لوگ جو جھٹ پٹ اونچے درختون پر اور پہاڑون پر چڑھ گئے وہ تو بچے اور باقی سب ہلاک
ہوگئے - اور مستظہر باللہ نے ابن عیسی منجم کا وہ حکم سنکے اِس تصور سے کہ مبادا دجلے کا سیل بغداد کو
تباہ کرے جن مقامون سے شہر مین سیل آنیکا احتمال تھا وہان بہت مستحکم بند بندھوا دیئے تھے جب یہ حادثہ
حجاج پر واقع ہوا تب مستظہر باللہ نے ابن عیسی منجم کو بنظر اُنکے استخراج صحیح حکم نجومی کے خلاع فاخرہ
اور انعام کثیرہ عطا کیا - اس روایت کو صاحب روضۃ الصفا نے نقل کرکے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام

عہد مین قران سعد سیارہ کا بموجب روایت مورخین کے برج سرطان مین ہوا تھا جسکو منجمین طالع
قائم کہتے ہین نہ کہ برج حوت مین جیسا روایت مذکورہ بالا مین لکھا ہے - بالجملہ مستظہر باللہ ۵۱۲ھ مین مرض
موت مین مبتلا ہو کے قضا کر گئے چھ مہینے اوپر پچیس برس انھون نے خلافت کی اور اکتالیس برس چھ مہینے
کچھ دنکی انکی عمر ہوئی رعایا انکے عہد مین بہت رفاہ اور فلاح مین رہی وہ نہایت اخلاق کریمانہ کی متصف تھے
چغل خورونکی بات مطلق نہین سنتے تھے اور شریر اور بدگو نکے قول پر ہرگز عمل نہین کرتے تھے ایسے لوگونکو
وہ خوب پہچانتے تھے بہت بڑے خوش نویس تھے اور بڑے شاعر تھے عمدہ اشعار اور قصائد انھون نے
یادگار چھوڑے ہین - یافعی مراۃ الجنان مین ۴۸۷ھ کے وقائع مین مستنصر عبیدی کا ذکر کرتے ہین کہ اسی
سال مین اسنے قضا کی اور اسکا نام یون لکھتے ہین المستنصر باللہ ابو تمیم معد بن ظاہر علی بن الحاکم العبیدی
صاحب مصر اسکا تسلط اور غلبہ یہانتک پہنچا کہ بغداد مین بھی اسکا نام خطبے مین بساسیری نے پڑھوایا
اور قائم بامر اللہ عباسی کا نام نکلوا ڈالا الغرض اسنے اتنی ترقی کی کہ اسکے آبا اور اجداد مین سے کوئی اس
رتبے کو نہین پہنچا تھا ساٹھ برس تک اسنے سلطنت کی اتنی مدت تک نہ کوئی خلفاے عبیدیین مین سے
کسی نے خلافت کی نہ خلفاے عباسیہ مین سے اسی سال ابن صلیحی کا بیٹا یمن مین مسلط ہوا اور تجدید خطبے
اور سکے کی مستنصر کے نام کی اسنے کی وہی مستنصر سات برس کا تھا جب خلیفہ مصر کا مقرر کیا گیا اور اسکے
نو برس کی عمر مین حرمین شریفین مین اسکا نام اور اسکے آبا کا خطبے سے نکالڈالا گیا اور خلفاے عباسیہ کے نام کی
تجدید ہوئی اسی مستنصر کے عہد خلافت مین مصر مین ایک ایسا قحط عظیم واقع ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے
عہد سے کبھی اس شدت کا قحط نہین ہوا تھا سات برس تک متصل وہ قحط قائم رہا آدمی ایک دوسرے کو
کھانے لگے ایک روٹی پچاس دینار تک کی بکی اس مدت قحط مین مستنصر تن تنہا سوار ہو کے باہر نکلتا تھا اسکے
خواص اور امرا کے پاس سواری باقی نہین تھی سب پیادہ پا ہمراہ ہوتے تھے راہ مین ہزارون عورتین اور بچے

الجوع الجوع پکارتے پھرتے تھی اور مستنصر اپنی عادت کیموافق ہر روز اپنے خچر پر سوار پھرتا تھا آخر نوبت یہ پہنچی کہ مستنصر کی ماں اور بیٹیاں بھوک کی شدت سے مصر سے بغداد میں چلی گئین - سنہ ۴۹۰ کے وقائع مین یافعی لکھتے ہین رضوان ایک شخص نے حلب پر قبضہ کیا اور مستعلی باطنی کے نام کا جو خلفا عبیدیئین تھا خطبہ پڑھوایا مگر چند مہینے کے بعد حاکم انطاکیہ نی اسکو وہان سے نکالا اور پھر تجدید خطبہ خلفا عباسیہ کے نام کی ہوئی اور سنہ ۴۹۱ کے وقائع مین لکھتے ہین کہ فرنگیون نے انطاکیہ پر بزور شمشیر قبضہ کیا اور وہانکی مسلمانون پر بڑی مصیبت نازل ہوئی - اور سنہ ۴۹۲ مین انھین فرنگیون نے بیت المقدس پر قبضہ کیا اور اسی سالمین دعوت باطنیہ کی اصفہان اور اسکی نواح مین پہنچی -

راقم کہتا ہے باطنیہ وہی روافض اسماعلیہ حسن صباح کے مطیع کہلاتے ہین جو خلفا انھین عبیدیئین سے منتسب ہوتے تھے - اور سنہ ۴۹۳ مین انھین یافعی کی روایت سے مسلمانون نے اور فرنگیونسے قریب ملطہ کے بڑے گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین تین لاکھ فرنگیونکی فوج تھی اس لڑائی مین اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو مظفر اور منصور کیا بادشاہ فرنگیونکا مقید کر لیا گیا اور اسکے تین لاکھ آدمیونسے کل تین ہزار آدمی رات کیوقت بھاگ کے بچے باقی سب مقتول اور مقید ہوے اور سنہ ۴۹۴ مین باطنیہ کی عراق مین اور کوہستان مین کثرت ہوئی جنکا سردار حسن بن صباح تھا بہت سے قلعونپر وہ قابض ہوگئے اور رستے لوٹنا شروع کئے اس سبب سے کہ اولاد ملکشاہ سلجوقی کی اپنے آپس کے قتال اور جدال مین مصروف تھی انکے مدافعت کی فکر سے غافل ہوگئے تھے اسی سالمین فرنگیون نے بعضے بلاد شام پر قبضہ کر لیا منجملہ ان بلاد کے سروج اور قیساریہ تھا اور سنہ ۴۹۵ مین خلفاے عبیدیئین کا تسلط ممالک شام پر سے جاتا رہا بعضے بلاد پر ترک مسلط ہوے اور بعضے فرنگیونکی اختیار مین گئے فرنگیون نے بیت المقدس پر پھر قبضہ کیا مسجد اقصیٰ مین ستر ہزار مسلمان قتل ہوے اور سونا

اور چاندی بے انتہا فرنگیونکے قبضے مین گئی - اور سنہ ۵۰۰ھ مین سلطان محمد بن ملکشاہ فی باطنیہ کی تصرف سے

اصفہان کا ایک قلعہ نکال لیا جسکے بنا مین سلطان ملکشاہ نے دس لاکھ دینار خرچ کئے تھے اور بڑے

اونچے پہاڑ پر بنایا تھا وہ سلاطین کی غفلت سے باطنیہ کے تصرف مین آگیا تھا جسپر احمد بن عبد الملک

بارہ برس تک قابض تھا آخرش سلطان محمد نے اسپر قبضہ کیا اور احمد بن عبد الملک کو قتل کیا -

انہی سالون باختلاف روایت یوسف بن تاشفین امیر المسلمین سلطان مغرب ابو یعقوب بربری نے

قضا کی جو اپنے زمانے مین ایک ملوک دنیا سے تھا بڑا شجاع اور عادل اور حلیم اور مدبر تھا کچھ اوپر

تیس برس اقصائے ممالک مغربیہ مین سلطنت کی اور اپنے تئین امیر المسلمین کہلایا عراق مین پیغام

اور خلیفہ مستظہر باللہ سے عہد اپنی حکومت کا طلب کیا یعنی اپنی سلطنت کو انکی خلافت کے تحت کرکے اظہار

بیعت اور اتحاد کیا تاکہ اپنی سلطنت کو [illegible] خلیفہ نے خلعتین اور نشان اور جو امور کہ لائق سلطنت تھے پروانہ

روانہ کیئے اور انکی سلطنت تحت خلافت خلفاے عباسیہ کے داخل ہوئی - انہین یوسف بن تاشفین

کے خصائل مین لکھا ہے کہ علما اور دیندار لوگونکی انکو بہت صحبت رہتی تھی اور عفو اور اغماض بڑے

بڑے جرائم سے انکی جبلت مین تھا کہتے ہین ایکدن باخفائے شان سلطنت وہ سیر کرتے تھے ایک مقام پر

پہنچے جہان تین آدمی بیٹھے ہوئے اپنی خیالی آرزوئین بیان کررہے تھے ایک نے کہا کاش ہزار دینار

ہمکو ملتے جسکے ذریعے سے ہم تجارت کرتے دوسرے نے کہا کاش مجکو کوئی خدمت امارت مسلمین کی ملتی

تیسرے نے کہا کاش ملکہ بادشاہ کی ہماری زوجہ ہوتی دوسرے دن یوسف بن تاشفین نے تینون کو

طلب کیا اول کو ہزار دینار دئے اور کہا جاؤ تجارت کرو اور دوسرے کو اسکی آرزو کے موافق کوئی

حکومت عطا کی اور تیسرے کو بلا کے کہا اے جاہل کیون ایسی آرزو تو نے کی جو تجھے [illegible]

پھر اسکو اپنی ملکہ کے پاس بھیجدیا انھون نے ایک خیمے مین اسکو جگہ دی [illegible]

وہان

وہان رکھا اور روز ایک قسم کا کھانا اُسکو کھلوایا تیسرے دن اُسکو بلا کے پوچھا کہ کھانا کیسا تھا اُسنے کہا
ایکہی ذائقہ کا کھانا تینون دن ملا تھا کہ اُسنے کہا سب عورتون سے ایکہی لذت حاصل ہوتی ہے کیون حماقت
سے ایسی آرزو کی جو تجھکو مل نہین سکتی بعد اُسکے کچھ لباس اور کچھ نقد اُسکو دیکے قید سے رہائی دی -
سنہ ۵۱۲ھ کے وقائع مین یافعی لکھتے ہین اسی سال مین امام مستظہر باللہ ابو العباس احمد بن المقتدی باللہ
عباسی نے قضا کی بیالیس برسکی سن مین اور پچیس برس انھون نے خلافت کی وہ بڑے خوش نویس
اور بڑے ادیب اور صاحب تصنیفات اور کریم الاخلاق تھے نیک امور مین بہت رغبت کرتے تھے -

انتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو المنصور الفضل المسترشد باللہ احمد المستظہر باللہ اٹھائیسوین خلیفہ کے بیٹے تھے

- بروایت سبایک الذہب وہ بعد
اپنے باپ کے مرنے کے خلیفہ ہوئے لوگون نے اُنکے ہاتھ پر بیعت کی وہ بڑے عالی ہمت اور شجاع اور
نہایت باہیبت تھے رعب انکا قلوب پر نہایت طاری تھا مہالک اور شداید پر بذات خود اقدام کرتے تھے
انھون نے امور خلافت کو نہایت منتظم اور ضبط کیا اور اُسکے رسوم زایل کو از سر نو قایم کیا تھا اور شریعت کے
احکام کو بھی بہت رونق دی تھی اور بذات خود سلاطین بغات کے ساتھ جنگ وجدل مین شریک رہتے تھے
یہانتک کہ بسبب کثرت فسادات بغات کی اور تشاویش محاربات کی انکو آرام اور راحت اپنے ایام
خلافت مین تھوڑی نصیب ہوئی اور چونکہ اکثر محاربات کے واسطے مخالفین کے ساتھ بذات خود اٹھ کھڑے
ہوتے تھے ایک اخیر محاربے مین انکو شکست ہوئی جسمین اللہ تعالی نے انکو شہادت نصیب کی اور
مسامرہ مین صرف اسقدر لکھا ہے کہ مسترشد باللہ جنکا نام فضل بن احمد تھا اور کنیت انکی ابو المنصور تھی جمعرات
کے دن چودھوین ربیع الاول سنہ ۵۱۲ھ مین انکی بیعت ہوئی جب انکی ستائیس برسکی عمر تھی اسواسطیکہ بدھ کی
شبکو چوتھی ربیع الاول سنہ ۴۸۵ھ مین وہ پیدا ہوئے تھے اُنکے بعد اُنکے بیٹے راشد باللہ خلیفہ ہوئے اور روضۃ الصفا مین

مروی ہے کہ بروز وفات مستظہر باللہ کے انکے بیٹے ابو المنصور الفضل المسترشد باللہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی
وہ خلیفہ باہیبت اور رعب تھے سلاطین سلجوقی سے انکا اقتدار اور اختیار بڑھ گیا تھا مگر مآل اسکا اچھا نہوا - انکے
شروع خلافت مین ایک انکے بھائی ابو الحسن نام نے کچھ فساد برپا کیا تھا مگر وہ گرفتار ہوکے خلیفہ کے پاس
آئے خلیفہ نے انپر مہربانی کی اور انکو امان دی اور بعضی لکھتے ہین بہت ذلت سے انکو اونٹ پر سوار کرکے
تشہیر کروایا اور ایک شخص کو انہی اونٹ پر انکا ردیف کرکے حکم دیا تھا کہ پیچھے سے کوڑے مارتا جاتا تھا -

راقم کہتا ہے تطابق دونو روایتونکا یہہ ہوسکتا ہے کہ بعد خلیفہ کے پاس آنے کے انپر مہربانی
ہوئی اور انکو امان دی گئی - سنہ ۵۲۹ مین بعضے امرا سلطان مسعود سلجوقی کے انسے منحرف ہوکے بغداد مین چلے آئے
خلیفہ نے ان سبکی بہت دلجوئی کی اور ہر ایک کیواسطے مناصب اور عطایائے کثیرہ مقرر کیے انہون نے خلیفہ کو اتنا
ورغلایا کہ نتیجے سے سلطان مسعود نام خلیفہ نے نکلوا ڈالا اور انکے ساتھ محاربے پر آمادہ ہوا اور تیاری کرکے بغداد سے
روانہ ہوئے راستے مین والی بصرہ نے ہمراہی سے تخلف اور تقاعد کیا اس سبب سے خلیفہ اپنی عزیمت مین متردد
ہوگئے مگر ان امراے سلجوقی نے بالحاح اور اصرار خلیفہ کے تردد کو انکے دلسے نکلوا ڈالا کہ پھر اس عزیمت کے
اتمام پر آمادہ ہوگئے ادھر سلطان مسعود نے خلیفہ کی آمادگی اپنے محاربے پر سنکے ساری اپنی افواج متفرقہ جمع کی
اور اپنے مقر حکومت سے روانہ ہوے جب تقابل فئتین اور تلاقی فریقین ہوئی تب بڑے گھمسانکی
لڑائی ہوئی مگر خلیفہ کی فوج کو شکست ہوئی باوصف اسکے کہ بہت سے ہمراہی انکے قتل ہوے اور بہت سے
مقید ہوگئے اور باقیماندہ نے فرار اختیار کیا مگر خلیفہ بذات خود ایک ہاتھ مین مصحف شریف اور دوسرے ہاتھ مین
تلوار لیے ہوے جہان کھڑے تھے وہانسے جنبش نکی اور منہزمین کو پکارتے تھے کہ عار فرار سے شرم نہین آتی
بہادری کرو اور پھرو اور خلیفہ کے وزیر علی بن طراد جو دانشمندی اور کفایت شعاری مین بے نظیر تھے
ہمراہی القلم اور ایک گروہ مصاحبین خاص اور خواص اور خدم کا خلیفہ کے ہمراہ تھا کہ انہون نے بھی

جنبش

جنبش اپنے مقاموں سے نہین کی یہانتک کہ سلطان مسعود اور انکے ہمراہی کے لوگ خلیفہ کا وہ وقار و
تمکین دیکھکے بہت متعجب تھے - آخرش سلطان نے ایک جمعیت کا مور کی اوسمینے خلیفہ کو اور انکے وزیر و قاضی
القضات کو اور ارباب مخزن کو گھیر کے مقید کر لیا اور خلیفہ کو ایک خیمے مین اتار کے [illegible]
اور خود سلطان مسعود ہمدان کیطرف روانہ ہوے ظاہرا خلیفہ کو بھی ہمراہ لیگئے - جب سلطان مسعود مراغہ مین
پہنچے تب خلیفہ کے ساتھہ گفتگوئی مصالحہ پیش ہوئی اور یہ قرار پایا کہ خلیفہ کسیقدر روپیہ ہرسال سلطان کو دیا
کرین اور پھر بغداد سے کبھی نہ اٹھین خلیفہ اس صلح پر راضی ہوے اور سلطان آمادہ تھے کہ خلیفہ کو بغداد کیطرف روانہ
کرین - اتنے مین خبر پہنچی کہ قران نام ایک شخص سلطان سنجر کیطرف سے برسم رسالت آتا ہے سلطان مسعود
اسکی استقبال کیواسطے روانہ ہوے اور ظاہرا بسبب مصالحہ ہوجانے کے خلیفہ کے حفاظت کی کچھہ فکر نہ رہی کہ چند
ملاحدہ باطنیہ کے فدائی جنکا رئیس حسن صباح تھا خلیفہ کے خیمے مین گھس گئے اور انکو شہید کر ڈالا -
اسکے فدائی اور ہمراہیوں کی یہی عادت تھی کہ ایک یا دو شخص اپنے مخالفین ناموروں کے مکانات یا خیمون مین
کسی حیلے اور تدبیر سے گھس جاتے تھے اور اسکا کام تمام کرتے تھے یا مدت تک نوکری سے یا کسی اور حیلہ
سے اُسسے صحبت رکھتے تھے اور فرصت پاکر اُسکو قتل کرتے تھے سیکڑون کے ساتھہ یہ تدبیر غدری حسن صباح
نے کروائی اور انکو تمام کیا - اور ایک روایت یہ ہے کہ ان ملاحدہ باطنیہ نے باغوا اور ایما سلطان مسعود نے
وہ حرکت ناشایستہ کی تھی سبب اُسکا یہ تھا کہ سلطان سنجر نے سلطان مسعود کو لکھا تھا کہ جو کچھہ انھون نے
خلیفہ کا اموال ضبط کیا ہے وہ سب واپس کرین اور بہت معذرت اور استعفا کر کے اُنکو بغداد کیطرف روانہ
کرین چونکہ سلطان مسعود سلطان سنجر کے خلاف رائی کے کوئی امر نہین کرتے تھے ظاہر مین تو اسپر آمادہ ہوے کہ
سلطان سنجر کی نصیحت کے بموجب خلیفہ کو بہ تجمل اور احتشام تمام اور تکریم اور تعظیم سے رخصت کرین مگر مخفی
بعضے باطنیہ کو اسپر آمادہ کیا جو اُنسے ظہور مین آیا خدا جانے یہ روایت نری بدگمانی کی ہے یا واقفیت رکھتی ہے

بعد اس حادثہ کے جو امر کہ شہر میں آیا یعنی نہایت جزع اور فزع خلیفہ کے شہید ہونے پر اور قاتلین کو
تلاش کر کے تمام انکو قتل کر ڈالا اور اس بدلگامی کے خلاف تدبیر کیا سلطان مسعود نے بہت ماتم اور شیون
کیا اور جو اصحاب اور خدام ہمراہی خلیفہ مرحوم کے تھے سب روتے پیٹتے جنازہ کے ہمراہ تھے اور بہت سے علما اور
رئیس اور فقہا پیچھے خلیفہ کے تابوت کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر ایک مقام میں جو نزدیک ایک امیر کا باغ تھا
پہنچے اور اسی جگہ دفن کیا سترہ برس چھ مہینے مسترشد باللہ خلیفہ رہے اور تینتالیس برس کی انکی عمر
ہوئی - اور یافعی نے مرآۃ الجنان میں لکھا ہے کہ ۵۲۹ھ کے وقایع میں کہ خلیفہ مسترشد باللہ سات ہزار
فوج کی جمعیت سے سلطان مسعود کے ساتھ محاربے کیواسطے اٹھ کھڑے ہوئے جو ہمدان میں تھے وہ بھی وہانسے
روانہ ہوئے بہمراہی کچھ اوپر دس ہزار فوج کے چنانچہ اسی سال کی رمضان میں دونو جمعیتوں سے باہم جنگ ہوئی
جسمیں خلیفہ کی فوج کو شکست ہوئی حریف نے خلیفہ کو اور انکے خواص کو گھیر لیا اور خلیفہ کا خزانہ جو خچروں پر
چالیس لاکھ دینار کا لدا تھا وہ سب سلطان مسعود کے قبضے میں اور پانچ ہزار آدمیوں سے زیادہ کسیکو قتل نہیں کیا

راقم کہتا ہے شاید مراد یہ ہے کہ سلطان مسعود نے بعد لڑائی کے اس محاصرے میں پانچ
آدمیوں سے زیادہ کسیکو قتل نہیں کیا اور سلطان خلیفہ کو ہمراہ لیکے مراغہ میں چلے گئے جہاں کا حاکم داؤد بن
محمود تھا اس عرصے میں سلطان سنجر نے بڑی تہدید اور تخویف سے سلطان مسعود کو لکھا کہ فوراً خلیفہ سے
اپنا قصور معاف کرواؤ اور جو زیادتی انکے اوپر ہوئی ہے اسکا معقول تدارک کرو اور خلیفہ کو سوار
کرکے انکی رکاب میں پیادہ پا دوڑو ورنہ عنقریب میں تمکو قرار واقعی سزا دونگا -

راقم کہتا ہے چونکہ سلطان سنجر سلطان مسعود کے چچا تھے وہ انکا بہت ادب
اور لحاظ کرتے تھے بموجب انکے حکم کے انھوں نے فوراً عمل کیا مگر اتفاقات سے سلطان مسعود اپنے لشکر
میں تھے کہ سترہ آدمی ملاحدہ باطنیہ کے خلیفہ کے سراپردے میں گھس گئے اور انکو شہید کیا پس سلطان مجلس ماتم منعقد

بیٹھے اور رونا پیٹنا شروع ہوا اور جب خبر بغداد مین پہنچی وہان لوگون نے ایسا ماتم کیا کہ مثل اوسکے کبھی بغداد مین نہین ہوا تھا اور راشد باللہ مسترشد باللہ کے بیٹے کے ہاتھہ پر لوگون نے بیعت کی مسترشد باللہ کی خلافت ساڑھے سترہ برس رہی اور اونکی ستر برس کی عمر تھی جب بعد اونکے باپ کے انکی بیعت ہوئی تھی پھر یافعی نے بلفظ قیل لکھا ہے جو لفظ دلالت کرتا ہے ضعف روایت پر کہ باطنیہ ملاحدہ نے باغوا اور ایما سلطان مسعود کے مسترشد باللہ کو شہید کیا پھر یافعی لکھتے ہین بعد معتضد باللہ کے جو سولھوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے تھے کوئی خلیفہ ایسا بہادر اور شجاع اور متہور اور شدید الہیبت اور صاحب عقل اور بیدار اور بڑی ہمت عالیہ مثل مسترشد باللہ کے نہین گذرا۔ **تیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے** ابو جعفر راشد باللہ **مسترشد باللہ انتیسوین خلیفہ کے بیٹے تھے** ۔ سبایک الذہب مین اونکے عہد کو وایف بہت ہی مختصر لکھے ہین کہ وہ سنہ ۵۰۲ھ مین پیدا ہوئے تھے مان انکی ام ولد تھی بعد اونکے باپ کی شہادت کے ذی القعدہ سنہ ۵۲۹ھ مین اونکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی پھر انکو خلافت سے معزول کر کے مقتفی لامر اللہ کو لوگون نے خلیفہ کیا اور تاریخ سامرہ مین اُس سے بھی مختصر ہے اور روضۃ الصفا مین تذکور ہے کہ مسترشد باللہ نے ایک برس پیشتر اپنے مقتول ہونے سے راشد باللہ کو ولیعہد مقرر کیا تھا جب خبر انکے مقتول ہونیکی بغداد مین پہنچی وہانکے اعیان اور اشراف نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اور مسعود سلجوقی نے اپنے گماشتے کو جو بغداد مین تھا لکھہ بھیجا کہ راشد باللہ کی اطاعت مین بغداد والون کے ساتھہ متفق رہے بعد اوسکے سلطان مسعود نے ایک امیر کو اپنے امرائے نیین سے بھیجا اور راشد باللہ سے وہ روپیہ پیشکش کا طلب کیا جسکے اداکا مسترشد باللہ نے وعدہ لکھہ دیا تھا راشد باللہ نے کہا کہ باپکے وعدہ کرنے سے میرے اوپر ایفا اُسکا لازم نہین ہے پس منتسبان سلطان مسعود سے اور خلیفہ راشد باللہ سے باہم محاربہ ہو گیا سارے بغداد کے لوگ خلیفہ کے شریک ہو گئے تو احتمال

سلطان مسعود کو ہزیمت ہوئی داؤد بن محمود بن ملک شاہ آذربیجان سے آکے خلیفہ کے شریک ہوئے اور
عماد الدین زنگی موصل سے آکے خلیفہ کے ہمراہ ہوئے پس راشد اُن لوگونکی شرکت سے قوی العزم ہوگئے
اور سلطان مسعود کا نام خطبے سے نکلوا ڈالا اصفہان و خراسانکے ہمراہی افواج کثیرہ خلیفہ کے ساتھہ جنگ کرنیکو
روانہ ہوئے داؤد سلجوقی اور اتابک زنگی سلطان کی فوج کا راستہ روکنے کے لیئے چلے کچھہ قلیل زد و خورد باہم
ہوئے مگر بعد اُنہون نے اپنے تئین مقابل اور ساتھ فوج سلطان کا نہ دیکھا اس سبب اُنھون نے بغداد کیطرف
مراجعت کی اور سلطان مسعود نے آکے بغداد کا محاصرہ کیا پچاس دنکے محاصرے کے بعد خلیفہ ہمراہی اتابک
زنگی موصل کیطرف بھاگ گیئے اور داؤد بن محمود بن ملک شاہ سلجوقی آذربیجان کیطرف جو اُنکا مقر حکومت
تھا چلے گیئے اور سلطان مسعود بغداد پر قابض ہوگئے پھر خلیفہ اتابک زنگی سے علیحدہ ہوکے مراغہ مین
پہنچے وہان پھر وہی داؤد بن محمود اور بعضے اور امرا اُس نواح کے جو سلطان مسعود سے منحرف تھے آکے
خلیفہ کے شریک ہوئے اور سب لوگون نے عزم مصمم کیا کہ پھر خلیفہ کو لیجاکے تخت خلافت پر بٹھلائین سلطان
مسعود خبر اتفاق اُس جماعت کی سنکے اُنکی مدافعت کیواسطے روانہ ہوئے اُنکے مراغہ مین پہنچتے ہوئے
خلیفہ اور داؤد اور سارے امرا جو اُنکے شریک ہوئے تھے ممالک خورستان کیطرف چلے گیئے اور وہانسے
جمعیت ایک فوج کے اصفہان مین داخل ہوئے اور سلطان مسعود نے مراغہ سے بغداد کیطرف مراجعت کی
اصفہان مین ایک شخص نے ملاحدہ باطنیہ مین سے جو مدت سے کسی فرقے مین خلیفہ کے خواص کے نوکر تھا
اور فرصت وقت کا منتظر تھا قابو پاکے خلیفہ کو ایک چھری سے قتل کر ڈالا لوگون نے اُس قاتل کو پکڑ کے قتل کیا
اور شہر اصفہان کے باہر خلیفہ کی لاش کو دفن کیا راشد باللہ کی خلافت بروایت ابن جوزی اور حصیبی کے
ایک برس رہی اور یافعی نے مرآۃ الجنان مین سنہ ۵۳۰ھ کے وقایع مین لکھا ہے کہ سلطان مسعود ایک امیر کو
خلیفہ راشد باللہ کے پاس بھیجا اور سات لاکھہ دینار اُنسے طلب کیئے خلیفہ نے لوگون سے مشورہ کیا

آزاد اسپر قرار پایا کہ روپیہ خلیفہ کو لوگون سے تحصیل کر کے بہیجدین وہ روپیہ تحصیل ہوا اور سلطان کے پاس
روانہ کیا گیا مگر اسکی تحصیل مین ایسے مظالم ہوئے کہ لوگون نے ہتہیار اوٹہائے اور بغداد مین کیفیت
غدر کی پیدا ہوئی اتنے مین سلطان مسعود کی فوج بغداد مین پہنچی اور اتابک زنگی موصل سے آکے خلیفہ کا شریک
ہوا بغداد کے لوگون نے سلطان کی فوج کے ساتہہ قتال شروع کیا تہوڑے دنون کے بعد سلطان
مسعود نے اپنے وکلا خلیفہ کے پاس بہیجے اور درخواست مصالحے کی لکہی خلیفہ نے لوگون سے اُس امر
مین مشورہ کیا سب امرا نے قبول مصالحے سے انکار کیا اور کہا سوا قتال کے کچہہ چارہ نہین ہے جب
یہ جواب سلطان کو پہنچا اُنھون نے پانچہزار سوار سے آکے بغداد کا محاصرہ کیا اور فوج خلیفہ کی نہایت
پریشان اور مضطرب ہو گئی اور ایسے امور واقع ہوئے کہ اُنکا ذکر بہت طوالت چاہتا ہے بعد اُسکے
سلطان مسعود نے اتابک زنگی کو بہت کچہہ تہدید اور تخویف لکہی اور سب امرا اُنکو اطلاع کی کہ جو کوئی
اتابک زنگی کو قتل کرے سارے ممالک جو اُسکے قبضے مین ہین وہ سب اُسکے قاتل کو سپرد کر دئے
جاوینگے اتابک زنگی نے یہہ خبر سنکے خلیفہ کو ہمراہ لیکے موصل کی طرف چلا گیا اور سلطان مسعود بغداد
مین داخل ہوئے اور اُسپر قبضہ کیا اور احکام بہت عدالت اور انصاف کے اُنھون سے [illegible] ہوگئے
اس سبب سے سارے اعیان اور اشراف اور علما سلطان کے پاس مجتمع ہوئے اور راشد باللہ
پر سب نے طعن اور تشنیع شروع کی اور بعضون نے روایت کی ہے کہ سلطان نے سبکو تہدید
اور تخویف کی اور ہر ایک کو وعید شدید کی اگر راشد باللہ کو سب لوگ خلافت سے خلع نکرینگے پس
سب لوگون نے ایک محضر لکہا اور اُسمین وہ امور ذکر کئے جو راشد باللہ کے خلافت سے معزول کرنیکے
باعث ہوئے اور محمد بن مستظہر باللہ کو بلا کے اُنکے ہاتہہ پر بیعت کی اور مقتضی لامر اللہ اُنکا لقب قرار پایا
بعد اُسکے سلطان مسعود جو کچہہ اموال خلفا کا دار الخلافت مین تہا سبکو ضبط کیا اور بجز چار گہوڑونکے

وہان کچہہ نہین چہوڑا پہر یافعی ۵۳۱ھ کے وقایع مین لکہتے ہین کہ زنگی نے راشد باللہ خلیفہ معزول کو
موصل سے نکالدیا اور سب انکے ہمراہیون نے انکا ساتہہ چہوڑدیا وہ حیران اور پریشان مراغہ مین چلے
گئے اور اپنے باپکی قبر پر جاکے خوب روئے اور سر پیٹا اور سر پر خاک اُڑای اُنکے اسس ماتم اور شیون سے
وہانکے لوگونکو اُنپر بہت رحم آیا اور سلطان داؤدبن محمود سلجوقی بن ملک شاہ اُنکے ہمراہ ہوئے اور سلطان
مسعود کے ساتہہ اُنہون نے جنگ کی جس مین سلطان مسعود کے بہت لوگ مارے گئے اور سلطان مسعود نے
بغداد کی رعایا سے بہت کچہہ زرمصادرہ اُسی سالمین لیا پہر ۵۳۲ھ کے وقایع مین اُنہین یافعی نے مراۃ الجنان مین
لکہا ہے کہ شوکت راشد باللہ کی قوی ہوگئی اور اُنکے ساتہہ بہت جمعیت ہوگئی اور اُسی سالمین وہ قتل
ہوگئے پہر اُسی سالمین لکہتے ہین راشد ابوجعفر بن مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ اپنے باپکے اکثر عہد خلافت
مین اپنے ولیعہد ہونیکے خطبہ پڑہا گئے اور باپ کے بعد انکے ہاتہہ پر بیعت ہوئی تہی اور وہ نوجوان
سفید رنگ نمکین تام الشکل شدید البطش شجاع النفس حسن السیرت جواد شاعر فصیح تہے مگر اونکی
دولت خلافت کی دراز نہین ہوئی جہت تہے گناہونکی اُنپر تہمت کرکے لوگون نے اُنکو خلافت سے معزول
کیا پہر وہ اصفہانمین چلے گئے اور اُنکے ساتہہ سلطان داؤدبن محمود بن ملک شاہ سلجوقی تہے وہان جاکے
وہ کسی عارضہ مین بیمار ہوگئے اُسی اثنا مین اُنکے اوپر ایک جماعت باطنیہ کی کود ی اور اُنکو ملاحدہ نے
قتل کرڈالا۔

راقم کہتا ہے طرز تحریر یافعی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جماعت ملاحدہ کی بطور چورونکے
بیچارے راشد باللہ پر ڈاکا ڈالکے اونکو قتل کیا مگر تعجب ہے باوصف ہمراہی جماعت کثیر کے اونکی
حفاظت نہوئی۔ اکتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو عبداللہ محمد المقتضی لامر اللہ
بیٹے المستظہر باللہ اٹہائیسوین خلیفہ کے تہے۔ سبایک الذہب مین لکہا ہے

وہ راشد باللہ کے چچا تھے اونکی معزولی کے بعد چچا کے ہاتھہ پر بیعت ہوئی وقت بیعت کے
مقتفی لامر اللہ کی چالیس برس کی عمر تھی ابن جوزی راوی ہین کہ مقتفی کے عہد مین بغداد اور
عراق خلفا کے اختیار مین آیا وہان کوئی انکا منازع اور مخالف نہ رہا اور اُنسے پیشتر مقتدر باللہ
اٹھارہوین خلیفہ کے عہد سے وہانکی حکومت سلاطین متغلبین کے ہاتھہ مین تھی اور خلیفے واسطے
صرف نام خلافت کا تھا اور مقتفی لامر اللہ ربیع الاول کے چاند رات کے دن جہنا کر گئے ۵۵۵ھ
ہجری مین چوبیس برس تین مہینے اکیس دن خلیفہ رہے اور سامرہ مین صرف استقدر لکھا ہے
کہ مقتفی لامر اللہ جو راشد باللہ کے چچا تھے اونکے ہاتھہ پر جمعہ کے دن اٹھارہوین ذی القعدہ ۵۳۰ھ
مین بیعت ہوئی اور روضۃ الصفا مین مروی ہے راشد باللہ بغداد سے چلے گئے مگر خلافت خلیفہ
سے خالی ہو گیا وہان سلطان مسعود کا تسلط ہو گیا اُنکی تحریک سے راشد باللہ کو ہر قسم کی بدیون
اور معایب مین لوگون نے منتسب کیا اور سلطان مسعود نے اُن معایب اور سیئات کا اشتہار دیکے
علما سے اُنکے باب مین استفتا کیا علما نے جواب مین لکہا جو شخص متصف ایسے صفات بد کا ہے
وہ لایق خلافت اور امارت کے نہین ہے۔

راقم کہتا ہے کچھہ شبہہ نہین ہے کہ علما نے صرف سلطان مسعود کی تخویف اور
تہدید سے وہ فتوی لکہا ہے جیسا یافعی کی روایت سے اوپر مذکور ہوا ہے اور اُن معایب کی
صرف اُنپر تہمت تھی اسواسطے کہ اگر وہ پیشتر خلافت سے اُن معایب سے معیوب ہوتے
تو اونکے ہاتھہ پر بیعت کاہیکو ہوتی اور بفرض محال اگر بعد خلافت کے وہ اُن سیئات متہم مین گرفتار
ہوئے تو یہہ مسئلہ فقہی ہے کہ امام کا عزل بسبب فاسق ہو جانیکے جایز نہین ہے بالجملہ بعد مشورے کے
محمد بن احمد المستظہر باللہ خلافت کے لایق قرار پائے اُنکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی اور مقتفی لامر اللہ

اُنکا لقب قرار پایا بعد اُسکے سلطان نے اُنسے پوچھہ بھیجا کہ آپکا اور آپکے متعلقین کا مصارف
روزمرہ کیا ہے مفصل ارشاد ہو کہ بموجب اُسکے روزانہ پیشکش کیا جاوے خلیفہ نے اُسکے
جواب مین کہلا بھیجا کہ ہر روز چالیس اونٹ قصر الخلافت مین پانی پہنچاتے ہین اسی سبب مصارف
کو قیاس کر لو سلطان نے یہہ جواب سنکے کہا ہمنے ایک شخص عظیم القدر کو خلیفہ مقرر کیا ہے
اللہ تعالے اُسکی شر سے محفوظ رکھے اور ہماری عزت بچاوے الغرض جب تک سلطان مسعود زندہ
رہے خلافت کو کچھہ رونق نہوئی اُنکے مرنیکے بعد مقتفی لامر اللہ کا اقتدار اور اختیار خلافت مین
قایم ہوگیا پھر سلاطین سلجوقی کو اُنھون نے بغداد مین دخل نہ دیا بعد سلطان مسعود کے مرنے کے
محمد بن محمود ملک شاہ سلجوقی جو ممالک عجم پر مسلط تھا اُسنے بغداد مین اپنا وکیل بھیجا
اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اسکا نام خطبے مین داخل کیا جاے خلیفہ نے وہ درخواست
نامنظور کی سلطان محمد نے لشکر کشی کی اور بغداد کا آکے محاصرہ کیا خلیفہ نے استحکام شہر کے
حصار کا بخوبی بندوبست کر کے بالقوت تمام مدافعت پر آمادگی کی اور شہر کے عام اور خاص سب
لوگون نے خلیفہ اسلام کی تائید پر کمر باندھی یہانتک کہ بعضے عوام کشتیون پر چڑھ چڑھ کے اور
اور بعضے دریا مین پیر کے پار جاتے تھے اور سلطان کی فوج سے قتال کرتے تھے اس عرصہ
مین سلطان محمد کو خبر پہنچی کہ بعضے اُنکے مخالفین نے عراق عجم مین بغاوت کی ہے وہ دفعتہ
بغداد کا محاصرہ چھوڑ کے معاودت کر گیا اور مقتفی لامر اللہ بجمعیت خاطر بذات خود سیاہ اور
سفید امور خلافت کے مختار ہو گئے بروایت صحیح منقول ہے مقتفی لامر اللہ نے دروازہ بیت
الکعبہ پر سے تانبے کا بنوایا اور کعبہ شریفہ مین بھیجکے وہان نصب کروایا اور پرانا دروازہ مکہ
معظمہ سے بغداد مین آیا اُسکا اُنھون نے اپنے واسطے تابوت بنوایا بعد اونکی وفات کے لوگون نے

اُسی تابوت مین اُنکی لاش رکھکے دفن کی ۵۵۵ھ ہجری مین اُنہون نے قضا کی مدت اُنکی خلافت کی

روضۃ الصفا مین بعینہ وہی لکھی ہے جو اوپر سبایک الذہب کی روایت سے مرقوم ہوئی ہے

پھر لکھا ہے چونسٹھہ برس کی اُنکی عمر ہوئی اور وہ مرد حلیم و کریم اور عادل نیک سیرت اور پاکیزہ

سیرت تھے بغداد مین ابتدا ظہور دیالمہ سے کسی خلیفہ نے بجز اونکے حکومت بالاستقلال

نہین کی تھی جو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مقتفی لامر اللہ کو عطا کی اخیار اور ابرار

بہت خدمت کرتے تھے اور اُنپر بہت روپیہ صرف کرتے تھے اور کلیات اور جزئیات امور انتظام

سے وہ باخبر رہتے تھے اُنکے ایام خلافت کے حوادث مین ایک ظہور وبائے شدید کا بغداد مین

بعد سلطان محمد کے محاصرہ چھوڑنے کے ہوا جسمین کثرت سے لوگ مر گئے اور شام کے

شہرونمین زلزلونکی کثرت ہوئی یہانتک کہ ایک شہر حما مین مکانات کے انہدام سے بیس ہزار

آدمی مر گئے دجلے کا پانی ایک مرتبہ اتنا بڑہگیا کہ کئی محلے بغداد کے اُسمین غرق ہو گئے جہان کی

عمارات کا نشان باقی نہ رہا یافعی نے مرآۃ الجنان مین ۵۵۵ھ کے وقایع مین لکہا ہے اُس سال مین

مقتفی لامر اللہ محمد بن المستظہر باللہ بن المقتدی باللہ العباسی نے قضا کی بعد اُسکے اُنکے صفات

متوالیہ مذکورہ شمار کئے ہین وہ تھے عالم فاضل نرم مزاج حلیم شجاع مہیب خلیق امارت کیواسطے

بہتری مین کامل تھے کوئی امر چھوٹے سے چھوٹا بہی اُنکے عہد مین بغیر اُنکے اپنی توقیع اور فرمان کے

جاری نہین ہوتا تھا علی بن طراد نے اُنکی وزارت کی بعد اُنکے ابو نصر بن جہیر نے بعد اُنکے علی

بن صدقہ نے بعد اُنکے ابن ہبیرہ نے اور حاجب اُنکے ابو المعالی بن صاحب تھے اور بعد اُنکے

ایک جماعت نے اُنکی حجابت کی اور ملیح الشبیہ اور عظیم الہیبت تھے چھبیس برس اُنہون نے

خلافت کی دروازہ کعبہ معظمہ کا اُنہون نے نیا بنوایا اور پرانے دروازیکا اپنے واسطے تابوت

بنوایا جسمین وہ دفن ہوے اونکے بعد اونکے بیٹے مستنجد باللہ خلیفہ ہوے +
بتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو المظفر یوسف المستنجد باللہ تھے
اکتیسوین خلیفہ مقتفی لامر اللہ کے بیٹے سبایک الذہب مین سے تھے کہ وہ ۵۱۸ھ مین
پیدا ہوے تھے ماں اونکی ام ولد کرجیہ تھی جسدن اونکے باپ کی وفات ہوئی اوسیدن اونکے
ہاتھ پر بیعت ہوئی وہ بہت عادل اور حلیم اور سلیم تھے محصولات غیر واجبی سب چھوڑ دئیے تھے
یہانتک کہ عراق مین کوئی غیر واجبی محصول باقی نہین رہا شریر اور مفسد لوگونپر نہایت سخت گیر تھے
ربیع الاول ۵۶۶ھ مین اونہون نے قضا کی اور سامرہ مین لکہا ہی دوشنبہ کو تیسری ربیع الاول
۵۵۵ھ مین اونکی بیعت ہوئی تہی اور سلفی شیخ اکبر لکھتی ہین کہ عبد الرحمن بن علی نے بذریعہ تحریر کے
مجھسے روایت کی کہ ابو المظفر وزیر نے اونسے کہا کہ امیر المومنین مستضی باللہ مستنجد باللہ کے
بیٹے اونسے کہتے تھے کہ پندرہ برس ہوئے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین دیکہا کہ اونسے فرمایا کہ تمہارے باپ پندرہ برس اور خلیفہ رہینگے وہی واقع ہوا

راقم کہتا ہے وہ ارشاد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مستضی باللہ سے خبر غیب اونکی اپنی زمان خلافت کی تہی مطلب اسکا یہہ تہا کہ پندرہ برس کے
بعد تم خلیفہ ہوگے ظاہرا مستضی باللہ عابد اور مرتاض تھے اور قلب صافی غیر مکدر رکہتے تھے
[illegible] شیخ اکبر لکھتے ہین کہ وہ خود اونہین مستنجد باللہ خلیفہ کی عہد مین شہر مرسیہ مین
جو بلاد اندلس سے تہا پیدا ہوے تھے جب سلطان ابی عبد اللہ محمد بن سعد بن مردنیش اندلس کے
بادشاہ تھے لکھتے ہین مین سنتا تہا کہ خطیب ... مین جمعہ کی دن مستنجد باللہ کا نام خطبہ مین
پڑہتا تہا اونکے بعد اونکے بیٹے مستضی باللہ خلیفہ ہوے

راقم کہتا ہے شیخ اکبر کی اس خبر سے اور جو الناصر لدین الله مستضیٔ بالله کے بیٹے
کی خلافت مین اُنہون نے لکہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بعد بنی امیہ کے خلفا کے جنہون نے اندلس مین
خلافت کا دعوی کیا تہا بعضے اُن ممالک کے سلاطین نے خطبہ اور سکہ خلفاے عباسیہ کا قایم کیا تہا
اور روضۃ الصفا مین مروی ہے کہ مقتفی لامر الله کا سوا مستنجد بالله کے ایک اور بیٹا تہا ابو علی نام
جب مقتفی لامر الله مرض موت مین مبتلا ہوے تب ابو علی کی مان نے سب امرا کو وعدہ رشوت دیکر کا
کر کے یا رشوت دیکے درخواست کی کہ ابو علی کے ہاتہہ پر بیعت کرین امرا نے جواب دیا کہ باپ مستنجد بالله کو
ولیعہد کر چکے ہین اُسپر عمل نکرنیکی کیا تدبیر ہے ابو علی کی مان نے کہا جب باپ کے دیکہنے کو محل مین
آوینگے تب وہ یہان قتل ہو جاینگے اُسکے واسطے کئی لونڈیونکو چہریان ہاتہہ مین دیکے اُسنے کمین
مین بٹہلایا کہ جب مستنجد بالله محل مین آوین تو وہ دفعۃً اُنپر حملہ کر کے اُنکا کام تمام کرین ایک خواجہ
اس راز پر مطلع ہو گیا اور اُسنے عضد الدین نام ایک شخص سے بیان کیا جسکو روضۃ الصفا مین
استاد الدار لکہا ہے اُنہون نے جا کے اُس عزم شرارت مخفیہ کا حال مستنجد سے بیان کر دیا اور
اُن مقامات کا نشان بیان کر دیا جہان وہ لونڈیان بٹہلائی گئی تہین مستنجد بالله بہت ہوشیاری
اور احتیاط سے باپ کے دیکہنے کو گئے جسکے سبب سے ابو علی کی مانکی شرارت اور اُسکا عذر
پیش رفت نہوا اور جب وہ تخت خلافت پر بیٹہے تب ابو علی اپنے بہائی کو اور اُنکی مانکو قید
کیا اور سب لونڈیونکو جو اُنکے کمین مین بٹہلائی گئی تہین دریاے دجلہ مین ڈبوا دیا اور جو حال
زلزلونکے آنیکا ممالک شام مین مقتفی بالله کے عہد مین لکہا گیا ہے بعضے مورخین ناقل ہین کہ یہ
مستنجد بالله کے عہد مین وہ زلزلے آئے تہے کہ چند روز ممالک شام اور جزیرۂ عرب اور
عراق عرب مین حادث ہوا کئے شہر دمشق کی اکثر عمارات منہدم ہو گئین اور اکثر آدمی سکان

اُن عمارات کے نیچے دب مرے شہر بعلبک کے سارے سکان شہر چھوڑ کر جنگلوں مین جا رہے اور عجیب امر یہ تہا کہ جو لوگ اُن زلزلوں سے بہاگ کے دوسرے جگہہ پر گئے وہان بہی زلزلے آئے مگر ابن جوزی نے تلقیح مین لکہا ہے کہ وہ حوادث مقتضی لامر اللہ کے عہد مین پیش آئے تھے مستنجد باللہ کی فراست اور دانشمندی کے بہت سے حکایات مشہور ہین منجملہ اُنکے ایک یہ حکایت ہے کہ ایکدن بہت رات گئے ایک خواص کو جو قریب اُنکے تہا بلا کے کہا کہ اسوقت کسی سنار کے کام کرنیکی اور کوٹنے کی آواز میرے کانمین آتی ہے ایسے موسم مین چہت کے نیچے ایسا کام کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔

راقم کہتا ہے ظاہرا موسم برسات کا ہوگا اور پانی برستا ہوگا اس سبب سے تفرس اُنکا ہوا کہ وہ کام چہت کے نیچے کرتا ہے اور خلاف احتیاط اسواسطے کہا کہ برسات کی ہوا مین در و دیوار اور چہت وغیرہ بہیگ کے ضعیف ہوجاتی ہین دھماکے کی آواز سے احتمال جنبش کا در و دیوار مین زیادہ ہے اور انکا تفرس یہ ہوا کہ وہ قلب روپیہ بنا رہا ہے جس گھر سے وہ آواز آتی تھی وہان لوگ مقرر کئے کہ جب دروازہ اُس گھر کا کُھلے وہانکے رہنے والیکو معہ اسباب صناعت کے یہان لے آؤ خلیفہ کا تفرس ٹھیک تہا اُس آدمی کو جو اُس گھر مین تہا معہ اُن روپیونکے جو اُسنے بنائی تہے خلیفہ کے حضور مین لائے مگر امتحان کے بعد معلوم ہوا کہ روپے اُسنے قلب نہین بنائے تھے بعینہ ویسے ہی روپے تھے جیسے دار الضرب مین بنتے تہے اُسنے عذر کیا کہ بسبب مفلسی کے مین نے یہ جرات کی کچہہ نفع اُس سے زاید جو دار الضرب مین مزدوری کرنیسے ملیگا مجھے نہین ہے مستنجد باللہ کو اُسپر رحم آیا اوسکو حکم دیا جو کام وہ شخص اپنے گہر کرتا تھا وہ دار الضرب مین بیٹہکے علانیہ کیا کرے اور کچہہ اُس سے محصول وغیرہ نہ لیا جاوے۔

راقم کا

راقم کا تفرس یہہ ہے جیسا اوپر ہمنے جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب
دیکھنے کی حکایت مین انہین مستضیئ باللہ کو لکہا ہے کہ وہ ظاہر اقلب صافی مکاشفی کا رکھتے ہونگے
اسی طرح سے کیا عجب ہے کہ انکے والد مستنجد باللہ بہی ارباب مکاشفات سے ہون اور انکا تفرس
بمکاشفہ ہوتا ہو سنہ ۵۶۶ھ مین مستنجد باللہ نے قضا کی گیارہ برس ایک مہینا وہ خلیفہ رہے خلفا عباسیہ
مین وہ بہت نیک کردار خلیفہ تہے رفاہ اور فلاح رعایا کے وہ بڑے خواہشمند تھے بہت سی بدعتین
انہون نے موقوف کروادین چغل خورونکے وہ بڑے دشمن تھے ہرگز کسیکی چغلی وہ نہین سنتے تھے اور
جو کوئی کسیکی چغلی کہاتا تہا اسکو وہ قید کردیتے تھے ایک شخص کو انہون نے اسی جرم مین مقید کیا
تہا اور وہ مدت سے قید تہا اسکے کسی دوست نے درخواست کی کہ عوض اسکے جرم کے مین دس ہزار
روپیہ جرمانہ داخل کرتا ہون اسکی رہائیکا حکم صادر فرمائیے اسکے جواب مین انہون نے فرمایا تم کسی
شخص کو جو اس سے زیادہ شریر اور بدنفس ہو میرے پاس لاؤ کہ اسکو مقید کرکے خلق اللہ کو اسکے
شر سے بچاؤن تب اسکو مین چہوڑدونگا اور دس ہزار روپے تمکو اسکے شکرانہ مین عطا کرونگا یعنی
وہ جرمانہ تمکو معاف کردونگا مطلب انکا یہہ تہا کہ سعایت اور نمامی سے زیادہ عالم مین کوئی شرارت
موذی خلائق نہین ہے — **تینتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے** ابو محمد حسن المستضیئ
بامر اللہ تھے بیٹے مستنجد بامر اللہ بتیسوین خلیفہ کے یافعی کی مراۃ الجنان مین اور سبائک
الذہب مین انکو مستضیئ بامر اللہ لکہا ہے اور مسامرہ مین المستضیئ باللہ ہے اور روضۃ الصفا مین
المستضیئ بنور اللہ ہے پس سبائک الذہب کی روایت سے وہ سنہ ۵۳۶ھ مین پیدا ہوئے تھے مان انکی
ام ولد ارمنیہ تہی مسماۃ غضبیہ بروز وفات انکے باپ کے انکی بیعت ہوئی ابن جوزی سے
سبائک الذہب مین روایت ہے کہ انہون نے بمجرد اجلاس کے تخت خلافت پر تحصیل مکوس کی

یعنے محصولات خلاف شرع کے موقوف کر دیے اور رد مظالم پر کمر باندھی اور اسطرحکا عدل کیا کہ ہمنے
اور ہمارے اقران نے اپنی عمر و نمین نہین دیکھا تھا اور سلخ شوال ۵۷۵ھ مین اُنہون نے قضا کی مآثر مین
صرف اسقدر لکھا ہے اُنکی بیعت اتوار کے دن نوین ربیع الاول ۵۶۶ھ مین ہوئی اور شہر مرسیہ متعلقہ
اندلس مین وہانکے سلطان نے اُنکے نام کا خطبہ پڑھوایا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ بجز
امیر المومنین حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور مستضیئ بنور اللہ کے کسی خلیفہ کا حسن نام نہ تھا اور کنیت
حضرت سبط اکبر سلام اللہ علیہ کے ابو محمد تھی جب وہ خلیفہ ہوئے سارے ممالک اور شہرونمین لوگونکو
بھیجا کہ پیغام اُنکی خلافت کا پہنچا دین چونکہ علی العموم لوگ اُنکے حسن معاش اور مکارم اخلاق سے
مطلع تھے سب لوگ بہت خوش ہوئے لیکن ایک شخص قطب الدین قیماز نام مخاطب بہ امیر الامرا سیاست
محیط ہو گیا تھا اور بڑا ظالم تھا جسکو چاہتا تھا پکڑکے قتل کر ڈالتا تھا اور مستضیئ بامر اللہ مظلوم کی داد
رسی نہین کر سکتے تھے ایکدن ظہیر الدین عطار جو خلیفہ کے خزینہ دار تھے اور مورد الطاف اور عنایت
خلیفہ کے تھے اُنکی گرفتاری کیواسطے لوگ مامور کیے وہ بھاگ کے خلیفہ کے پاس پہنچ گئے قیماز نے سارا
اُنکا گھر لوٹ لیا اور اُسمین آگ لگا دی اور سب امرا کو اپنے ساتھ متفق کر کے خلیفہ کے پاس خزینہ
دار کی گرفتاری کیواسطے گیا اس امر عجیب کے سبب سے ایک جم غفیر بغداد کے عوام کا اُنکے ساتھ بطور
تماشائی کے تھے جنکا بہت غل اور شور تھا خلیفہ وہ غل اور شور سنکے قصر خلافت کی چھت پر چڑھکے
اُن عوام اور اوباش کے سامنے ہوئے جو تماشائی تھے اور آواز بلند قیماز کی شکایت کر کے فرمایا کہ مین خلق اللہ سے
دادرسی چاہتا ہون تاکہ مجھکو اور میری رعایا کو اس ظالم کے ہاتھ سے نجات دے اُسکا خون ہدر ہے
اُسکے قاتل سے کچھ بازپرس نہوگی اور مال اور اسباب اُسکا خلق اللہ کو حلال ہے سب لوٹ لو
یہ آواز خلیفہ کی سنتے ہی ہزارون آدمی قیماز کے گھر مین گھس پڑے اور لوٹنا شروع کیا وہ

اُنہاپت

نہایت دشواری سے اپنے گھر تک پہنچا اور ہرچند کوشش کی مگر نہب و غارت سے کچھہ بچا نہ سکا
صرف اپنی جان بچانے کیواسطے گھر کی دیوار کیطرف سے [illegible] کے بعد آدمی موصل کیطرف بہاگا ہوا
کہ عوام کی یورش آناً فاناً بڑہتی جاتی تھی کوئی صورت جان بچنے کی اُسنے نہ دیکھی بہت ہی بہوک
تشنگی سے اور حرارت آفتاب سے اور ایسی مصیبت کے غم و [illegible] سے جو دفعۃً بعد اقتدار اور اختیار
پیش آئی مرگیا اُسکا مال اموال عوام نے اٹھا لوٹا کہ خدا اور رسول [illegible] ہے با اخلاق [illegible] ہی پورا شجاع
اور عدالت اور سخاوت مین ممتاز تھے عفو اور اغماض کو بہت دوست رکھتے تھے سزا اور تعزیرات مین
مبالغہ نہین کرتے تھے فعاش حمیداً و مات سعیداً نو برس اور آٹھہ مہینے انہون نے
خلافت کی اور ۵۶۶ھ مین انہون نے قضا کی اور یافعی مراۃ الجنان مین ۵۶۷ھ کے وقایع مین لکھا ہے کہ اُس
سال مین مصر مین سلطان صلاح الدین نے عبیدیین کا خطبہ موقوف کیا کے مستضیئ امیر المومنین عباسی کا
خطبہ پڑھا جو دو سو برس سے موقوف تھا اور مستضیئ لامر اللہ نے صلاح الدین سلطان مصر اور سلطان نور الدین
کیواسطے بہت مکلف خلعتین بھیجین سلطان نور الدین اصل سلطان شام اور مصر کے تھے اور سلطان
صلاح الدین اُنکے طرف سے مصر مین نائب تھے اس خلیفہ کے خدمت مین سلطان نور الدین کیواسطے منجملہ
اور اشیا کے دو تلوارین بھیجین جس سے ایما تھی اس امر کی کہ ممالک شام اور مصر اُنکی حکومت کے تحت
جمع ہوگئے بموجب تحریر یافعی کے اُس سال مین سلطان نور الدین اور سلطان صلاح الدین کے مابین کچھہ نقاض
واقع ہوا جس سے سلطان نور الدین نے سلطان صلاح الدین کا عزل کا حکم مصر کی حکومت سے لکھا
جسپر سلطان صلاح الدین آمادہ مدافعت پر اس حکم کے ہوئے اُنکے مشیرین نے صلاح جنگ و پیکار
کی دی مگر سلطان صلاح الدین کے باپ نجم الدین ایوب نے بیٹے کو روکا اور صلاح معذرت کی
سلطان نور الدین کی نافرمانی سے دی جو بموجب نقاض کے ہوئی تھی اور باہم مصالحہ اور رفع النقاض

ہو گیا پہر یافعی ۵۷۰ھ کے وقایع مین لکہتے ہین اس سال مین مستضیئ بامر الله نے قضا کی وہ بڑے دیندار اور حلیم
اور صاحب کرم اور رافت اور معروف بے انتہا کے تھے ابن جوزی نے کہا ہے کہ اُنہون نے ایسا عدل کیا
کہ ہم لوگون نے اپنی عمر مین نہین دیکہا تہا کثرت سے روپیہ بنی ہاشم پر اور مدرسون کے مصارف مین اُنہون نے
خرچ کیا اُونکے نزدیک روپے کی کچہہ وقعت یا قدر نہ تہی یافعی یہہ روایت ابن جوزی کی لکہکے لکہتے
ہین بعضون نے لکہا ہے کہ مستضیئ بالله ابن جوزی کو بلا کے حکم دیتے تھے کہ مجلس وعظ کی قایم کرین جب وہ
مجلس قایم ہوتی تہی تو خود ایسی جگہہ پر بیٹہتے تھے کہ وعظ سنین اور لوگ اُنکو نہ دیکہین پہر یافعی لکہتے
ہین کہ اُنکے عہد مین بدعات رفض کی بعد اُسکے دفع ہو گئی تہی مگر مصر اور شام مین بدستور باقی رہین اور
تسلط عبیدیین کا موقوف ہوا اور اُنکے نام کا خطبہ مصر مین اور یمن مین اور بعض بلاد مغرب مین پڑہنا شروع
ہوا اُنکے بعد اُنکے بیٹے احمد الناصر لدین الله کی بیعت ہوئی جو نتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے تھے

ابو العباس احمد الناصر لدین الله تھے بیٹے ابو محمد حسن المستضیئ بالله تینتیسوین خلیفہ

کے سبایک الذہب مین مروی ہے کہ وہ دوشنبے کے دن دسوین رجب ۵۵۳ھ مین پیدا ہوئے
تھے مان اُنکی ترکیہ زمرد نام تہی باپ کے مرنے کے بعد اُنکی بیعت ہوئی ذی القعدہ کے چاند رات کے دن
اور ساری اُنکی مدت حیات عزت اور بزرگی مین اور دشمنونکے قلع اور قمع مین اور بادشاہون پر تسلط
اور قوت اور عظمت مین کٹی کسیطرح کا وبال اور نکال اُنپر وارد نہین ہوا جس نے اُنکی مخالفت پر سر
اُٹہایا وہ منکوب اور مخذول ہوا جسکو وہ کہلاتے تھے اُسکا پیٹ بہر دیتے تھے اور جسکو وہ مارتے
تھے اُسکو ابد الدہر رنج اور بلا مین مبتلا کرتے تھے یعنے دوستون پر مہربان اور دشمنون پر سخت تھے
عطا اور بخشش جسپر وہ کرتے تہے وہ کبہی محتاج نہین ہوتا تہا قلوب پر اُنکی ہیبت اور رعب
حد سے زیادہ تہا ہند اور مصر کے لوگ اُنسے اسیطرح سے ڈرتے تھے جیسے بغداد کے

لوگ خلافت کا رعب اُنکے سبب سے نئے سر سے زندہ ہوا جو معتصم آٹھوین خلیفہ کے قضا کرنے سے سلاطین دور دور از کے قلوب سے بالکل جاتا رہا تہا اور پہر اُنکے قضا کرنے سے وہ رعب اور جبروت اور سطوت خلافت کی باقی رہی الغرض سلخ رمضان ۶۲۲ھ مین اُنہون نے قضا کی اور مسامرہ مین جو شیخ اکبر نے اُنکے بابمین لکہا ہے اسکا ہم بعینہ ترجمہ کرتے ہین سیدنا و مولانا الناصر لدین اللہ امیر المومنین امام احمد بن امام حسن بن امام یوسف بن امام محمد کی بیعت چہبیسوین ذیقعدہ ۵۷۵ھ مین ہوئی یہ ہم آج لکہتے ہین شوال ۶۰۰ھ مین باقی رکہے اللہ عمر ہماری سید اور مولانا امیر المومنین کی اُنہون نے اپنے بیٹے ابو نصر محمد کو ولیعہد کیا تہا مگر ولیعہد نے تہوڑے دنون کے بعد خود ولایت عہد سے استعفا کیا اور اپنا عجز خلافت کا بوجہ اوٹہانے سے ظاہر کیا چنانچہ اُنکا نام خطبہ سے ۶۰۱ھ مین نکال ڈالا گیا یہ خبر ہمکو ثقہ لوگون نے موصل مین دی اور بعد ولیعہد کے استعفا کے سارے ممالک مین خطبون سے اُنکا نام نکال ڈالا گیا مگر یونان کے بلاد مین سال بہر تک بعد ولیعہد کے استعفا کے اُنکا نام خطبہ سے نہین نکالا گیا اسواسطے کہ سلطان کیخسرو بن قلیج ارسلان بن مسعود جو وہان کے بادشاہ تھے اُنہون نے کہا حضرت عوام کے شہر سے یہ ہم نام ولیعہد کا نہین نکالینگے جب تلک حکم خاص اس بابمین دیوان سے ہمارے نام پر نہین آویگا غرض جب اُنکو حکم پہنچا تب ولیعہد کا نام اُنہون نے خطبون سے نکلوایا باقی رکہے اللہ عمر ہمارے سید امیر المومنین کی اور مدد کرے اللہ اُنکی اور رشد دیوے اُنکو واسطے مصالح اپنی ذات کے اور واسطے مصالح مسلمانون کے اور رعیت کے کہ سب مامون رہین اُنکی عزت سے اور قضا کی اُنہون نے آخر شہر رمضان ۶۲۲ھ مین تب اُنکے بیٹے محمد ظاہر فی امر اللہ خلیفہ ہوئے جنہون نے ولایت عہد سے استعفا دیا تہا اور وہ بہی رجب ۶۲۳ھ مین قضا کر گئے نو مہینے صرف وہ خلیفہ رہے اُنکے بعد اُنکے بیٹے مستنصر ابو جعفر منصور خلیفہ

ہوئے جو قاضی مشہور تھے اور وہی اب خلیفہ ہیں جب میں یہ لکھتا ہوں دائم کرے اللہ تعالے
اُنکی بقا کو روضة الصفا میں لکھا ہے جب ناصر الدین اللہ خلیفہ ہوئے اُنہوں نے سارے بغداد سے شراب کا
پینا موقوف کروایا جہاں شراب ملی پھینکوا دی گئی ہزار امیر ہر قسم کے توڑوا ڈالے شریعت کے
رواج میں بہت اُنہوں نے کوشش کی اطراف و جوانب سے بلاد اسلام کے لوگ دار السلام
بغداد میں آئے اور دار الخلافت کو معمور کیا اور ولایت بھی اُنکے عہد میں معمور ہوئیں نئے شہر
اور قصبے آباد ہوئے روایت صحیح سے ثابت ہوا ہے کہ ناصر خلیفہ نہایت شجاع اور حاضر جواب
اور تیز خاطر یعنے ذہین اور عاقل اور بڑے فاضل تھے مباحثے اور جدل میں علما سے کم نہ تھے
امور ملکی کے دقایق کو خوب سمجھتے تھے اور ہمت اُنکی اسیطرف مصروف رہتی تھی کہ کلیات
اور جزئیات احوال ارکان دولت اور سپاہی اور رعیت سے باخبر رہیں یہانتک کہ راتکو بغداد
کے محلوں اور گلیوں میں پھرا کرتے تھے جو لوگ اپنے گھروں میں اپنی جورو کے ساتھ سوتے
تھے اُنکو بھی آپسمیں بات چیت کرنے سے خوف ہوتا تھا کہ کہیں خلیفہ کان لگاکے نہ سنتے ہوں اُنکے
جاسوس سب ممالک دور و دراز سارے عالم میں پھرتے تھے اور بادشاہوں کے اور حاکموں کے
حالات سے مطلع کرتے تھے ہر جگہہ تمام عالم میں اُنکے معتمد خبر رسان مامور تھے کہ کوئی اُنکو
پہچانتا نہ تھا مسجدیں اور خانقاہیں جابجا کثرت سے اُنہوں نے بنوائیں بغداد میں کئی دار الضیافت
اونکی طرف سے جاری تھیں تاج الدین علی بغدادی اپنی تاریخ میں روایت کرتے ہیں کہ جب
خلیفہ ناصر الدین اللہ نے عمارت رباط خلاطیہ جانب غربی بغداد میں تیار کروائی اُسکے اتمام پر ایک
بہت بڑی دعوت عام کی اُسکے جشن میں پندرہ ہزار بکریاں اور تیس ہزار مرغ ذبح ہوئے
تھے اور کھانے اور مٹھائیاں اور فواکہ اور مشروبات کو اسی پر قیاس کرنا چاہئے اور

جمال الدین ابوالقاسم کاشی کی روایت ہے کہ خلیفہ ناصرالدین اللہ کو خبر پہنچی کہ مدرسہ نظامیہ کے طالب علم
اکثر شراب پیتے ہین اور زنا اور لواطت مین مبتلا رہتے ہین اُس مدرسہ سے سب لوگون کو نکلوا دیا
اور مدرسہ کو اصطبل بنوایا گھوڑے اور خچر اُسمین بندھے ہوئے بعد اوسکے ایک شبکو خلیفہ نے جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ نظام الملک طوسی رحمہ اللہ بانی مدرسہ نظامیہ آنحضرت کے
حضور مین حاضر اور مورد لطف و کرم ہین جب ناصر سامنے ہوئے اور سلام کرنیکا ارادہ کیا تب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی طرف سے منہ پھیر لیا تب ناصرالدین اللہ آنحضرت کے پاؤنپر گر پڑے اور عرض کیا
کہ مجھسے کیا قصور اور گناہ صادر ہوا کہ آنحضرت نے میری طرف سے اعراض کیا آنحضرت نے
خواجہ نظام الملک کی طرف اشارہ کیا کہ جب تلک وہ تم سے راضی نہ ہونگے میری رضامندی ممکن
نہین ہے اور تمہارے سلام کا جواب نہین ملیگا ناصر نے نظام الملک سے پوچھا کہ آپ کسواسطے مجھپہ
ناراض ہوئے ہین اُنہون نے جواب دیا کہ مین نے مدرسہ تحصیل علم کے واسطے بنایا تھا کہ لوگ وہان سے
افادہ اور استفادہ حاصل کرین آپ نے تھوڑے لوگون کے جرم پر سارے مدرسہ کو ویران
کرکے اُسکو اصطبل اور دواب کا مربط بنایا تب ناصر نے نظام الملک کے پاؤنپر سر ڈالدیا اور
معذرت کی اور کہا مین پھر بدستور مدرسہ جاری کرونگا اور اُس مین بہت عمدہ کتب خانہ قایم
کرونگا الغرض جب نظام الملک راضی ہوے تب ناصر کو سعادت دست بوس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی حاصل ہوئی اور خواب سے بہت خوش اور مسرور بیدار ہوئے اور اُسی وقت حکم دیا کہ سارے
دواب وہان سے نکالے گئے اور ایک کتب خانہ وہان بنوانا شروع کیا اور کثرت سے عمدہ عمدہ
کتابین وہان جمع کروائین اور وہان ارباب فضل و کمال جمع ہوے اور مدرسہ بدستور نہایت انتظام سے
جاری ہوا اور ۶۱۴ھ مین سلطان قطب الدین محمد بن تکش خوارزم شاہ نے سید علاء الملک ترمذی کو

جو اجلہ اہلبیت نبوت سے تھے اُنکے ہاتھہ پر بیعت کرکے اُنکو خلیفہ بنایا اور بغداد پر چڑھائی
کی مورخین نے سلطان کے مخالفت کی وجہ ناصرلدین اللہ سے کئی لکھی ہین جو اپنے محل پر مذکور
ہونگی -

راقم کہتا ہے محل سے مراد صاحب روضۃ الصفا کی خوارزم شاہ کی سلطنت کا ذکر ہے
القصہ جب خبر خوارزم شاہ کے تیاری کی بغداد مین پہنچی خلیفہ ناصرلدین اللہ نے قدوۂ ارباب کشف و
کرامات شیخ شہاب لدین سہروردی کو برسم رسالت خوارزم شاہ کے پاس بھیجا کہ اُنکو اس عزیمت سے
باز رکھین شیخ وہان تشریف لیگئے بہت بڑا سامان چڑہائی کا بغداد پر دیکھا تین لاکہہ سوار جرار سلطان کے
کی فوج مین تھے اور سارے سلاطین اور اُمرا اور اکابر عراق عجم اور خراسان اور ماوراء النہر کے خوارزم شاہ
ساتھہ متفق اور اُنکے ہمراہ تھے بارے شیخ کو اجازت حضوری سلطان کے پاس حاصل ہوئی خود
خوارزم شاہ کو شیخ نے دیکھا کہ نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے نہایت غرور اور تبختر کے ساتھہ
ایک گدی پر بیٹھے تھے شیخ نے سامنے جاکے موافق سنت اسلام کے سلام کیا سلطان نے کمال نخوت
اور غرور سے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ شیخ کو بیٹھنے کی اجازت دی شیخ نے اسیطرح سے کھڑے
کھڑے ایک خطبہ عربی زبان مین پڑھا جسمین بالکل فضائل آل عباس کے نقل کئے تھے اور بالتخصیص
صفات حمیدہ خلیفہ ناصرلدین اللہ کے بہت تفصیل سے بیان کئے اور ایک حدیث نقل کی جسمین
ممانعت ایذا رسانی آل عباس کی تھی مترجم نے بالکل ترجمہ شیخ کے خطبہ کا خوارزم شاہ کے
روبرو نقل کیا اُسکے جواب مین سلطان نے کہا اس شخص نے یعنے شیخ نے جو صفات ناصر
بیان کئے وہ صحیح اور واقعی نہین ہین مین جب بغداد مین پہنچونگا تو ایسے ایک دولتمند کو تخت خلافت
پر بٹھلاؤنگا جو حقیقت مین صفات حمیدہ کے ساتھہ آراستہ ہے اور جو اس شخص نے بیان کیا

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آل عباس کی ایذا رسانی سے ممانعت کی ہے اُس قوم کو اُسی نے
اذیت دی ہے جو انہین مین کا ہے اسواسطے کہ اکثر اولاد عباس کی محبس مین پیدا ہوئی ہے
یہہ سخن سلطان نے اسواسطے کہا کہ اُس عرصہ مین بہت سے لوگ پچھلے خلفا کی اولاد مین سے
محبس مین مقید تھے الغرض شیخ شہاب الدین سہروردی نے بغداد مین مراجعت فرمائی اور جو
خوارزم شاہ سے سنا تہا خلیفہ کے حضور مین بیان کیا خلیفہ کو اور سارے بغداد کے لوگونکو بہت
خوف اور ہراس پیدا ہوا سامان استحکام حصار کا اور قلعہ بندی کا شروع ہوا اور خوارزم شاہ اور
جو سلاطین اور اُمرا اُنکے ہمراہ تھے معہ افواج جرار کے اپنے اپنے محل حکومت سے روانہ ہوے
فصل خریف مین عقبہ حلوان مین پہنچے بتائید اقبال ناصر الدین اللہ کے خوارزم شاہ کے لشکر مین بجلی
گری جسکے سبب سے اکثر دواب اور چارپائے ضایع ہوے اور ہاتہہ پانون اکثر لشکر کے لوگون کے
بسبب شدت سرما کے بیکار ہو گئے اس مجبوری سے خوارزم شاہ نے اپنے دار السلطنت کیطرف
مراجعت کی اور مہم تسخیر بغداد کو آیندہ برس پر رکھا کہ پہر نئے اور بہت سامان سے اُسکی تیاری کریگا
لیکن بے شبہہ ناصر الدین اللہ کے اقبال نے ایسی گردش فلکی مین مبتلا کیا کہ تاتاریونکی مدافعت مین
خوارزم شاہ ایسا مشغول ہوا کہ اُسکو اُس ارادہ بد تسخیر بغداد کی فرصت نملی۔

راقم کہتا ہے عجب نہین ہے کہ تصرف حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ
کا غالب ہوا اور اُنکی دعا نے خوارزم شاہ کو اُس عزیمت بد مین منکوب اور مخذول کیا اور چونکہ اُسنے
ایسے خدا رسیدہ کی تعظیم اور تکریم مین قصور کیا تہا اگر غیرت اللہ بغیر اُنکی دعا کے بھی منتقم ہوئی ہو
تو کچہہ تعجب نہین ہے اور روضۃ الصفا مین کی تحریر سے یہ ثابت ہوا کہ خوارزم شاہ کے اپنے ممالک
تحت حکومت مین خطبہ اور سکہ اُنہین حضرت علاء الملک ترمذی کا جاری کیا تہا یا اس امر کو

بغداد کی تسخیر پر منحصر رکھا تھا اور بعد عدم ظہور اس امر کے پھر ناصر لدین اللہ کا خطبہ اور سکہ جاری ہوا یا وہ بالکل موقوف ہو گیا جو ممالک کہ خوارزم شاہ کے تسلط سے علیحدہ تھے مثل ہندوستان وغیرہ کے وہان تو غالباً انہین کا سکہ اور خطبہ جاری تھا پھر روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ سنہ ۶۲۲ ہجری مین ناصر لدین اللہ نے قضا کی چھیالیس برس اکیس روز وہ خلیفہ رہے بعضے روایت مین چند مہینے اوس سے بڑھ گئے اور انتر برس کی انکی عمر ہوئی اور باوصف اسکے کہ عام عمارتین اور تعمیرات منافع عامہ مین ناصر لدین نے بہت روپیہ صرف کیا وہ روپیہ کے جمع کرنیمین بہت حریص تھے انکے ایام خلافت مین جو سوداگر مالدار مرجاتا تھا سارا اسکا متروکہ ضبط ہو کے بیت المال مین داخل ہوتا تھا اور اسکے ورثہ اپنے مورث کی وراثت سے محروم کئے جاتے تھے بہت سے بغداد کے متمول لوگونکے اموال بے سبب خلاف شریعت کے ضبط کر لئے۔

راقم کہتا ہے باوصف اسکے کہ مورخین نے ناصر لدین اللہ کے بہت سے صفات حمیدہ نقل کئے ہین ایسے مظالم شدیدہ کا ارتکاب اُنسے محل تعجب ہے جب تلک بروایات متواتر ان مظالم کے روایت کی تائید نہو ہمارے نزدیک وہ روایت مشہورہ اُنکے اعدا کی ہوگی ہمارا حسن ظن ناصر لدین اللہ رحمہ اللہ کیطرف مقتضی اسی امر کا ہے یافعی نے مرآۃ الجنان مین وقایع سنہ ۶۲۲ مین صرف اسقدر لکھا ہے کہ اُس سال مین الناصر لدین اللہ ابو العباس احمد بن المستضیٔ بامر اللہ نے قضا کی وہ بڑے عاقل اور ذی شہامت اور بزرگی کے تھے سنہ ۵۷۵ مین وہ خلیفہ ہوے تھے جب انکی عمر تئیس برس کی تھی اور خلفاے عباسیہ مین زمانہ انکی خلافت کا بہت طویل ہوا وہ عراق مین مستقل خلیفہ رہے اور بذات خود امور انتظام مین مصروف رہتے تھے اکثر راتون کو بغداد کی گلیون مین اور محلونمین پھرا کرتے تھے اور لوگ انکی امر جاسوسی فرانی سے

بہت دُرست تھے برابر اپنے عہد خلافت میں اُنہوں نے عزت اور جلالت اور بزرگی اور حصناہ ...
دنیوی میں بسر کی ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے اسیطرح سے اُنکو سعادت اخروی عطا کرے

پینتسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو نصر محمد الظاہر باعر اللہ تھے بیٹے احمد ابو العباس الناصر لدین اللہ جو چونتیسوین خلیفہ کے

بروایت سبائک الذہب وہ ۵۷۱ھ میں پیدا ہوئے تھے اور اُنکے باپ کے روز وفات کو اُنکے ہاتھ بیعت ہوئی اور جب وہ
خلیفہ ہوئے رعایا کے ساتھ اُنہوں نے بہت نیک سلوک کیا مکوس یعنے محصولات خلاف شریعت
سب موقوف کردیئے اور پچھلے مظلمے سب دور کئے ابن اثیر نے کامل میں روایت کی ہے کہ جب
ظاہر لامر اللہ خلیفہ ہوئے وہ عمرین کی سنت اور طریقے پر چلے یعنے سنت عمر بن الخطاب اور
عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما پر پس اگر کوئی کہے کہ عمر بن عبد العزیز کے بعد مثل الظاہر بامر اللہ کے
کوئی خلیفہ نہیں ہوا تو وہ صادق القول ہے اسواسطے کہ اُنہوں نے بہت سے اموال لوگونکے
جو اُنکے باپ نے اور اُنکے باپ سے پہلے خلفا نے ضبط کئے تھے وہ سب پھیر دیئے اور
محصولات خلاف شرع سارے ممالک کے معاف کردیئے اور تیرہوین رجب ۶۲۳ھ میں اُنہوں نے
قضا کی صرف نو مہینے کئی دن وہ خلیفہ رہے رحمہ اللہ اور روضۃ الصفا میں مرقوم ہے کہ ظاہر امر اللہ
اگرچہ اپنے باپ کے ولیعہد تھے مگر اکثر عمر اُنکی قید میں کٹی اور جب اُنکی بیعت ہوئی تب وہ
باون برس کی عمر میں تھے۔

راقم کہتا ہے اس روایت سے روضۃ الصفا کی معلوم ہوا کہ ظاہر لامر اللہ
سے اور اُنکے اپنے باپ سے باہم نقاض تھا پس وہ روایت معتبرہ ہے جو اوپر لکھی گئی
ہے کہ اُنہوں نے اپنے باپ کے عہد میں ولایت عہد سے استعفا کیا تھا بامظہار ...

امر ہے کہ جسے لیاقت خلافت کا بوجہہ اُٹہانیکی نہین ہے ظاہر اوہ استعفا جبری تہا باپ کے جبر سے
اپنی عدم لیاقت خلافت کا اقرار کیا تہا اور بڑا قرینہ اُنکے استعفاءٔ جبری کا یہ ہے کہ اگر حقیقت
مین اُنہون نے اپنی خوشی سے استعفا دیا تہا اور اپنی عدم لیاقت کا اقرار کیا ہوتا تو پہر خلافت
قبول نکرتے اور لوگ اُنکے ہاتہہ پر بیعت نکرتے پہر روضۃ الصفا مین مروی ہے کہ ظاہر لامر اللہ
اکثر فرماتے تھے جو دوکاندار عصر کی نماز کی بعد دوکان کہولیگا ظاہر ہے کہ کیا معاملہ کریگا
اور کیا نفع حاصل کریگا مطلب اُسکا یہ تہا کہ ہم آخر عمر مین خلیفہ ہوئے معاملات خلافت کے
ہمسے کیا ہو سکینگے اوہ نہایت عاقل اور ہوشیار اور بڑے دیندار تھے رعایا پر بہت شفقت
اور ملحوظ حق الانسان بہت سے مظالم اُنہون نے کئے او جو بدعتین اُنکے باپ نے ایجاد
کی تہین وہ سب موقوف کردین عمر بن عبد العزیز کے بعد کوئی خلیفہ ایسا عادل نہین ہوا جیسے
ظاہر لامر اللہ تھے ناصر لدین اللہ اُنکے باپ نے بغداد کے ہر محلے مین جاسوس مقرر کئے تھے ہر روز
صبح کو ہر محلے کا جاسوس وہانکے سکان کے حالات نیک و بد سے خلیفہ کو اطلاع کیا کرتے تھے
ظاہر لامر اللہ نے وہ سب جاسوس موقوف کردیئے اور فرمایا رعایا کے حالات کے کشف مین
اور اُنکے مخفی امور نیک او بد کے شہرہ مین چندان منفعت نہین ہے بعضے لوگون نے عرض کیا
کہ اس رسم کی موقوفی سے فساد حال رعایا کا احتمال ہے اُسکے جواب مین اُنہون نے کہا مین
جناب باری تعالےٰ جلشانہ سے دعا مانگونگا کہ میری رعایا کو زہد اور صلاح روزی کرے اور جو مظالم
مطالبہ دیوان خلافت کے جو لوگ مقید تھے سب کو چہوڑ دیا اور دس ہزار دینار یعنے اشرفی
رائج اُس زمانہ کی دار القضا مین سپرد کین اور قاضی کو حکم دیا کہ جتنے آدمی بعلت مطالبہ لوگونکے
قرض کے قید مین ہین اسیقدر پر سارے قرض خواہون کو راضی کرکے اُنکو چہوڑ دو بعضے

دون بہت لوگون سے اسکے طرف اسراف کی نسبت کی اُسکے جواب مین اُنہون سے فرمایا
قریب غروب آفتاب کے ہے یعنے آخر عمر مین سے دوکان عطوفت کی کہولی ہے اس سبب کے
اعتبار اضاعت نکرو اور مجھکو کچھہ اعمال خیر کرنے دو میری زندگی کے دن بہت تہوڑے باقی ہین
الغرض وہ ۶۲۳ھ مین قضا کرگئے تو مہینے چودہ دن خلیفہ رہے مورخین کہتے ہین کہ کئی مرتبہ
بعضے عرایض سر بمہر لوگون سے اُنکے پاس تخت پر ڈالدے اُنہون سے بغیر اُسکے کھولنے
اور پڑھنے کی سب وہ جلوادا اور فرمایا غالباً اسمین کسی کی سعایت اور شکایت ہوگی عیب اور
نقصان لوگونکا مخفی رہنا بہتر ہے کیا ضرورت ہے کہ کسی کی بدنامی شایع اور عام ہو اور
یافعی نے مراۃ الجنان مین صرف اسقدر لکہا ہے کہ ۶۲۳ھ مین الظاہر لامراللہ بن الناصر لدین اللہ
بن المستضیئ بامر اللہ نے قضا کی ساڑھے نو مہینے وہ خلیفہ رہے وہ بڑے دیندار اور نیک
اور عادل تھے یہانتک کہ ابن اثیر نے مبالغہ کیا ہے کہ ایسا عدل اور احسان رعایا پر
اُنہون نے کیا جسکے سبب سے سنت عمرین کی یعنے عمر ابن الخطاب اور عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہما کی نئے سر سے قایم ہوئی تھی اور ابو شامہ نے لکہا ہے بعضون نے عرض کیا
آپ قلب کو منشرح اور خوشی مین رکھئے۔

راقم کہتا ہے ظاہر اوہ ہمیشہ مکدر اور ملول رہتے تھے اس سبب سے
لوگون نے یہ عرض کیا ہو فرمایا کیونکر انشراح قلب ہو کھیتی خشک ہوگئی یعنے عمر آخر ہوئی
کچھہ انتفاع نہین حاصل ہو سکتا لوگون نے عرض کیا اللہ تعالے عمر مین برکت دیگا فرمایا جو
شخص بعد عصر کے دوکان کھولے وہ کیا نفع حاصل کریگا بالجملہ اُنہون نے لوگونکے ساتھہ
بہت نکوئی کی عطایا کثرت سے کئے اور محصولات خلاف شرع معاف کر دیئے جہانتک

تمکن ہوا اور مظالم کرتے رہے اُنکے بعد اُنکے بیٹے مستنصر باللہ خلیفہ ہوئے چھتیسون
خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو جعفر منصور المستنصر باللہ تھے ظاہر بامر اللہ
چھتیسوین خلیفہ کے بیٹے سبایک الذہب مین مروی ہے کہ وہ صفر ۵۸۹ھ مین پیدا
ہوئے تھے مان اُنکی ترکیہ لونڈی تھی باپ کے قضا کرنے کے بعد لوگون نے اُنکے ہاتھ
پر بیعت کی انہون نے عدالت اور انصاف رعایا پر کرنا شروع کیا اور اہل علم اور بادیانت لوگون
کی صحبت اختیار کی اور متمردین کا قلع اور قمع کرتے رہے اور لوگونکو راہ راست پر رکھا اور
جہاد کے بہت درپے رہے اور نصرت اسلام کیواسطے لشکر جمع کیا طرق اور شوارع حسن انتظام
سے مامون کئے اور بہت سخت اور مستحکم قلعے متمردین کے قبضے سے نکالے اور دین اسلام
کی بہت تقویت اور تائید کی الغرض مناقب اور مآثر حسنہ اونکے بے انتہا ہین جمعہ کے دن
دسوین جمادی الثانی ۶۴۰ھ مین انہون نے قضا کی رحمہ اللہ اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ
مستنصر مثل باپ کے بہت خصایل پسندیدہ رکھتے تھے پہلے پہلے جمعہ کے دن جب خطبہ
اُنکے نام کا پڑھا گیا روپیہ اور اشرفیان بے انتہا لوگونکے سرون پر پھینکی گئین شعرا نے قصائد
تہنیت مین اور اُنکے باپ کے مرثیئے کہکے گذرانے سب کو خلعتین قیمتی اور نقد کثرت سے
بخشے ہین [illegible] اور ضیافت خانونکی دعوتین جو اُنکے باپ نے جاری کی تہین بہت کچھ اضافہ
کر دیا عیدونمین علما اور مشائخ پر اور سب مساجد کے امامون پر بے انتہا انعامات اور صدقات
بہت کرتے تھے ارباب احتیاج کو مالا مال کر دیتے تھے ایک بہت بڑا مدرسہ بغداد مین
انہون نے بنوایا اور جاری کیا تہا اور بہت عمدہ کتب خانہ وہان مقرر کیا جسمین ہر جنس کے
علوم کی کتابین جمع کی گئین تہین اور چار مدرسے چارون مذہب اہل سنت اور جماعت کے یعنی

حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی تعلیم کے واسطے معین کیئے ہر مدرس کے پاس حکم کہ اکسٹھہ طالب العلم
ہمیشہ حاضر رہین اور تعلیم پاوین مدرسین اور طلبہ کیواسطے عمدہ کہانا تقسیم ہوتا تہا سو گوشت
اور روٹی کے اقسام طرح طرحکے فواکہ اور مٹھائیان تقسیم ہوتی تہین اور سب چیز سب کو پہنچتی تہی
اُسیطرح اُسی مدرسہ مین یا وہان سے الگ ایک دار القراء تہ بنایا تہا جسمین اچہے قاری مقرر
کئے اور تعلیم قرآن شریف کی اور علم قراءت کی وہان ہوتی تہی اور ایک دار الشفا جاری کیا تہا
جہان ہزارون بیمارونکی دوا ہوتی تہی اور دوا اور غذا بیمارونکو وہان سے ملتی تہی اور ہر طرح کی
بیمارداری کا وہان سے تکفل ہوتا تہا اُن سب مصارف کیواسطے بہت اچہی دیہات معمور اور آمدنیان
مستقلہ وقف کی گئی تہین عیب صرف یہ تہا کہ تولیت اُن سب اوقات کی اور اہتمام مصارف کا
موید الدین ابو طالب علقمی رافضی کو سپرد کیا تہی جو اُنکے بیٹے مستعصم کیوقت مین وزیر مقرر
ہوا تہا اور اُس منافق بے حیا نے خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفار کا ہاتہہ سے تباہ اور
برباد کروادی اور سارے عالم مین روسیاہ ہوا اور عقبے مین اپنے کردار کی قرار واقعی سزا پاویگا جسکی
شرح اور تفصیل آیندہ ہوگی اور بغداد کے ہر محلہ مین ایک دار الضیافت مقرر کیا تہا کہ وہان اقسام
طرح کے کہانے مہیا رہتے تھے اور سب کو کھلائے جاتے تھے خصوص ماہ مبارک رمضان مین
وہان بہت تیاریان ہوتی تہین اور بہت مصارف ہوتے تھے الغرض اُنکے عہد خلافت
مین عراق عرب رشک بہشت ہوگیا تہا ایک روز قریب عید کے خلیفہ قصر خلافت کے کوٹہے پر
ٹہلتے تھے اُنہون نے دیکہا جہان تک مدنظر تہی اکثر کوٹہونپر لوگونکے کپڑے دہوکے پہیلائے گئے
تہی ایک خواص جو قریب اُن سے پوچہا یہ کیسے کپڑے ہین کسواسطے پہیلائے گئی ہین اُسنے
تحقیق کرکے عرض کیا کہ بغداد کے باشندونے عید کیواسطے اپنے اپنے کپڑے دہوکے

پھیلائے ہین اُنہون نے فرمایا بغداد کے لوگ ایسے مفلس ہوگئے کہ عید کیواسطے کسیکو نئے کپڑے
نہین میسر ہوئے اُسیوقت حکم دیا بہت سے سونے کی گولیان بنائی گئین اور اُنکو غلیلون پر رکھکے
بغداد کے کوٹھون پر پھنکواتے تھے۔

راقم کہتا ہی اس امر سے شاید خلیفہ کی غرض یہ ہو معطی کا نام نہ معلوم ہو لیکن
خلیفہ کا اس جنس کا کام کب مخفی رہسکتا ہے ہمارے نزدیک وہ امر عاقلانہ فیاضی نہین شمار ہوسکتی
اسواسطے کہ اُسمین گولیون کے ضایع ہونیکا بھی احتمال ہے اور دور دراز کے حاجتمند اُس فیاضی سے
محروم بھی رہے ہونگے جہان تک غلیلون سے گولیان پہنچ سکتی ہونگی صرف وہین کے لوگ متمتع
ہوئے ہونگے ایک روز خلیفہ مستنصر بعض اپنے مقربون کے ساتھ عرض خزاین خلافت کی لیتے
تھے ایک حوض روپے اور اشرفیون سے بھرا ہوا نظر آیا اُسکو دیکھکے فرمایا اللہ تعالے مجھکو اتنی
عمر عطا کرے کہ سارا یہ روپیہ خرچ کرون کھاؤن اور کھلاؤن وہ مقرب جو ساتھ تھا بے اختیار
ہنس پڑا خلیفہ نے پوچھا تم کیون ہنسے اُسنے کہا مجھکو ایک قصہ یاد آیا کہ ایکدن آپ کے جد
امجد ناصر لدین اللہ مغفور اسی حوض پر گذرے مین ہمراہ تھا اور اُسوقت دس بالشت بھرنے
سے یہ باقی تھا اُنہون نے فرمایا کہ اللہ تعالے مجھکو اتنی عمر عطا کرے کہ اس حوض کو مین
روپے سے بھر کردون چونکہ اُنہون نے خزانہ جمع کرنیکی آرزو کی اور آپ نے اُسکے خرچ کرنیکی
آرزو کی اس سے مجھکو ہنسی آئی مستنصر باللہ کے مقربون اور مصاحبون مین ایک شخص تھا اُسکو
اقبال شرابی کہتے تھے روضۃ الصفا مین لکھا ہے اُسکے جود اور عطا کے نسبت سے
حاتم طائی اور معن زایدہ اور آل برمک چاہیے کہ بخیلون مین شمار کیے جاوین اگر شرح اُسکے عطا
اور بخشش کی کیجاوے سارے لوگ گذاف کیطرف نسبت کرینگے اور محمول اغراق اور مبالغہ

پہر ہوگا القصہ مستنصر باللہ نے سنہ ۶۴۰ مین قضا کی سولہ برس دو مہینے سات دن وہ خلیفہ رہے یافعی نے
مراۃ الجنان مین صرف اسقدر لکہا ہے مستنصر باللہ ابو جعفر منصور بن الظاہر باللہ محمد العباسی نے سنہ ۶۴۰ مین
قضا کی اور وہ بڑے محمود السیرۃ تھے بعد اُنکے معتصم باللہ اُنکے بیٹے کے ہاتھ پر لوگون نے
بیعت کی سینتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے جنپر خلافت اُس خاندان
کی ختم ہوگئی ابو احمد عبد اللہ المستعصم باللہ تھے چھتیسوین خلیفہ المستنصر باللہ
کے بیٹے کیفیت مشرح خلافت اس خاندان کے ختم ہونیکو لکھنے کی نہ قلم مین طاقت
ہے کہ لکھے نہ کسی مسلمان کی زبان کو حوصلہ بیان کا ہے نہ کسیکے کان کو قدرت سننے کی ہے
جس حادثے نے ایک منافق نمکحرام کی سعی اور کوشش سے اسلام کی شوکت اور عظمت
کو خاک مین ملا دیا اُس حادثے کے بعد امت خاتم نبوت علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو پہر
وہ دن عظمت اور بزرگی کا نہ نصیب ہوا صرف بانتظار مہدی آخر الزمان علے آبائہ الماضیین
الف الف تحیۃ والسلام بامید اعادہ معدوم اگر کسیکو تسکین ہو تو ہو الغرض جو صدمہ اور
مصیبت اہل اسلام پر اُس حادثہ جانکاہ سے بالخصوص سبکی اور مذلت خاندان نبوت کی ایک
رافضی منافق کی تحریک اور سعی سے کفار تاتار کے ہاتھ سے واقع ہوئی مقتضی اُس حیرت اور
تعجب کا ہے جو ایک شاعر عجمی کے قلم سے قطعہ مذکورہ ذیل مین مندرج کیا گیا ہے قطعہ
با چنین سنگدلیہا کہ ازان قوم آمد ٭ از ہوا سنگ نہ بارید زہے مستکبر ٭ این چنین واقعہ حادث
وانگاہ عجب ٭ چرخ گردان و فلک روشن و خورشید انور ٭ بالجملہ سارے کوائف اُس مصیبت عظمی کے
اہل اسلام کے اوپر بڑی تاریخون مین مفصل اور مشرح ہین یہان ہم باختصار غیر مخل پہلے سبائک
الذہب سے بعد اُسکے روضۃ الصفا سے نقل کرینگے سبائک الذہب مین لکہا ہے مستعصم باللہ

سنہ ۶۰۹ میں پیدا ہوئے ماں انکی ام ولد هاجرہ نام تھی وہ آخر خلفای عراقیین میں ہین انکے باپ
قضا کرنیکے بعد انکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی وہ بڑے کریم اور حلیم اور سلیم الطبع اور صاف
باطن تھے نیک دیانت دار متمسک بالسنہ مثل اپنے باپ اور دادا کے ہی مگر بیداری
اور دوراندیشی اور علو ہمت مین انکے مثل نہ تھے بلکہ انکی طبیعت مین نرمی غیر مستدل اور ناتجربہ
کاری اور کم دانشی تھی جب وہ خلیفہ ہوئے سارا کاروبار خلافت کا اپنے وزیر ابن علقمی رافضی
منافق اور نمک حرام کے سپرد کیا اور خود عیش و طرب و لذائذ دنیای فانی مین منہمک ہوگئے اس
وزیر ملحد اور نمک حرام نے ملک اور دولت اور مال اور ملت سب خاک مین ملادی خلیفہ کو ایک
طلوع نا بنا کے جیسے چاہا رکھا اور ہلاکو تاتاری علیہ اللعنت کے ساتھہ خفیہ نامہ اور پیغام
کرکے اسکو بھیج دی کہ بغداد مین آکے اپنا عمل دخل کرے ظاہر اغرض اس وزیر نامعقول اور
منافق کی یہ تھی کہ ہلاکو بغداد مین آکے اور اپنا غلبہ اور سطوت بٹھلا کے معاودت کر جائیگا جیسے
پیچھلے سلاطین سلجوقیہ وغیرہ کرتے رہے اور بموجب اس عہدنامہ مخفیہ کے جو خود اسنے
تحریری باہم ... کے ساتھہ کیا تھا امیدوار تھا کہ ہلاکو خلافت خاندان عباسیہ
... کے ... نمک حرام کی تجویز کے سادات علویہ بنی فاطمہ کے زمرے میں
... متعلق ... بٹھلا جائے گا اور نام اختیار خلافت کی اسی ابن علقمی وزیر
نمک حرام کے ہاتھہ ... مثل سلاطین ... سلجوقیہ وغیرہ کے سلطان منتظم
خلافت مقرر ہو جائیگا مگر تقدیر الہی نے ایسے وزیر عاقل اور ہوشیار کی آنکھہ بسبب غرضی
کے بند کردی کہ اس نے ایک پادشاہ کافر اور بے دین کے وعدہ کو سچا سمجھا اور ایسے انقلاب
عظیم کے مآل کو نہ سوچا اور یہہ عاقبت بینی اسنے نہ کی کہ جس سیدین بادشاہ ظالم کو اسلام

کی شوکت بالکل مٹانا منظور ہی وہ بعد ایک خاندان کے خلافت مٹا نیکی کب روادار ہوگا
کہ دوسرے خاندانکو قایم اور برپا کرے آخرش خود بن علقمی اپنی اُس نمکحرامی کی سزا مین خاسر
فی الدنیا والاخرہ ہوا اُسکو ہی ذلت اوسیکی دنیا مین آسکے واسطے ا ٹہہ نہین رہی اور عقبی مین
کچھہ شبہہ نہین ہے کہ اشد عذاب مین فی النار والسقر مبتلا ہوگا القصہ ابن علقمی منتظر اُسی غیبت
بد نمکحرامی کے اور منتظر اُن مواعید کے جو مخفی اُس نے ہلاکو سی کئے تہے برابر اخبار اور رسالات
مخفیہ سے اُسکو مطلع کرتا رہا اور ہلاکو نے سارے حالات اور اُسکی عظمت تسخیر بغداد کی جب
تک وہ قریب تر بغداد سے نہوا [illegible]
ہلاکو ملعون لوٹتا ہوا اور ویران کرتا ہوا بغداد کے قریب [illegible] آتا تہا اور وزیر
نمکحرام اور بے دین نے مطلق خلیفہ کو اُسکی خبر نہ دی اور اُس نامعقول وزیر بے تدبیر کا خلیفہ کے
اوپر ایسا احاطہ تہا کہ اور کسی دوسرے راہ سے بہی خلیفہ از خود مدہوش کو ہلاکو کے استیلا کی
خبر نہین ہوتی تہی جو بلاد اسلام پر اُسکو ہوتا جاتا تہا اور چونکہ مرضی الہی بفحواے وتلک الا
یام نداولہا بین الناس وقوع اُس حادثہ عظیمہ کی باعث تہی خلیفہ تو وزیر منافق نمکحرام کے
ہاتہہ مین تہی علی العموم سارے اہل اسلام کے کانون مین تیل بہر گیا تہا کہ سب بیخبر ہلاکو کے فساد
اور استیلا سے بیٹہے ہوئے تہے اگر وزیر منافق کے نفاق اور شقاق کی لوگونکو اطلاع
ہوتی تو کیا دشوار تہی خلیفہ راضی ہوتے یا نہوتے ابن علقمی نمکحرام کو قتل کرکے وہ فساد مٹا
دیتے اہل اسلام سب غافل تہے وزیر نے سب آئین ہلاکو کے استیلا کی سہل کر دین خلیفہ
اپنے لذاید اور تعیش مین منہمک مصالح خلافت کی نہ اُنکو کچہہ خبر نہ اُنکو کچہہ غرض وزیر نے پہلے خلیفہ
سے کہا فوج بہت کثیر ہو گئی ہی مصارف سے بڑی زیرباری ہوتی ہے کچہہ احتیاج اتنی فوج کی

انھین میں سے بہت سے لوگ اُس نے خلیفہ کا حکم حاصل کر کے برطرف کر دئے جو بڑے بڑے
سپہ سردار عرب اور عجم کے شجاع اور ولیعہد دارالخلافت مین موجود تھے اُنکو دور دراز ممالک
مین متعین کر دیا اور دارالخلافت کو بالکل کمزور کر دیا اور جب تاتاریونکا استیلا بلاد اسلام پر
خوب ہو گیا تب خلیفہ کو یہ سمجھا کے اُسکی تسکین دی کہ مین تدبیر مصالحے کی ہلاکو کے ساتھہ کر رہا
ہون آپ اُسکی تعظیم اور توقیر ملحوظ رکھین اور خفیہ اُس سے عہد و پیمان کر لیا کہ وہ بغداد مین پہنچکے
اُسی بے حیا نمکحرام کو اپنا نائب بغداد مین مقرر کرے ظاہرا ہلاکو نے بھی منافقانہ وعدہ اپنی
نیابت دینے کا اُسے کیا ہوگا الغرض ہلاکو باوصف کسیطرح کی مدافعت اوسکی راہ مین بغداد تک نہونے کے
[illegible] بتاریخ [illegible] سنہ ۶۵۶ھ مین بغداد کے دروازہ پر داخل ہوگیا جو فوج بغداد مین باقی رہی تھی
وہ مدافعت کے واسطے باہر نکلی لیکن بعد مقابلہ اور مقاتلے شدید کے اُسکو شکست ہوئی اُسمین سے جو
قتل اور مجروح ہونے سے بچے وہ متفرق اور منتشر ہوگئے تب وہ منافق دغاباز وزیر خلیفہ سے اجازت
لیکر خود ہلاکو کے پاس گیا اور خلیفہ از خود رفتہ کو مطمئن کر گیا کہ مین جاتا ہون بخوبی صلح کروا
دونگا اور وہان جا کے اپنی دانست مین اپنے ذاتی امور کی پختگی کر آیا اور خلیفہ کو اور سارے
امرا ئونکو اور تمام اہل اسلام کے علما اور شرفا کو فریب دیکے ہلاکو کے پاس حاضر کرنیکا وعدہ کر آیا
پھر جب اُس جگہ سے پلٹا خلیفہ سے ظاہر کیا کہ مین یہ ٹھہرا آیا ہون کہ ہلاکو کی بیٹی کا عقد نکاح خلیفہ کے
بڑے بیٹے امیر ابوبکر کے ساتھہ ہو اور ہلاکو آپکو بدستور یہان رکھینگے جیسا روم کے
بادشاہ کو بھی بعد فتح کرنے اُنکے مملکت کے وہانکا بادشاہ قایم رکھا اور جسطرح سے آپکے
اجداد ملوک سلجوقیہ کے مطیع رہے اُسیطرح سے آپکو ہلاکو کا مطیع رہنا پڑے گا اور وہ معہ اپنے
لشکر کے یہان سے معاودت کر جائینگے اس مصالحہ سے مسلمانونکی خونریزی نہوگی اسلئے

مناسب

مناسب اور ضرور ہے کہ آپ معہ سب اراکین خلافت کے ہلاکو کے پاس تشریف لیجلیے اسواسطے کہ
اخلاق کریمانہ کا مقتضی یہی ہے کہ القاد مرے زادہ اس حیلے سے وہ منافق احمق خلیفہ کو
معہ اراکین خلافت کے ہلاکو کے لشکر مین لے گیا اور وہان انکو بدون کسی نہج کے تعظیم اور
استقبال کے ہلاکو کی طرف سے ایک خیمہ جو وہان کہڑا کیا گیا تہا اسمین خلیفہ کو اتار دیا بعد
اُسکے وہ مردود بغداد مین پہر آیا اور سارے فقہا اور علما اور قضات کو اور معتبر معتبر بغداد کے رئیسونکو
اس حیلے سے لیگیا کہ آج خلیفہ کے بیٹے کا ہلاکو کی بیٹی کے ساتہہ عقد نکاح ہے سب چلکے
اُس مجلس سرور مین شریک ہو ایک جم غفیر بطلب و بے طلب اُس بے حیا منافق کے ساتہہ
دشمن اسلام کے لشکر مین گیا بمجرد وہان پہنچنے کے سب کے سب ہلاکو کے حکم سے قتل ہوگئے
اسیطرح سے مکرر اور سہ کرر ایک ایک جماعت اعیان اور اشراف بغداد کی اُسی حیلے سے جو پہلی جماعت
کے ساتہہ کر کے لیگیا تہا ہلاکو کے لشکر مین لیگیا اور وہان پہنچتے ہوئے وہ ساری جماعت
قتل ہوگئی بالجملہ بغداد کے سارے فقہا اور علما اور امرا اور روسا اور حجاب سب مقتول ہوگئے
اور خود خلیفہ اور اُنکے اراکین اور اُنکی اولاد اور اُنکے اعمام اور بنی اعمام سب نا شہیداں مقتول
ہوئے ذہبی نے لکہا ہے کہ خلیفہ کی لاش دفن بہی نہین ہوئی سب مقتولین کے زمرے
مین پہینک دی گئی۔

راقم کہتا ہے ہمکو نہایت تعجب ہے کہ اُس وزیر منافق مکار اور غدار نے ابتدا
سے انتہا تک مکر اور غدر اور نفاق کا جال پہیلائے رہا اور خلیفہ اور اُنکے اراکین اور اقربا
اور علی العموم سارے اہل اسلام کے روسا مین سے کوئی اُسکے تدابیر منافقانہ سے آگاہ نہوا اور
سبہون نے مفت اپنی جانین ضایع کین اقل قلیل خلیفہ کی اولاد مین سے اور اولاد خلفاے متقدمین

سے بعض کسی نہ کسی صورت سے جو بیشتر ممکن نہ تھے تصور کی ہو بچ رہے ہیں جو مقید ہو گئے اور بعضے
شاید بھاگ سکے بچے ہوں یا جو انہیں سے تھا کہ پوشیدہ کہیں ہوں وہ اُس آفت سے محفوظ رہے
ہوں بالجملہ اُن مصائب کے بعد ہنوز ہوس ظلم و ستم ہلاکو ملعون کی پوری نہیں ہوئی وہ خود معہ
سارے لشکر کے بغداد میں داخل ہوا اور چالیس دن تک برابر دست تطاول قتل و خون اور نہب و
غارت کا دراز رکھا مورخین لکھتے ہیں دس لاکھ آدمی سے زیادہ بدون وقوع مدافعت کے اُنکی
طرف سے اُن کافروں نے قتل کئے پس اہل اسلام پر وہ یورش ہلاکو ملعون کی ایسی مصیبت
اور بلاے عظمی تھی کہ مثل اُسکے نہ کبھی ہوئی تھی اور نہ تا انقراض دنیا کبھی ایسی ہوگی آخرش وہ وزیر
منافق اور مرتد بھی ہلاکو کے ہاتھ سے ذلیل اور رسوا ہوا ہلاکو نے جان سے تو اُسکو نہیں مارا
مگر کوئی ذلت اور خواری اُسکے واسطے اُٹھا نہیں رکھی اور جو ہلاکو نے منافقانہ اُس سے وعدے
کئے تھے اُسمین ایک بھی پورا نہ کیا ایسے سلاطین ظلمہ اور بے دار مغز نمکحرام آدمی کو کب اچھے ہونے
دیتے ہیں الغرض عہد و پیمان جو لازمۂ دیانت اور امانت ہے کفار بیدین کو اسکے خلاف سے
پیام پہونچا اسیطرح اُسی عہد اُنکے میں وہ نمکحرام فی النار والسقر ہوا یہانتک خلاصہ سبائک الذہب کی عبارت
کا بیان ہوا ماقبل حبیب السیر میں سنہ ۶۵۶ کے وقایع میں بہت باختصار قریب قریب اسی کے جو
سبائک الذہب سے منقول ہوا لکھا ہے اور روضۃ الصفا میں مذکور ہے کہ مدینۃ السلام بغداد
بنی عباس کے عہد خلافت میں فلک کج رفتار کے آسیب سے محفوظ اور مامون رہا اور محسود و مغبوط
سارے بلدان و امصار مقبوضۂ سلاطین گردون وقار کا تھا اُسکے عمارات کی بلندی فلک البروج
سے دم تساوی رکھتی تھی اور اُسکے باغوں کے چمن ریاض رضوان کے محسود تھے پاکیزگی
اور لطافت فرات کے پانی کی ماء معین کے جگر کو افسردہ کرتی تھی اور اُسکے نہروں کی روانی نے

بجز خارسکے جز ومذکور سوا کر رکھا تھا ہر جنس کے آدمی اکابر اور اشراف اور علما اور ارباب
ہنر اور صناع اور پیشہ ور وہاں مجتمع تھے وہاں کے سارے سکان ایسے تنعم اور ترفہ مین محفوظ
اور مصئون نظر بد عین الکمال سے بسر کرتے تھے کہ سارے معمورات عالم کے باشندونکے
محسود تھے امیر المومنین مستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ بن المستنصر باللہ مغفورین جو تخت خلافت پر
جلوہ گر تھے نہایت عیش و طرب مین مشغول اور کثرت اموال اور نفائس اور ذخایر سے اور
اجتماع ہر جنس اسباب عیش و عشرت اور کامرانی اور مسرت سے متفرد اور ممتاز تھے انکی عظمت
اور جلالت شان اور تکبر اور تجبر فرحت آوان کا عالم مین ڈنکا بجتا تھا بڑے بڑے سلاطین اولو العزم
اور روسائے باوقار اور اشراف و اعیان اور صنادید اقطار و امصار بامید قدمبوسی خلیفہ زمان
جو دار الخلافت مین حاضر ہوتے تھے وہ دیدار فلک کردار سے محروم رہتے تھے اور جو کوئی
دربار کا انکو بار نہین ملتا تہا بارگاہ سے باہر ایک کہڑکی سے اطلس کی ایک آستین لٹکتی تہی
جو ایک پتہر کی چوکی پر پڑی رہتی تہی جو کوئی امرائے عظام اور خواقین ذوی الاحتشام سے
بامید ملازمت خلیفہ زمان کے حاضر ہوتا تہا یہی اُسکی ملازمت تھی کہ اُس آستین کو بوسہ دیتا تہا
اور باقی اُسکے معروضات وزرا اور حجاب اور دیوانیونکے ذریعے سے طے ہوتے تھے اور
اونہین ذرایع سے اُسکو جواب ملتا تہا بعض مورخین نے نقل کیا ہے کہ اتابک سعد مظفر الدین
ابو بکر غفر اللہ لہ کیطرف سے فاضل جلیل القدر مولانا مجد الدین اسمٰعیل فالی جو بڑے عالم مشہور تھے
برسم رسالت و سفارت شیراز سے بغداد مین آئے تھے جب وہ مامور دربار مین اُس آستین
پر بوسہ دینے کے ہوئے بسبب کمال ورع اور تقوی کے وہ امر اُنپر بہت شاق ہوا کہ کپڑے
پر اور پتہر پر بوسہ دیوین وہ ایسی بدعت پر ضلالت کو امارات کفر اور شرک سے سمجھتے تھے

لیکن بسبب رسم ورواج کے اُسکے ادا کرنے پر بہی مجبور تھے اسواسطے ایک حمایل کلام اللہ العظیم کی جو اُنکے جیب مین تھی یا اُس بدعت کے رواج کو سنکے وہ بہ تخصیص ہمراہ لگئے تھے اُس آستین اور چوبی پر لگا کے اُسکو اُنہون نے بوسہ دیا بعضے مورخون نے لکھا ہی کہ اعیاد مین اور بعضے اور ایام مین جب خلیفہ سوار ہوکے باہر نکلتے تھی ظاہرا عیدگاہ یا جامع مسجد تک جاتے تھی اسواسطے لوگ سرراہ کے برآمدون پر نشست گاہ کرایہ سے لیکر بامید زیارت خلیفہ کے بیٹھتے تہے ایک مرتبہ حساب کیا گیا تھا تیس ہزار دینار جو اشرفی اُس زمانیکی تھی برآمدونکے مالکونکو کرایہ ملا تہا ایک لاکھ چوبیس ہزار سوار ذات خاص خلیفہ کی حفاظت کیواسطے معین تھے اور بغداد مین مقیم رہتے تھے جنکی تنخواہ خزانہ عامرہ خلافت سے ادا ہوتی تہی اور حشم اور خدم اور امرا اور ارکین و کارکنان و مستحفظان ممالک بیرونی اور افواج متعینہ سرحدات اور قلعون اور شہرونکو انہی قیاس کرنا چاہیئے الغرض کثرت جاہ و حشم مستعصم باللہ کی اگر مفصل لکہی جاوے تو ایک جلد ضخیم ہوجاوے سلیمان شاہ نام ایک امیر سپہ سردار کل افواج کے تھے اُنکو اور بعض اور لوگونکو خلیفہ کے حضور مین بہت تقرب تہا او منصب وزارت کا اُس عہد مین کو ہیر تہا جسکا نام بر عکس نہند نام زنگی کافور موید الدین محمد بن عبد الملک علقمی تہا وہ نہایت بد باطن اور بد دیانت اور نمک حرام تہا جس بیحیا اور بے ایمان نے خلافت خاندان عباسیہ کی بالعمد اور بالقصد خاک مین ملادی روضۃ الصفا والے نے اُسکی مدح مین لکہا ہے جو خود شیعہ یا مایل بہ تشیع تھے کہ وہ کرم جبلی اور سخاوت طبیعی رکھتا تہا اور علم اور حکمت اور شرع اور عربیت مین اپنا مثل نہ رکھتا تہا۔

راقم کہتا ہے اُسکے حرکات بد نمک حرامی کے تجربے سے معلوم ہوا کہ وہ

مدح محض اغراق اور مبالغے کی ہے اسواسطے جو مکر اور تزویر اور خدع اور نفاق تمام اہل اسلام
کے ساتھ بالخصوص اپنے خداوند نعمت کے ساتھ جسکے بدولت وہ نامور تھا اور منصب
عالی پر مقرر ہوا اُس سے کیا وہ سراسر علم اور حکمت اور شرع اور عقل کے خلاف تھا صرف شاید
یہ کہنا ممکن ہو کہ اُس زمانے مین لوگونکی نظر مین منتظم ملک اور دولت کا اُسکے مثل کوئی نہ تھا پھر
وہی روضۃ الصفا والا لکھتا ہے کہ ہرچند وہ انتظام اور رتق وفتق ممالک مین مختار کل اور
مستقل تھا اُسکی کارگذاری منصب وزارت کا کوئی مانع اور عایق نہ تھا لیکن جو لوگ مقرب
بارگاہ خلافت کے تھے اُنکی آنکھون مین اُسکی وقعت جیسی چاہیئے وہ نہ تھی اور جس ادب اور
آداب کا اُنکیطرف سے وہ امیدوار تھا اُسکا ظہور نہین ہوتا تھا اسلئے کینہ اُسکے دل خباثت منزل
مین ایسا جاگزین تھا کہ آخرش منجر اُسکی کورنمکی اور نمکحرامی کیطرف اپنے ولی نعمت کے ساتھ
ہوا جسکی شرح آیندہ ہوگی پھر اُسی روضۃ الصفا مین ظاہرا اس نظر سے کہ ایسا جرم شدید اُس
خبیث الباطن کا جو خلاف علم اور عقل اور شرافت اور دیانت کے اُس سے صادر ہوا وہ
مجوز یا معفو تصور کیا جائے ایک حکایت نقل ہوئی ہے جسکو اُسمین لکھا ہے کہ وہ معاملہ
سبب قوی اُسکی بدعہدی اور کورنمکی کا اپنے ولی نعمت کے ساتھ ہوا یعنے خلیفہ کے بڑے
بیٹے امیر ابوبکر اعتقادات اہل سنت اور جماعت مین ایسے متعصب تھے کہ تعصب اُنکا حد
اعتدال سے بڑھ گیا تھا اُنھون نے ایک جمعیت لشکر کی کرخ کے نہب اور غارت کے
واسطے مامور کردی جو ایک محلہ بغداد کا خاص مسکن شیعہ مذہب کے لوگونکا بالخصوص اکثر
بنی ہاشم اور علویونکا تھا اُس جمعیت نے اُس محلے کو خوب لوٹا اور وہانکے عمدہ سادات
خصوص بنی ہاشم کو قید کیا اور اُنکے لڑکے بالونکو اُلٹا گھوڑونپر بٹھا کے دھوم کیساتھ شہر مین

کروا کے بٹھلایا اور ساحت ہرین تشہیر کیا چونکہ بن علقمی مذہب تشیع کا رکھتا تھا اور اُس
مذہب مین وہ بڑا متعصب تہا اُسکو خلیفہ کے بیٹے کی اس حرکت سے نہایت رنج اور
طیش ہوا وہی اُسکا رنج اور طیش موجب اُسکی اُس حرکت نمکحرامی اور نفاق کا ہوا
جو اُسنے اپنے خداوند نعمت کے ساتھہ اور جمیع اہل اسلام کے ساتھہ کی اور اسحق اسکی
گنجایش ہے کہ خلیفہ کے بیٹے کی اُس حرکت بد کے سبب سے اہل سنت اور جماعت
بہی خلیفہ کے بیٹے پر لعن اور نفرین کرین انتہی۔

راقم کہتا ہے عصبیت مذہب مین اگر حد اعتدال سے نہ بڑھے عین مقتضای
دیانت اور امانت ہے اور تجاوز اعتدال سے کسی حرکت خیر اور شر کا عقل سلیم اور ذہن
مستقیم ہرگز تجویز نہ کریگا منجملہ اور بے اعتدالیونکے ایک بڑی بے اعتدالی یہہ بہی ہے
کہ کوئی مصنف کسی کتاب کا جسے انتفاع عام مقصود ہو اور مذہب سے اُسکو علاقہ نہو اور
مناظرے کی کتاب نہو اُسمین ایسے الفاظ کا استعمال کرتا ہے جو تمام بنی کسی مذہب
کی یا خاص کسی مذہب والے کی سبکی ہو وہ بہی تعصب بغیر اعتدال پر دلالت کرتا ہے مگر
ہمنے اس خاتم خلافت خلفا بنی عباس کے ذکر مین ابن علقمی پر بہت لعن اور نفرین کی ہے
سو ہم اپنے دانست مین بالیقین یہہ سمجہتے ہین کہ ابن علقمی کی اُس حرکت نالایق نفاق
اور کینے پر جو اُسنے علی العموم سارے اہل اسلام کے ساتھہ کی اور بالخصوص اپنے ولی
نعمت کے ساتھہ مکر اور غدر کرکے اُنکو تباہ کیا تہتر فرقے اہل اسلام کے بہی اُسکو ملعون
اور مرتد سمجہینگے بلکہ سارے بنی انواع انسان کے اُسکو خارج از آدمیت اور قابل نفرین اور
تنفر کے جانینگے ایسے شخص کے حق مین جو کلمہ کسی شخص کا مستعمل ہو وہ ہرگز کسی

جاسے گرفت کا ہوگا مذہب اسلام کے بانی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاق اور کینے سے بڑی
ممانعت کی ہے ہمارے دانست مین عوام کالانعام کا تو اعتبار نہین ہے ارباب تمیز اور
علماء شیعہ مذہب کے ہرگز تجویز نہ کرینگے کہ کوئی شخص ساری عمر ایک ولی نعمت کا نمکخوار رہے اور
اُسکی بدولت نامور ہو اور مذہبا مجاز اسکا ہو کہ مخفی غدر اور مکر سے اُسکو تباہ کرے اگر کسی مذہب
اور ملت مین یہ امر جایز تصور کیا جاتا ہے تو اُسکی حقیقت کو ہمارا اسلام سے پس صرف اہلسنت
جماعت ہی کو ایسے مذہب والے لوگون سے احتیاط کرنی ہے اس وجہ مین ہم نہ کہینگے بلکہ ہمارے
مخالفین اُس مذہب کو لازم ہے کہ ایسے لوگون سے جنہون نے اپنے مذہب کا جز بلکہ کل مذہب کو
نفاق اور کینہ کشی پر مخالفین سے مبنی کیا ہے کہ ساری عمر غلامی اور نوکری کرین اور دوستی اور
خلوص جتاوین اور مکر اور غدر مخفی کر کے جسکا ہمیشہ نمک کھایا کیے اور اُس سے دوستی کا برتاؤ
کرتے رہے جب قابو پاوین اُسکو تباہ کردین اور ہمیشہ اُسکی بیخ کنی کی فکر مین رہین بہت ہوشیار
رہین بلکہ ہرگز اُسکی نوکری اور غلامی اور دوستی کو قبول نہ کرین لیکن ہمارا زعم قریب بہ یقین ہے
کہ عالم مین بنی نوع انسان مین کوئی ایسا مذہب نہین ہے کہ اُسنے نفاق اور کینہ کشی مخفی کو
عین اپنا مذہب مقرر کیا ہو بعضے عوام اور جہال نے ناحق مذہب شیعہ کو ایسے عیب سخت کی
بدنامی کا داغ لگایا ہے اسیواسطے ابن علقمی کو ہم عوام کے زمرے سے سمجھتے ہین کیونکہ اگر
عصبیت مذہبی جسکو علم اور حکمت جایز تصور کرے وہ رکھتا ہوتا تو وہ وزارت مستعصم باللہ سے
مستعفی ہوکے اور اُنکی حفاظت اور امنیت سے باہر نکل کے اور خم ٹھونک کے کہدیتا کہ ہم
تمہارے دشمن ہین اور تمہارے بیخ کنی کی فکر مین ہین نہ یہہ کی ظاہر مین غلامی کرتا رہا اور مکر اور
غدر مخفی سے اُس خاندان عالیشان کو تباہ کیا اور اگر حقیقت پوچھئے تو بنظر انصاف کے ہمارے

نزدیک وہ عصبیت بھی جسکو ابھی ہم نے جایز قرار دیا ہی ایسے شخص کو جو اُس خاندان عالیشان کے
بدولت احسانات سے ایک رتبۂ عالی کو پہنچا اور گوشت اور پوست اُسکا پلا ہوا اُسی خاندان کے آب و
دانے سے تہا آوسیت ہرگز جایز نہ تصور کریگی کہ کسی تاویل سے نمکحرامی کرکے اُس خاندان کو
تباہ کرے اب ہم جواب روضۃ الصفا والیکے اُس زعم باطل کا لکہتے ہین جسمے اُسنے ابن علقمی کی
اُس نمکحرامی کو جایز تصور کیا ہے یعنی امیر ابوبکر مستعصم باللہ کے بیٹے جو ظلم اور ستم بنی ہاشم
سکان کرخ پر کیا تہا وہ نمکحرامی ابن علقمی کی اُسکا معاوضہ تھا اول تو یہ ہے کہ اُس مورخ نے
وہ حکایت کرخ کے تاخت تاراج کی ایسی مجمل اور مختصر نقل کی ہے کہ اُسپر کوئی عاقل کچہہ رائے
صحیح نہین بیان کر سکتا یعنی سبب ایسے ظلم شدید کا نہین لکہا کہ کیا تہا نہ صاف یہ لکہا ہے کہ محض
بے وجہ اور بے سبب اور امیر ابوبکر کی وہ حرکت ناشایستہ مجنونانہ تہی اگر اُس ظلم شدید کا
کوئی سبب محرک تہا تو لامحالہ یہی سبب خیال آتا ہے کہ کرخ مین اکثر شیعہ مذہب کے لوگ رہتے تھے
اور اُس مذہب کے متعصبونکا شیوہ اور دستور ہے کہ حرکات لعن اور طعن کے خلاف مذہب
اہل سنت اور جماعت کے اُنسے وقوع مین آیا کرتے ہین چنانچہ پچھلے خلفا کے عہد مین مکرر
اور سہ کرر عوام اہل سنت و جماعت نے بلوا کرکے اُسی کرخ کو اُسی وجہ سے تاخت و
تاراج کیا ہے اور کئی مرتبہ خلیفہ کی طرف سے وہانکے لوگونکو اُسی جرم کے سبب سے سزا دی
گئی ہے ایک مرتبہ خلیفہ قادر باللہ کے عہد مین سلطان جلال الدولہ دیلمی نے جسکا خود مذہب
شیعہ کا تہا سب شیعہ کی قوم پر جہاد کرنے کا حکم لکہدیا تہا جس کا تذکرہ ہم نے پیشتر کیا ہے
اسیطرح سے عجب نہین ہے کہ کرخ مین سب و لعن کی شورش ہوئی ہوگی اُسکے تدارک کے
واسطے خلیفہ کے بیٹے کی طرف سے وہ مظلمہ ہوا ہوگا اور چونکہ دستور ہے کہ تنقیہ عام مین مواد فاسد

کے ساتھہ مواد صالح بھی دفع ہوجاتا ہے پس ایک مظلے کی پاداش مین اگر دوسرا مظلمہ ہو تو
اُسکے حد سے بڑہ جانیکا کچھہ تعجب نہین ہے یا ہمنے فرض کیا کہ خلیفہ کے بیٹے کی طرف سے محض
بے سبب چند اکابر پر ظلم و ستم واقع ہوا ایسی صورتین جونکہ ابن علقمی وزیر با اختیار خلافت کا تہا
اور خلیفہ کے مزاج مین اسکو نہایت مداخلت تہی کہ کبہی کوئی اُسکی تجویز رد نہین کرسکتے تہے کچھہ
ایسا مکر اور حیلہ پیدا کرتا اور خلیفہ کو کسی نوع سے تخویف کرکے امیر ابی بکر کو کچھہ سزا دلوا دیتا
اور جن اکابر پر ظلم اور ستم ہوا تہا خلیفہ کیطرف سے معذرت کروا کے بانعامات اور صلات گرانمایہ مخفی
کروا تا نہ یہ کہ ایک شخص کے ظلم کے پاداش مین ساری خلافت رسول الله علیہ وسلم کی اور اسلام
کی وہ ریاست اور شوکت جسکی نظیر پہر عالم مین پیدا نہوئی یک لخت کفار کے ہاتہہ سے مٹوا
دینا اور خاندان نبوت کی ہتک اور سبکی ملاعنہ بیدین کے ہاتہون سے کروانا جسمین دس لاکھہ
آدمی کا خون بدون جنگ کے اُن کافرون کے ہاتہہ سے ہوا کون شقی جایز رکھے گا کیا اس مصیبت
عام مین بچا سے بنی ہاشم کہ رنج سے کچہ بچ رہے ہونگے ہمارے زعم یقینی مین وہ بہی نہین بچے
الغرض ایک بادشاہ جبار کافر اور بیدین کو اغوا کرکے بغداد مین طلب کرنا اور برابر اُسکے
ساتہہ تحریرات مخفی کرکے اُسکو مدافعت نکرنے پر مطمئن کرنا اور کور نمکی اور بے ایمانی اور بد
دیانتی سے سارے سامان اُسکی مدافعت کے بند کر رکھنا بجز ملحد اور کافر و بے ایمان کے
دوسرا نہین تجویز کریگا جسکی شرح اور تفصیل اور نتیجہ بد اُسکا اور خود اُسی ابن علقمی کا خسران دنیا
اور آخرت مین مبتلا ہونا اُسی روضۃ الصفا سے ہم نقل کرتے ہین اُسمین لکہا ہے جب ایلخان بعرف ہلاکو
خان چنگیز خان کا پوتہ عراق عجم مین ضبط اور تسخیر مسلمانونکی مملکت سے اور فتح نور قلع ملاحدہ
اسمعیلیہ سے فارغ ہوا اور تمام عالم مین غل اور شور اُسکی ممالک ستانی کا اور فتح اور فیروزی کا بلند ہوا تب

ابن علقمی نے مخفی وکلا اپنے اُس بادشاہ بیدین کے پاس بھیجے اور اُنکے ذریعے سے اپنی عبودیت
اور تابعداری ظاہر کرکے اُسکے اثبات کے واسطے ایما کی کہ اگر بادشاہ گیتی ستان بغداد کی تسخیر کا
ارادہ فرماوین بدون اسکے کہ نوبت جنگ اور محاربے کی پہنچے سارے ممالک اس خلافت عظمی کے
معہ دارالخلافت بغداد کے بادشاہ قبض و تصرف مین مفوض ہوجاوینگے اور اس دعوے کے دلایل
اور شواہد مین اپنے تدابیر مخفیہ اور تزویریہ نمکحرامی کے جو کرچکا تہا اور جنکا کرنیکا ارادہ تہا اُن سب کا
اظہار کیا جس سے بادشاہ کی یورش بغداد پر بدون عایق اور مانع کے سہل مین ہوجاے لیکن ایلخان نے
صرف اسکے پیغام زبانی پر اعتماد نکیا اور بغداد کی تسخیر کے ارادے مین اُسکو تذبذب اور تامل
تہا اسواسطے کہ اُس عرصہ مین دارالخلافت کے فوج کی کثرت کا اور فراوانی اور وفور سامان جنگ
و پیکار کا تمام عالم مین شہرہ تہا۔

راقم کہتا ہے چونکہ کسی عاقل کی عقل اگرچہ کافر ایسے ہی ہو ہرگز تجویز نہین کرسکتی
کہ ایسا وزیر باختیار دفعۃً اپنے خاوند کا نمکحرام ہوجائے ظاہراً کمال دوراندیشی سے ابن علقمی کو نہ
ملنے کی وجہ یہ ہے کہ خدع اور فریب پر اپنے ساتہہ محمول کیا ہوگا اور چونکہ پیشتر اوکتائی خان
نے اُنہین جنگیز یورشون سے بہت بڑا لشکر جرار بغداد کی تسخیر کے واسطے بہیجا تہا اور وہ لشکر
خایب و خاسر ہوا اور شکست کہا کے پہر گیا وہ زیادہ تر سبب ایلخان کے تردد اور تذبذب کا بغداد
کی تسخیر سے تہا باینہمہ ایلخان نے ابن علقمی کے وکلا پر شفقت و مرحمت شاہانہ کرکے رخصت
کیا اور اُس نمکحرام کے صداقت اور خلوص دعاوی پر شواہد موثقہ طلب کئے اور اُس بیدین اور
بیوفا نے اپنے حتی المقدور بارسال عرایض متوالی اور متواتر اپنے عزایم نمکحرامی سے اپنے خاوند
کے ساتہہ اُس بادشاہ جبار کو بخوبی مطمئن کردیا اسکے ساتہہ بہی ایلخانکا تذبذب دل سے نہین

نکلتا تہا

نکلتا تہا کہ ایک اور سرگروہ مذہب شیعہ کا جو ایلخان کی مصاحبت مین ممتاز تہا اور اپنے اقران
مین نامور ہو گیا تہا یعنے نصیر طوسی اوسنے علم نجوم کے قواعد سے نتیجہ عزم تسخیر بغداد کا پوچہا
اُسنے زائچہ اُس سوال کا بناکے استخراج کیا کہ بہت محنت او مشقت سے اور زحمت اور
مصیبت سخت تحمل کے بعد تسخیر بغداد کی ہلاکو خان کی سعی اور کوشش سے ممکن معلوم ہوتی ہے
اسواسطے کہ زمانہ خلافت اور امامت عباسیہ کے خاندان کا تمام ہو گیا ہے ہلاکو خانکو نصیر طوسی
اس استخراج کا یقین ہو گیا اور سامان یورش کا بغداد پر جمع کرنا شروع کیا اور عزم اُسکی تسخیر کا
اُسکے دلمین بالجزم ہو گیا۔

راقم کہتا ہے پس وہ مصیبت عظمی اہل اسلام پر بہ نتیجہ سعی اور کوشش ایک شیعہ
مذہب کے شروع ہوئی جسکو ایک اور سرگروہ اُس فرقے نے ختم کر دیا یعنے زوال شوکت اسلامی
اُن بدباطن لوگونکے ہاتہ سے ہوئی جو خود مدعی اسلام تھے جو شوکت پھر اُس قوم کو نصیب
ہوئی ہمارے نزدیک تو یہان وہی بھدی مثل ہندی صادق آئی کہ کسی نے اپنے ہمسایہ بدشگونی
کے واسطے اپنی ناک کاٹ ڈالی تھی اس سبب سے کہ شیعہ کے قوم مین بھی وہ عظمت اور
برتری جو خلافت اسلامی کے بقا کے عہد مین تہی وہ بھی لاریب زایل ہو گئی تھی القصہ ہلاکو
خان نے ایک شخص اپنے امرائے میں سے جسکا نام سونجاق نویان تہا مقدمۃ لشکر مین مقرر کیا
اور اُسکو حکم دیا کہ دریائے دجلہ سے عبور کرکے اور تاجو نویان جو پیشتر روانہ ہوا تہا اُسکے
ساتہ ملحق ہو کے بغداد کے بہم جہم کیطرف اپنا معسکر اور مخیم مقرر کرے اب اور کیفیت نمکحرامی
اور غداری ابن علقمی کی سنئے جب اُسنے دیکھا کہ تیر اُسکے مکر اور تزویر کا اُسکے مقصود نامحمود
پر پہنچ گیا تب اُسنے بارگاہ خلافت مین ایک اور جال نمکحرامی اور باطنی کا پھیلایا یعنے خلیفہ

[illegible] کے حضور مین عرض کیا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سارے سلاطین گردون
اقتدار [illegible] داغ بندگی اور فرمانبرداری امیر المومنین کا اپنی اپنی پیشانیون پر رکھتے ہین
اور آواز [illegible] اسلام و بسطت ممالک اور کثرت خزاین کا جو عالم مین مچ رہا ہے وہ برید
صبا اور شمال سے بھی تیز روان ہے حساد اور اعدا اس دولت خلافت لازوال کو طاقت اور قدرت
[illegible] استقلال سے برخاستگی کی باقی نہین رہی جتنے لوگ طالب اور قاصد اپنی حکومت
اور [illegible] کے سینون مین انکے دلونمین آگ حسد اور کینے کی بھڑکتی ہے لیکن صرف رعب
اور [illegible] کی اس آگ کے شعلے اٹھنے نہین دیتی وہ سب معترف ہین کہ اگر
ایک انگل [illegible] سے بڑھینگے اپنی آگ مین آپ ہی جل مرینگے ایسی حالت مین ہر سال
کروڑون روپیہ افواج کی تنخواہونمین صرف کرنا محض اسکا ضایع کرنا ہے مقتضاے عقل دور اندیشی
یہ ہے کہ اگر امیر المومنین اجازت دیوین تو بڑے بڑے امراے عظام اور سپہ سردارون کو
ممالک بیرونی کے نظم اور نسق کیواسطے متعین اور مامور کرکے سپاہ زاید حاجت سے برطرف
کردیجاے اس صورت مین لاکھون روپیے کی بچت خزانہ عامرہ خلافت مین ہو جاے گی خلیفہ نے
اس [illegible] ناصواب وزیر تدبیر اور بد اندیش کو اسیکے اختیار پر محول کردی اور خود اپنے ملاہی اور
ملاعب اور [illegible] مین منہمک رہا آخرش اس نمکحرام نے وہ اختیار حاصل کرکے بڑے بڑے
امراؤن اور سپہ [illegible] کو جو بڑے شجاع اور بہادر اور محافظ ذات خلیفہ اور بارگاہ خلافت کے
بہت [illegible] ہوے مکر اور حیلون سے دور و دراز ممالک مین متعین کرکے روانہ کردیا اور بہت سی
سی سپاہ پر ظلم ہر طرح کی جاری کیا اس حیلے اور مکر سے دار الخلافت کی حفاظت کو اس کور نمک حرام نے
بالکل ضعیف کردیا [illegible] افواج جرار مغل مور و ملخ کے لیے مقر حکومت [illegible]

ہلاکو

کیطرف روانہ ہوا راہ مین پہلے بعضے قلاع مستحکم اسماعیلیونکے اُسنے فتح کیے اور وہانسے ہلاکو
اور ایلچی اپنے مستعصم باللہ خلیفہ کے بہیجے اور ظاہر اپیشتر اُسنے اِس امر سے کہ اقوام اسماعیلیہ
دشمن اور معاند بارگاہ خلافت کے تھے دارالخلافت سے استمداد افواج اور آلات حرب و الحہ قلعہ کشائی
کی کی تھی اب بذریعہ اُن ہلاکو کے اُس اعانت نہ کرنے پر بہت توبیخ اور سرزنش خلیفہ کے مشاورین
کی زبانی یا تحریری کی گئی اور شدت کی تخویف اور تہدید بظہار اپنے نخوت اور غرور کے کہ
ایلکی کہ مضی ما مضی اب بہی اگر برج اور بارہ بغداد کا مسمار کرو اور خندق بند کرو شہر کی پر کردو
یعنے تمام سامان مدافعت دور کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا قائم مقام بغداد مین مقرر کرکے خود میرے
پاس چلے آؤ اور اگر خود آسکو اپنے وزیر کو اور سلیمان شاہ بیچ سرداروں کو اور دواتدار کو میرے
پاس بہیجدو تاکہ وہ میرا پیغام تمکو لفظ بلفظ پہنچاوین اور کچہہ اُسمین کمی اور زیادتی نکرین اگر اس طرح
پیغام تمنے عمل نہ کیا تو مین بعزم تسخیر بغداد آتا ہون جہانتک کرسکو میرے مدافعت مین قصور
کرو لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر تم آسمان پر چڑہ جاؤ گے یا تحت الثری زمین مین گہس جاؤ گے
ز گردون گردان بزیر آرمت ٭ ز پستی ببالا چو شیر آرمت ٭ نمانم کسی زندہ از کشورت
در آتش نہم شہر و بوم و برت ٭ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا خاندان قدیم بحال اور برقرار رہے تو میرے
حکم و ایما سے تجاوز نکرو اور اگر تم نے میرے ایما پر عمل نہ کیا تو مآل تمہارے خاندان کا کیا ہوگا
اسکو خدا ہی جانتا ہے خلیفہ نے ابن جوزی اور بدر الدین محمد نخجوانی کو جو اُنکی مصاحبت مین تھے
اپنی طرف سے وکیل مقرر کرکے ہلاکو کے ایلچیونکے ساتہہ برسالت روانہ کیا اور اُسکی تحریر
کے جواب مین لکہا ای جوان نو رسیدہ جسنے کہ ہنوز گردش زمانے کا نہین دیکہا دو دن کے زور
اقبال پر کیون اپنے تئین بہولا جاتا ہے مجہسے جو تجہکو نہین مل سکتا اُسکا خواست گار ہے

کہ یا شاہزادیکو نہین معلوم ہے کہ آسمان سے زمین تک جو خدا اور رسول سے آگاہ ہے وہ مطیع اور فرمانبردار اس درگاہ کا ہے جب ساری فوج اور سارا لشکر جو ممالک دور و دراز مین منتشر ہے جمع ہو جائیگا پہلے مین ایران پر چڑھائی کرونگا وہان سے توران کی خبر لونگا اور ہر ایک کو گرفتار کو سیدھی راہ پر لگاؤنگا بر اہ دوستی و بہی خواہی اس دولت با صولت کے لازم ہے تم کو کہ ہراساں نکی فوج معاودت کرجاؤ اور اگر ناتجربہ کاری سے لڑائی کا ارادہ کیا ہے تو کچھ غم نہین ہے اس درگاہ فلک پایگاہ کے ادنا ترین غلامان بھی گرفتار کرنیکے سیدھا کرنیکے واسطے کافی ہین۔

راقم کہتا ہے اس تحریر مین مخاطب یعنے ہلاکو بلفظ شاہزادہ تعبیر کیا گیا وہ ایما ہے اسطرف کہ اسکے جد و پدر چونکہ بارگاہ خلافت کیطرف سے سیدھے تھے وہ البتہ معبر سلطان تھے ہلاکو کو بسبب گرفتاری کے بہ سلطنت نہین قبول کیا بالجملہ ہلاکو کے ایلچی جب بغداد مین داخل ہوئے شہر کے عوام الناس کا انکے دیکھنے کے واسطے ایک مجمع عظیم ہو گیا اور ہر ایک نے خلاف تہذیب کے جو عوام ہر قوم سے کے اکثر مفقود ہوتی ہی انکے ساتھ بہت ناہمواری کی یہانتک کہ بعضون نے قریب جا کے انکے منہ پر تھوک دیا اس ارادے سے کہ اگر انکیطرف سے اسکے مدافعت مین کچھ تیزی ہو تو وہ اور کچھ بے تمیزیان کرین اور وہ اس مجمع وحوش مین ایسی گھر گئے کہ اس سے نکلنا دشوار ہو گیا ابن علقمی وزیر کو جب وہ خبر پہنچی اسنے ایک جمعیت خواص اور غلامون خلافت کی بھیجی اسنے ایلچیونکو اس مجمع بے تمیز سے بچا کے باہر نکالا اور عوام کو بہت سرزنش کی الغرض ایلچی جب مراجعت کر کے ہلاکو کے پاس پہنچے انہون نے جو دیکھا اور سنا تھا اور جو انپر گذرا تھا مفصل بیان کیا ہلاکو وہ سنکے بہت ہی غیظ و غضب مین آیا اور

کہنے لگا معلوم ہوا خلیفہ عقل سے خالی ہین اور ہمارے ساتھہ مثل کمانکے ٹیڑھے ہین اگر خداے
ازلی نے چاہا اور میری مدد کی تو مثل تیر کے انکو سیدھا کرونگا پھر جب وکلاے خلافت
ہلاکو کے دربار مین پہنچے اور بارگاہ خلافت کی رسالت اُنہون نے ادا کی تب وہ بادشاہ بیدین
اور برہم ہوا اور کہا خواہش ایزدی اُس قوم کے ساتھہ کچھہ اور ہی ہے جو اس جنس کے
امور ہمارے ساتھہ اُنکے متخیلہ مین جمع ہین اور ۶۵۵ھ مین وکلاے خلافت کو مقام پنج انگشت
سے رخصت کیا اور خلیفہ کو پیغام دیا کہ جب جاہ اور دوستی مال کی آپکے دلمین ایسی مستولی
ہے کہ ناصح نیک اندیشونکی بات آپکے دلمین اثر نہین کرتی خیر آمادہ جنگ و پیکار ہوجے کہ
مین بالشکر فراوان مثل مور و ملخ کے عنقریب بغداد مین پہنچتا ہون اب اس مقام پر روایات
مختلفہ مشورت اور گفتگو خلیفہ کی اپنے وزیر بے پیر اور بد اندیش کے ساتھہ اور اور مقربان بارگاہ
خلافت کے ساتھہ جو مخالف وزیر کے تہی روضۃ الصفا مین بطوالت نقل کرکے لکہا ہی کہ سارے
مقربان خلیفہ نے بتاکید عرض کیا کہ افواج منتشرہ ممالک دور و دراز کو جمع کرنیکا حکم صادر کیجے
اور زنہار وزیر نمکحرام سے اس امر مین مشورہ نہ کیجئے اسواسطیکہ وہ فکر مین ہے کہ خدانخواستہ
خلافت اس خاندان کی زایل اور معدوم ہوجاے مگر خلیفہ بخواہش تقدیر از خود مدہوش ظاہر ناصحان
مشفق کے اقوال کو حسد اور عداوت پیر وزیر کے ساتھہ محمول کرتے تھے ہرگز اسکی بددیانتی اور
نمکحرامی کا انکو یقین نہوا اور ابتدا سے انتہا تک اُسی بدباطن نمکحرام سے مشورہ کرتے رہے جسنے
انکو اور اُنکے خاندانکو تباہ اور برباد کیا اور ہر امر مین منافقانہ مشورہ دیتا رہا اخیر مین اُس وزیر مکار
اور منافق اور پیر تزویر نے احمق خلیفہ کو یہ پٹی پڑھائی کہ ہلاکو و غیر مغول مجمع غول کی کیا طاقت
اور قدرت ہی کہ بغداد کے شیرونکے ساتھہ مقابلہ کرے اگر یہانکے لڑکے اور عورتین کوٹھونپر سے

انیٹ اور پتہر پہینکے گئے اُسی سے اُنکا کام تمام ہونیگا اس سے احمق خلیفہ کا غرہ اور نخوت
اور دونا ہوگیا اور ناصحان مشفق کی صلاح کے بموجب اُس سپاہ جرار اور سپہ سرداران بہادر اور
تجربہ کار کارزار کے اکٹہا ہونے اور جمع کرنیکا بغداد میں حکم دیا جسکو وزیر بے تدبیر اور نمکحرام نے
اسی مدافعت کے روکنے کیواسطے ممالک دور دراز مین منتشر اور پراگندہ کردیا تھا اور وہ مکار
غدار برابر سامان تسہیل یورش دشمن کا کرتا جاتا تہا اس عرصہ مین خبر پہنچی سولجاق نویان اور
تابجو نویان جنکو ہلاکو خان نے مقدمہ لشکر مین مامور کرکے حکم دیا تہا کہ جانب غربی بغداد کے
جاکے خیمہ زن ہون وہ اپنے مقام مامورہ مین پہنچگئے خلیفہ نے دو امیرونکو اپنے مصاحبین سے
ہمراہی دس ہزار سوار کے اُنکی مدافعت پر مامور کیا ایک کا نام فتح الدین تہا وہ بڑے تجربہ کار تھے
اور دوسریکو مجاہد الدین بن ایبک دواتی کہتے تھے وہ بہی بڑے بہادر اور دلیر تھے مگر سخت ناتجربہ
کار اور خودرائے القصہ ان دونو امیرون نے مقدمہ لشکر مغول پر بہادرانہ یورش کی کہ اول حملے مین
دشمن کے پانو اُٹھ گئے اور راہ فرار اُنہون نے اختیار کیا فتح الدین نے اپنی ناتجربہ کاری سے تعاقب
اُنکا مناسب نجانا اور دشمن کے لشکر پر قبضہ کرنیکو فتح اور ظفر کیواسطے کافی سمجہا مگر ابن ایبک
دواتی نے اپنی خودرائی سے اُنکے تعاقب پر اصرار کیا جب اُن بہادرونکا لشکر شہر بغداد
سے کچہ فاصلے پر ہوگیا تب لشکر منہزمہ مغول کا پلٹ پڑا اور تمام روز لڑائی کی آگ بہادران
طرفین کی کوشش سے شعلہ زن رہی جب رات ہوگئی تب فوج محاربین نے اپنے اپنے مقامونپر
استراحت کی اور شب ہی کو مغول نے ایک ایسی تدبیر کی کہ دریاے فرات کا پانی کاٹ کے اہل اسلام
کے لشکر کی طرف روان کردیا جسکا معسکر جانب نشیب دریاے فرات تہا دفعۃً سارا لشکر
اُس سیلاب مین غرق ہوگیا اُس حالت مین امیر یورش کی جو غرق ہونے سے بچے اور دشمن کے حملے سے

بیچارہ

بچے وہ مملکت شام کیطرف بھاگے بجاے فتح الدین بہادر نہ مقتول اور شہید ہوے
اور مجاہد الدین ایبک صرف تین آدمیونکی معیت سے بہزار مصیبت بغداد مین پہنچ گئے الغرض فی محرم
سنہ ۶۵۵ مین ہلاکو خان مع افواج جرار کے گرد دیوار بغداد کے پہنچ گیا جو سپاہ بہادر نامدار
اور سپہ سرداران شجاع اور تجربہ کار بغداد مین باقی تہے دشمن کے مدافعت پر آمادہ ہوے برویے
پچاس دن تک ہر روز صبح سے شام تک سخت لڑائی رہی اور طرفین سے ہزارون بہادر
مقتول اور مجروح ہوا کئے اسی عرصے مین مقام حلہ کے سادات مین سے مثل مجد الدین محمد
بن حسن طاوسی اور سید بدر الدین یوسف وغیرہ نے معرفت ایک وکیل ہوشیار اور سخندان
کے ہلاکو خانکے پاس پیغام بھیجا کہ ہم نے اپنے اجداد سے بالخصوص حضرت امیر المومنین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے بطنا بعد بطن یہ خبر غیب کی پہنچی ہے کہ آپ عراق عرب
پر مستولی ہونگے اور حاکم اس ملک کا آپکے قبضہ اقتدار مین آویگا اس سبب سے ہم لوگ
بخوبی خاطر آپ کے اور امر و نواہی کے مطیع ہین جو احکام ہم پر صادر ہون اُسکی ہم تعمیل
کرین یہ خبر ہلاکو سنکے بہت خوش ہوا اور لوگ متعین کئے تاکہ اُن لوگونکو دربار مین حاضر کرین اور
ایک شخص کو اُن لوگونکی شحنگی کے واسطے بھیجا اس سبب سے اکثر حلے کے لوگ آفات اور
صدمات فوج فتحیاب سے محفوظ رہے اور اپنے گھرون مین امن و امان سے رہے بصر روضۃ الصفا
والا لکہتا ہے کہ مین کیفیت تسخیر بغداد کی بروایات مختلفہ جو تاریخون مین لکھی ہے لکھتا ہون
اگر اُن روایات مین کچھہ تناقض ہو تو عقلا اور فہمیدہ لوگ اُسکے اسباب مین غور اور فکر کرین اور
امر صحیح اُس سے استخراج کرین بعضے مورخین نے لکھا ہے جب چند روز بغداد کے محاصرے
گذرے اور خلیفہ کو اُس سے بہت تردد اور تشویش ہوئی تب بہی وہ سادہ لوح وزیر کی مکرامی اور

غداریکا بدستور سابق متصور نہوا اور گھر کے بھیدی دشمن مخفی ظاہر کے دوست کی طرف سے متنبہ ہوکے دل اُٹھایا اُسی بدکردار ملعون نے پھر اُس مصیبت سے نجات کی پوچھی اس کور نمک بدباطن اور منافق نے اب یہ صلاح دی کہ بغداد مین فوج لایق مدافعت اور مقابلت لشکر جرار مغول کے باقی نہین ہے مناسب بلکہ لازم ہے کہ امیرالمومنین عزم مدافعت اور جنگ کا دشمن کے ساتھہ دل نکال ڈالین اور زر و جواہر اور مال وافر خود لیکے دشمن کے معسکر مین تشریف لیجلین اور تصدق اپنی جان اور آبرو کا اُسکو حوالہ فرمائین مین یہ تدبیر اور فکر کرونگا کہ ایک بیٹی ماہ پیکر خلیفہ زادیکی عقد مین آوے اور کوئی لڑکی آپ کی اُسکے بیٹے کے عقد مین جاوے تاکہ اتحاد اور ارتباط بقرب قرابت اور بڑھ جاوے اور احمق خلیفہ کو اُسپر راضی کیا۔

راقم کہتا ہے کہ وہ ساری صلاح وزیر منافق کی محض منافقانہ تھی کہ اُسکے عدم وقوع کا اسکو خوب یقین تھا لیکن عجب نہین ہے کہ جملہ اخیر اُس صلاح کا کہ خلیفہ کی بیٹی ہلاکو کافر اور بیدین کے بیٹے کے ساتھہ منکوحہ ہو تاکہ عزت اور آبرو خلیفہ کی بالکل خاک مین ملجائے عین اُسکا مدعا ہو اور اگر وہ بھی صلاح منافقانہ تھی تب بھی اُس بدکردار کے مرتد اور بیدین ہونے پر صریح دلالت کرتی ہے کہ ایک مسلمان لڑکی کے نکاح کی کافر اور بیدین کے ساتھہ صلاح دیتا تھا علیہ ما علیہ خلیفہ زادی خاندان عباس علیہ السلام کی کہ ذریت خاندان نبوت کی تھی بالجملہ روضۃ الصفا مین خلیفہ کا سارے امراے خلافت کے ہلاکو کے معسکر مین جا کے قتل ہونا اور نہب غارت بغداد کی کیفیت بہت مشرح اور مفصل لکھی ہے جو کچھہ کہ ہمنے بیشتر باجمال سبائک الذہب سے نقل کی ہی اسواسطے اب اُسکے مشرح لکھنے کی ہمکو ضرورت نہین معلوم ہوئی مگر بعضے کوائف خلیفہ کے قتل کے بابمین نقل کرنا مناسب معلوم ہوا جسکا تذکرہ اُوپر نہین ہوا ہے یعنے ہلاکو

کے دلمین خلیفہ کے زندہ رکھنے مین یا قتل کرنے مین تذبذب اور تردد تھا اسواسطے اُسنے
اپنے مقربین سے اس امر مین مشورہ پوچھا اکثرونکا اتفاق خلیفہ کے قتل کرنے پر ہوا مگر بعضے اپنے
اُس مرائی کی یہ وجہ بیان کی کہ سارے اہل اسلام خلیفہ کو امام برحق اور خلیفہ مطلق جانتے ہین اور
اپنے اپنے نفوس اور اموال پر حاکم سمجھتے ہین اگر وہ زندہ رہیگا تو [illegible] ہاتھ آئیگا اطراف
وجوانب سے سب مسلمان لشکر اور فوج جمع کرکے انکی اعانت پر آمادہ ہوجاینگے اور بادشاہ کو
پھر از سر نو حاجت یورش کی ہوگی اور محنت اور مشقت جواب ہو چکی ہے اُس سے زیادہ زحمت اوٹھانی
پیش آوے اس سبب سے ہلاکو کا ارادہ خلیفہ کے قتل کرنیکا مصمم ہو گیا اور اُنکو اور اُنکے بیٹونکو
اور سارے عباسیہ کے خاندان اور اولاد ذکور کو جو کچھ رتبہ اور اعتبار رکھتے تھے سبکو قتل کرڈالا
مورخین نے لکھا ہے کہ جب ہلاکو کا ارادہ خلیفہ کے قتل کا مصمم ہوگیا تب حسام الدین منجم نے جنکو
ہلاکو کے پاس بہت تقرب تھا اُسنے جاکے عرض کیا اگر آپ خلیفہ کو قتل کرینگے تو سارے عالم مین
ظلمت اور تاریکی چھاجائیگی اور آثار قیامت کے نمودار ہونے لگینگے اس بیان سے ہلاکو
کے دلمین کچھ تذبذب پیدا ہوا اُسنے نصیر طوسی سے حسام الدین منجم کی تقریر بیان کرکے
استشارہ کیا اُسنے جواب دیا کہ لوگون نے زکریا پیغمبر کو اور اُنکے بیٹے یحیی معصوم کو قتل
کیا نہ آفتاب مین گہن لگا نہ مہتاب مین نہ قیامت آئی بنی عباس کے قتل سے قیامت کا واقع
ہونا جو حسام الدین بیان کرتے ہین ہرگز قابل قبول نہین ہے بالجملہ ہلاکو کے مقربونکی یہہ
تجویز ہوئی کہ خون خلیفہ کا نہ بہایا جاوے ایک چٹائی مین انکو لپیٹ کے لاتون سے مل ڈالا کہ
ساری ہڈیان اُنکی چور چور ہوگئین اور جس دم سے اُنھون نے قضا کی اور شہید ہوگئے —
راقم کہتا ہے ہمارے دانست مین حسام الدین منجم نے جوش اسلام سے

وہ تجویزین کی تہی اور نصیر طوسی نے جو سرگروہ فرقہ شیعہ کا تہا اُسنے داو نفاق اور عداوت کی
خلیفۂ اسلام کے ساتھہ بلکہ علی العموم اہل اسلام کے ساتھہ دی اسواسطیہ ہمنے اوپر ذکر کیا
ہے کہ اُس حادثۂ قیامت نما اور مصیبت اعلی مین شیعہ کی قوم بھی محفوظ نہین رہی موجودہ سب
تباہ ہوئے اور آیندہ نسلونمین افلاس اور بے مائگی چہاگئی چنانچہ اُسی روضۃ الصفا مین منقول ہے
کہ بعضے ایمہ اثنا عشر مین سے جو بغداد مین مدفون تھے اُنکے مقابر اور روضے کھود کے پہینک دیے
گئے خداجانے اجساد شریف کے ساتھہ کیا کیا بے ادبیان ہوئین انا للہ وانا الیہ راجعون ہمنے بہت
کم سنی مین اپنے والد ماجد مرحوم ومغفور کی زبان سے ایک حکایت سنی تہی جسکا ذکر اِس مقام پر
ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ ایک بہت بڑا عالم سیکڑون علوم کا ایک کسی بادشاہ کے پاس گیا اور
اپنے جمیع علوم کو فرداً فرداً اس بادشاہ کے حضور مین اُسنے عرض کیا اور ہر علم کے کوایف جدا
جدا بیان کرتا گیا بادشاہ ہر علم کے کوایف سنکے اُس سے کہتے تھے افسوس کہ علم بو ریا نہ آموختی
مطلب بادشاہ کا یہ تہا کہ اب بڑا عالم ہوکے وہ دنیا طلب ہے مقتضا اُس علم اور حکمت کا یہ
تہا کہ بوریائے فقر اختیار کرتا اور اسی سبب سے اُسکو کچہہ صلہ اور انعام نہ دیا جسکا وہ متمنی تہا وہ نہ کیا
وہ عالم بادشاہ کی مجلس سے نہایت رنجیدہ اور نا امید ہوکے باہر نکلا اور علم نجوم سے اِس سوال کا
زایچہ بنایا کہ اس بادشاہ کے بعد کون بادشاہ ہوگا اور اُس سے استنباط کیا کہ ایک گڑریا جو بکریان
چرا رہا تہا وہ بادشاہ ہوگا وہ عالم اُس گڑریے کے پاس اور اُس سے کہ تم اس مملکت کے
بادشاہ ہوجاؤگے بشرطیکہ جو مین کہتا جاؤن اُسپر عمل کرتے رہو اُسنے قبول کیا پہلی صلاح
اُنہون نے یہ دی کہ سب بکریان بیچکے ایک گھوڑا مول لو اور قضاقی اور راہزنی شروع کرو گڑریے
نے وہی کیا اور اُس سے کچہہ روپیہ پیدا کر کے ایک اور سوار تیار کیا الغرض رفتہ رفتہ بتدریج

دس بیس سوار کا حاکم ہوا دو ایک گانٹو لوٹے آخرش کسیقدر مملکت اور دو ایک شہرون پر
حاکم ہوا جو جمعیت فوج کی حکام کیطرف سے اُسکے مدافعت پر مامور ہوتی وہی ذات شریف عالم
اسلئے افسرونکو ترغیب اور تحریص کرکے اُسی گرگ بڑے کی معین اور مددگار کر دیتے تھے اس
تدبیر سے بہت سے ممالک پر وہ حاکم اور قابض ہو گیا یہانتک کہ خود بادشاہ اُسکی مدافعت
کیواسطے اُٹھ کھڑے ہوا اور بڑی فوج کے ساتھہ اُسکو لڑنے کی نوبت آئی اُس لڑائی مین
بھی بہت سی جمعیت اُسی عالم نے توڑ لی اور باقی ماندہ کو ہزیمت نصیب ہوئی اور بادشاہ خود قید ہو گئے
اور وہ گرگ بڑا سارے مملکت کا بادشاہ ہو گیا جب یہہ نوبت آئی تب اُن عالم نے اُسکو بنا کے بادشاہ سے
کہا کہ اس بادشاہ معزول کو ہمارے سپرد کرو انہون نے بے تکلف بادشاہ مقید و معزول کو اُن عالم کے
حوالے کر دیا انہون نے اُنکو ایک بٹائی مین لپیٹا اور اُنسے کہا انہون علم بوریا آموختہ آمدہ ام اور
ہاتھون اور پاؤن سے ملکے اُنکو آخر کر دیا انتہی ۔
راقم نے یہ قصہ کسی تاریخ مین نہین دیکھا اور بسبب اقتضاء زمان دراز کے جو کہ بسن
کمسنی مین یہہ قصہ سنا تھا بادشاہ معزول اور بادشاہ فاتح اور مملکت مفتوحہ اور اُن عالم کا نام یاد
نہین رہا اب یہہ تصور ہوتا ہے شاید بادشاہ معزول وہی خلیفہ مستعصم باللہ مرحوم اور بادشاہ فاتح
ہلاکو خان اور وہ عالم نصیر طوسی ہون اگرچہ بعضے کوائف جو اس قصے مین لکہے گئے وہ ہلاکو خان
پر منطبق نہین ہین مثل بکریون کے چرانے وغیرہ کے اسواسطے کہ وہ خود شاہزادہ تھا اور باپ
اور دادا اُسکے بڑے شوکت کے بادشاہ تھے مگر ممکن ہے کہ بسبب غلبہ اور دعویداران سلطنت
اُسکے اعمام اور بنی اعمام اور اخوان سے جنکے آپسمین بڑے معرکے جنگ و جدل رہے ہے
کسیوقت مین وہ مفلس ہو گیا ہو اور وہ نوبت اُسکی آئی ہو کچھہ کوائف نہب و غارت بغداد کے جو روضۃ الصفا

مین مذکور ہین یہانتک اُسکا ذکر بھی مناسب معلوم ہوا اُسمین منقول ہے کہ مغول اور تاتاریون نے
ہلاکو خان کے لشکر کے سامان اور ظروف زرنگار بلکہ خوانچے اور طبق اور جام اور کاسے سونے
اور چاندی کے اسقدر خلیفہ کے باورچیخانے اور شرابخانے سے نکالکے لوٹے کہ اُسکا حساب
خود وہی نہین لے سکے یہانتک شناخت چاندی اور سونے کی کرنیکی اُنکو فرصت نہین ملی اور ایسے
ظروف کی قیمت بیزار اُنکو بیچا اُس سبب سے بہت سے اہل فقر و فاقہ بغداد کے صاحب جمل و ناقہ ہوگئے
اور ہزارون حبشی اور سارے ممالک کے اور گھوڑے عربی اور خچر قیمتی اور رومی اور روسی
اور قبچاقی غلام اور لونڈیان ماہ پیکر اسقدر قبضے مین اُنکو ملین کہ ہرگز اُنکے امرا اور وزرا کے
وہم و خیال مین بھی نہ تھین کثرت زر ناب اور جواہر ثمین اور امتعہ نفیسہ اور اقمشہ لطیفہ گرانبہا
اور رقوم جو خلیفہ کے مخزن سے اور اُسکے نواب اور خواص کے گھرونسے اور بغداد
کے شہر بغداد کی زمین پر یہ قول کا صادق آتا تھا
و اخرجت الارض اثقالها الغرض سارا بغداد خراب اور ویران ہوا اور تمام عالم کے بلدان
اور امصار وہانکے مال و منال سے معمور ہوگئے باوان ہے کہ اُسمین لکھا ہے کہ ہلاکو خان صفر
کے چوتھے دن ۶۵۶ھ کو بغداد مین داخل ہوا اور خلیفہ کو سامنے بلا کے کہا ہم تیرے
ہوا اور ہم مہمان ہین جو تمہارے پاس لائق موجود ہے خلیفہ نے وہ قول
اُسکا بخلوص سمجھکے ایک کسی مخزن کو کھلوایا اُسمین سے دس ہزار ہزار دینار
اشرفی مروجہ اُس عہد کی پیش کی ہلاکو خان نے لیکے وہ سب
مخزن ظاہر ہین وہ تو ہمارے غلام ہین تمہارے دینے کی اُسمین احتیاج
خلیفہ نے ایک زمین کے کھودنیکا اشارہ کیا اُسکے نیچے سے ایک حوض

سکو نسے پر تہا ہر ایک وزن سو سو مثقال کا تہا اب کیفیت ابن علقمی نمکحرام خسر الدنیا والآخرۃ
ہونیکی اُسی روضۃ الصفا سے ہم نقل کرتے ہین اُسمین لکہا ہے جب خلیفہ خاندان عباسیہ
ہلاکو خان کے ظلم وستم سے شہید کئے گئے ابن علقمی منافق اور کو رنمک کو یقین تہا کہ
بعوض حسن خدمت ہلاکو خان کے جو تباہی اور بربادی خاندان عباسیہ سے اُسنے کی تہی حکومت
بغداد اور جمیع ممالک خلافت کی اُسکو مفوض ہوگی لیکن اُس بادشاہ عاقل اور ہوشیار نے بسبب
اُسکے کفران نعمت اور نمکحرامی کے مطلق اُسکیطرف التفات نکیا اور سمجہا کہ جو شخص اپنے ولی نعمت
کے ساتہ بیوفائی کرے اُس سے ہرگز توقع وفاداری کی نہین ہے اور علی بہادر ایک امیر اُسکے امرائے نامی
سے جو سب سے پہلے بغداد مین داخل ہوا تہا حکومت اور امارت ممالک خلافت کی اُسکو سپرد
ہوئی اور حکومت خاص شہر بغداد کی ابن عمران نام ایک شخص کو بغداد مین سے سپرد کی جسنے
وقت محاصرہ بغداد کے ہلاکو خان کے لشکر کی یعقوبیہ سے بہت سی رسد ما یحتاج لشکر مہیا
کر دی تہی حکومت یعقوبیہ کی اُسی ابن عمران کے نامزد ہوئی اُسی یعقوبیہ سے متعلق حکومت شہر
بغداد کی قرار پائی اس سبب سے ابن عمران بدون کسی منازع کے مدینۃ السلام بغداد کے حکومت
پر فرمانروا ہوا چونکہ قصہ ابن عمران کا نہایت غرابت رکھتا ہے اسواسطے مفصل مذکور ہوتا ہے
وہی ابن عمران عوام سے ایک شخص تہا تہوڑا سا لکھنا پڑھنا بھی جانتا تہا اور یعقوبیہ کے
عامل کی خدمتگاری مین نوکر تہا ہلاکو خان کی یورش سے ایک سال پیشتر ایکدن وہی عامل سوتا تہا
اور یہی ابن عمران اُسکے پانو داب رہا تہا کہ اُسکو نیند آئی سو گیا عامل نے اُسکو متنبہ کرکے پوچہا کیون
پانو داب نے سے ہاتھ کہینچا اُسنے جواب دیا مجہے نیند آئی اور ایک خواب دیکہنے لگا عامل نے
پوچہا کیا خواب دیکہا اُسنے کہا مین نے یہ خواب دیکہا کہ دولت اور حکومت مستعصم خلیفہ کی مٹ گئی

اور حکومت بغداد کی مع اُسکی سرحدونکے مجھکو ملی اُس عامل نے یہ قول ابن عمران کا مسخر اد ے
استہزا میں حمل کیا خوب ہنسا اور ابن عمران کو ایک لات ماری کہ وہ پلنگ پر سے نیچے گر پڑا القصہ
جب ہلاکو نے بغداد کا محاصرہ کیا تب اُسی ابن عمران نے ایک کاغذ پر لکہا اگر بادشاہ مجھکو خلیفہ
کے پاس سے طلب کر لیوین تو بہت عمدہ خدمت بادشاہ کی کرونگا اور اُس کاغذ کو ایک تیر مین
لپیٹ کے ہلاکو خانکے لشکر مین تیر کمان سے پھینکا وہ تیر کسی شخص نے پایا اور وہ کاغذ جو اُس تیر مین
لپٹا تہا رفتہ رفتہ ہلاکو خانکے پاس پہنچا بادشاہ کے دلمین اُس تحریر کا بہت اثر ہوا فوراً وکیل بغداد مین
ابن عمران کی طلب کے واسطے بھیجا بغدادیونکو ایسے آحاد ناس کے بھیجدینے مین کچہ عذر نہوا اُسکو
بادشاہ کے وکیل کے ہمراہ کر دیا ابن عمران نے ہلاکو خانکے سامنے جا کے عرض کیا کہ کل سامان رسد
اور مایحتاج بادشاہ کے لشکر کا مین مہیا کردونگا اگرچہ بظاہر مین یہ امر خلاف قیاس اور محال معلوم ہوتا
تہا مگر ہلاکو خان نے بسبب ابن عمران کے دعویکے اُسکو مہتممین رسد لشکر کے سپرد کیا اتفاقاً ساعات
نیک ہلاکو خانکے اقبال کا اور خلیفۂ اسلام کے ادبار کا تہا کہ یعقوبیہ مین ایسکے نواح مجمع اور مخزن
تحصیل غلے و غیرہ کے کہتونکا تہا جو کسی وقت مین افواج اسلام کو درکار ہو جنکا تہا اگر عامل یعقوبیہ
کے اہتمام مین سب کہتے سپرد تہے اور ابن عمران چونکہ خدمت گار معتمد اس عامل کا تہا وہ
اُن مقامات پر بخوبی مطلع تہا اس سبب سے پندرہ روز برابر سارا اسباب رسد اور مایحتاج لشکر
ہلاکو خان کا آسانی سے پہنچا دیا اس حسن خدمت کے عوض مین ہلاکو خان نے بعد فتح
بغداد کے ابن عمران کو حکومت یعقوبیہ اور بغداد کی عطا کی اور لطف یہ ہوا کہ ابن علقمی کو حکم ہوا کہ
مطیع اور فرمانبردار ابن عمران کا رہے اس مذلت اور خواری کے حکم سے کہ رنج ہوا اسلئے اُسکو بلغم نے
بہت دوڑ دھوپ کی امرا اور اعیان اور خواص ہلاکو خانکے جتنے تہے فرداً فرداً سبکی خوشامد

اور منت اور سماجت کرتا رہا مگر جسکے پاس وہ جاتا تہا وہ اُسکو مسخرا بناتا تہا اور استہزا اور تمسخر سے اُسکی اہانت اور سبکی کرتا تہا آخرش وہ ملعون اپنی نمکحرامی اور بیوفائی سے دنیا مین ہی پشیمان ہوا اور اُسی چند روز کے عرصہ مین اُس خواری اور مذلت کے غم و غصے سے بقول صاحب روضۃ الصفا کے اپنے اصلی گہر پہنچا اور پشیمانی ازلی و ابدی مین مبتلا رہیگا یہ حکایت لکہکے روضۃ الصفا مین لکہا ہے حکما کا قول ہے کہ پانچ آدمی اعتماد کرنیکے لایق نہین ہین رومی زخم رسیدہ اور بادشاہ ستم پیشہ اور دشمن جو زیادہ فروتنی اور تملق کرتا ہو اور عورت جو اظہار وفاداری کا کرتی ہو اور چغل خور جو اپنے مصلحت کے واسطے اوروں کے عیوب فاش کرے۔

راقم کہتا ہے کہ روضۃ الصفا والے نے ابن علقمی نمکحرام کو پانچوے عیب مین شامل کیا ہے ہمارے دانست مین چھٹا عیب دار جو اُن پانچو ن سے بڑھا ہوا ہے نوکر بیوفا اور نمکحرام ہے جو اپنے خاوند کے بدولت احاو ناس سے وزارت کے رتبے کو پہنچے اور اُسی خاوند کو تباہ اور برباد کرے اب اس مقام پر ایک حکایت جو نہایت کم سنی مین اپنے والد ماجد مغفور سے سنی تہی اسکا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا یعنے بعد فتح بغداد کے ایک شب کو ہلاکو خان کی مجلس خلوت مین ایک خاتون نہایت حسین جو مستعصم باللہ کی منکوحہ یا بیٹی تہی یہ امر راقم کو سہو ہوا ہے حاضر کی گئی اور اُسوقت ہلاکو شراب پی رہا تہا اور چونکہ وہ خاتون نہایت مقربہ اور معتمدہ مستعصم باللہ مرحوم کی تہی ہلاکو نے قبل اسکے کہ کوئی کیفیت بد اُسکے ساتہہ کرے اُس سے پوچہا کہ عجائب اشیائے خلیفہ مین سے جو ہو اسکو بیان کرو اُنہون نے جواب دیا کہ

اور اختیار مین ایک پتھر کا ٹکڑا ہے وہ جسکے ہاتھہ مین ہوگا کوئی تلوار یا مثل اسکے اور کوئی ہتھیار
مطلق اسپر اثر نکریگا اور ایک تلوار ہے کہ اگر سنگ خارا پر اسکو مارے دو ٹکڑے ہو جائینگے
سو وہ تو چیزین اس خاتون نے حاضر کرکے پتھر اپنے ہاتھہ مین لیا اور تلوار ہلاکو دی کہ آپ
تجربہ امتحان کریجیے یہ تلوار مجھپر اثر نکریگی ہلاکو نے وہ تلوار کھینچکے ایک وار اس خاتون چھوٹا جس
سے پہر پانو تک وہ دو ٹکڑے ہو گئی جس مورخ نے یہ حکایت نقل کی ہے اسنے لکھا ہو کہ ایسی
تدبیر عاقلانہ سے اس خاتون باعصمت نے اپنی عفت اور عصمت بچائی اور خاندان نبوت کی
ہتک حرمت نہونے دی اور خود درجہ شہادت کو پہنچی واضح ہو اگرچہ خلافت خاندان عباسیہ
کی مستعصم باللہ مرحوم پر ختم ہو گئی مگر مملکت مصر اور شام وغیرہ جن سلاطین کے قبض و تصرف
مین تھی انہون نے تبرکا برائے نام چند اکابر خاندان عباسیہ کے ہاتھہ پر بیعت کی اس
سبب سے شاید ۹۲۳ھ تک نام خلافت کا قایم رہا اسکے بعد جب سلطنت عثمانیہ ترکون
کی ہوئی تو وہ نام بھی معدوم ہو گیا صم یہان نام ان خلفائے برائے نام کا سبایک الذہب
سے لکھتے ہین خاندان عباسیہ کے خلفا جو بعد واقعہ ہایلہ ہلاکو خان کے مصر وغیرہ
کے ممالک مین تبرکا برائے نام یعنے بدون اختیار ملک داری کے مقرر
ہوئے انمین اول ابو القاسم احمد ملقب بہ المستنصر باللہ تھے وہ پینتیسون
خلیفہ الامام الظاہر بامر اللہ کے بیٹے تھے جب واقعہ خاتم خلافت مستعصم باللہ مرحوم
مستنصر قید سے رہائی پا کے بھاگے عراق عرب مین آئے اور جب مصر مین
پہنچے اسی سال واقعہ ہایلہ کے رجب کے مہینے مین مصر مین
بنی عباس سے انکے ہمراہ تھے ملک الظاہر نے ہمراہی

قائمی

قاضی القضات مصر کے اور امرا اور عظماء دولت کے بڑے عظم اور شان سے انکا استقبال
کرکے قاہرہ مصر مین انکو داخل کیا بعد اسکے قاضی القضات تاج الدین بن بنت الاعز کے پاس
انکے ثبوت نسب پر گواہیان گذرین اسوقت انکے ہاتھہ پر خلافت کی بیعت ہوئی وہ مستنصر باللہ
خلیفہ اول مصر کے بڑے عالی ہمت اور غیور اور شجاع تھے وہ اپنی بیعت ہوتے ہی تاتاریونکے
ساتھہ محاربے کے واسطے اٹھہ کھڑے ہوے فوج کثیر انکے ہمراہ جمع ہو گئی
اور عراق کی طرف جہان مجمع تاتاریونکا تھا انھون نے کوچ کیا دونو فوج کا مقابلہ ہوا بڑے
گھمسان کی لڑائی ہوئی طرفین سے بڑے بڑے بہادر کام آئے اور بہت سے نامور
مسلمان شہید ہوے اور خود خلیفہ مستنصر مفقود الخبر ہو گئے بعضے لکھتے ہین کہ وہ
کسیطرف نکل گئے مگر پھر کہین انکا پتہ نہ لگا غالباً وہ بھی شہید معرکۂ جنگ کے تھے
یہ واقعہ شکست فوج اسلام ہمراہی مستنصر باللہ تیسرے محرم سنہ ٦٦٠ھ مین پیش آیا پانچ مہینے
وہ بنام خلیفہ رہے دوسرے خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ سے ابوا
لعباس احمد الحاکم بامر اللہ مقرر ہوے وہ انتیسوین خلیفہ خلفاے بغدا
د مین سے ابو المنصور الفضل المسترشد باللہ کی اولاد سے تھے نسب صحیح انکا جو شہود
معتبر کی شہادت سے ثابت ہوا یہ تھا احمد بن محمد بن حسن بن علی بن ابی
بکر بن ابو المنصور المسترشد باللہ وہ بھی واقعہ ہایلہ بغداد مین مخفی وہان سے نکل بھاگے
تباہ اور پریشان ہوتے ہوتے سنہ ٦٦١ھ مین جمیرات کے دن قاہرہ مصر مین پہنچے ملک
ظاہر بیبرس نے جو صالحی نجمی بندق داری مشہور ہین انہون نے انکو قلعۃ الجبل
مین جو مکان بہ برج کبیر مشہور تھا وہان انکو اتارا بعد اسکے ایوان قلعہ مین ایک

مجلس قرار پائی جہان سلطان یعنے ملک ظاہر اور اُنکے وزیر اور قاضی القضات معہ اور ارکان
دولت اور امرا اور اکابر اور شرفا جمع ہوئے اور قاضی القضات کے روبرو وہ نسب نامہ پڑھا
گیا اور اُسپر بہت سے معتبر گذشتہ جنہون نے اُسکی تصدیق کی تب پہلے قاضی القضات
نے اُنکے ہاتھ پر بیعت کی اُنکے بعد سلطان نے پھر اُنکے وزیر نے پھر علی العموم
لوگون نے بیعت کی پھر اُسیوقت جب لقب اُنکا الحاکم قرار پایا اُنھون نے سلطان کو
مدارالمہام انتظام مملکت غالبًا باختیار وکالت مطلق مقرر کیا جسکا موضوع یہ ہے کہ امور عظام
مین وکیل مطلق کو حاجت اطلاع کی موکل کو اور استجازت کی اُسسے ضرور نہین ہے سنہ ۶۶۳ھ
تک معاملہ یون رہا بعد اُسکے سلطان نے آمد و رفت لوگونکی خلیفہ کے پاس موقوف
کروادی ایک مدت تک تنہا بسر کرتے رہے گویا نظربند رہے شب جمعہ اٹھارھوین
جمادی الاول سنہ ۷۰۱ھ مین اُنھون نے قضا کی قلعہ کے نیچے اُنکی نماز جنازے کی پڑھی گئی
سارے ارکان دولت خاص اور عام پیادہ پا مشایعت جنازے کی کرکے لیگئے
اور قریب مرقد مطہر حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کے جو پوتی حضرت سبط
اکبر امام حسن علیہ السلام کی اور اولیاء اللہ مشاہیر اُس دیار سے تھین مدفون ہوئے مرقد
مطہرہ حضرت نفیسہ ممدوحہ سے خاص و عام کے اعتقاد مین لوگ اُسی طرح سے
مستفیض ہوتے ہین جیسے اولیاء اللہ احیا سے فیض پاتے ہین اور اُنکے حالت حیات
کے کرامات متواتر مشہور ہین حضرت امام شافعی رحمہ اللہ حضرت سیدہ کے ہمعصر تھے
اور نہایت معتقد تھے اور جب اُنھون نے قضا کی تو وصیت کی تھی کہ جب حضرت
سیدہ نماز اُنکے جنازہ کی پڑھلیوین تب مدفون کرنا چنانچہ انکا جنازہ وہان گیا اور حضرت

سیدہ نے اپنے محل مین جنازہ طلب کیا اور نماز پڑھی اور وہ جو اوپر لکھا گیا ہے کہ بعد
سنہ ۶۲۳ کے سلطان نے لوگونکی آمد و رفت حاکم بامر اللہ خلیفہ کے پاس موقوف کر دی تھی
تھی باعث اسکا یہ تہا کہ انہون نے اپنے ایک بیٹے محمد نام کو ولیعہد اپنا اور ملقب
بہ مستمسک باللہ مقرر کیا تھا وہ محمد باپ کی حیات مین قضا کر گئے اس سبب سے
محمد کے ایک بیٹے ابراہیم نام تھے انکو ولیعہد مقرر کیا بعد چند روز کے حاکم بامر اللہ
پر ثابت ہوا کہ وہ ابراہیم نہایت نالائق ہین رات دن لہو و لعب مین اور صحبت
اراذل مین بسر کرتے ہین اس واسطے انکو ولایت عہد سے معزول کر کے اپنے دوسرے
بیٹے کو جن کا سلمان نام تھا ولیعہد مقرر کیا جو تیسرے خلیفہ مصری قرار پائے وہ ابراہیم
سخت مفسد اور بدمعاش تھے بسبب معزول کے خلافت عہد سے دادا کے
دشمن ہو گئے اور سلطان سے جا کے انکی شکایتین کین کہ وہ بالکل خلیفہ کی طرف سے
غیر مطمئن ہو گئے پہلے لوگونکی آمد و رفت انکے پاس موقوف کر کے وہین قلعہ کے
برج کبیر کے مکانمین مقید رکھا بعد تھوڑے دنونکے قلعے سے خلیفہ کو نکالکے باہر کیا اور
قوص کو جو قاہرہ کے پاس ہے وہان انکی جائے اقامت مقرر ہوئی وہ مع اپنے اہل و عیال کے
قریب ایک سو آدمی کے وہان رہے کچھہ انکے مصارف کیواسطے مقرر کر دیا پھر خلافت
بہت کم قدر ہو گئی تیسرے خلیفہ خلفائے عباسیہ مصریہ سے ابو الربیع
سلمان المستکفی باللہ حاکم بامر اللہ دوسرے خلیفہ مصری کے بیٹے
مقرر ہوئے باپ کی وصیت سے اسی قوص کے مکانمین جہان انکے باپ قلعہ الجبل
الجبل سے نکل کے نظربند ہوئے تھے انکی بیعت ہوئی وہ بھی بڑے نام تھے مدت

دراز تک خلیفہ رہے اور شعبان سنہ ۷۴۰ھ مین اُنہون سے قضا کی اُنہون نے اپنے بیٹے
کو جن کا احمد نام تہا ولیعہد مقرر کیا تہا مگر سلطان نے خلیفہ مرحوم کے تقرر ولیعہدی
کا کچہہ پاس و لحاظ نکیا اور انھین ابراہیم حاکم بامر الله کے پوتے کو جن کا تقرب سلطان کے
پاس دادا کی سعایت اور شکایت سے ہو گیا تہا چوتھا خلیفہ مصری مقرر کیا وہ دو برس
خلیفہ رہے لیکن ملک ظاہر سیبرس سلطان جب مرض موت مین مبتلا ہوئے تب
تیسرے خلیفہ کی وصیت پر عمل نکرنے سے اُنکو بہت ندامت ہوئی اور اوس دو برس کے
عرصے مین ابراہیم کی بدمعاشی اور عدم لیاقت خلافت ہر کسی پر بھی ظاہر آ ثابت ہو گئی تہی
اسواسطے اُنکو خلافت سے معزول کرکے بموجب وصیت تیسرے خلیفہ کے اُنکے بیٹے
کو خلیفہ مقرر کیا جو پانچوے خلیفہ عباسیہ مصریہ ہوے جیسا آیندہ مذکور ہوگا چوتھے
خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے وہی ابراہیم بن محمد حاکم بامر الله
دوسرے خلیفہ مصریہ تھے انکا لقب واثق بالله قرار پایا مگر جیسا اوپر مذکور ہوا
وہ صرف دو برس خلیفہ رہے پھر خلافت سے معزول ہوئے پانچوے خلیفہ خاندان
عباسیہ مصریہ کے ابو العباس احمد الحاکم بامر الله مسمی اور مکنی اور ملقب
مثل اپنے دادا کے بن مستکفی بالله خلیفہ سیوم مصریہ بن حاکم بامر الله خلیفہ
دوم مصریہ مقرر ہوئے یکم محرم سنہ ۷۴۲ھ مین اُنکی بیعت خلافت ہوئی اور سنہ ۷۵۳ھ مین اُنہون
نے قضا کی چھٹے خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے ابو بکر المعتضد بالله
بھی تیسرے خلیفہ مصریہ مستکفی بالله کے بیٹے مقرر ہوے بھائی کے
قضا کرنے کے بعد اُنکے ہاتھہ بیعت ہوئی وہ بہت نیک آدمی تھے ارباب علم کی بہت

تعظیم اور تکریم کرتے تھے اور اُنکے ساتھہ نہایت متواضع رہتے تھے جمادی الاول ٧٦٣ سنہ
مین اُنہون نے قضا کی قریب نو برس کے تخت خلافت پر متمکن رہے ساتوین
خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے ابو عبد اللہ محمد المتوکل علی اللہ چھٹے
خلیفہ مصریہ کے بیٹے مقرر ہوئے اُنکا زمانہ خلافت بہت دراز ہوا اینتالیس
برس خلیفہ رہے لیکن چندے خلافت سے خلع ہو کر مقید رہے سبایک الذہب
مین شرح اُس واقعے کی نہین لکھی ہے لکھا ہے وہ حال بڑی تاریخون سے معلوم ہوگا
اور ایک عجیب امر اُنکی ذات کے واسطے واقع ہوا کہ کبھی کسی خلیفہ کے واسطے نہ خلفا
بغدادیین کے واسطے ہوا تہا نہ خلفاے مصریین کے وہ یسے یعنی پانچ بیٹے صلبی
اُنکے متصل ایک کے بعد ایک خلیفہ ہوئے اور اُنکے پانچوے بیٹے کی خلافت کے
بعد مصر سے خلافت کالعدم ہو گئی اور وہ متوکل علے اللہ سلطان ناصر کے زمانہ سلطنت
مین شب سہ شنبہ بیسوین رجب سنہ ہجری مین قضا کر گئے آٹھوین خلیفہ خاندان
عباسیہ مصریہ کے ابو الفضل العباس المستعین باللہ متوکل
علے اللہ کے بیٹے مقرر ہوئے مگر وہ سنہ تک خلیفہ رہے پھر خلافت
سے خلع کئے گئے ہگی قریب دو برس کے وہ خلیفہ رہے نوین خلیفہ
خاندان عباسیہ مصریہ کے ابو الفتح داؤد المعتضد باللہ متوکل
علے اللہ کے بیٹے مقرر ہوئے وہ تا یوم مرگ خلیفہ رہے اور چوتھی
ربیع الاول ۴۵ سنہ مین اُنھون نے قضا کی قریب پینتیس برس کے اُنکا
زمانہ خلافت قایم رہا دسوین خلیفہ خاندان عباسیہ

مصریہ کے ابو الربیع سلیمان المستکفی باللہ متوکل علی اللہ کے
بیٹے مقرر ہوئے وہ اپنے بہائی معتضد باللہ کی وصیت سے مقرر ہوئے
تھے وہ بہی تادم مرگ خلیفہ رہے اور سلطان ظاہر کی سلطنت مین
چہیسکے دن دوسری محرم ۸۴۵ھ مین اُنھون نے قضا کی قریب دس
برس تک وہ تخت خلافت پر متمکن رہے گیارہوین خلیفہ خاندان
عباسیہ مصریہ کے ابو البقا حمزۃ القایم بامر اللہ متوکل علی اللہ
ساتوین خلیفہ کے بیٹے مقرر ہوئے اپنے بہائی کے مرنے
کے بعد وہ خلیفہ ہوئے تھے مگر ۸۵۹ھ مین خلافت سے خلع کئے گئے اور
اسکندریہ مین مقید ہوکے رہے اور ۸۶۳ھ مین اُنہون نے قضا کی بارہوین
خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ ابو المحاسن یوسف المستنجد باللہ متوکل
علی اللہ کے بیٹے مقرر ہوئے وہ اپنے بہائی قایم بامر اللہ کے خلع کے
بعد سلطان اشرف کی سلطنت مین خلیفہ ہوئے تھے اور چوتھی محرم روز شنبہ
۸۸۴ھ مین اُنہون نے قضا کی قریب پچیس برس کے وہ خلیفہ رہے مصر کی خلافت
بہ نسبت نام تبرکاً تو تہی ہی اُنکے قضا کرنے سے بالکل قدر و منزلت خلافت کی
جاتی رہی اگرچہ اُنکے بعد تیرہوین خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ سے
ابو العز عبد العزیز المتوکل علی اللہ بن یعقوب بن متوکل علی اللہ ساتوین
خلیفہ بنے ہے مگر امر خلافت بہت ہی ضعیف اور بے وقر ہوگیا اُنکے بعد بہی شا[ہ]
اسیطر جیسے بے وقر کوئی شخص نام کو خلیفہ رہا ہو مگر بعد ۹۲۳ھ کے بالکل نام خلافت کا بہی مٹ گیا

ذکر سلاطین عثمانیہ ترکیہ جنہون نے سنہ ۶۹۹ھ سے ہند و فرنگستان وغیرہ مین سلطنت اسلام کو قایم کیا ہے

واضح ہو کہ سلیمان شاہ ابن قیا الب بلدہ ماہان مین جو قریب بلخ کے واقعہ ہے بادشاہ تھے
جب چنگیز خان نے ہند و بلخ کو جلا کے خاک سیاہ کر دیا اور سلطان علاء الدین خوارزم شاہ
کو وہان سے نکال دیا تو ان کے چھوٹے سلاطین اور حکام مین ایک پراگندگی
اور تفرقہ پڑ گیا اوس وقت سلیمان شاہ خاندان ترکمان کے پچاس ہزار آدمیون کو ساتھہ
لیکے بلدہ ماہان سے ارض روم مین آئے اور وہان سے حلب ہوتے ہوئے دریائے
فرات سے عبور کا ارادہ کیا سب ہمراہیون نے دفعۃً گھوڑے دریا مین ڈالے تا کہ
تیر کے پار ہو جائین لیکن باتفاق تقدیر سلیمان شاہ اپنے گھوڑے سمیت اسمین
غرق ہو گئے اور بڑی تلاش سے اونکی لاش دریا سے نکالی گئی اور قلعہ جعبر کے
سامنے مدفون ہوئے جتنے ترکمان اونکے ہمراہ تھے وہ چار و نطرف منتشر اور پراگندہ
ہو گئے جسکو جہان موقع ملا سکونت و بود و باش اختیار کی چنانچہ اون سب کی اولاد اب تک
اون اطراف مین موجود ہے

سلیمان شاہ کے چار بیٹے تھے سنقر دو اور ریقدار تو بلاد عجم کو لوٹ گئے
مگر ارطغرل اور دوندار بلاد روم مین آئے اور سلطان علاء الدین سلجوقی سے ملے
جو بلاد قرمان کے بادشاہ تھے اور شہر قونیہ کو انہون نے اپنا دار السلطنت بنایا
تھا سلطان نے اونکی نہایت تعظیم و توقیر کی اور یہ دونون بھائی قرہ حصار و بیجلک کے

درمیان اقامت گزین ہوئے چونکہ آدمی سپاہی پیشہ تھے اکثر جنگ وجدال مین
مصروف رہے ارطغرل نے ۶۸۰ھ مین وفات پائی اور اونکے بیٹے عثمان جو ۶۵۶ھ
مین پیدا ہوئے تھے شاہ علاء الدین سلجوقی کے ملازم ہوئے پہلے وہ فوج کی سرداری
پر مامور ہوئے اور رفتہ رفتہ سلطنت کے جزئی وکلی امور کا اختیار اونکے سپرد
ہو گیا اور وہ اپنے آقا و ولی نعمت کے ساتھہ بہت بڑے بڑے معرکون مین
ثابت قدم و مستقل رہے اور اپنی شجاعت و وفاداری و قابلیت سے روز بروز
سلطان کے منظور نظر ہوتے گئے اور عثمان غازی کے خطاب سے سرفراز ہوئے
۶۹۹ھ مین علاء الدین سلجوقی نے تاتاریون سے شکست کہائی اور اُسی زمانہ مین
وہ راہی آخرت ہوئے چونکہ سلطان کا کوئی ولیعہد نہ تہا اور کل رعایا اور سپاہ عثمان
غازی سے نہایت رضامند تھے سب نے بالاتفاق اُنکو تخت سلطنت پر بٹھا
دیا اور اُنہون نے تخت پر بیٹھتے ہی سلطان کی بیٹی سے شادی بہی کر لی جس نے اونکی
بنیاد سلطنت کو اور زیادہ مستحکم اور پایدار بنا دیا۔

ذکر سلطنت عثمان خان ارطغرل بانی سلطنت عثمانیہ سلطان اول

یہہ سلاطین عثمانیہ کے پہلے سلطان ہین جو ۶۹۹ھ مین تخت پر بیٹھے چونکہ اولوالعزم
اور صاحب ہمت تھے تخت پر بیٹھتے ہی بہت سے ملک فتح کئے پہلے قرہ حصار کو
فتح کیا اور اپنا دارالسلطنت بنایا اور اپنی بوڈہی نود سالہ چچا ڈونڈا کو قتل کر ڈالا
۷۰۰ھ مین حاکم برصہ سے مقابلہ کیا اور اُسکے بہت سے ملک کو فتح کر لیا سلاطین عیسائی
کو دین اسلام کی دعوت دی بعض نے اسلام قبول کیا اور کچھہ لوگون نے جزیہ دینا

گوارا کیا اور بعضے لڑائی مین گرفتار ہوئے یہہ تو ادہر جہاد اور کشورستانی مین مشغول تھے اودہر تاتاریون نے اُنکے ملک پر یورش کی لیکن اورخان سلطان کے بیٹے نے اونسے مقابلہ کیا اور تاتاریونکو مار کے بہگا دیا بعد اوسکے اورخان نے قلعہ برصہ کی طرف توجہہ کی جس کا محاصرہ سلطان نے بہت اہتمام اور زمانہ سے کر رکہا تہا اور فتح نہین ہوا تہا آخرکار اورخان کی بہادری اور استقلال سے اہلِ برصہ تنگ ہو گیا اور قیصر روم کے بیٹے اندرنیکوس کی صلاح سے ۷۲۶ھ مین اُسنے یہہ قلعہ اورخان کے حوالہ کر دیا اور خود اپنی جان لیکے چلا گیا اس قلعہ مین علاوہ مال و اسباب کے تیس ہزار اشرفیان اورخان کو ملین اسی عرصہ مین اوسکو سلطان عثمان اپنے باپ کی علالت کی خبر ملی اور وہ برصہ سے قرہ حصار مین آیا اور باپ کو چراغ سحری پایا آخر ۱۰ رمضان ۷۲۶ھ کو سلطان عثمان نے اونہتر برس کی عمر مین وفات پائی اورخان نے باپ کی لاش قلعہ برصہ مین لاکے دفن کی اور ایک عالیشان مقبرہ اُسپر بنایا مدت سلطنت اُنکی ستائیس برس تہی یہہ سلطان نہایت سخی اور سپاہ دوست تہا ایک حبہ اپنے پاس نہین رکہا جو پایا فوج کو تقسیم کر دیا لکہتے ہین کہ مرنے کے بعد اس بادشاہ کے پاس سے سوا زرہ و کمربند و تلوار کے کوئی چیز نقد و جنس سے نہین نکلی۔

ذکر سلطنت اورخان سلطان ۲

سلطان اورخان باپ کے وفات کے بعد ۷۲۶ھ مین تخت پر بیٹہا اور اپنا دار السلطنت برصہ کو مقرر کیا اور تہوڑے ہی دنونمین سلاطین فرنگ سے لڑ بہڑ کے

بڑے نامی نامی قلعہ و شہر عنکولہ کندرہ ایدس سمندرہ وغیرہ کو فتح کر لیا
پہلے اسنے اپنے بھائی علاء الدین نامی کو اپنا وزیر مقرر کیا جب وہ مرگیا تو سلیمان بادشاہ کو
جنہوں نے قلعہ گملک کو فتح کیا تھا وزیر بنایا مدرسہ اور مسجدین بہت سی اپنے ملک مین تعمیر کرائین
قلعہ اذنیک کو بھی فتح کر لیا جس سے رومیون کی قوت بالکل ضعیف ہو گئی ۷۵۵ھ مین بیزنطینا
کو فتح کیا اور شہر کالی پوری کو بھی جو قسطنطنیہ کی سرحد پر واقع ہے لے لیا ۷۶۰ھ مین سلیمان
بادشاہ گھوڑے سے گر کے مرگیا جس کا اثر و صدمہ عظیم اورخان کو ہوا اور بعد ایک سال
کے اورخان نے بتیس برس بادشاہت کر کے اور اکاسی برس کی عمر مین ۷۶۱ھ اس
جہان فانی سے رحلت کی یہہ بادشاہ نہایت شجاع و سخی و بردبار عادل تھا۔

ذکر سلطنت سلطان مراد خان اول سلطان ۳

یہہ بادشاہ اپنے باپ اورخان کے مرنے کے بعد ۷۶۱ھ مین تخت پر بیٹھا اور ہمہ تن
اپنی فکر و کوشش کو ملک کے بڑھانے اور ترقی دینے مین متوجہ کیا لالا شاہین اپنی
سپہ سالار کے ساتھہ ترکونکا ایک جرار و خونخوار لشکر اطراف و جوانب کے ملکون کو
تسخیر کرنے کے لئے روانہ کیا جس نے بہت تھوڑی مدت مین بہت سے شہر بلاد کو کوہ بلقان
تک مسخر کر لیا بادشاہ یونان نے رعب و خوف لشکر اسلام سے صلح کر لی۔ جان
بالا لوغ قیصر روم والی قسطنطنیہ نے پوپ روم سے رجوع کی اور اعانت چاہی اور تمام
شاہان فرنگ نے قیصر کے ساتھہ شریک ہو کے سلطان پر چڑھائی کی سلطان نے
اپنی سپہ سالار لالا شاہین و تیمور تاش بیگ کو فوج کے ساتھہ مقابلہ کو بھیجا اور باہم کر
خوب لڑائی ہوئی آخرکار سلطان کی فوج غالب ہوئی اور قیصر نے شکست کھائی

اور نہایت ذلت کے ساتھہ صلح قبول کی پانچ سال مین بہت سے شہر و ملک
عیسائیون کے مسلمانون کے قبضہ مین آئے والی قرمیان نے جو ایک عیسائی بادشاہ
تہا اپنی حفظ آبرو کے لئے اپنی ایک لڑکی سے شادی سلطان مراد خان کے بیٹے
بایزید کے ساتھہ کردی اور اس وجہ سے وہ دست برد لشکر اسلام سے بچ گیا سلطان
مراد خان نے دوبارہ تیمور تاش کو ملکون کے فتح کرنے پر مامور کیا جس نے ارنبوط کے
حدود تک قبضہ کرلیا اور شہر منستر کو نہایت جلادت کے ساتھہ فتح کیا۔
سنہ ۷۹۱ھ مطابق سنہ ۱۳۸۹ع مین قرال نامی عیسائی بادشاہ سرب نے اپنے
ہم مذہبون کے اتفاق سے کئی لاکھ فوج جمع کرکے سلطان پر لشکرکشی کی سلطان
نے بہی بڑے استقلال و بہادری سے مقابلہ کیا اور اگرچہ سلطانی فوج عیسائی لشکر
کی چوتہائی مقدار پر بہی نہ تہی لیکن سلطان نے باستمساک و کم من فئۃ قلیلۃ
غلبت فئۃ کثیرۃ بلاخوف و ہراس لڑائی پر آمادگی و توجہ کی بایزید ولیعہد سلطان نے
ہمراہی فوج لیکے اکبارگی دشمنون پر ٹوٹ پڑا اور خوب لڑائی ہوئی قرال زندہ گرفتار ہوا
لاکھون آدمی مارے گئے اور قید ہوئے اور باقی بہاگ گئے سلطان نے فتح کے
بعد نقارہ خوشی کا بجوایا اور میدان جنگ مین غنیم کی لاشون اور مجروحین کی تنقیح کررہا
تہا کہ غنیم کے مجروحین مین سے ایک شخص نے جو نیم جان پڑا ہوا تہا خنجر سلطان
کے پیٹ مین مارا جس سے کام سلطان کا تمام ہوگیا محافظین سلطانی نے قاتل کو
اوسیوقت قیمہ کرڈالا اور قرال کو بہی وہان لاکے قتل کیا بایزید نے اپنی باپ کی
نعش برصہ مین لاکے دفن کی اس پادشاہ کی عمر ۶۳ سال کی تہی ۲۹ برس سلطنت

کی یہہ بادشاہ نہایت عقیل و الوالعزم صوفی مشرب درویش سیرت و پرہیزگار تہا اور اسنے شہر برصہ سے ادرنہ پر اپنا دارالسلطنت منتقل کیا اس بادشاہ نے ایک نئی قسم کی فوج مرتب کی تہی کم عمر لڑکونکو فوج مین نوکر رکہہ کے فنون لڑائی سکہاتا اور ایک خاص قسم کی زردوزی ٹوپی اونکے لئے موضوع کی اور اس لشکر کا نام ینگی چری رکہا تہا جسکے معنے ترکی زبان مین فوج جدید ہین۔

ذکر سلطنت سلطان بایزید یلدرم سلطان

باپ کے مرنے کے بعد ۷۹۱ھ مین سلطان بایزید یلدرم پادشاہ ہوا اور اپنے بہائی یعقوب کو جسنے خروج اور لڑائی کا ارادہ کیا تہا قتل کر ڈالا آغاز تخت نشینی مین ملک سرب پر فوج کشی کی اور شہر ویدن و سکوب کو فتح کر لیا سرب کے والی لازار نامی نے مال اندیشی سے اپنی بہن کی شادی سلطان کے ساتہہ کر دی اور اپنا پیچہا چہوڑایا انہین ایام مین اندرونیکوس اور اوسکے دونون بیٹون نے اتفاق کر کے چاہا کہ جان بالالوغ اپنے باپ اور مانویل بہائیکو قید کر کے تخت قسطنطنیہ پر مسلط ہون مگر جان بالالوغ کو اس سازش کی خبر ملگئی اور اوسنے بیٹے اور پوتون کو قید کر لیا اندرونیکوس نے سلطان بایزید یلدرم کو مخفی عرضی لکہی او قسطنطنیہ کے مسخر کرنے کی ترغیب دی سلطان نے اس امر کو فوز عظیم خیال کر کے فوراً قسطنطنیہ کا قصد کیا چونکہ کل فوج اندرونیکوس سے ملی ہوئی تہی سلطان نے بے لڑائی جہگڑے کے جان بالالوغ اور اوسکے بیٹے مانویل کو قید کر لیا اور اندرونیکوس سے خراج مقرر کر کے اوسکو تخت پر بٹہلا دیا جان بالالوغ اور اوسکا بیٹا کسی طرح سے قید سے

نکل بہاگے اور سلطان کے پاس حاضر ہوئے اور یہہ معاہدہ کیا کہ سولے اوس جزیہ کے جو اندرنیکوس دیتا ہے بارہ ہزار فوج رومی سلطان کے ہمراہ رہے گی جس کا خرچہ سلطنت روم ادا کرتے رہی گی سلطان نے اوسکی درخواست قبول کرلی اندرونیکوس اور اوسکے بیٹے کو سلطنت سے معزول کرکے جزیرہ سفید مین مقید کیا اور جان بالالوغ کو پہر تخت پر بٹہایا سلطان کے حکم کے موافق والی سرب نے اپنے ملک مین مسجدین و مدرسہ کی تعمیر کی اور مسلمانونکو رہنے کی اجازت دی -

چونکہ بایزید کو بیت المال کی حفاظت و ترقی دینے کی طرف نہایت اور خاص توجہ تہی اور کل روپیہ فوجی مصارف مین صرف کرتا تہا لہذا اُسنے چاہا کہ شہر اشہر کے باشندون سے روپیہ لیکے مسجدین و مدرسہ سرب مین تیار کرے مگر اشہر کے عیسائی باشندون نے انکار کیا اور اس مطالبہ پر ناراض ہوکے لڑائی و غدر پر آمادگی کی بایزید یہہ سنکے آگ ببوکا ہوگیا اور اوسیوقت قیصر روم جان بالالوغ کو لکہا کہ فوراً اشہر کے قلعہ کی دیوارین و برج مسمار کردے قیصر نے اوسی وقت شہر اشہر سلطان کے حوالہ کردیا سلطان نے کئی لاکہ اشرفیان وہان کے باشندون سے وصول کین اور اوس روپیہ سے ملک سرب مین نہایت عمدہ اور عالیشان عمارتین تعمیر کرائین اور خاص شہر سرب مین مسجد جامع بہت روپیہ لگاکے بنائی حاکم ایدن نے جو اشہر کے متصل تہا اپنا دارالخلافت سلطان کے حوالہ کردیا اور اُسی حیلہ مین سلطان سے دوستی پیدا کی اور سکہ خطبہ بایزید کا اپنے ملک مین جاری کیا اور خود اُسنے اپنی سکونت شہر تیرہ مین اختیار کی

بایزید ان سب باتون سے جب فارغ ہوچکا تو اُسنے مجدداً پھر جہاد کا تہیہ کیا
اور بارہ ہزار فوج کنٹجنٹ قیصر روم سے طلب کی جسکو قیصر نے سپہ سالاری مانویل
اپنے بیٹے کے سلطان کے خدمت مین بھیجا سلطان نے یہہ لشکر لیکے ممالک
فرنگستان پر چڑہائی کی اور جزیرہ اودس وغیرہ کو فتح کیا اسی عرصہ مین بایزید کو معلوم ہوا
کہ جان بالالوغ قسطنطنیہ مین نیا قلعہ تیار کرتا ہے اور سامان جنگ فراہم کر رہا ہے
سلطان یہہ خبر سنتے ہی جان کو لکھا کہ فوراً قلعہ کے دیوارین گرادے ورنہ مانویل
اوسکے بیٹے کی آنکھین نکال لیجائینگی جان نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور کل
نئی دیوارین قلعہ کی گرادین مگر اس غم و غصہ مین وہ بیمار ہوکے چند روزمین مر گیا
مانویل کو جب اپنے باپ کے مرنے کی خبر ملی وہ سلطان کے بغیر اجازت
قسطنطنیہ کو چلا گیا اور اپنی باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا بایزید نے جب سنا کہ
مانویل بغیر اجازت بھاگ گیا اوسنے قسطنطنیہ پر چڑہائی کا حکم دیا اور ایک لشکر
ملک بلغاریہ پر بہیجا اسی عرصہ مین علاء الدین نے جو ایک فوجی سردار تہا بغاوت
اختیار کی اور تیمور تاش کو قید کر لیا بایزید بسبیل ایلغار وہان پہونچا اور علاء الدین
کے جمعیت کو پراگندہ و متفرق کردیا اور اُسکو اور اوسکے دو بیٹون کو گرفتار
کرکے قلعہ برصہ مین مقید کیا اور تیمور تاش کے حوالہ کیا تیمور تاش نے چند روز
کے بعد بے اذن سلطان کے علاء الدین کا کام ختم کردیا جب بایزید خانگی
جھگڑون سے مطمئن ہوگیا تو اوسنے پھر کشورستانی کیطرف توجہ کی اور بہت
سی لڑائیون کے بعد ملک بہران الدین کا چہین لیا اور بہت سے قلعہ اور شہر

عیسائیون کے فتح کئے بعض اشخاص بایزید کے خوف سے سمرقند بہاگ گئے اور امیر تیمور گورکان کے پاس پناہ گزین ہوئے

۷۹۶ھ مین بایزید نے قسطنطنیہ پر چڑہائی کی قیصر نے پوپ روم اور دوسرے شاہان فرنگ سے مدد لیکے اسی ہزار فوج جمع کی اور شہر نکوپولی کے سواد مین دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا اور بایزید نے فتح پائی اور قیصر کا لشکر بہاگ گیا دس ہزار عیسائی زندہ سلطان کے روبرو لائے گئے اور اوسکے حکم سے اونکے سر اونکے جسم سے علیحدہ کئے گئے اگرچہ قیصر نے امیر تیمور سے مدد چاہی مگر امیر کچہہ متوجہ نہین ہوا لاچار قیصر نے سلطان سے جسطرح ہو سکا صلح کر لی بایزید اس فتح کے بعد اپنی دار السلطنت کو واپس آیا یہان اوسکو امیر تیمور کا ایلچی اور نامہ ملا جس مین امیر نے احمد جلبار والی عراق کو جس نے بایزید کے پاس پناہ لی تہی طلب کیا تہا اور دوستانہ یہہ بہی لکہا تہا کہ تمکو غافل بیٹہنا مناسب نہین ہے عیسائی جو تمہارے دین و جان کے دشمن ہین موقع کے متجسس ہین بایزید کو یہہ پیام نہایت گران معلوم ہوا اور ایلچی کو نہایت ذلت و سبکی کے ساتہہ اپنے دربار سے نکالدیا اور نامہ کا بہت سخت جواب دیا اور جب بایزید نے سنا کہ قیصر نے امیر تیمور سے استمداد کی تہی اور بہی غضبناک ہوا اور قسطنطنیہ پر بہت جرار لشکر لیکے چڑہ دوڑا امیر تیمور اپنی خط کا جواب نالایم پا کے اور اپنے سفیر کی بے حرمتی سنکے جو درحقیقت اوسکی سبکی تہی نہایت جوش مین آیا اور ایک عظیم الشان لشکر فراہم کر کے بایزید کے مقابلہ کو روانہ ہوا شہر سیواس مین جو ایک قزل ارمان پر ہے بایزید کے ایک بیٹے اور چند سرداروں نے امیر تیمور کو کا

اور بڑی لڑائی ہوئی آخر کار بایزید کا بیٹا اور کل سرداران نامی مارے گئے اور امیر تیمور نے
فتح پائی بایزید نے جب یہہ خبر سنی قسطنطنیہ کا محاصرہ چھوڑ کے بکمال اضطراب امیر
تیمور کے مقابلہ کو روانہ ہوا ۱۹ ذیحجہ سنہ ۸۰۴ھ مین قصبہ انگورہ مین دونون لشکر کا مقابلہ ہوا
بایزید اپنے پانچون بیٹون موسے سلیمان محمد عیسے مصطفے کو میمنہ
و میسرہ وغیرہ مین مقرر کر کے خود بہ نفس نفیس امیر کا مقابل ہوا صبح سے شام تک
بہت سخت لڑائی رہی آخر بایزید کی فوج کو شکست ہوئی اور بایزید بھاگا اتفاقاً اوسکے گھوڑے
نے ٹھوکر لی اور بایزید گر پڑا امیر کے ایک سپاہی نے جو وہان موجود تھا بایزید کو گرفتار
کیا اور امیر کے پاس لیگیا بایزید کا ایک بیٹا موسے نامی بھی گرفتار ہوا اور مصطفے کا پتہ
نہ لگا شاید لڑائی مین مارا گیا باقی تینون بیٹے بہت تباہ اور خراب حال ادہر ادہر چلے
گئے جب بایزید کو امیر تیمور صاحبقران کے سامنے لائے امیر نے تعظیم کی اور اپنے
برابر بٹھایا اور نہایت دلجوئی اور اخلاق کیا اور حسن برلاس کو بایزید پر متعین کیا کہ وہ
سلطان کو براحت و آرام مقید رکھے بایزید چونکہ نہایت غیور تھا اس شکست و قید کا
اوسکے دل پر سخت اثر پڑا جسکی وجہ سے وہ بیمار ہوگیا اور بہت کچھ علاج معالجہ ہوتا رہا
مگر کچھ سودمند نہ ہوا آخر کو اوسنے ۱۴ شعبان سنہ ۸۰۵ھ کو اس ذلیل و بے ثبات دنیا سے
رحلت کی امیر نے بایزید کی لاش اوسکے بیٹے موسے کو حوالہ کی اور اوسکو رخصت
دی موسے لے گئے اپنے باپ کی لاش برصہ مین لا کے دفن کی بعضون نے لکھا ہے
کہ امیر نے سلطان کو لوہے کے پنجرے مین قید کیا تھا اس سبب سے بایزید نے خودکشی
کر لی صاحب روضۃ الصفا لکھتا ہے کہ بایزید یلدرم نے خناق و ضیق النفس کے عارضہ

مین بلدہ آق شہر مین وفات پائی امیر تیمور نے اس واقعہ کو سنکے نہایت حسرت کی کیونکہ
وہ چاہتا تھا کہ کل ملک روم کو مسخر کرکے اوسے بایزید کو وہانکا تاج وتخت دیکے معاودت کرے
آخرکار موسے اوسکو گھوڑے مع ساز وسامان اور فرمان آل تمغا اور بیش بہا خلعت اور مرصع
وقیمتی ہتھیار دیکے رخصت کیا اور یہی حکم دیا کہ بایزید کی نعش کو بجلوس شاہانہ اپنی
دارالسلطنت مین لیجائے۔

معتبر مورخین کا بیان ہے کہ جب امیر تیمور نے لڑائی کا ارادہ کیا اور اردبیل
مین آیا تو حضرت خواجہ علی خلف مولانا صدرالدین اور نبیرہ جناب سید شاہ صفی الدین علیہم الرحمۃ
کی خدمت مین تنہا حاضر ہوا حضرت صبح کی نماز پڑھ کے مراقبہ مین مشغول تھے اور اونکے
گرد تمام مرید حلقہ کئے ہوئے مراقبہ کررہے تھے جوقت امیر پہونچا حضرت نے تعظیم
دی اور معانقہ کرکے اپنے برابر بٹھالیا امیر تیمور کو خطرہ گذرا کہ آیا مجھے بایزید پر فتح ہوگی
یا نہین آپ نے اوسی وقت خطرہ پر مشرف ہوکے فرمایا جا تیرا مطلب حاصل ہوگا اور
اپنے ملبوس خاص سے ٹوپی عنایت کی اور رخصت کیا جب امیر نے بعد فتح معاودت
کی اور اردبیل پہونچا ظہر کے وقت تنہا حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور جواہر و اسباب
ونقد وجنس نذر کیا مگر آپ نے کچھہ بھی قبول نہین کیا اور یہہ فرمایا کہ یہہ چیزین ہمارے
کام کی نہین ہین امیر نے بہت اصرار کیا کہ آپ میری نظر قبول فرمائین کہ میرے لئے
سعادت وبرکت کا باعث ہے حضرت نے جواب دیا کہ ان چیزونکی تو مجھے کوئی حاجت
نہین ہے ہان بایزید کے لشکر کے جو قیدی تمہارے ساتھہ آئے ہین انہین سے
جسقدر میرے حجرہ مین آسکین انکو تمہے دیدو امیر نے بمنت وخوشی تمام قیدیونکو

بلایا جو تعداد مین کئی ہزار تھے وہ سب کے سب آپ کے حجرہ مین آ گئے امیر یہہ کرامات دیکھکے
اور بھی معتقد ہو گیا اور سب قیدیونکو آزاد کرکے حضرت کی خدمت مین چھوڑ گیا اور خود
رخصت ہوا حضرت نے سب قیدیونکو حجرہ سے نکال کے فرمایا کہ اب تم آزاد ہو اپنے
اپنے وطن کو چلے جاؤ وہ سب آپ کے مرید ہوئے اور عرض کی کہ ہم لوگ جانا نہین
چاہتے ہین آپکی خدمت مین رہینگے حضرت نے قبول فرمایا یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب شاہ
اسمعیل صفوی اپنے آبائی تخت پر بیٹھے تو انہین قیدیونکے اولاد اور حضرت کے دوسرے
مریدون کے اولاد نے جو نہایت بہادر و سپاہی تھے شاہ اسمعیل اول کو کشورستانی کی
ترغیب دی اور ملک ایران کا مسخر کیا اور اسی گروہ کو قزلباش کہتے ہین۔

یہہ پادشاہ نہایت اولوالعزم و غیور و سپاہ دوست تہا ۷۶۱ھ مین پیدا ہوا ۳۱ برس سلطنت
کی ۷۵ برس کی عمر مین انتقال کیا

ذکر سلطنت محمد خان اول سلطان ۵

جب سلطان بایزید کو امیر تیمور نے قید کر لیا تو اونکے بیٹے بھاگ کے اپنے ملک مین
نہ چلے آئے اور آپس مین خوب جدال و قتال و خانہ جنگی رہی جسکی تفصیل کے لئے ایک دفتر
چاہیئے الغرض گیارہ بارہ برس یون ہی گذرے سلیمان کو سپاہ نیک چری نے اس وجہ
سے قتل کر ڈالا کہ اوس نے فوج کے ایک سردار کی ڈاڑہی مونڈ ڈالی تھی موسےٰ نے اپنے
بھائی کے انتقام لینے کا قصد کیا اور بہت سی سپاہ نیک چری کو زندہ گرفتار کرکے
آگ مین جلا دیا

۸۱۶ھ مین محمد نے اپنے بھائی موسے کو قتل کر ڈالا اور خود تخت سلطنت پر بیٹھا اور انتظام

ملک

مملکت کیطرف جو آپس کی خانہ جنگیون سے بہت کچھہ محتاج اصلاح ہو رہا تہا متوجہ ہوا
سلاطین فرنگ و یونان سے دوستانہ نامہ و پیام جاری کیا حاکم قرمان نے جسکو قدیمی کینہ
سلطان بایزید سے تہا موقع پاکے بایزید کی قبر کہود کے لاش کو جلا دیا محمد خان نے اس
فساد کے دفع کرنیکا قصد کیا اور دشمن کو بہگا دیا حاکم قرمان کا بیٹا مصطفے بیگ گرفتار ہوا
جب سامنے آیا تو اوسنے اپنے سینہ کے مقابل ایک کبوتر اپنے جبہ مین چہپا لیا تہا
اوسپر ہاتہہ رکہہ کے بقسم کہا کہ جب تک یہہ برقع میرے جسم مین ہے بادشاہ سے
بیوفائی نکرونگا سلطان نے بہی قسم کہائی اور اوسکے قصور معاف کئے مصطفے بیگ نے
بادشاہی محل سے نکلتے ہی کبوتر کو مار ڈالا اور فوراً بادشاہی بکریونکے گلہ کو لوٹنا شروع
کر دیا جب بادشاہ کو خبر ہوئی سوارونکو بہیجا اور اوسے پہر پکڑ بلا کے کہا کہ میری اہلیت و
شرافت اسکی مقتضی نہین ہے کہ تجہہ ایسے کینہ عہد شکن کو سزا دون اسلئے کہ مین نے
امان دی ہے تو اگر اپنی قسم سے پہر ا پہر امیری شان وہ نہین ہے کہ اپنے عہد سے

پہرون مین تیری جان بخشی کی جہان تیرا جی چاہے چلا جا

انہین دنونمین ایک شخص نے خروج کیا اور لوگون پر یہہ اظہار کیا کہ مین وہی مصطفے
بایزید کا بیٹا ہون جو امیر تیمور کی لڑائی مین روپوش ہو گیا تہا بادشاہ نے اوسپر لشکر
کشی کی اور وہ بہاگ کے قیصر روم کے کسی عامل پاس پناہ گزین ہوا محمد خان نے عامل
سے اوسکو مانگا مگر اوسنے قیصر کی اجازت کا عذر پیش کیا اور قیصر نے سلطان کو لکہہ
بہیجا کہ جو کسی بادشاہ کی پناہ مین آئے اوسکو اوسکے دشمن کے حوالہ کرنا نہایت بیحمیتی
ہے مگر آپ مطمئن رہین کہ مین اوسکو اوسکی زندگی تک نظر بند و قید رکہونگا سلطان

نے اس بات کو قبول کرلیا اور اوسکی لیئے کچھ ماہوار مقرر کردی اس بادشاہ کے وقایع
لڑائیونکے بہت ہین مگر ذکر اسکا یہان خالی از طوالت نہین صرف ضروری امور پر اکتفا
کی جاتی ہے اسنے اپنا تختگاہ ادرنہ مین مقرر کیا اور سلاطین عثمانیہ مین یہی پہلا بادشاہ
ہے جسنے جہازات جنگی وسپاہ دریا و توپخانہ کو سلطنت عثمانیہ مین ایجاد کیا ۸۲۴ھ
مین خونی اسہال کے عارضہ مین وفات پائی جب مرض سے روز بروز اُسکی حالت تباہ
ہونے لگی تو اپنے بیٹے مراد کو اماسیا سے طلب کیا لیکن قبل اسکے کہ بیٹا پہونچے پیام اجل
پہونچگیا وزیرون نے اوسکے مرنیکا حال مخفی رکھا جب اکتالیسوین دن مرادخان
تخت نشین ہوا اوسوقت سلطان کے مرنیکی خبر لوگونکو معلوم ہوئی بہت سی مسجدین
سلطنت عثمانیہ مین اس بادشاہ کی یادگار ہین آدمی ذہین وعقیل مستقل مزاج عادل کریم
دوستی کا سچا اور بے کینہ تھا ظاہری شان وشوکت وتزک واحتشام کو بہت پسند کرتا
تھا مشایخ صوفیہ سے دلی محبت کرتا تھا اور یہی پہلا بادشاہ سلاطین عثمانیہ کا ہے جسنے
مکہ معظمہ کے محتاجون کے لئے سالانہ روپیہ مقرر کیا اوسکی مدت سلطنت آٹھ سال ہے

ذکر سلطان مراد خان ثانی سلطان ۶

محمد خان کے بعد اوسکا بیٹا مراد خان ثانی تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ ۸۰۶ھ مین پیدا ہوا
اور تیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا امانوئیل قیصر روم نے اوسکو لکھا کہ تم اپنا بیٹا میرے
پاس رہنے رکھدو ورنہ مین مصطفے کو جو بایزید یلدرم کا بیٹا اور میرے پاس محبوس ہے
رہا کردونگا مگر مرادخان نے اس درخواست پر کچھ اعتنا نکی قیصر نے مصطفے کو رہا کرکے
دس جنگی جہاز انکی افسریت پر مرادخان کی مقابلہ کو بھیجا اور مصطفے نے شہر گالی پولی

قبضہ کر لیا مراد خان سنے بایزید پاشا کو تیس ہزار فوج کے ساتھ مصطفے کے مقابلہ
کو روانہ کیا مگر بایزید پاشا مارا گیا اور اوسکے فوج نے شکست کہائی اب مراد خان نے
بہ نفس نفیس چڑہائی کی جب سلطانی لشکر کالی پولی کے قریب پہونچا مصطفے کے اکثر
فوج سلطان سے مل گئی مصطفے یہہ حالت دیکہہ کے مضطر کالی پولی سے بہاگا راہ
مین اوسکے نوکرون نے اوسکو مار ڈالا سلطان نے وہان سے قسطنطنیہ کی طرف رخ
کیا اور ایک لاکہہ فوج سے وہان جا گرا اور خون و لوٹ اپنے سپاہیون کو معاف کردی اگرچہ
قسطنطنیہ فتح نہین ہوئی مگر مانویل نے نہایت عاجزی و ذلت سے صلح کرلی اور جزیہ
قبول کیا مراد خان نے وہان سے مظفر و منصور مراجعت کی مگر چند مہینہ مین قیصر اس
شکست کے صدمہ و رنج سے بیمار ہکے مر گیا

مراد خان نے پہر جہاد کا تہیہ کیا اور بہت سے شہر و بلاد جو دریاے سیاہ کے کنارہ
واقع تہے فتح کر لئے مگر بلغار پر اوسکو سخت شکست ملی جس مین بیس ہزار فوج اوسکی کام
آئی اور سلطان وہان سے ناکام پہرا مگر پہر اوسنے شہاب الدین پادشاہ کو اسی ہزار
فوج کے ساتہہ بلغار کے فتح پر متعین کیا جو بہان سو آدمیو نکے ساتہہ والی بلغار کے قید
مین آگیا سلطان نے اوسپر بہی تیسری مرتبہ چڑہائی کی اور شکست کہائی آخر کو دس سال
کے اقرار پر باہم اگرچہ صلح ہوگئی مراد خان نے اپنے بیٹے محمد خان کو اپنی جگہہ تخت نشین
کیا اور خود گوشہ نشین ہوگیا جب حاکم بلغار نے یہہ سنا تو اوسنے عہد شکنی کی اور
سلطان پر لشکر کشی کی بہت سی لڑائیان خشکی اور تری مین ہوئین اور دو سو بیالیس
جہاز سلطانی کو توپون سے اوڑا دیا اور خشکی کی لڑائی مین بہی فتحیاب رہا بہت سلطانی

شہر اوسکے تصرف مین آگئے جب سردارون نے یہہ حال دیکہا تو مرادخان کو گوشہ سے
نکالا اور چالیس ہزار فوج کے ساتھہ دشمن کا مقابلہ کرایا اس مرتبہ بہی بلغار والون نے
شکست دی اور سلطان کے خیمہ تک پہونچگئی تہی اور سلطان چاہتا تہا کہ بہاگے مگر فوج
کے افسرون نے سلطان کے گھوڑے کی باگ پکڑلی اس عرصہ مین شاہ بلغار سامنے
آگیا سلطان مرادخان نے کہ فن تیراندازی مین بے مثل تہا ایسا ایک تیر پہینکا کہ شاہ بلغار
کے سینہ کو توڑ کے پیٹہہ کے پار نکل گیا فوج ہمراہی نے جو اوسوقت سلطان کے پاس تہی
اوسکا سر کاٹ ڈالا اس واقعہ سے ایک تہلکہ دشمن کے لشکر مین پڑگیا اور ساری فوج
کے پانوون اوکھڑ گئے مرادخان نے بامراد اپنی دارالسلطنت کا راستہ لیا سنہ ۸۵۵ھ مطابق
سنہ ۱۴۵۱ع مین سلطان نے ۵۱ برس کی عمر مین انتقال کیا اور اکتیس برس سلطنت کی
اور برصہ مین دفن ہوا

ذکر سلطان محمد خان ثانی سلطان ۷

یہہ بادشاہ سلطان مراد ثانی کا بیٹا ہے سنہ ۱۴۲۹ع مین پیدا ہوا اور اپنے باپ کی وفات کے
بعد تخت پر بیٹہا اسکا بہائی اورخان قیصر روم کے پاس نظربند تہا قیصر نے لکہا کہ اوسکی
معمولی ماہوار جلد بہیجو ورنہ اورخان کو مین رہا کردونگا سلطان اس خط کو پڑہ کر نہایت
غصہ ہوا اور فوج کے جمع کرنے کے لئے حکم دیا چند مدت مین تقریباً اڑہائی لاکہ فوج جمع
ہوگئی اودہر قیصر نے بہی خبر پاکے لشکر کی آراستگی کا حکم دیا اور تمام سلاطین یوروپ اور
پوپ روم سے اوسنے استعانت چاہی اور ہر ایک نے بقدر اپنی حیثیت کے فوجین
بہیجین سنہ ۱۴۵۳ع مین سلطان محمد خان روانہ ہوا اور قسطنطنیہ کے متصل پہونچکے شہر کا محاصرہ کرلیا

بچاس شبانہ روز تک لڑائی ہوتی رہی چار برج قلعہ کے ٹوٹ گئے اور جابجا دیوار وہین بہی
رخنہ پڑ گئے بیسوین جمادی الاولی ۸۵۷ھ کو سلطان کی فوج نے یورش کی اور ٹوٹی دیوارون
کی طرف سے قلعہ مین گہس پڑے اور غنیم بہی خوب دل کہولکے لڑے ہزارہا آدمی مارے
گئے قسطنطین ایم براطوس قیصر روم بہی سپاہ نیک چری کے ہاتہہ سے مارا گیا اوسکا
سر نیزہ پر رکھ کے تمام شہر مین پہرایا گیا تین روز تک قتل عام اور لوٹ ہوتی رہی
چوتھے دن حکم امان کا جاری ہوا بہت سے کنیسون کی مسجدین بنائین کچہہ کنیسے عیسائیون
کے لئے چہوڑ دئے گئے تاریخون سے پایا جاتا ہے کہ یہہ شہر قسطنطین اکبر کے
زمانہ سے اس واقعہ تک ۲۹ مرتبہ محصور ہوا اور سات مرتبہ فتح ہوا قیصران روم پہلے فلسفی
مذہب سے تھے بعد ظہور حضرت عیسے علی نبینا و علیہ الف الف صلواۃ والسلام مذہب
عیسائی اختیار کیا اور تمام فرنگستان مین قیصر روم شہنشاہ کہلاتے تھے سلطان نے
اس فتح کے بعد تمامی شاہان مصر و شریف مکہ و شاہ ایران کو نامے بہیجے اور اس
فتح نمایان کی خوشخبری دی عیسائیون پر خراج مقرر کیا اور مسجد جامع جو بنام زد مسجد ایوب
ابتک موجود ہے تعمیر کرائی جب اوسکی تعمیر تمام ہو چکی جمعہ کے دن سلطان نے اوسمین نماز جمعہ
پڑہی اور شیخ الاسلام قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے سلطان کی کمر مین تلوار باندہی
جب سے شاہان آل عثمانیہ مین یہہ رسم ہو گیا ہے کہ جب کوئی پادشاہ تخت نشین
ہوتا ہے جمعہ کے دن اوس مسجد مین جمعہ پڑہتا ہے اور شیخ الاسلام اوسکی کمر مین
تلوار باندہتے ہین بعد اس فتح کے سلطان نے ڈیڑہ لاکہ فوج اور تین سو توپین لیکے
قلعہ بلغراد کا محاصرہ کیا اور مدتون محاصرہ رہا سلطان کے بہی اس محاصرہ مین خفیف زخم آیا

غرض قلعہ فتح ہوا بالآخر سلطان نے محاصرہ اوٹہاکے اورنتہ کی طرف معاودت کی چند دنون
بعد سلطان نے پھر ملک بستانی کی عزیمت کی اور بہت سے شہر یونان اور ملک
سرب یعنے سرویہ و طرابزون اور ولایت سنیوب وجزیرہ نبوسہ وکشور صقالیہ اور
بلاد ارنبوط کے فتح کئے ۸۸۵ھ مین میش طش کے سپہ سالاری مین جو قیصر کے عزیزون
مین تہا لاکہ فوج جزیرہ رودس کے فتح کو روانہ کی اور تین مہینہ تک جزیرہ کا محاصرہ رہا
آخر کو جزیرہ فتح ہوا اور فوج واپس گئی بعد اوسکے سلطان نے دو لشکر جرار ایک کو
جزیرہ قبرس اور دوسرے کو ایران کے فتح کے لئے تیاری کا حکم دیا ہنوز یہہ لشکر
مرتب و تکمیل نہین ہوا تہا کہ سلطان نے جمادی الاول ۸۸۶ھ موافق ۱۴۸۱ع مین انتقال
کیا اور بلدہ ازنملکید مین مدفون ہوئے عمر اس سلطان کی ۵۲ برس تہی اور مدت
سلطنت ۳۱ برس بارہ سلاطین کے ملکون کو اسنے فتح کیا اور دوسو سے زیادہ
قلعہ مسخر کئے عالمون کو نہایت دوست رکھتا علم کی بہت قدر کرتا تہا اور خود بہی علم
سے بے بہرہ نہ تہا مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اس پادشاہ کے ہم عصر ہین اس بادشاہ کی

دو بیٹے تہی بایزید وجمشید

ذکر سلطان بایزید ثانی سلطان ۸

محمد خان کے وفات کے بعد محمد پادشاہ وزیر چاہتا تہا کہ جمشید سلطان کے چہوٹے
بیٹے کو تخت پر بٹہاے مگر فوج نیک چری نے وزیر کو قتل کرڈالا اور اوسکی جگہہ
اسحق پادشاہ کو مقرر کیا اس عرصہ مین بایزید چار ہزار سوار کے ساتہہ آماسیا
مین آیا اور باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا جمشید نے برصہ مین جا کے بغاوت شروع

کردی بایزید نے اوسکے مقابلہ کو لشکر روانہ کیا لیکن سلطانی لشکر نے شکست کہائی
اور بایزید بذات خود متوجہ ہوا اور جمشید کو بہگا دیا راہ مین قوم ترکمان نے جمشید کے
ہتیار و کپڑے چہین لئے اور جمشید مصر کی طرف چلا گیا جہان قایدبیگ قوم چرکس کے
سردار نے اوسکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنے پاس رکہا ترکمانون نے جمشید کا لباس
و ہتیار جو چہین لیا تہا بایزید کے پاس بغرض انعام لے گئے مگر اوسنے بجائے اسکے
کہ اون لوگون کو کچہہ انعام دے اون سبکو پہانسی دیدی اور یہہ کہا کہ جو غلام و نوکر اپنے مالک
سے بیوفائی و نمک حرامی کرین اونکی بہی سزا ہے چار مہینہ کے بعد جمشید قایدبیگ
سے رخصت ہوکے مکہ معظمہ کو چلا گیا اور حج کے بعد پہر لڑائی کا سامان فراہم کیا
بایزید نے جمشید کو لکہا کہ خدا کے حکم سے یہہ ملک میرے حصہ مین تہا اب تمکو
بہی خدا کی مرضی و تقدیر پر راضی ہونا چاہیئے مگر جمشید نے نمانا اور پہر آپس مین لڑائی
ہوئی مگر جمشید شکست کہا کے طاش ایلی کی طرف بہاگ گیا اور قوم صقالیہ نے
اوسکی حمایت کی بایزید نے حاکم رودس کو خط لکہا کہ جمشید کو گرفتار کرکے میرے پاس
روانہ کرو اور خرچ بہی بہیجو مگر رودس نے نمانا اور جمشید کو بایزید کے خوف سے
شہر نیس علاقہ اٹالی مین بہیجدیا جمشید وہان بہی نہ ٹہرا اور شہر روسیلون علاقہ
فرانس مین اور دوسرے ملکون اور شہرون مین سات برس تک پہرتا رہا آخرش
شاہ فرانس نے اوسکو قید کیا جب پاندسویس ایم براطوس مر گیا جمشید قید سے
بہاگ کے پوپ سلنیوس کے پاس گیا اور اپنا حال بیان کیا پوپ نے اوسکو
بڑے اعزاز سے اپنے پاس رکہا جب پوپ مر گیا اور اوسکا بیٹا اسکندر ششم

جانشین ہوا تو بایزید نے پوپ کو جمشید کے شر دفع کرنیکی ترغیب دی اور پوپ نے
روپیہ کی طمع مین جمشید کو زہر دیدیا بایزید اپنے عہد مین بہت سی لڑائیان لڑا بہت سے
ملک فتح کئے ایک مرتبہ وہ بقصد تسخیر ملک ارنبوط جاتا تہا اثنائے راہ مین ایک فقیر
سلطان کے پاس آیا اور چاہتا تہا کہ اوسکو ہلاک کرے محافظین سلطانی نے اوسیوقت اوسکو
ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اوس روز سے یہہ دستور ہوگیا کہ کوئی شخص ہتہیار بند سلطان کے پاس
نہین جا سکتا ۹۰۳ھ مین سلطان نے بلاد پولونیا پر حملہ کیا اور دس ہزار عیسائی کو قید کرلایا
اور پولونیا کو خوب لوٹا ۹۱۵ھ مین قسطنطنیہ مین ایک زلزلہ آیا جس سے ایک ہزار ستر گہر اور
ایک سو نو مسجدین اور ایک ٹکڑا قصر سلطانی کا گر پڑا اور بیالیس دن تک زلزلہ بار بار
آتا تہا سلطان نے پندرہ ہزار معمار و مزدور اون سب منہدمہ عمارت کی درستی کو مامور کئے
اور سب کو ترمیم کرادیا ۹۱۸ھ مین سلطان نے بعارضہ نقرس بیمار ہوکے وفات پائی
عمر اسکی ۶۶ سال کی تھی اور ۳۲ برس پادشاہت کی یہہ پادشاہ جسیم قوی ہیکل ظریف
ادیب عابد پرہیزگار تیر انداز اور شعر و سخن کا بھی مذاق درست رکھتا تہا ہر سال زر شاہ
خطبہ مکہ معظمہ کو بہیجا کرتا تہا اسکے بیٹون مین جو جا بجا بادشاہ ہوئے سلطان جہاندار
سلطان احمد سلطان قورقود سلطان محمود سلطان عبد اللہ اور سلطان علم شاہ
تھے ان سب کے بہی نامی اولاد ہوئی مگر سلطان بایزید خان کے ارشد و امجد بیٹونمین
سلیم خان تھے

ذکر سلطان سلیم خان اول سلطان ۹

بایزید کے مرنیکے بعد اسکا بیٹا سلیم خان جانشین ہوا ولادت اوسکی ۸۷۲ھ مطابق

سنہ ۱۵۱۲ء مین ہوئی اوسکی تخت نشینی کے بعد اوسکے بہتیجے علاء الدین نے شہر برصہ مین بغاوت
شروع کردی سلطان دارالسلطنت مین اپنے بیٹے سلیمان کو اپنا قایم مقام کرکے
ستر ہزار فوج لیکے براہ خشکی علاء الدین پر چڑہ دوڑا اور ایک سو بتیس جہاز جنگی
دریا کے راہ سے روانہ کئے علاء الدین کے باپ احمد نے بہی شہر اماسیا مین بغاوت
شروع کردی اور اوسکا دوسرا بہائی مصطفےٰ اوسکا وزیر شریک ہوگیا سلیم نے راہ مین
سنا کہ مصطفےٰ کی عورتین اوس پاس جاتی ہین اسلئے اوس نے سوارونکو دوڑایا کہ اون سبکو
گرفتار کرلائین مگر احمد یہہ خبر پاتے ہی وہان آپہونچا اور سوارونکو متفرق کرکے عورتون
کو بچا لیگیا آخرکو سلیم نے سرداروں کی سازش سے مصطفےٰ کو گرفتار کرلیا اور گلا گہونٹ
کے مارڈالا اور بعد اوسکے بہت سے امرا اور روزہ او بہائی بہتیجون کو قتل کیا سلیم کے
پاس سوائے شاہ اسمعیل صفوی کے سب بادشاہون نے تحائف و نامہ بہیجے سلطان سلیم
سنی حنفی المذہب تہا تعصب مذہبی بہی اوسکے مزاج مین بہت تہا مرادخان کا ایک
بہتیجا شاہ اسمعیل کے پاس پناہ گزین ہوا اس سبب سے سلطان نے اوسپر
چڑہائی کی اور ڈیرہ لاکہ فوج جرار اور ساٹہہ ہزار اونٹ محمولہ سامان جنگ لیکے ایران
پر حملہ کیا چونکہ شاہ مین مقابلہ کی طاقت نہ تہی چند منزل تک تمام دیہات کو اپنے ملک کے
جلادیا جس سے سلیم کے لشکر کو بوجہ نایابی خوراک و چارہ وغیرہ بڑی سخت تکلیف ہوئی
ہمدان پادشاہ نے سلطان سے شکایت کی کہ اس ملک مین سپاہیونکو بہت نقصان پہونچا
سلطان نے خفا ہوکر اوسکو قتل کیا اور شاہ اسمعیل کے پاس زنانہ لباس بہیجا اگرچہ
شاہ مین مقابلہ کی طاقت نہ تہی مگر غیرت و حمیت نے جوش کیا اور بغرہ رجب سنہ ۹۲۰ مین

دونون لشکرونمین خوب لڑائی ہوئی اس معرکہ مین شاہ اسمعیل زخمی ہوکر گھوڑے سے
گر پڑا سلطانی سوار چاہتے تھے کہ اوسکو گرفتار کرلین مگر ایک ایرانی سوار اپنی جان پر
کھیل کے وہان پھونچا اور اپنا گھوڑا شاہ کو دیا شاہ موقع پاکر گھوڑے پر سوار
ہوکے اوس معرکہ سے تبریز کیجانب نکل گیا اور وہ ایرانی سوار وہان مارا گیا سلیم
نے شاہ کے خیمہ گاہ کو لوٹا اور وہان سے شاہ کے تعاقب مین تبریز کو روانہ
ہوا یہان سلیم نے مرزا بدیع الزمان سے جو امیر تیمور گورکان کی اولاد مین تھے بہت
اعزاز واحترام سے ملاقات کی اور شاہ اسمعیل کا جس قدر مال واسباب پایا اوسکو
ضبط کیا لاچار شاہ نے تحفہ وہدیہ بھیج کے سلطان سے صلح کرلی۔

سنہ ۹۲۱ھ مین سلیم نے کوماخ کا قصد کیا اور علاءالدولہ سردار ترکمان پر چڑہائی کی
سینان پاوشاہ قیصر کے سپہ سالار نے علاءالدولہ کو قتل کرکے سر اوسکا سلطان
کے پاس بھیجا اور اُس نے عبرتاً عزیز مصر کے پاس روانہ کیا اسی عرصہ مین خبر ملی کہ قسطنطنیہ
مین قوم ینیک چری نے صدر اعظم کا گھر لوٹ لیا اور غدر مچا رکھا ہے سلیم فوراً اسلام
بول مین آیا اور مجرمین کو قتل کیا اوسکے بعد دیار بکر و ماردین وسنجار وموصول وغیرہ کو
فتح کیا سنہ ۹۲۲ھ مین قانصو والی مصر سے ناخوش ہوا اور اوسکے استیصال کا قصد
کیا مغل بیگ وکیل عزیز مصر کا حاضر ہوا سلطان نے اوسکے قتل کا حکم دیا مگر یونس
بادشاہ کی سفارش سے خون تو معاف کردیا مگر اوسکی ڈارہی مونڈواکے ایک خارشتی
گدہے پر سوار کرکے تمام شہر مین تشہیر کی اور نکلوادیا عزیز کو یہہ ذلت سنکے جوش
آگیا اور مقابلہ کے لئے نکلا چونکہ وہ بہت معمر آدمی تہا عین معرکہ مین گھوڑے سے گر پڑا

اور مارا گیا سلیم نے وہان سے کوچ کر کے حلب وحمص و دمشق وشام کو فتح کیا اور چار مہینہ وہان مقیم رہا امراے عرب سے ملاقاتین کین کوہ لبنان پر متبرک مقامات کی زیارتونکا شرف حاصل کیا دمشق کی جامع امیہ مین خطیب کو خلعت اور پچاس ہزار قرش انعام عطا کیا یہہ مسجد بہت بڑی ہے طول اوسکا ساڈہے پانسو قدم اور عرض ڈیڑہ سو قدم ہے ستون اوسکے سنگ سماق اور رخام کے مختلف رنگ کے ہین چہہ سے قندیلین چاندی سونے کی زنجیرونمین لٹک رہی تھین رمضان کے مہینہ مین بارہ ہزار قندیلین اس مسجد مین روشن کیجاتی تھین چار محرابین اور چار امام اہل سنت وجماعت جیسے کہ مکہ معظمہ مین ہین یہان بھی ہین اور تین منارہ بہت بلند بنے ہوئے ہین تہتر موذن نوکر تھے اور اس عمارت کی تعمیر مین تین لاکہہ اشرفی صرف ہوئی تھین اور بانی اسکے ابو العباس ولید بن عبد الملک خلیفہ ششم بنی امیہ ہین۔

ان فتوحات کے بعد طومان والی مصر کے نام جو قالصو بیٹا تھا اطاعت کے لیئے لکھا طومان نے سلیم کے وکیل کو مرواڈالا اور نواحی شہر غزہ مین سلیم سے لڑائی ہوئی اور رومی غالب آئے اور شہر غزہ کو لے لیا اور جنگل کے راستہ سے مصر کا قصد کیا حسین پاشا نے راہ کی خرابی سے منع کیا کہ یہہ راستہ نہایت دشوار گذار ہے اسپر سلطان کا مزاج برہم ہوگیا اور حسین پادشاہ کو قتل کرڈالا ۲۹ ذیحجہ ۹۲۲ھ مین طومان اور سلیم سے سخت لڑائی ہوئی پہلے ہی لڑائی مین سینان پادشاہ سپہ سالار رومی مارا گیا آخر چند لڑائیونکے بعد مصر فتح ہوا شہر کے باشندے گھر چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے سلیم شاہ نے اونکو امان دیکے شہر مین بلالیا اور جب وہ لوگ اپنے مکانونمین آکے آباد ہوئے

اونکے ساتہہ عہد شکنی کی گئی اور اسی ہزار مصری کی گردنین ماری گئین طومان نے
ایک بہاری فوج صحرای عرب سے جمع کرکے پہہ مقابلہ کیا اور سلیم کو شکست دی مصر
پہر چہین لیا سلیم نے مصطفےٰ باد شاہ کو طومان پاس بہیجا اور صلح کی درخواست کی طومان
نے مصطفےٰ کو مار ڈالا اور پہر لڑائی کو تیار ہوا مگر اب اوسنے شکست کہائی اور بہاگ
کے اپنے ایک ہم [illegible] سردار کے پاس پناہ لی اوسنے طومان کو پکڑکے سلیم کے
حوالہ کردیا اور سلیم نے فی الفور طومان کی گردن اوڑادی اسی سال حرمین شریفین
زادہما اللہ شرفا سلطان کے قبضہ مین آئے اس واقعہ کے بعد سلیم نے سنہ ۹۲۵ہجری
مین قسطنطنیہ کو مراجعت کی اور ڈیڑہ سو جنگی جہاز کا بیڑہ تیار کیا اور ساٹہہ ہزار فوج
نئی بہرتی کی ۸ شوال سنہ ۹۲۶ہجری مین چون سال کی عمر مین انتقال کیا نو برس بادشاہی کی
یہہ بادشاہ طویل القامت جسیم سرخ رنگ غصہ ور و ظالم تھا ڈارھی مونڈاتا تھا اور
شکار کا بہت شوقین تہا شاعری کا بھی شوق تہا اور اوسکے اشعار عربی و فارسی و ترکی
روم مین بہت مشہور ہین

ذکر سلطان سلیمان خان اول سلطان ۱۰

سلیم خان کے بعد اوسکا بیٹا سلیمان خان سنہ ۹۲۶ہجری مین تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کے زمانہ مین
سلطنت عثمانیہ مین حشمت و شوکت کو بہت ترقی ہوی تیرہ لڑائیان بذات خود اوسنے
کین اور اپنے ملک مین بہت سے عمارتین بنائین اور اپنی مدت سلطنت مین بڑے
بڑے اہم کام کئے پہلے بلغراد کو بذات خود فتح کیا اور مستقر خلافت پر لوٹ آیا اس معاودت
کے دس دن کے اندر تین بیٹے اسکے مر گئے بعد اوسکے فرانس اور دوسرے

قوموں سے بارہا لڑا اور مظفر و منصور رہا ابراہیم پادشاہ سلطان کا بیٹا بھی عیسائیوں
کی لڑائی پر مامور ہوا جس نے دو لاکھ عیسائی قتل اور ایک لاکھ گرفتار کیئے اور خزانہ
سلطانی کو زر و جواہر سے بہر دیا اور پھر ایک مرتبہ عیسائیوں پر حملہ کیا اور پانچ ہزار
سر اونکے لے آیا اور سلطان کے خیمہ کے پاس برج کی طرح چن دیئے سات مہینہ میں یہ
مہم اوسنے انجام کو پہونچائی

شعبان سنہ ۹۳۱ میں جامع مسجد حلب میں وہان کے لوگوں نے قاضی کو شہید کیا
پادشاہ فوراً وہان پہونچا اور مفسدین کو گرفتار کرکے قتل کیا اسی سال میں شاہ نمسا کا وکیل
مع نامہ حاضر ہوا مگر چونکہ نامہ میں مضمون خلاف طبع تہا سلطان نے نو مہینہ سفیر کو قید رکھا
اور بعد اوسکے رہا فرماکے جواب دیا کہ میں خود آکے ان امور کا جواب دیتا ہوں اور ۲۹ رجب
میں ایک لاکھ پچاس ہزار فوج اور تین سو توپیں لیکے نمسا پر چڑہائی کی راستہ میں ایک جگہہ
پانی بہت برسا اور دریا نے اسقدر طغیانی کی کہ تمام خیمہ و سپاہ دریا برد ہوگیا اور سلطان
اور لشکر کو سخت تکلیف و زحمت ہوئی دو روز کے بعد سلطان یہاں سے روانہ ہوا اور راستہ
میں شاہ موہگز نے ملاقات کی سلطان اوسکے ساتہہ باخلاق و اعزاز پیش آیا اور خلعت
قیمتی اور گھوڑے مع ساز و سامان مرصع انعام میں دیکے رخصت کیا یہان سے بودکرنی
کیطرف روانہ ہوا وہان کے پادشاہ نے مقابلہ کیا بہت سے عیسائی مارے گئے اور
یہہ ملک بھی سلطان کے تخت و تصرف میں آگیا ان سب فتوحات کے بعد سلطان
نے بڑے کر و فر کے ساتہہ اسلام بول کو معاودت کی

محرم سنہ ۹۳۵ میں شاہ فرانس نے درخواست کی کہ کنیسہ عیسائیان جو بیت المقدس

مین سے ہے عیسائیونکو دیدیا جائے سلطان نے جواب لکہا کہ یہہ کنیسہ مدت سے اہل اسلام
کی مسجد ہوگیا ہے اب خلاف علمدرآمد قدیم اوسکا قبضہ نہین اوٹہہ سکتا چونکہ یہہ امر مذہب
سے متعلق ہے بافسوس یہہ درخواست قبول نہین ہوسکتی اگر جاگیر یا مال ومتاع طلب
کرتے تو دریغ نہ کیا جاتا ۹ رمضان سنہ مذکورہ مین سلطان دو لاکہہ فوج لیکر قسطنطنیہ
سے نکلا اور ولایت سرب پر چڑہائی کی ۱۴ قلعہ فتح کئے اور شہر بلغراد مین نہایت شان
وشوکت سے داخل ہوا اور فوج کو انعام ومال غنیمت تقسیم کیا سنہ ۹۴۱ مین عجم کیطرف
متوجہ ہوا اور بغداد کو فتح کرلیا اور امام ابوحنیفہ کے مقبرہ کو دوبارہ تعمیر کیا اور براہ تبریز
قسطنطنیہ کو لوٹ آیا یہان اُسنے ابراہیم پادشاہ کو کسی جرم مین معطل اور قتل کرکے اوسکی
جگہہ خیرالدین پادشاہ کو خلعت وزارت عطا کیا جس نے بحکم سلطان سنہ ۱۵۳۵ء مین شہر
ٹونس کو فتح کرلیا مگر شاہ ٹونس نے شاہ اسپین کی مدد سے پہر اپنا ملک واپس لے لیا
سنہ ۱۵۳۹ء مین سلطان پہر بعزم ملک ستانی اسلامبول سے نکلا اور خیرالدین پادشاہ کو علحدہ
لشکر کے ساتہہ فتح وتسخیر ممالک پر مامور کیا پادشاہ وزیر نے بہت سے جزایر وبنادر
اور شہرونکو فتح کرکے اپنے ملک مین داخل کیا سنہ ۱۵۴۷ء مین پہر عجم کیطرف گیا راہ مین سلطان
علاءالدین شاہ ہند کا ایلچی حاضر ہوا اور نامہ گذرانا جسکا جواب مع تحایف وخلعت سلیمانخان
ایلچی کے ہاتہہ بہیجا گیا بعد اوسکے ایرانیون سے مقابلہ ہوا اور سلطان نے فتح پائی
عثمان پاشاہ کو جس نے اس مہم مین کارنمایان کئے تہے حلب کا حاکم کردیا اور شاہ
ایران سے صلح کرکے واپس ہوا سنہ ۱۵۵۳ء مین سلیمان کے بیٹے مصطفے نے بغاوت
کی اور گرفتار ہوکے قتل کیا گیا سنہ ۱۵۵۲ء مین مسجد سلیمانیہ تیار ہوئی اسی سال شاہ ایران کا

نامہ آیا

نامہ آیا اور جواب لکہا گیا اور سلیمان کے دوسرے بیٹے بایزید نے بغاوت کی اور شکست پائی
اور سنہ ۹۶۶ مین ملک عجم مین بہاگ گیا شاہ طہماسپ صفوی نے اوسکی نہایت عزت تعظیم کی
کی سلیمان کو جب یہہ خبر ملی تو اوسنے شاہ سے اپنے بیٹے بایزید کو طلب کیا اور شاہ نے
سلطان کے معتمدین کے ہمراہ بایزید کو بہیجدیا جنہون نے بایزید کا کام راستہ ہی مین تمام کر دیا
سلطان شاہ کے اِس تعمیل حکم سے نہایت خوش ہوا اور شکریہ مین بہت دوستانہ خط
لکہا اور چار لاکہ اشرفیان شاہ کو بہیجین سنہ ۹۶۷ مین سلیمان نے ملک افریقہ کو فتح کیا اسی سال مین
شاہ اسپین نے سلطان کے ملک پر حملہ کیا اور بعض قلعہ لے لئے سلیمان نے اکہتر
جہازونکا بیڑہ تیار کرکے مصطفے پادشاہ کے سپہ سالاری سے بغرض مقابلہ شاہ اسپین بالٹا کو
روانہ کیا مصطفے نے اس مہم کو بفتح وکامیابی انجام کو پہونچایا اور کئی ہزار قیدی اسپین کے
گرفتار کر لایا پہر سلطان نے بہ نفس نفیس جہاد کا ارادہ کیا اور بلغراد مین آیا اور عیسائیو نکے
بہت سے ملک فتح کئے سنہ ۹۷۴ مین قلعہ زیجات کا محاصرہ کئے پڑا تہا کہ وجع مفاصل کے
عارضہ مین اوسنے انتقال کیا محمد سفلی سپہ سالار نے سلیمان کی مرگ کو مخفی رکہا اور
محاصرہ اور لڑائی کو بدستور قایم رہنے دیا یہان تک کہ قلعہ فتح ہوگیا اور سلطان کی وفات کے
اکیسوین دن اوسکا بیٹا بلدہ بلغراد سے یہان پہونچگیا اوسوقت سپہ سالار نے پادشاہ
کے وفات کی خبر فوج پر ظاہر کی یہہ پادشاہ سرخ رنگ بلند پیشانی ترشرو عالی ہمت تہا
۴۶ سال پادشاہی کی اور ۷۴ سال زندہ رہا

ذکر سلطنت سلیم خان ثانی سلطان ۱۱

یہہ پادشاہ سنہ ۹۲۹ مطابق سنہ ۱۵۲۴ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۹۷۴ مطابق سنہ ۱۵۶۶ء مین اپنے باپ کے

اور شاہ نسا کو بہگا دیا بہت سے عیسائیونکو قتل کیا ۱۶۳۱ء مین سلطان اور شاہ ایران سے مقابلہ ہوا ۱۶۴۰ء مین سلطان نے علیل ہو کے وفات پائی عمر اس بادشاہ کی ۳۷ سال تہی اور نو برس بادشاہت کی افیون بہت کہاتا تہا مگر شراب سے کارہ تہا بہت سے شراب خانہ موقوف کر دئے

ذکر سلطان احمد خان اول سلطان ۱۴

سلطان احمد جب تخت پر بیٹہا اوسکی عمر تیرہ سال کی تہی جلوس کے بعد اوسکو معلوم ہوا کہ شاہ ایران نے ملک قیصری مین مداخلت شروع کردی ہے اور بلدہ اریغان اور قلعہ قرص اور دوسرے قلعہ وغیرہ فتح کر لیئے اور رومی فوج مغلوب ہوئی اسلیئے وہ بذات خود مقابلہ کو نکلا اور شاہ کے لشکر سے مقابلہ کر کے واپس آگیا اس راہ مین برف وسردی اور دوسری بیماریون سے بہت لوگ لشکر کے مر گئے اہل مجر (ہنگیریا) کے باشندون نے شاہ نسا آسٹریا کے ظلم وستم کی سلطان سے فریاد کی سلطان نے ان لوگون کی بہت دلجوئی وحمایت کی اور انہین مین سے ایک شخص کو بادشاہ بنا کے ہنگیریا کے تخت پر بٹہا دیا جسکی وجہ سے بہت سے ملک قیصری جو شاہ آسٹریا کے قبضہ مین آگئے تہے پہر سلطنت روم مین داخل ہو گئے۔

سنہ ۱۶۰۴ء مین شہر برصہ پر سلطان نے حملہ کیا بادشاہ نسا نے صلح کر لی اور خراج دیکے سلطان کو فائز المرام رخصت کیا سلطان نے مراد پادشاہ کو سرجان پولاد حاکم اکراد اور امیر فخر الدین پر لشکر کشی کیلئے بہیجا اور بہت سخت مقابلہ کے بعد جان پولاد بہاگ گیا اور حلب کے متصل مارا گیا حلب کے باشندون نے مقتولین کے سر مراد پادشاہ کے

پاس بہیجدے امیر فخرالدین بھی مقابلہ مین ٹہر نسکا اور بہاگ گیا مراد بادشاہ نے مظفر ومنصور قسطنطنیہ کو مراجعت کی سنہ ۱۰۲۱ مین مراد پادشاہ ایران کی مہم پر بہیجا گیا اور اوسنے شاہ کو شکست دی اور تبریز کو لے لیا شاہ نے صلح کرلی چند دنون مین مراد پادشاہ مر گیا اور نصوح پاشا اوسکی جگہہ مقرر ہوا مگر تہوڑے ہی عرصہ مین سلطان نے اغواے مفتی قزلر آغا سے اوسکو مار ڈالا اور اوسکی جگہہ محمد پادشاہ کو مامور کیا چونکہ شاہ ایران نے حسب وعدہ صلح کے شرائط ادا نہین کئے لہذا سلطان نے فوج کو ایران روانہ کیا جو برف و بارش کے صدمہ سے بہت نقصان اوٹہا کے ناکام واپس آئی اس لئے محمد پادشاہ خدمت سپہ سالاری سے معزول اور اوسکی جگہہ خلیل پادشاہ منصوب ہوا سنہ ۱۰۲۶ مطابق سنہ ۱۶۱۶ع شاہ آسٹریا کا ایلچی باون ہرمان قسطنطنیہ مین آیا سلطان کو معلوم ہوا کہ عیسائیان اسلامبول نے بقصد فساد و غدر بہت قسم کے ہتہیار اپنے مکانون مین جمع کئے ہین لہذا اونکی خانہ تلاشی کی گئی اور چار عیسائی سردار گردن مارے گئے ایرانکی تسخیر کیلیے بہت بڑا لشکر بہیجا گیا مگر وہ شکست کہا کے واپس آیا سلطان نے اس مرتبہ خود چڑہائی کا ارادہ کیا مگر انہین دنون مین کہ سنہ ۲۶ تھے سلطان نے رحلت کی چودہ برس سلطنت کی یہہ بادشاہ جوان طبیعت عیش دوست تہا اسکے زمانہ مین تنباکو پینے کا رواج ہوا جسکو تجار ہالنڈ سنہ ۱۶۰۱ مین لائے استنبول مین مسجد جامع احمدی اور حوض توپخانہ اونہین کا بنایا ہوا ہے حرمین شریفین مین بھی اونکے یادگار و آثار باقی ہین چنانچہ کوکب دری اونہین نے روضہ مبارک پر چڑہایا تہا

ذکر سلطان مصطفے ابن سلطان محمد ثالث سلطان [15]

سلطان احمد نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ مصطفے اوسکے بھائی کو تخت پر بٹھایا جائے
کیونکہ عثمان سلطان احمد کا بیٹا کم عمر اور تیرہ برس کا تہا اس وصیت کی تعلیم ہوئی مگر چونکہ وہ چودہ
برس تک عورتون مین قید رہا اور سلطنت کا حوصلہ نہین رکھتا تہا اس لئے امرا نے باتفاق اوسکو
پھر قید کرلیا اور عثمان کو تخت پر بٹھلایا

ذکر سلطان عثمان ثانی سلطان ۱۶

عثمان خان نے ۲۸ سنہ آئین تخت پر بیٹھتے ہی خلیل بادشاہ کو فوج کے ساتھ ایران پر بہیجا
تقریر اردبیل تک گیا اور شاہ عباس سے صلح کرکے ۱۶۱۸ع مین واپس آگیا قیصر نے خلیل بادشاہ
کو معزول کرکے اوسکی جگہہ چلپی پادشاہ کو مقرر کیا جو فن سپاہ گری مین خوب ماہر تھا اور سکندر
بادشاہ کو والی بولونیا کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا جہان چند لڑائیان خوب ہوئین بیس ہزار
آدمی بولونیا کے مارے گئے اور دس ہزار گرفتار ہوکے اسلامبول مین آئے اور یہان
وہ قتل ہوئے روس و فرانس و پوپ روم نے ہرچند بولونیا کی مدد قرار واقعی کی مگر قیصر کے
لشکر پر فتح مند نہو سکے اور مسلمان مظفر و منصور رہے عیسائیون نے جزیہ قبول کیا
یہہ بادشاہ بھی عورتون کی صحبت کا بہت شایق اور عیش دوست تہا اور طبعی میل و توجہ اوسکی
اوسی طرف تہی ایک دفعہ مفتی شہر کی لڑکی سے نکاح کیا اس حرکت سے ارکان دولت
اور سرداران فوج اوس سے بہت ناخوش ہوئے کہ اوسنے غیر کفو مین نکاح کیا اونہین
دنون کہ سنہ ۳۱ مطابق سنہ ۱۶۲۲ع تہے سلطان نے عزم حج کیا اور شہر کے باہر خیمہ ڈالا
سپاہ نے بلوا کردیا اور عثمان کو نہایت ذلت و خواری سے قتل کیا کیونکہ اونکو یہہ
گمان تہا کہ بادشاہ بحیلہ حج چاہتا ہے کہ نئی فوج فراہم کرے اور قدیم لشکر مستاصل کرڈالے

بعد اس واقعہ کے مصطفےٰ کو پھر قید سے نکال کے تاج اوسکے سر پر رکھا جیسا
کہ ہنری چہارم کے قتل سے فرانس مین تزلزل ہوگیا تھا ویسا ہی اس ہنگامہ سے دولت
عثمانی مین بھی بڑی ابتری پھیل گئی شاہ ایران نے فرصت پاکے ممالک عثمانیہ پر
دست درازی شروع کردی سرداروں نے جب یہہ حال دیکھا کہ مصطفےٰ سے کسی طرح انتظام
سلطنت نہین ہوسکتا اوسکو تخت سے اوتارکے سنہ ۱۰۳۲ آ مین پھر حرم سرا مین مقید کردیا اور
مراد خان چہارم سلطان احمد کے بیٹے کو جو پندرہ سالہ اور جوان تھا سلطان بنایا۔

ذکر سلطان مراد خان چہارم سلطان ۱۷

مراد خان سنہ ۱۰۳۲ آ مین تخت پر بٹھایا گیا اور دوسرے دن جلوس کے ساتھہ وہ مسجد ابوب مین
گیا اور سلاطین عثمانیہ کے رسم کے موافق تلوار کمر مین باندہی اور شاہ ایران کے
غلبہ اور فوج قیصری کے شکست کی اخبار سنکے اوسنے بہت بھاری فوج تیار کی اور بغداد
بھیجی عجم اور روم کی فوجون مین بڑی بڑی لڑائیان رہین آخر رومیون نے بڑی ہولناک
لڑائی کے بعد بغداد کو لے لیا بعد اوسکے شاہ عباس صفوی نے بغداد پر چڑھائی کی
اور بغداد کو سلطان سے چہین لیا کہتے ہین کہ رومی اسقدر مارے گئے کہ بغداد کی ہر گلی
و کوچہ سے خون کی ندیان بہتی تہین ابوبکر بادشاہ کو زندہ پکڑ کے پنجرہ مین قید کیا اور طرح
طرح کے عذاب کے ساتھہ دریا دجلہ مین کشتی پر بٹھا کے جلادیا و نوری افندی و عمر
افندی وغیرہ کو جو بڑے اکابر فوج سلطان کے تھے پھانسی دیدی اور محمد بادشاہ کو جو
ابوبکر بادشاہ کا بیٹا تھا خراسان بھیج کے مار ڈالا اور شاہ عباس بذات خود چند دنون بغداد
مین مقیم رہ کے حافظ بادشاہ سے لڑتا رہا اور موصل کو مسخر کر لیا آخر حافظ بادشاہ چند

لڑائیان لڑکے قسطنطنیہ چلا گیا اور وہان سے لڑائی کا سامان از سر نو کر کے پہر آیا شاہ
بہی بغداد مین آکے اوس سے مقابل ہوا اور اوسکو شکست دی لشکر قیصر شکست کہا کے
استنبول واپس چلا گیا حافظ پادشاہ نے بہاگتے وقت ایک بہت بڑی توپ جسکا
سلیمان شاہ نام تہا اور بہاری ہونے کے سبب سے ساتہہ نہ رکہہ سکتا تہا زمین مین دفن
کردی تہی شاہ نے یہہ خبر سنکے اوسکو نکلوا کے اصفہان بہیجدیا اور چند مرتبہ رومیون
سے لڑکے خود بہی اصفہان چلا گیا اور چند دنون کے بعد وفات پائی جب شاہ عباس
کی خبر وفات روم مین پہونچی تو خسرو بادشاہ ڈیرہ لاکہہ لشکر لیکے ایران پر چڑہ آیا اور
ایرانیون کو شکست دیکے موصل کو پلٹ گیا۔
اس عرصہ مین روم کے سردار اور امراء مین نہایت مخالفت پہیل گئی اور ایک دوسرے
کے خواہان آبرو وجان ہوگئے اور ہزارہا مخلوق اس باہمی مخالفت کے سبب سے تباہ وہلاک
ہوئی خاص قسطنطنیہ مین سیکڑون گہر اور خانوادہ برباد ہوگئے امیر فخر الدین جو کوہ لبنان کا
حاکم تہا فرانس سے ملگیا کیونکہ وہ خسرو بادشاہ سے مقابل ہوا تہا اسوجہ سے سلطان
مطمئن نہ تہا سلطان کو جب اوسکے سازش کا حال عیسائیونکے ساتہہ معلوم
ہوا تو احمد پاشا کے تحت مین فوج اوسکی تادیب کو روانہ کی مگر جب احمد بادشاہ کو
شکست ہوئی تو فیروز اوغلی بحکم سلطان امیر کے مقابلہ کے لئے مامور ہوا اور اوسنے
امیر کی فوج کو شکست دی امیر علی امیر فخر الدین کے لشکر کا سردار مارا گیا اور امیر فخر الدین
زندہ گرفتار ہوا سلطان نے اوسکی خطا معاف کردی اور اپنے پاس بعزت رکہا اس
عرصہ مین خبر ملی کہ امیر کے پوتے نے بیروت کو خراب وتاراج کردیا اور احمد بادشاہ کو

دمشق کے اطراف مین شکست دی سلطان یہہ سنتے ہی برہم ہوگیا اور امیر فخر الدین کو قتل کر ڈالا اور اوسکے دونون بیٹون امیر مسعود اور امیر حسن کی بھی گردن مارنے کا حکم دیا تھا مگر پھر اونکی جان بخشی کردی ۱۰۳۸ھ ۱۶۲۸ء مین سلطان مراد بنفس نفیس ایک لاکھہ فوج لیکے بغداد پر چڑہ آیا راستہ مین اوسکا وزیر بہرام پادشاہ مرگیا اوسکی جگہہ طیار پادشاہ مامور ہوا بغداد پر پہونچکے حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مقبرہ کے متصل خیمہ زن ہوا اور لشکر ایران سے سخت لڑائی ہوئی طیار پادشاہ مارا گیا اوسکی جگہہ مصطفے پادشاہ وزیر ہوا آخر پچاس ہزار ایرانی مارے گئے اور بغداد فتح ہوگیا ایک ہزار ایرانی زندہ گرفتار ہوئے اور سلطان کے روبرو اونکی گردنین ماری گئین اس فتح کے بعد سلطان نے اسلامبول مراجعت کی وہان پہونچکے بعارضہ بخار بیمار ہوا اور اپنے چہوٹے بہائی ابراہیم کے قتل کا حکم دیا مگر ماں نے اوسے چہپا دیا اور اوسکے قتل کی اطلاع سلطان کو دی سلطان نے نعش دیکہنے کو طلب کی مگر حکیم معالج نے کہا کہ نعش کا دیکہنا آپکے عارضہ کو مضر ہے غرض اسطور سے ابراہیم کی جان بچی الغرض ۱۶ شوال ۱۰۴۹ھ مطابق ۱۶۴۰ء مین سلطان نے انتقال کیا اس سلطان کی عمر ۳۵ برس تھی اور ۱۷ برس سلطنت کی گھوڑے کی سواری کا نہایت شوقین تھا آٹھہ سو گھوڑے خاصہ کے ہمیشہ اوسکے اصطبل مین رہا کرتے تھے۔

ذکر سلطان ابراہیم خان سلطان ۱۸

مراد کے مرتے ہی ارکان دولت ابراہیم کے پاس جو حرم مین قید تھا حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کے بہائی نے انتقال کیا آپ چلکے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہون ابراہیم کانپ اوٹھا اور سمجہا کہ بہائی نے امتحاناً اوسکا مافی الضمیر دریافت کرنے کو

یہہ پیام بھجوایا ہے کہ مین نے دنیا چھوڑ دی ہے مجھے پادشاہی نہ چاہیے لیکن ارالکیرہ نے اوسکو اطمینان دلایا اور سلطان کی نعش لاکے دکھائی اوسوقت وہ مطمئن ہوا اور نعش کے دفن کا حکم دیا اور اوسکا جنازہ سلاطین کیان کے موافق نہایت دہوم دہام سے اوٹھا کل فوج و لشکر اور اوسکی سواری کے گھوڑے جنپر اولٹی زینین لگائی گئی تھین ساتھہ تھے غرض بہ تجمل تمام جنازہ بمدفن پہونچا اور دفن کیا گیا بعد فراغت سردارون نے ابراہیم کو محبس سے نکال کے تخت روان پر سوار کیا اور مسجد مین لائے اور تلوار اوسکو حوالہ کی اور توپون کی سلامی اوتاری گئی یہہ پادشاہ نہایت خفیف العقل اور کم عمر اور بزدل تھا سوا عورتون مین بیٹھنے کے اور کسی امر کا سلیقہ نہین رکھتا تہا ساڑھے پانسو لونڈیان حسین اپنی حرم سرا مین جمع کر رکھی تھین اور دن رات اونکی صحبت مین اپنی وقت عزیز کو برباد کیا کرتا تہا سلطنت کا کل کام مان اور وزیرون پر ڈال دیا تہا مگر وزیرون نے جو خیرخواہ تھے خوب انتظام کیا اور دولت عثمانی کی آبرو کو برقرار رکھا سنہ ۱۰۵۴ھ مطابق سنہ ۱۶۴۴ع مین عیسائیون نے سلطانی جہازون سے کچھہ چھیڑ چھاڑ کی اسلئے چارسو جہازونکا بیڑہ اونکی تادیب کے لئے لنگرگاہ قسطنطنیہ سے جزیرہ مالٹا کو روانہ ہوا اور فتح وکامیابی کے ساتھہ لوٹ آیا سنہ ۱۰۵۶ مین پھر عیسائیون سے لڑائی ہوئی مگر ارکان دولت کی حسن تدبیر سے کوئی خرابی واقع نہین ہوئی فوج کے افسرون نے جب بادشاہ اور وزیر احمد شاہ کو عیش وعشرت مین اسقدر ڈوبا ہوا دیکھا تو چاہا کہ سلطان کو قتل کر ڈالین مگر اوسنے بہت سا روپئیہ دیکے اپنی جان بچائی افسران فوج نے سلطان کے سات مہینہ کے بیٹے کو بادشاہ بنایا اور ابراہیم کو محل مین قید کیا دس روز کے بعد بعضے امیرون نے چاہا کہ بادشاہ کو باہر نکالین مگر

جن امرا نے اوسکو قید کیا تہا اونہون سے نے ۲۰ رجب ۵۸ھ سنہ مین ابراہیم کا کام تمام کر دیا اس پادشاہ کی عمر ۲۹ برس کی تہی نو برس پادشاہی کی حرکات ناسزا اوس سے بہت سرزد ہوے شیخ الاسلام کی لڑکی کو بجبر چہین لیا اور اسی سبب سے نیکچری نے یورش کی اور اوسکو ہلاک کیا

ذکر سلطان محمد خان چہارم سلطان ۱۹

محمد خان چہارم سات برس کی عمر مین تخت نشین ہوئے اونکی مان کوسم سلطان سلطنت کا کام کرتے تہین ارکان سلطنت نے عورت کے حکومت قبول وگوارا نہ کی اور غدر کر دیا اسلامبول مین نہایت تشویش پہیل گئی آخر کو کوسم سلطان سلیمان خواجہ سرا کے ہاتہ سے ماری گئین اور اونکے پاس سے بہت سا روپیہ اور اشرفی چاندی و سونا و جواہرات و قیمتی زیورات و چاندی سونے کے برتن برآمد ہوئے ۶۲ھ تک قسطنطنیہ مین بے امنی اور فساد پہیلا رہا ۶۳ھ سنہ مین چالیس روز تک جابجا ملک روم مین زلزلہ آتا رہا جس سے بہت سے جانون اور مال کو نقصان پہونچا ذیقعدہ ۶۲ھ سنہ سے جمادی الاول ۶۴ھ سنہ تک اراکین سلطنت مین باہم خوب لڑائیان و کشت وخون ہوا کیا پادشاہ کی کم سنی کے سبب سے کسی پر رعب وداب نہ تہا کوپرلی محمد نام وزیر ہوا اوسنے اپنی عقل و تدبیر سے ان سب خانگی فتنہ کو فرو کر دیا اور عیسائیون پر لشکر بہیجا اور اکثر لڑائیان فتح کین جزیرہ تینیدوس وغیرہ کو مسخر کیا ۶۸ھ سنہ مین سرب پر لشکر کشی کی اور ڈیرہ لاکھ آدمی کو غنیم کے لشکر مین سے قتل کیا اور مظفر و منصور مستقر سلطنت پر واپس آیا تہوڑے ہی دنون مین اس صائب تدبیر وزیر کے خوش سلیقگی اور حسن انتظام سے

سلطنت روم کے انتظام اور اصلاح مین نمایان ترقی ہوئی مگر اوسکی زندگی نے وفا نہ کی
پانچ برس تین مہینہ دس دن وزارت کا کام نہایت خوش تدبیری سے انجام دیکے ۱۷
ربیع الاول سنہ ۱۰۷۲ کو رحلت کی نزع کیوقت بادشاہ اوسکے پاس آیا اور وصیت کی درخواست
کی وزیر نے کہا کہ سلطنت کے کامون مین عورتون کو دخل ندینا عورتون کی صحبت سے
بہت پرہیز کرنا اپنے لشکر کو غنی رکھنا ایک آدمی بھی فوج سے کم نکرنا عیسائیون سے
ہمیشہ لڑتے رہنا اور اونکو کبھی مہلت ندینا سلطان نے اس وزیر کی وفات کے بعد اوسکے
بیٹے احمد بادشاہ کو وزارت کا خلعت عطا کیا یہہ بھی اپنے باپ کا ایسا ہوشیار مدبر تھا سنہ ۱۰۷۶
مین اوسنے قلعہ کریٹ پر چڑھائی کی اور جمادی الاول سنہ ۱۰۷۷ مین قلعہ کے متصل پہونچگیا اس قلعہ پر بائیس برس سے
قیصر کی فوج حملہ کر رہی تھی مگر قلعہ کی استواری اور ذخیرہ جنگ و اسباب یحتاج کی کثرت سے کبھی فتح
نہین ہوا تھا احمد بادشاہ نے تین برس محاصرہ رکھکے توپون سے قلعہ والون کو پراگندہ کردیا ۱۰۷۹ھ محصورین
نے تنگ ہوکے امان طلب کی اور قلعہ خالی کردیا احمد بادشاہ کامیابی و فتح
کے ساتھ سلطان کے حضور مین حاضر ہوا اور عنایات سلطانی سے اوسکے مرتبہ و اعزاز
مین اور ترقی ہوئی سنہ ۱۰۷۷ مین ملک روم مین طرح طرح کی آفتین نازل ہوئین علاوہ لڑائی
کے شدت و متواتر زلزلون نے کئی شہرونکو نیست نابود کردیا بہت سے پہاڑ
شق ہوگئے وبائی طاعون سے لاکھون آدمی مر گئے برف باری اور سردی کی شدت سے
گروہا گروہ چارپایہ و پرندہ ہلاک ہوئے بیت المقدس مین ایک یہودی نے دعوی کیا کہ وہ
مسیح بن مریم ہے چونکہ یہہ شخص نہایت خوشگو اور وجیہ اور شعبدہ باز تھا یہودی و عیسائی
بہتیرے گروہ اوسکے معتقد و مرید ہوگئے حاکم بیت المقدس نے چاہا کہ اوسکو گرفتار کرے

مگر وہ اسلامبول کو بہاگ گیا یہان صدر اعظم احمد پادشاہ نے اوسکو قید کرلیا ہزارہا عالم لوگ
سیکڑون روپیہ دیکے محبس مین اوسکے پاس جاتے تھے اور ملاقات کرتے تھے
سلطان محمد خان بہی اوسکے ملنے کو گیا اور کہا کہ مین تیرا امتحان کرتا ہون تو میدان
مین کھڑا ہو اور مین اپنے لشکر سے کہتا ہون کہ وہ تجہپر تیر چلائین دیکہون تیر کا اثر تیرے
جسم پر ہوتا ہے یا نہین مسیح کاذب سلطان کے پائون پر گر پڑا اور کہا کہ مین آپ کے
امتحان کی طاقت نہین رکہتا ہون سلطان نے اوسکے قتل کا حکم دیا مگر وہ اوسی وقت
تائب ہوگیا اور مسلمان اور بہت سے یہود و عیسائی بہی مسلمان ہوگئے اسی طرح ایک شخص نے دعوی
کیا کہ وہ موعود مہدی ہے اور قتل کیا گیا سنہ ۱۶۷۳ء مطابق سنہ ۱۰۸۴ مین ۲۳ رمضان المبارک کو
سلطان محمد کے محل مین سلطان احمد پیدا ہوا اور چند دنون تک اس تقریب مین عام طور
پر خوشیان کی گئین سنہ ۱۰۹۲ مطابق سنہ ۱۶۸۱ء مین احمد پادشاہ نے چہبیس برس وزارت کرکے
اکتالیس سال کی عمر مین انتقال کیا اور اوسکی جگہہ مصطفی پادشاہ وزیر ہوا اور سلطان نے
اوسکو تین لاکہہ فوج کے ساتہہ شہر فینا کی تسخیر پر مامور کیا جو ملک نمسا آسٹریہ مین ہے
مصطفی نے وہان پہونچکے ممالک اطراف مین لوٹ وقتال شروع کردیا چالیس ہزار قیدی
پکڑکے سلطان کی خدمت مین روانہ کئے اور قلعہ فینا کو محاصرہ کرلیا اور قلعہ کے اکثر حصونکو
گولون سے اوڑا دیا شبانہ روز پینتالیس دن تک یہانتک گولونکی بارش ہی توپونکے
دہوئین سے رات و دن مین تمیز نہ تہی فینا کی فوج و رعیت خوب لڑی اور شاہان عیسائی
سے مدد بہی طلب کی سنہ ۱۶۸۳ء مین اسی ہزار فوج عیسائی مختلف قومون کی قلعہ کی مدد کو آئی
اس فوج کے سپہ سالار نے سلطان کی فوج کو دیکہہ کے کہا کہ افسر فوج کا ناتجربہ کار ہے

اسی سے لیکن شب مین اوسنے اپنی لشکر کو بٹہا رکہا ہے اور بلند مقامات کو بلا محافظت
چہوڑ دیا ہے بیشک ہم اوسپر غالب ہونگے الغرض دونون لشکر نہایت خوب
لڑے صبح سے شام تک بہت ہی سخت لڑائی ہوئی اور ہزارہا آدمی طرفین کے خاک و
خون مین مل گئے شام کو دونون لشکرون نے اپنے ڈیرون پر مراجعت کی مگر فوج
روم کی اس لڑائی سے نہایت خستہ و ضعیف ہو گئی تہی اپنے ڈیرے اور مقام
چہوڑ کے بہاگ گئے صبح کو جب عیسائیون نے سنا نہایت خوش ہوئے اور
خالی خیمون پر جا پڑے مال و اسباب خوب لوٹا اور اپنی فوج مین تقسیم کیا سلطان اس
بزدلی و جبن سے نہایت برہم ہوا اور مصطفے پادشاہ کو صدارت اعظم سے معزول کر کے
اوسکی جگہہ ابراہیم پادشاہ کو خلعت وزارت عطا کیا ان دنونمین پوپ روم نے تمام
اہل اسلام عیسائیون کو سلطان سے لڑنے پر ترغیب دی اور جا بجا فوج سلطان اور عیسائیون
سے لڑائیان ہوئین جسمین اکثر عیسائی فتحیاب رہی سلطان نے جب ابراہیم
پادشاہ کو لایق وزارت کے نپایا تو اوسے موقوف کر دیا اور سلیمان پادشاہ کو اپنا وزیر
بنایا اور وہ سنہ [illegible] مین عیسائیون کے مقابلہ کو روانہ ہوا مگر پہلے ہی لڑائی مین بہاگ
کے قسطنطنیہ چلا آیا سلطان نے نہایت خفگی و غیظ مین آکے اوسکو قتل کر ڈالا اور سیاوش
پادشاہ کو خلعت وزارت سے سرفراز کیا اور یہہ تمام سال آفات و مکروہات مین گذرا
قحط سالی اور آتشزدگی سے بہت سا ملک خراب و برباد ہوگیا بعد اوسکے سپاہ ینگ چری
سلطان سے بگڑ گئی اور چاہتی تہی کہ کچہہ فساد برپا کرے اور سلطان کو تخت سے
اوتار دے پس سلطان نے خود تخت سے کنارہ کشی اختیار کی اور اپنے بہائی سلیمانخان

ثانی کو

ثانی کو سلطنت سپرد کر کے خود علیحدہ ہوگیا اور سوا شکار کے اور کسی طرف توجہ بہت
نہین کرتا تہا

ذکر سلیمانخان ثانی سلطان ۲۰

یہہ سلطان ۱۰۵۲ ہجری مین پیدا ہوا اور ۱۰۹۹ مین تخت پر بیٹہا اوسکے جلوس کرتے
ہی فوج باغی نے سیاوش پادشاہ کو اوسکے مکان مین قتل کر ڈالا اور تین ہزار آدمی اور بہی
اس ہنگامہ مین مارے گئے اور افسران فوج مین خانہ جنگی اور قتل و خون ہونے لگا
عیسائیون نے اسوجہ سے ہر طرف غلبہ کیا اور جسکو موقع ملا سلطانی ملک دبا
لیا اور کسی نے بیرونی دشمن کے دفع پر توجہ نکی اور کہان سے کرتے گہر کی
خانہ جنگی اور کشت و خون سے کسکو فرصت تہی سیاوش پادشاہ کے بعد اسمعیل پاشاہ
وزیر ہوا اور تین مہینہ کے بعد برطرف ہوگیا اور اوسکی جگہہ تکفور مصطفی پادشاہ مقرر ہوا
۱۶۸۸ع مین والی نمسا اسٹریہ نے شہر بلغراد بلگیریا کو لے لیا ذوالفقار افندی شاہ
نمسا کے پاس سفارت پر بہیجا گیا والی نمسا نے ایلچی سے درخواست کی کہ اوسکا سجدہ
کرے سفیر نے انکار کیا دس مہینہ اسی درخواست و انکار مین گذر گئے آخر سلطان سلیمانخان
نہایت طیش مین آکے بذات خود مقابلہ کو آیا اور بہت سخت لڑائی کے بعد فتح پائی
اور اپنا ملک غنیم سے واپس کر لیا اور پہر کوپرلی مصطفی پادشاہ کو سپہ سالار بنا کے والی نمسا پر
ملک پر چڑہائی کی خزانہ مین روپیہ نہ تہا اسلئے تمام چاندی اور سونے کے برتنونکو روپیہ کرا ڈالا
اور فوجی مصارف مین اونکو صرف کیا کئی مقامات دشمن کے فتح کئے بلگیریا کو فتح کر لیا بعد
اوسکے قسطنطنیہ کو لوٹ آیا ۲۶ رمضان ۱۱۰۲ مین تین سال نو مہینہ سلطنت کر کے مرض استسقا

مین وفات پائی مکانونکی تعمیر اور باغون کی آراستگی کا اوسکو بہت شوق تہا۔

ذکر سلطان احمد خان ثانی سلطان ۲۱

سلیمان خان کے وفات کے بعد جب احمد خان ثانی تخت نشین ہوا ارکان دولت نے حیائی زادہ حکیم باشی کو مقید کیا اور اوسپر دعوی کیا کہ اوسنے سلطان کو بے آب دوانہ مارڈالا آخر کو اوسے قتل کیا احمد خان نے کوپرلی مصطفے پادشاہ کو والی نمسا کے مقابلہ پر بہیجا اور دونون لشکر مین مقابلہ ہوا ناگاہ مصطفے پادشاہ جو فوج مین آگے آگے جا رہا تہا گولی کے لگنے سے مارا گیا اور سلطان کے لشکر نے شکست کہائی مگر اوسی دن قیصر روم نے دریائی لڑائی مین عیسائیون پر فتح پائی علی پادشاہ وزیر ہوا مگر اوسکی بدمزاجی اور خشونت سے عام لوگ ناراضمند تہے اسلیئے وہ بہت جلد معزول ہوکے جزیرہ قبرس (سایپرس) بہیجا گیا اور حاجی علی پادشاہ والی حلب وزیر ہوا سنہ ۱۱۰۴ مین چوتہائی شہر قسطنطنیہ آگ سے جل گیا اور حاجی علی پادشاہ اپنی وزارت سے موقوف ہوگیا اور ایک شخص مصطفے نامی وزیر مقرر ہوا شاہ نمسا نے فرصت پاکے بلگیریا کو محاصرہ کر لیا ماہ ذیقعد الحرام سنہ مذکور مین بہت بہاری لشکر اوسکی مدافعت کے لیئے روانہ ہوا شاہ نمسا نے خبر پاکر محاصرہ اوٹہا لیا محرم سنہ ۱۱۰۵ مین پہر قسطنطنیہ مین آگ لگی ایک حصہ شہر کا بالکل خاک سیاہ ہوگیا مصطفے پادشاہ وزارت سے معزول اور احمد پادشاہ اوسکی جگہہ وزیر مقرر ہوا اور اوسنے اپنی عہد وزارت مین قطعاً ممانعت کردی کہ کوئی عیسائی رنگین لباس زرد جوتہ سمور کی ٹوپی نہ پہنے گہوڑے پر سوار ہو کالے کپڑے ہمیشہ پہنا کرے سواری مین گدہا رکہے تاکہ مسلمان و عیسائی مین

تفاوت

اتفاوت واستیاز سے ہے چند دنونکے بعد احمد شاہ بھی وزارت سے معزول کر دیا گیا اور سعید علی
علی پادشاہ اوسکی جگہہ مامور ہوا یہہ طرابلس شام کا والی ... ۱۱۹۶ھ مطابق ۱۲ ماہ جمادی الاول
۱۷۸۲ء مین سلطان کو مرض استسقا لاحق ہوگیا اور اوسی مین اوسنے رحلت کی تین برس آٹھ
مہینہ سلطنت کی یہہ بادشاہ فاضل اور خوشنویس تھا ... اور ... دوست
رکھتا تھا

ذکر سلطان مصطفٰی خان ثالث پسر محمد خان چہارم سلطان ۲۳

یہہ بادشاہ ۱۱۷۰ھ مین تخت نشین ہوا اور جلوس کرتے ہی منادی کی کہ بندگان خدا کے لئے
یہہ بات ہرگز مناسب نہین ہے کہ گھر وںمین آرام سے بیٹھین کیونکہ عیسائیون نے مسلمانونکے
ملک پر حملہ و ہجوم کر رکھا ہے ہمارے ابا و اجداد ہمیشہ عیسائیون سے برسر رزم رہے ہین
اونہین کے قدم بقدم مین بھی عیسائیون سے لڑونگا مسلمانون پر واجب ہے کہ
میری اطاعت کرین بعد اوسکے حسین بادشاہ کو امیر البحر کرکے جنگی جہاز عیسائیون کے
مقابلہ کو روانہ کئے حسین بادشاہ نے بحر ابیض مین عیسائیونکو شکست دی اور جزیرہ ساقس
لے لیا وہان سے والی اسٹریہ سے جاکے مقابلہ کیا اور اوسکو شکست عظیم دی توپخانہ
عیسائیونکا چھین لیا اور اکثر قلعون کو منہدم کر دیا جاڑے کے موسم مین شہر ازوف مین ٹھہرا
اور شروع گرمی جرار فوج والی اسٹریہ کے مقابلہ مین بھیجکر فتح پائی عیسائی قیدی اور اونکا
توپخانہ جو لڑائیونمین چھین لیا تھا ہمراہ لیکے بڑی شوکت و دبدبہ سے قسطنطنیہ مین داخل ہوا
اس عرصہ مین خبر ملی کہ مسکوب یعنے روس نے قلعہ ازوف کو محاصرہ کر لیا ہے
سلطان نے بھاری فوج دشمن کے دفع کرنیکو بھیجی جسنے تیس ہزار روسیونکو ہلاک کیا

اور لڑائی فتح کرکے قسطنطنیہ واپس آگئے پھر سلطان نے لاکھہ فوج کے ساتہہ شاہ
جرمن پر حملہ کیا اور لڑائی فتح کرکے واپس آگیا ہنوز یہان دم نھین لیا تہا کہ سنا فوج جرمن
پھر جمع ہورہی ہے اس لئے سلطان نے پھر قصد کیا اور الماس بادشاہ کو پہلے ہی روانہ
کیا مگر الماس بادشاہ لڑائی مین ہار گیا آخر کو شاہ لندن اور ہالنڈ نے بیچ مین پڑکے جرمن اور روم
مین ۲۶ رجب سنہ ۱۱۱۱ کو مصالحہ کرادیا اور سلطان وہان سے شہر اورنتہ کو واپس آیا اور چند
دنون شکار کہیلتا رہا بعد اوسکے قسطنطنیہ مین داخل ہوا فوج کے سردارون نے سلطان سے
اس مصالحت کے سبب سے ناراضی ظاہر کی اور بغاوت شروع کردی سلطان کو قید کرکے
محبس مین بہیجدیا جہان اوسنے رحلت کی جب فوج نے غدر کیا ہے تو لوگون نے صلاح
دی کہ بادشاہ اپنے بہائی سلطان احمد کو قتل کرڈالے کہ فوج کے لوگ جو اوسپر گہمنڈ کررہے
ہین راہ پر آجاینگے مگر سلطان نے نمانا اور یہہ کہا کہ سلطنت سے معزول ہونا بدرجہا اس
بات سے بہتر ہے کہ مین اپنے حقیقی بہائی کے خون سے اپنے ہاتہونکو رنگون اور نامی کا
سیاہ دہبہ اپنے ساتہہ آخرت لیجاؤن اوسکی عمر چالیس سال نو مہینہ سات دن تہی تحصیل
علوم مین اپنا وقت زیادہ صرف کیا کرتا تہا

ذکر سلطنت احمد خان ثالث بن سلطان محمد رابع سلطان ۲۳

یہہ بادشاہ پینتالیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا باغی فوج کے افسرون نے فیض الیہ
افندی شیخ الاسلام کو قتل کیا مگر سلطان نے سانس تک نہ لی جب پوری طور سے سلطنت
پر قایم ہوگیا بعض مفسدین کو قتل کیا اور بعض کو معزول اور تہوڑی ہی مدت مین کئی وزیر
بدلے آخر کو علی پاشا مستقل وزیر ہوئے اور سنہ ۱۱۲۵ مین عیسائیون سے لڑا اور اونکو

شکست دی سنہ ۲۱ ا مین عیسائی بادشاہونمین باہمد گر خوب لڑائیان ہوئین بطرس شاہ
ماسکو نے کارلوس شاہ سویڈ پہ فتح پائی شاہ آخرالذکر نے سلطان کے پاس پناہ لی
شاہ ماسکو کو یہہ بات بہت گران گذری اور سلطان سے اور اوس سے بگڑ گئی سلطان نے
محمد پادشاہ کو اوس سے لڑنے کیلئے روانہ کیا اور محمد پادشاہ نے اوسکو شکست
دی اور صلح کرلی سلطان کو محمد پادشاہ کی یہ حرکت پسند نہین آئی اور اوسکو خدمت
سے موقوف کردیا اور یوسف پاشا کو اوسکی جگہہ مقرر کیا سنہ ۱۷۱۶ء کے آخر مین سلطان
اور شاہ سکو سے پچیس سال کے لئے صلح ہوگئی قیصر نے یوسف کو بھی خفا ہوکے
برطرف کردیا اور سلیمان بادشاہ کو مامور کیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو اوسکے ملک مین پہونچا
دے اور اوسکے اخراجات کے لئے بادشاہی خزانہ سے روپیہ دلوادے کارلوس نے
پہلے دس لاکھ روپیہ مانگے اور دلوائے گئے پھر اوسنے گیارہ لاکھ کا سوال کیا سلیمان
پادشاہ بگڑ گیا اور لشکر کو حکم دیا کہ سلطان کے ملک سے جبراً اوسکو نکال دین اوسوقت
کارلوس پاس تین سو سپاہی تھے جنہون نے ۲۶ ہزار فوج روم سے مقابلہ کیا اور گرفتار
ہوئے سلیمان نے کارلوس کو قلعہ رمید طاش مین قید اور چند دنون بعد دیموتیکا مین بھیجدیا
سلطان نے کارلوس کے خرچ کو کچھہ درماہہ مقرر کردیا اور سلیمان کو اس قصور پر کہ
بے حکم سلطان کے اوسنے اسقدر زیادتی کارلوس کے ساتھہ کی برخاست کردیا اور
ابراہیم پادشاہ کو مقرر کیا کیسں دن بعد اوسکو بھی معزول کرکے علی پادشاہ کو وزیر
بنایا کارلوس نے اپنی بہن کی طلب پر سویڈ جانیکا قصد کیا سلطان نے اوسکو
بعزت واحترام سنہ ۲۶ ا مین رخصت کیا اور چھہ سو چاوش اوسکے ہمراہ کئے اور آٹھہ

انگوٹھے پاسا نو ساماں مرصع اور قبا اور تلوار جواہر نگار خلعت مین دی کارلوس قیصر کا ممنون
مشکور اپنے گھر پہونچا۔

سنہ ۱۱۲۸ھ مین فوج قیصری سے لڑ کر بلاد بناقہ پر فتح پائی والی جرمن نے عہد شکنی
کی اور روسی لوگون سے لڑا علی پادشاہ مارا گیا فوج نے شکست کہائی خلیل پادشاہ والی بغداد
وزارت پر مامور ہوکر شہر اور شتہ سے گئے شہر بلگیرہ مین آیا اور والی جرمن سے لڑا اور شکست
پائی اس سبب سے سلطان نے اوسکو موقوف کردیا پہر محمد پادشاہ وزیر ہوا ایک ہفتہ
کے بعد معزول ہوگیا اور ابراہیم پادشاہ کے داماد کو وزارت ملی سنہ ۱۱۳۰ھ مین والی جرمن
نے صلح کرلی احمد خان کے عہد سلطنت مین ایک سو چالیس مرتبہ قسطنطنیہ مین آگ
لگی اور بہت سے مکان خاک سیاہ ہوگئے مسکو اور والی پولونیا مین صلح ہوگئی رومی لشکر
نے ایران کی طرف توجہ کی نہاوند و تبریز تک پہونچی تھے کہ شاہ ایران نے صلح کا
پیام بہیجا اور سلطان نے اس شرط پر قبول کرلیا کہ جو ملک قیصر کا اوسنے لے لیا ہے
واپس کردے ہنوز یہہ گفتگو طے نہین ہوئی تہی کہ شاہ ایران نے انتقال کیا اور
طہماسپ ثانی تخت پر بیٹہا نادر شاہ اوسکا سپہ سالار تبریز مین آکے روم کے لشکر سے
لڑا اور اوسکو بہگا دیا سلطان دوسرے لشکر کی ترتیب کر رہا تہا کہ فتنہ فوج مین فساد عظیم
برپا ہوگیا ابراہیم پادشاہ مارا گیا اور محرم سنہ ۱۱۴۳ھ مین باغی فوج نے احمد خان کو تخت
سے اوتار کے محمود کو اوسکی جگہہ بٹہلایا یہہ پادشاہ ۷۶ سال چار مہینہ دس دن زندہ رہا
ہر قسم کے خطوط لکہنے مین اوسے خوب مہارت تہی شعر بہی لکہتا تہا۔

ذکر سلطان محمود اول بن مصطفے خان ثانی — سلطان ۲۴

ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو اور قبل جواب آنیکے لشکر لیکے متصل بغداد کے پہونچ گیا
اور لشکر قیصری کو شکست دیکے دجلہ پار ہوا اور بغداد کو محاصرہ کر لیا قیصر نے طوپال عثمان باوشاہ کو
اسی ہزار فوج کے ساتھہ مقابلہ کو بہیجا ۷ صفر سنہ ۱۱۴۶ کو دریائے دجلہ کے کنارہ آپس مین خوب لڑائی
اوکبنہ تک ہوتی رہی آخر کو فتح رومیون کے ہاتھہ رہا اور نادر بہاگ گیا اور محاصرہ بغداد کا
اوٹھہ گیا سلطان نے یہہ خبر سنکے تین روز متواتر تمام شہر قسطنطنیہ مین روشنی کی اور ہر قسم
کی تمام خوشی و مسرت کا اظہار کیا کئی مہینہ بعد نادر شاہ نے فوج جمع کر کے پھر مقابلہ کیا
پہلے اور دوسری مرتبہ تو رومیونکو فتح ہوئی مگر تیسری مرتبہ اونکو شکست فاش ہوئی طوپال
باوشاہ نے اوس جنگ مین مارا گیا قیصر کو یہہ خبر سنکے بہت افسوس ہوا اور علی باوشاہ کو مقابلہ
کیلئے بہیجا پھر اسمعیل باوشاہ کو انتخاب کر کے اوسکے بعد ہی محمد باوشاہ کو روانہ کیا اسی
اوکہاڑ بچہاڑ مین ۷ صفر سنہ ۱۱۴۹ کو مسکو کے ساتھہ ایک لڑائی ہوگئی نادر شاہ نے متواتر
لشکر روم پر حملہ کر کے چار بار شکست دی اور شہر کرکوک تک فتح کر لیا سلطان محمود نے
آخر کو صلح کر لی اور سرحد روم و ایران وہی قرار پائی جو سلطان مراد کے وقت مین مقرر تہی
مسکوب سے بھی اس شرط پر صلح ہوگئی کہ اوسکے جہاز بحر اسود مین نہ آوین اور شہر و بلاد
روم جو مسکو نے سابق مین لے لئے تہے واپس کر دے اور قلعہ ازوف کو خود منہدم
کر دے اور دوسرے عیسائی قومون کی طرح روم مین تجارت کے لئے مجاز رہے
اور یہہ عہد نامہ دونون کے وکلا مین بمقام بلگریا مین مرتب ہوا شاہ جرمن نے بھی چند مرتبہ
لڑکے صلح کر لی اور فرانسیس سے بھی باقرار ۲۷ سال کے صلح ہوگئی سنہ ۱۱۴۰ مین شاہ
سویڈن نے بھی مصالحہ کر لیا سنہ ۱۱۰۸ مین سلطان محمود پیدا ہوا تہا اور ۲۰ صفر سنہ ۱۱۶۷ مین اوسنے

انتقال کیا ۵۰ سال زندہ رہا۔

ذکر سلطان عثمان خان ثالث پسر مصطفےٰ خان ثانی سلطان ۲۵

عثمان خان سوم مصطفےٰ خان ثانی کا بیٹا جو محمود اول کا بھائی تھا ۱۱۱۲ھ مین پیدا ہوا اور مجلس مین پڑا ہوا تھا ۱۱۶۷ھ مین تخت سلطنت پر بیٹھا تنہائی اور خلوت کو نہایت پسند کرتا تھا سعید افندی کو اپنا وزیر کیا اور اس خوف سے کہ افسران فوج سلطان احمد خان کی اولاد کو بادشاہ نہ بناوین محمد و بایزید و اورخان کو قتل کر ڈالا ۱۱۶۹ھ مین قسطنطنیہ مین آگ لگی اور صدر اعظم کی حویلی اور دو ثلث شہر قریب ایا صوفیہ تک جل گیا ۱۱۷۰ھ مین سعید افندی معزول اور محمد راغب پاشا وزیر ہوا انہین دلون مین ۱۵ صفر ۱۱۷۱ھ مین سلطان عثمان خان نے تین برس سلطنت کر کے جامع عثمانی کو جسے محمود اول نے بنانا شروع کیا تھا تمام کر کے انتقال کیا

ذکر مصطفےٰ خان سوم بن احمد خان سوم سلطان ۲۶

مصطفےٰ خان ثالث تخت پر بیٹھا اور اپنی بہن صالحہ سلطانہ کی شادی اپنے وزیر راغب پادشاہ سے کر دی چونکہ وزیر نہایت ذی شعور تھا اوسکی ہمت ہمیشہ ملک گیری اور لڑائی کی طرف مایل رہتی تھی مگر اجل نے اوسکو مہلت نہ دی اور جلد مر گیا اوسکی جگہہ حمزہ پاشا وزیر ہوا اور چھہ مہینہ کے بعد معزول کر دیا گیا اور مصطفےٰ پادشاہ اوسکی جگہہ مامور کیا گیا ڈیڑہ برس کے بعد وہ بھی علحدہ ہوا اور محسن زادہ محمد پادشاہ وزارت سے سرفراز ہوا تین مہینہ بعد وہ بھی برخاست اور ماہر حمزہ پادشاہ چالیس روز تک وزیر رہا اوسکے بعد علی پادشاہ صدر اعظم مقرر کیا گیا اس عزل و نصب مین ۱۱۸۳ھ تک چند بار سکوبن

لڑائی ہوئی اور سلطان کے لشکر نے فتح پائی تو یہ وہ کا چین ہے کہ قسطنطنیہ مین
سے آیا ۔ ذیقعدہ ۱۱۸۷؁ھ مطابق ۱۷۷۴؁ء کو سلطان نے انتقال کیا۔

ذکر سلطان عبد الحمید خان ابن احمد خان سلطان ۲۷

یہہ بادشاہ سلطان مصطفے ثالث کا بھائی اور سلطان احمد سوم کا بیٹا تھا ۱۱۳۷؁ھ مین
پیدا ہوا اور ۱۱۸۷؁ھ مین تخت پر بیٹھا مزاج مین صلح پسندی کا مادہ زیادہ تھا تخت پر
بیٹھتے ہی ۱۱۸۸؁ھ مطابق ۱۷۷۴؁ء مین عیسائی سلاطین سے صلح کرلی کیونکہ خانگی
اور متواتر جھگڑون اور بکھیڑون کی وجہ سے اوسکی سلطنت مین نہایت ضعف آگیا تھا
اور لشکر و فوج کی بغاوت سے ملک تباہ ہو رہا تھا صلح کے بعد حسین پادشاہ کو باغیان
عرب کی گوشمالی پر مقرر کیا جسنے قرار واقعی اس فساد کو مٹادیا اور سرکشون کو پوری
سزا دی مگر روس و جرمن نے آپس مین اتفاق کرکے سلطان پر چڑھائی کی یوسف
پاشا و علی پاشا مقابلہ کے لئے مقرر کئے گئے یوسف پادشاہ نے پہلے جرمن
کے فوج سے مقابلہ کیا اور قلعہ شیش کو مسخر کرلیا اور علی پادشاہ نے بھی روس سے
خوب مقابلہ کیا اسی بادشاہ کے زمانہ مین کریم خان زند نے بصرہ کو فتح کرلیا مدت
سلطنت اوسکی پندرہ سال تھی اور عمر ۶۳ سال۔

ذکر سلطان سلیم خان سوم پسر مصطفے خان سوم سلطان ۲۸

یہہ بادشاہ ۱۱۷۵؁ھ کو پیدا ہوا اور ۱۲۰۳؁ھ مطابق ۱۷۸۹؁ء مین تخت عثمانیہ پر بیٹھا اور اپنی
تمام تر ہمت اوسنے بری اور بحری فوج کی آراستگی مین مصروف کی تھوڑے ہی
دنون مین ڈیڑہ لاکھ فوج تیار ہوگئی اور شاہان جرمن و روس سے لڑائی بھی چھڑ گئی

دو مہینہ نہایت سخت لڑائی رہی ۱۷۹۱ع مین سپہ سالار نے صلح کر لی مگر ملکہ روس نے
جس کا نام کیتھرائن تھا اور اپنے شوہر پیٹرس سوم کو مار کے تخت نشین ہو گئی تھی
اس معاہدہ و مصالحہ کو قبول نہین کیا اور جرار لشکر قلعہ اسمعیل پر بھیجا جس مین تیس
ہزار رومی فوج رہتی تھی جب روسیون نے قلعہ پر یورش کی توپ اور گولیون سے
اسقدر روسی مارے گئے کہ قلعہ کی خندق لاشون سے پٹ گئی چونکہ روسی فوج
بکثرت تھی قلعہ کی فصیل پر چڑھ گئی اور تین شبانہ روز قلعہ کے اندر ایسی لڑائی ہوئی
کہ قلعہ کے راستونمین خون کی ندیان بہتی تھین قلعہ کے عورت و بچون نے بھی
بڑی دلیری و جرأت کی اور سب مارے گئے صرف ایک شخص اس ہنگامہ سے
بچ گیا اور قسطنطنیہ مین جا کے خبر کی رومی لشکر کو یہہ خبر سنکے نہایت جوش و غیظ آگیا
اور چاہتے تھے کہ روسیون پر ٹوٹ پڑین اور اپنے اون مقتول بھائیونکا عوض جو قلعہ اسمعیل
مین مارے گئے تھے دل کھول کے نکالین مگر انگلستان اور پروشیا نے بیچ بچاؤ کر دیا یوسف
بادشاہ اپنے عہدہ سے موقوف کیا گیا اور محمد پاشا کہ چھیاسی برس کی عمر کا بڈھا
تھا وزارت پر مامور ہوا اوسکے بعد بونا پارٹ شاہ فرانس اور انگریزونمین لڑائی
شروع ہو گئی اور کھیت فرانس کے ہاتھ رہا اور فرانس نے سلطان سے دوستی
و صلح کر لی سلطان نے بعض لوگ اپنے یہان سے فرانس روانہ کئے کہ جنگی مدرسونمین
تعلیم پا کے ترکی فوج کو بوضع ولایتی فوج کے تعلیم و تربیت کرین مگر سپاہ ینگچری نے
اس بات کو پسند نہین کیا اور سلطان کے حکم سے منحرف ہو گئے الغرض
سنہ ۱۲۰۶ مین مسمی اورخان نے فوج باقاعدہ جس کا لقب فوج نظام ہے ترتیب دی

تقریبا دو ہزار فوج باقاعدہ لیکر گئی مسعود آغا قسطنطنیہ مین تیار ہوئی جس نے جنگ عکہ
مین نہایت بہادری ظاہر کی اور سولہ ہزار فوج نظام قرمان مین بہ تحت افسری قاضی بادشاہ
تیار ہوئے جسکو سلطان نے اسلامبول مین طلب کیا راہ مین ایک شخص قاضی پاشا
کے خیمہ مین اوسکے مارنے کو گھس آیا مگر قاضی بادشاہ نہایت بہادر و جری
سپاہی تھا بیدار ہوتے ہی اوسنے دشمن کو ہکانے لگا دیا جب وہ مع لشکر شہر کے
قریب پہونچا ینکیچری فوج نے شہر مین غدر مچادیا چند مکانات مین آگ لگادی اور
قہوہ خانون اور مسجدون مین جمع ہوکے آمادہ فساد تھے سلطان نے مصلحت وقت
کے لحاظ سے قاضی بادشاہ کو حکم دیدیا کہ وہ لشکر سمیت قرمان کو واپس چلا جائے
چونکہ انگریز و فرانس مین صفائی نہ تھی اسلئے انگریز چاہتے تھے کہ سلطان فرانس
سے دوستی ترک کر دے مگر سلطان نے قبول نہ کیا سفیر انگلستان ناکام واپس
گیا اور انگریزون نے غفلت مین اسکندریہ پر قبضہ کر لیا مگر محمد بادشاہ والی مصر نے
پھر اسکندریہ کو انگریزون سے چھین لیا اب انگریزون نے مصالحت کی پھر سلسلہ
جنبانی کی اور اپنے واسطہ سے سلطان اور روس سے صلح کرادی اس واقعہ کے
بعد وزارت روم مین بہت تغیر و تبدیل ہوئے اور کئی بادشاہ برطرف و مقرر
ہوئے آخر مین حلبی ابراہیم بادشاہ وزارت پر مقرر ہوئے سنہ ۱۲۲۲ مین فوج ینکیچری
نے غدر کر دیا بہت سے بادشاہ جو فوج نظام کے ترتیب مین سلطان کے شریک
تھے مارے گئے اور فوج نے سلطان کو معزول کر کے مصطفیٰ خان چہارم کو تخت
نشین کیا اس بادشاہ نے اٹھارہ سال سلطنت کی اور ۴۹ سال زندہ رہا۔

ذکر

٢٩

ذکر سلطان مصطفےٰ خان رابع سلطان عبد الحمید خان

سلطان مصطفےٰ چہارم ۱۲۲۲ھ مین تخت پر بیٹھا یہ بادشاہ ۱۱۹۳ھ مین پیدا ہوا اس نے تخت پر بیٹھتے ہی تمام فوج قدیم کو ہر طرح کی تسکین و دلاسا دیا اور تمام امور جزی و کلی سلطنت کے مفتی اور موسیٰ پاشا کو سپرد کر دئے اور چند دنون بعد موسیٰ پاشا کو معزول اور طیار پاشا کو مقرر کیا یونا پاٹ کو سلطان سلیم خان کے معزول ہونے سے بہت تاسف ہوا اور روس سے اوسنے اتفاق اور صلح کر لی سفیر انگلستان قسطنطنیہ مین آیا اور اپنے بادشاہ کی طرف سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کیا تہوڑے ہی عرصہ مین مفتی اور طیار پاشا مین بگڑ گئی طیار پاشا رشچک کو چلا گیا اور وہان کے حاکم مصطفےٰ بیرقدار سے ملگیا اور مفتی قبقچی کی مدد سے جو فوج کے گذشتہ غدر مین سرغنہ تہا مدار المہام اور مختار کل ہوگیا بیرقدار کو چونکہ فوج ینگچری سے سخت عداوت تھی اسلئے اوس نے شاہ روس کو ملایا اور اوسکی مدد سے اسلامبول کی عزیمت کی اکثر ارکین سلطنت کو اوسنے بسازش اپنا طرفدار کر لیا اور شہر ادرنہ مین پہونچا فوج ینگچری بیرقدار کے آنے سے مشوش ہوئی مگر اوسنے اونکی تسلی و طمانیت کر دی اور کہلا بہیجا کہ ہم تمہاری مدد کو آئے ہین کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے بعد اوسکے حاجی علی کو کہ نہایت مدبر و جری آدمی تہا فوج کے ساتھ قسطنطنیہ روانہ کیا حاجی علی نے قبقچی کے نوکرون کو توڑ لیا اور آدہی رات کو اوسکے گھر مین گھس گیا اور قبقچی کو قتل کرکے اوسکا سر لے آیا اور بیرقدار کے پاس روانہ کیا بیرقدار سر کے پہونچتے ہی سواد اسلامبول مین داخل ہوا اور بادشاہ سے فوج ینگچری اور عطاء اللہ افندی کی موقوفی اور اپنی عفو تقصیر کی درخواست

کی جبکو سلطان نے بمجبوری قبول کیا اور بیرقدار سے ملاقات کی اور کہا کہ فوج کو چہاونی
مین جانے کا حکم دو اوسکے بعد بیرقدار نے صدر اعظم سے کہا کہ جو کچھہ ہم کہین اوسکو مان لو
اور ہمارے شریک ہو صدر اعظم نے تھوڑا تامل کیا تہا کہ بیرقدار نے اوسکو گرفتار کر لیا
اور فوج سمیت شہر کو چلا دربان نے دروازہ بند کر لیا بیرقدار نے پکار کے کہا کہ سلطان مصطفے اپنا
سلطنت سے معزول ہوگیا سلطان سلیم خان کا حکم ہے دروازہ کھول دو دو الا ہم دروازہ
کھول کے اندر گھس آوینگے اور تکرار ابھی یہان تکرار ہو رہی تھی کہ جاسوسون نے سلطان
مصطفے خان کو خبر پہونچائی سلطان کشتی پر سوار ہو کے دریا کے راستہ سے شہر مین آیا
اور سلیم خان کو قتل کر ڈالا اور بازار کے چوراہہ پر اوسکی لاش پہکوا دی اور اپنے نوکرونکو
محمود خان کا سر لانے کے لئے حکم دیا ادہر بیرقدار دروازہ کو توڑ کے شہر مین
گھس آیا اور محل شاہی کی طرف چلا تا کہ سلیم خان کو لا کے تخت پر بٹھائے ناگاہ
لاش سلیم کی راہ مین پڑی دیکھی اور گھوڑے سے فوراً اوتر کے لاش کو گود مین لے لیا
اور ڈاڑہین مار کے رونا شروع کیا سید علی نے پکار کے کہا کہ یہہ وقت رونے
دہونے کا نہین ہے جلد اوٹہو اور دشمنون سے بدلہ او اور محمود خان کی خبر لو کہ مبادا
وہ بھی مارا جائے اور خاندان آل عثمان بے چراغ ہو جائے بیرقدار فوراً کھڑا ہو گیا
اور گھوڑے پر بیٹھہ یکٹ بہگایا اور قیصر کی محل سرا پر پہونچگیا مصطفے خان کے
لوگ محمود خان کے مارنے کو وہان پہونچگئے تھے بیرقدار نے اونکو مار کے بہگا دیا
اس دار و گیر مین وہ کسی قدر زخمی بہی ہوا پھر محمود خان کو نکال کے تخت پر
بٹھایا اور مصطفے خان کو قید کر لیا

ذکر سلطان محمود خان ثانی پسر عبد الحمید خان   سلطان ۳۰

یہہ سلطان سنہ ۱۱۹۹ مین تولد ہوا اور ۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۲۳ کو تخت عثمانیہ پر جلوہ افروز ہوا چونکہ بہت اولوالعزم
تہا تمام مفسدین اور سرکشون کو جنہون نے ملک مین بے امنی پہیلا دی تہی مغلوب کیا
سنہ ۱۲۳۶ مین شاہ ایران سے بہی مقابلہ و لڑائی ہوئی محمد رؤف پادشاہ ڈیڑہ لاکہہ فوج کے
افسری سے اس مہم پر بہیجا گیا شاہ ایران کی طرف سے ولیعہد عباس میرزائی قاجار
فوج لیکے مقابلہ کو آیا اور توپراق قلعہ کے صحرا مین دونون لشکر مقابل ہوئے اور سخت لڑائی
ہوئی اس لڑائی مین غلبہ ایران کو رہا اور فوج روم مین بہت نقصان ہوا آخر کار سلطان و شاہ
مین صلح ہو گئی چونکہ ینکچری کی فوج کو بہت غلبہ ہو گیا تہا جسکو چاہتے تہے تخت پر بٹہا دیتی
تہی اور جسکو چاہتے تہے اوتار دیتی تہے سلطان نے چاہا کہ خوب استیصال کرے
لہذا اوسنے بڑے بڑے ارکین کو اپنی طرف توڑ لیا اور سنہ ۱۲۴۱ مین ایک دن ستر ہزار
آدمی ینکچری کے قتل کرڈالے جو بظاہر انسانی طاقت سے دشوار نظر آتا ہے اور اس سرکش
گروہ کو جسکے اختیار مین سلطان کا عزل و نصب تہا بلکل مستاصل کر دیا کوئی شک نہین کہ
یہہ بڑا اہم کام تہا ایسی طاقت ور قوم کو ایک دم مین نیست و نابود کر دینا کچہہ چہوٹی بات نہین ہے
اسی سے اس پادشاہ کی ہمت اور حوصلہ کو قیاس کر لینا چاہیئے اس واقعہ کی
تاریخ کسی نے غزاے اکبر نکالی ہے جس مین ۱۲۴۱ عدد نکلتے ہین۔

سنہ ۱۲۴۴ مین اس سلطان کو شہنشاہ روس سے مقابلہ کا اتفاق ہوا اور شکست
ملی آخر کو صلح ہو گئی اور سلطان کو تاوان جنگ فریق غالب کو ادا کرنا پڑا محمد علی پادشاہ
والی مصر نے بہی اس سلطان کے عہد مین نہایت ترقی کی شامات و حلب و حجاز پر

بالکل قابض ہوگیا اور حکومت سلطان کی ان ممالک سے بالکل اوٹھادی صرف برائے
نام سکہ و خطبہ سلطان کا جاری تھا القصہ سلطان نے ۱۹ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ روز دوشنبہ
کو انتقال کیا انکی وفات میں لوگ دو روایت بیان کرتے ہین ایک یہہ ہے کہ محمد علی
پاشا کے دوستون نے جو اسلامبول مین تھے اوسکو زہر دیدیا اسواسطے کہ تین روز
کے علالت مین اوسکا کام تمام ہوگیا دوسری روایت یہہ ہے کہ اوسنے محمد حافظ
بادشاہ کو بڑے لشکر کے ساتھہ محمد علی بادشاہ کے مقابلہ پر روانہ کیا تھا جب اوسکے
شکست کی خبر پہونچی سلطان اس غم و غصہ مین بیمار ہوا اور تیسرے روز وفات پائی
بعض کا یہہ بیان ہے کہ اس شکست کی خبر پہونچنے کے قبل سلطان نے رحلت کی اس
سلطان کی عمر ۵۵ سال کی تھی اور ۳۱ سال دو مہینہ دس دن سلطنت کی۔

ذکر سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمود خان ثانی سلطان ۳۱

یہہ بادشاہ ۲۳ اپریل ۱۸۲۲ء مطابق ۹ شعبان ۱۲۳۷ھ کو پیدا ہوا اور اپنے باپ کے وفات
کے بعد ۲ جولائی ۱۸۳۹ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ کو تخت نشین ہوا اس بادشاہ
کے عہد مین بڑے بڑے واقعہ پیش آئے محمد علی پاشا نے جسنے سلطان محمود خان
کے عہد مین اپنا لقب خدیو مصر مقرر کیا تھا اور حرمین شریفین اور شامات پر مستقل قبضہ
کر لیا تھا بڑی ترقی کی آخر ۱۲۵۷ھ مین شامات حرمین شریفین کو چھوڑ دیا انگلستان نے
سلطان کی حمایت کی اور قلعہ عکہ بھی محمد علی بادشاہ کے قبضہ سے نکال کے سلطان کو
دلا دیا اور یہہ قرار پایا کہ محمد علی بادشاہ صرف مصر اور اوسکے توابع پر نسلاً بعد نسل قابض
رہے اور سلطان کے کل ملک کو خالی کر دے ۱۲۶۳ھ مین محمد علی بادشاہ اسلامبول مین گیا

اور تین دن وہان رہا سلطان نے اپنے روبرو اوسکو بیٹھنے کا حکم دیا اور قہوہ کی پیالی
عطا کی اگرچہ اوس نے پیالی تو لے لی مگر تعظیماً سلطان کے روبرو اوس نے نہین پی دو لاکھہ
ریال و تحایف قیمتی اوس نے سلطان کو پیشکش کئے اور اسی قدر ریال سلطان نے
اوسکے خراج مین معاف کر دئے ایران اور سلطان مین اس نے مکرر مستحکم صلح بھی کرا دی
اور اوسکے نسبت اوس نے سلطان کو آئندہ کے لئے بہت کچھہ نشیب و فراز سمجھایا۔

اس سلطان کے عہد مین بڑا واقعہ قلعہ سباستول کی فتح ہے اوسکی تفصیل یہ ہے
کہ ۱۸۵۳ء مین شہنشاہ روس نے چار لاکھ سپاہ کے ساتھہ سلطان کے ملک پر
چڑہائی کی اور یہہ پیام بھیجا کہ ہمارے ہم مذہب عیسائی بہت سے تمہارے ملک مین بستے
ہین اونکی معابد اور مذہبی حکومت اور اونکی عدالت کا انتظام وغیرہ ہم سے متعلق رہنا چاہئے
اور چند پرگنہ سلطنت روم کے مالدیویا اور والیشیا جو سرحد روس سے ملی ہوئی تھی اور
جسمین پندرہ لاکھہ آدمی آباد تھے دبا لئے سلطان نے عمر پاشا کی سپہ سالاری سے
دو لاکھہ فوج دشمن کے مقابلہ کو روانہ کی نو مہینہ تک خوب لڑائی ہوتی رہی طرفین کے دو لاکھ
آدمی کام آئے روس کے لشکر مین سے جو لوگ بچ گئے وہ سلطانی سرحد سے بھاگ گئے
لیکن پھر مقام سنیلوب پر ۴۰ ہزار روسی آگئے اور وہان پر پانچہزار ترکی فوج ایک
دنمین ماری گئی انگریز اور فرانس نے اتفاق کر کے سلطان کی مدد کی اور چار سو
جنگی جہاز اور ایک لاکھہ لشکر لیکے مالٹہ کی راہ سے گیالی پولی مین جا اوترے تاکہ
بحر الاسود کے بنادر مین جو رعایا ہین اونکو روس کے جنگی جہازون کی دست برد و
تاخت و تاراج سے بچائین چنانچہ ۲۲ مارچ ۱۸۵۴ء کو مقام اودیسہ مین جو بڑا آباد بندر تھا

مقابلہ ہوا انگریزی و فرانسیسی جہازنے گولون سے کئی روسی جہاز جلا ڈالے اور
اور کئی غرق کر دیئے اور تیرہ جہاز جنپر بارود گولہ وغیرہ سامان تہا پکڑ لائے اسی عرصہ
مین روسیون سے نے قلعہ سلیسٹریا کو محاصرہ کر لیا جہان ترکیون کی صرف آٹھہ ہزار فوج
تہی اور لاکہہ فوج روسیہ نے ڈنیوب کو جا گہیرا کامل دو مہینہ قلعہ لڑتا رہا اہل قلعہ نے
خوب دلاوری کی روسیون کے کئی حملہ رد کر دیئے آخر کو جب سپہ سالاران روس نے
دیکہا کہ قلعہ تو غایت استحکام سے کسیطرح فتح نہین ہوتا اور مفت مین فوج کٹی جاتی
ہے لاچار اونہون نے دہاوا کر دیا اہل قلعہ نے اونکے حملہ کو خوب روکا اور پس پا کر دیا
ار لوف سپہ سالار روس مارا گیا اور قلعہ کی دیوار کے نیچے بہت سے سردار اور
سپاہی روسیون کے کام آئے اور غنیم کی سپاہ بہاگی تیس ہزار روسی اوس
جگہہ مارے گئے فرانس اور انگریزون نے اپنا جنگی بیڑہ جہازات کا دریائے ڈنیوب مین
جو حد فاصل عملداری روم و روس کی ہے آگے بڑہایا کریمیا کا ضلع جو روس کے حد مین
ہے کنارہ کنارہ فتح کرتے چلے گئے اور الوٹریا پر خشکی مین اپنا لشکر جو تقریباً
پچاس ہزار تہا جا اوتارا اودہر مقابلہ مین بہی چون ہزار سپاہی روس کے آکہڑے
ہوئے فرانس نے پیش قدمی کی اور انگریزون نے اونکی تقلید غرض بڑی سخت
لڑائی ہوئی اور اوسی دن روس نے فاحش شکست کہائی اور بہاگا دو ہزار آدمی
اوسکے اس لڑائی مین کام آئے اور تین ہزار زخمی ہوئے انگریز و فرانس کے
چہہ سو آدمی مقتول اور دو ہزار زخمی ہوئے دوسرے دن متفقہ لشکر آگے بڑہا
اور بلاک لاوا کو چہین لیا بہت روسی سردار قید کر کے قسطنطنیہ کو بہیجدئے وہان سے

برہ کے سپاستول کو جو بڑا نامی اور مضبوط قلعہ روسیون کا تھا جا گھیرا انجینیرون نے دمدمہ باندھنے
شروع کر دیے راتون کو شبخون مارتے اور انکو روسیون سے مقابلہ ہوتا تھا ستمبر مین اکتوبر
۱۸۵۴ع کو بھاری توپین لندن سے یہان پہونچگئین اور قلعہ پر گولون کی بارش ہونے لگی
بلاک لاوا پر روسیون کی مدد بہت آگئی اور انہون نے ترکی فوج کو ہزیمت دی مگر انگریزون
کی ہائلنڈر رجمنٹ فوراً اونکی مدد کو پہونچی اور نہایت آہستگی اور ہنرمندی سے روسکی فوج
کو شکست دی دوسرے روز سوار و پیادہ اور توپخانہ باہم ملکر مقابل ہوئے اور ایک بڑی لڑائی ہونے
لگی ترکیون نے اپنی شجاعت و ہمت سے روسیون کے دانت کھٹے کر دیے اتنے
مین ایک اور تازہ دم لشکر روسیون کا آکے بلاک لاوا اور سپاستول کے درمیان حایل
ہوگیا لشکر متفقہ دن کو جسقدر توپون سے قلعہ کی دیوار گراتا تھا روسی رات کو اوسے
پھر درست کر لیتے تھے اس محاربہ مین بہت سے ڈاکٹر اور عورتین صرف ہمدردی کے
تقاضا سے مجروحین کی تیمارداری اور معالجہ کیلئے ہمراہ تھین مس نایٹنگل اور اوسکے
ساتھ چھ سات عورتین صرف انسانی ہمدردی کے تقاضے سے اس لڑائی مین شریک ہوئی
تھین اور اپنے اعزہ و اقارب کیطرح زخمیونکی خدمت مین حاضر تھین پانچوین نومبر ۱۸۵۴ع
کو مقام انکرمان پر روسیون نے انگریزی فوج پر سخت حملہ کیا اور ایسا یکایک چل پڑے
ٹوٹ آئے کہ جب تک لڑائی نہین شروع ہوئے کسی کو خبر تک نہ ہوئی اس سبب سے
انگریزی فوج کو دم لینے اور تیار ہونے تک کی مہلت نہ ملی دوسرے لشکر نے
روسیون کی انگریزی چھاونی کے سیدھی جانب حملہ آور ہوئے تیسری فوج بائین جانب
سوارون پر جا گری غرض دفعتہ چند جگہہ پر مقابلہ اور بڑی سخت لڑائی مچ گئی انگریزی

سپہ سالار نے روس کی فوج سے قلعہ پر حملہ کیا اور پھر لشکر فرانس فتح ہو کر روس دیر تک
سے یورش کی یہاں تک کہ وہ ٹوٹ ہو گئی کہ العظمۃ للہ آخر روسی فوج پہاڑ کی بالا دا
کیطرف بھاگی اور پھر فرانس کے توپخانہ نے گراپ کی بوچھار برسائی لگی روسیوں کی
ساٹھ ہزار آدمیوں میں سے نصف جیتے جاگتے بھاگ گئے انگریزی لشکر میں جنگجو
تعداد آٹھ ہزار تھی پانسو مارے گئے اور دو ہزار زخمی ہوئے ۲ مارچ ۱۸۵۵ع کو نکولاس
شہنشاہ روس مر گیا اور اوسکا بیٹا اوسکا جانشین ہوا اور اوسنے پچاس ہزار فوج
قلعہ اور محصورین کے مدد کو روانہ کی اور پھر انگلنڈ اور فرانس سے بھی بہت سا اسباب جنگ
اور تازہ دم فوج آگئی تھی پھر لاکھ آدمیوں نے سباسٹول کو گھیر لیا قصبہ بھی قلعہ
کے دروازہ تک جا پہونچی ۱۸ جون ۱۸۵۵ع کو سپہ سالار انگریزی لارڈ رگلان اور سپہ سالار
فرانس ملیکوف نے حملہ کے لئے صلاح کی کہ سباسٹول کے گرد پہاڑیوں پر
برج اور مورچہ روسیوں کے تھے وہاں سے وہ گولہ پڑتا تھا کہ قلعہ کے قریب کوئی ٹھہر
نہیں سکتا تھا اسلئے یہ تجویز کی گئی کہ پہلے یہ پہاڑیاں لے لیجائیں چنانچہ انگریزی
لشکر نے ریڈان کے مورچہ پر حملہ کیا اور گو اونپر آگ برستی رہی مگر وہ قدم بڑھاتے
ہوئے پہاڑ کی چڑھائی تک پہونچ گئے روسی بھی خوب دل لگا کے اس حملہ کے روکنے
پر تلے ہوئے تھے آخر سپاہ انگریزی کو اونہوں نے پلٹا دیا پانسو آدمی انگریزی
لشکر کے مقتول ہوئے اور دو ہزار زخمی جسمیں لارڈ رگلان بھی تھے جو آخر کو اسی
جراحت و غم میں گذر گئے اور اونکی جگہ جنرل سمسن مقرر ہوئے بادشاہ سارڈینیا کی
پندرہ ہزار فوج بھی انگریزوں کی اعانت کو پہونچی جسکا سرگروہ جنرل مارمورا تھا

اسکے

سے فرانس انگریزون کے پاس آئے چہارشنبہ والی رات کو [illegible] بہت سپاہ سارڈینیا کے
لشکر [illegible] اور پچھلی رات کو وہ نکلے ایک [illegible] سے جب وہ نیچے
اوترے [illegible] تھے فرانس کی فوج سے مقابلہ ہوگیا اور خوب گولی چلی آخر کو روسیون کے
پاؤن [illegible] اوکھڑ گئے اوس وقت بہت سے [illegible] بیچ مین پھنس کے مر گئے
اور [illegible] تھے اور بہت سے سارڈینیا کے توپخانہ
سے [illegible] جب یہ فوج مغلوب بھاگ رہی تھی گولون کی [illegible]
[illegible] آدمی غرق ہوئے کئی تین ہزار دو سو آدمی روسیون کے مارے گئے
اور اوس سے [illegible] ہوئے انگریزون نے اس لڑائی مین چار سو قیدی زندہ
گرفتار کئے [illegible] پانچوین تاریخ روز چہارشنبہ کو قلعہ پر دھاوا شروع ہوا بم کے گولے قلعہ مین
پھینکے گئے [illegible] مین آگ دیدی گئی وہ ایسے اوڑے کہ ہزارون قلعہ والون کا
جانون کا نقصان ہوا [illegible] تمام دن اور جمعہ کی تمام شب خوب گولہ چلا اس آتشبازی مین
[illegible] آگ لگ گئی [illegible] بڑا نقصان پہونچایا وہان تو جانون کے لالے پڑے تھے
اس آگ کو کون بجھاتا جمعہ کے دن قلعہ کے اندر [illegible] میگزین مین ایک گولہ جا کے
پڑا [illegible] میگزین اوڑ گیا اور اوسکی وجہ سے شرقی فصیل قلعہ کی جڑ سے اوکھڑ کے
صاف ہوگئی بڑے بڑے پتھر پرندون کے مانند ہوا پر اوڑتے نظر آتے تھے غرض
ایک حشر اور تلاطم برپا تھا دس ہزار آدمی روسیون کے اس ہنگامہ مین ہلاک ہوئے آٹھوین تاریخ
شنبہ کو سب لشکرون نے ملکے دھاوا کر دیا اور ملیکوف کے مورچہ پر چڑھ گئے
ہرچند مورچہ والون نے بہت کچھ روک ٹوک کی مگر بہادران فرانس کے مورچہ پر پہونچ گئے

فتح کا نشان گاڑ دیا دمدموں کا شکست میگزین اڑ جانے سے بیدست و پا ہو گیا تھا اور
ڈنیوب مین انگریزی و فرانسیسی بیڑے آ کھڑے ہوئے اور گولے مارنے شروع کردئے
الغرض روسیون نے قلعہ مین آگ لگادی اور خود چلتے پھرتے نظر آئے دوسرے دن متفقہ لشکر
فتح کے پھریرے اڑاتے ہوئے قلعہ مین داخل ہوے اس قلعہ پر بارہ مہینہ محاصرہ رہا پانچ زبردست
لڑائیان ہوئین طرفین سے ایک لاکھ آدمی کام آئے بعد اس فتح کے پارس مین وکلا اور سفیر شاہان
یوروپ اور ٹرکی کے جمع ہوئے اور صلح نامہ تیار ہوا لڑائی موقوف ہوئی قیدی اور ملک طرفین
کے ایک نے دوسرے کو واپس کردئے لنڈن مین سنہ ۱۸۵۶ء کو اس تقریب فتح مین بہت بھاری
جشن ہوا تمام شہر مین خوب روشنی ہوئی اور آتش بازی چھوٹی گئی یہہ بڑا تاریخی واقعہ
ہے جو ایام سلطنت سلطان عبد المجید خان کو بہت دنون تک یاد دلاتا رہے گا۔

اس بادشاہ کے عہد سلطنت مین بڑا امر عظیم باقیات صالحات مین تعمیر مسجد نبوی
علے صاحبہا الف الف صلوۃ و سلام ہے جو سنہ ۱۲۶۴ مین شروع اور سنہ ۱۲۷۶ مین تمام ہوئی ایک
کرور روپیہ سے زیادہ خرچ ہوا پہلے اسمین چار دروازہ تھے اب ایک پانچوان دروازہ بنام
باب مجیدی بنوایا گیا اس سلطان کے عہد مین نصاریٰ اور اہل اسلام مین بہت لڑائیان ممالک
شام مین ہوئین جسمین مسلمانونکو ہی غلبہ رہا آخر کو ۱۷ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ کو سلطان نے اس دنیاے
ناپایدار سے رحلت فرمائی اور مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے
برابر مدفون ہوئے۔

ذکر سلطان عبد العزیز خان بن سلطان محمود خان ثانی — سلطان ۳۲

یہہ سلطان ۹ جولائی سنہ ۱۸۳۰ء کو پیدا ہوا اور ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۳۰ء مطابق ۱۵ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ کو اپنے

بھائی سلطان عبدالمجید خان کے وفات کے بعد تخت نشین ہوا تخت پر بیٹھتے ہی
اوسنے عزیزون کو قید سے رہا کیا اور اپنے جلوس کی اطلاع تمام سلاطین کو دی اسنے اپنے
ملک مین بہت عمدہ عمدہ اصلاحین جاری کین اہلکارونکو جو نہایت کاہل و خاین تھے موقوف
کر دیا اور لایق اور متدین لوگون کو منتخب کر کے اونکی جگہہ مامور کیا نیا درکیا اجارہ جو ہمیشہ اونکو
دیا جاتا تہا اوسنے اپنے وقت مین موقوف کر دیا ملکی اور مالی امور مین بھی بہت سے جدید اصلاح
اور ترقی کی جنگی فوج اور جہازات مین بھی عمدہ ترتیب اور انتظام کیا تار برقی اور ریل اپنے
ملک مین جاری کی غرض زمانے کے اقتضا اور حالت کے موافق بہت کچھ انتظام اور بندوبست
کیا شاہ ایران ناصر الدین شاہ قاچار سے از سر نو اتحاد و دوستی کو بڑھایا اپنے بھائی سلطان
عبدالمجید خان کی خواصون اور حرم کو جو سیکڑون تہین عدت کے منقضی ہونے کے بعد
آزاد کر دیا کہ جس سے چاہین نکاح کر لین سنہ ۱۸۶۳ء مین قاہرہ مصر کا دورہ کیا اور توفیق پادشاہ کو
جو محمد علی پادشاہ کا پوتا تہا خدیو مصر خطاب عطا کیا اوایل سنہ ۱۸۶۷ء مین سلطان نے یورپ کے
سیر و سیاحت کا ارادہ کیا پارس اور لندن کی سیر کی ہر جگہہ بڑی گرمجوشی سے اونکا
استقبال ہوا وہان سے معاودت کے بعد اور بہت سی اصلاحین بوضع یوروپ اپنے ملک
مین جاری کین مگر ان اصلاحات اور جنگ گذشتہ کے مصارف کا قرضہ بہت بڑھ گیا اور خود
ذاتی مصارف سلطان کے اسقدر تھے کہ خزانہ کی حالت نہایت تنگ ہو گئی تھی اسوجہ سے
سارے علما اور امرا اور اراکین بگڑ گئے اور سلطان کے معزول کرنیکی سازشین باہم ہونے لگین
چنانچہ روز سہ شنبہ ۶ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ھ مطابق ۳۰ مئی سنہ ۱۸۷۶ء کے آدہی رات کو سب
وزرا سلطان مراد کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اونکو چہاونی سے لانیکی ترغیب دی جب سلطان

چھاؤنی مین داخل ہوے چھ بجے صبح کے کل ارکان دولت مجتمع ہو کر عیدگاہ مین جمع ہوے
اور سلطان مراد کے ہاتھ پر بیعت کی بعد اسکے چار شخص وزیروں مین سے محل کو تشریف لے گئے
جہان سلطان عبدالعزیز خان رہتے تھے اور سلطان سے عرض کی کہ قوم نے بلحاظ
مصالح ملکی آپکو سلطنت سے معزول کیا اور سلطان مراد آپکی جگہ تخت نشین ہوے
آپ محل طوپقپو مین رونق افروز ہون آخر سلطان عبدالعزیز خان اور انکی والدہ اور اہل و
عیال تین کشتیون پر سوار ہوکے صبح کے نو بجے محل مین داخل ہوگئے اور نہایت ملول و محزون
بسر کرنے لگے ۱۱ جمادی الاول سنہ مذکور کو بال برابر کرنے کے لئے قینچی طلب کی اور
قینچی سے دونون ہاتھونکی رگونکو کاٹ کے خودکشی کرلی تمام محل مین کہرام مچگیا والدہ و
معالج دوڑے مگر اونکے پہونچتے پہونچتے یہان کام تمام ہوچکا تھا اور پندرہ برس
کچھہ مہینے سلطنت کی اور ۴۶ برس کی عمر مین وفات پائی۔

ذکر سلطان مراد خان خامس

سلطان ۳۳

سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے عزل کے بعد سلطان مراد ۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ مطابق ۳۰ مئی
۱۸۷۶ء کو تخت پر بیٹھے انکے عہد سلطنت مین سرویہ و باغی ہنگریوں بوجہ غدر
لڑائیاں ہوتی رہین ۳۱ اگست ۱۸۷۶ء کو سلطان بوجہ علالت و خفقانیت شیخ الاسلام
و اراکین کے اتفاق و مشورہ سے سلطنت سے علیحدہ کردیے گئے اور سلطان
عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سلطان عبدالمجید خان مرحوم کے بیٹے رونق بخش
سلطنت ہوے۔

ذکر سلطنت سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

سلطان ۳۴

سلطان عبدالحمید خان سلطان عبدالمجید خان کے دوسرے بیٹے ہین ۲۲ ستمبر ۱۸۴۲ء مطابق ۵ اشعبان ۱۲۵۸ھ کو پیدا ہوئے اور سلطان مراد کے عزل کے بعد ۱۳ اگست ۱۸۷۶ء مطابق ۱۰ شعبان ۱۲۹۳ھ کو تخت قسطنطنیہ پر جلوہ افروز ہوئے اونکے عہد ۱۸۷۸ء مین روس و ترکی کے لڑائی کا مصالحہ خاتمہ ہوا مگر اس مصالحہ مین بہت سے ممالک سلطان کے قبضہ سے آزاد و باہر کر دیے گئے۔

برٹش سفیر مقیم قسطنطنیہ کی سرکاری رپورٹ مورخہ ستمبر ۱۸۸۳ء سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس سال اندازہ کل آمدنی ترکی کا ایک کرور چھتیس لاکھ چھیاسی ہزار پونڈ اور اندازہ اخراجات ایک کرور چالیس لاکھ نواسی ہزار پونڈ کئے گئے تھے۔

سلطان کی اولاد مین تین بیٹے اور دو بیٹیان ہین جنکی تفصیل مع تاریخ ولادت ذیل مین ذکر کیجاتی ہے۔

اول	محمد سلیم افندی۔	۱۱ جنوری ۱۸۷۰ء	مین پیدا ہوئے
دوم	زکیہ سلطانہ	۱۲ جنوری ۱۸۷۱ء	
سوم	نعیمہ سلطانہ	۵ اگست ۱۸۷۶ء	
چہارم	عبدالقادر افندی	۲۳ فروری ۱۸۷۸ء	
پنجم	احمد افندی	۱۴ مارچ ۱۸۷۸ء	

چونکہ سلطان ہنوز سریر خلافت پر جلوس فرما ہین اسلئے اونکے زمان خلافت کے واقعات آیندہ مورخین پر محول کئے جاتے ہین اللہ تعالےٰ اس سلطنت ابدمدت کو ہمیشہ قایم رکھے آمین یارب العالمین فقط وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْہُدیٰ

الحمد للہ کہ کتاب تاریخ الخلفا بکمال اہتمام وجانفشانی بتاریخ ۲۳ ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۹ء
مطابق ۱۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۶ھ روز شنبہ چھپ کر تیار
ہوگئی جن قدردانوں نے پیشگی قیمت سے مدد فرمائی ہے
انکا شکریہ تہ دل سے ادا کیا جاتا ہے گو اسکے اہتمام صحت
اور طبع میں تا امکان کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تاہم
اگر بمقتضائے بشریت کوئی غلطی رہ گئی ہو
ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ اوسکو
درست اور بمقتضائے آیت
[illegible]
معاف فرمائیں
بر کریمان کارہا دشوار
نیست
فقط

تمام

بخط ... ربط

محمد خورشید حسن [illegible]